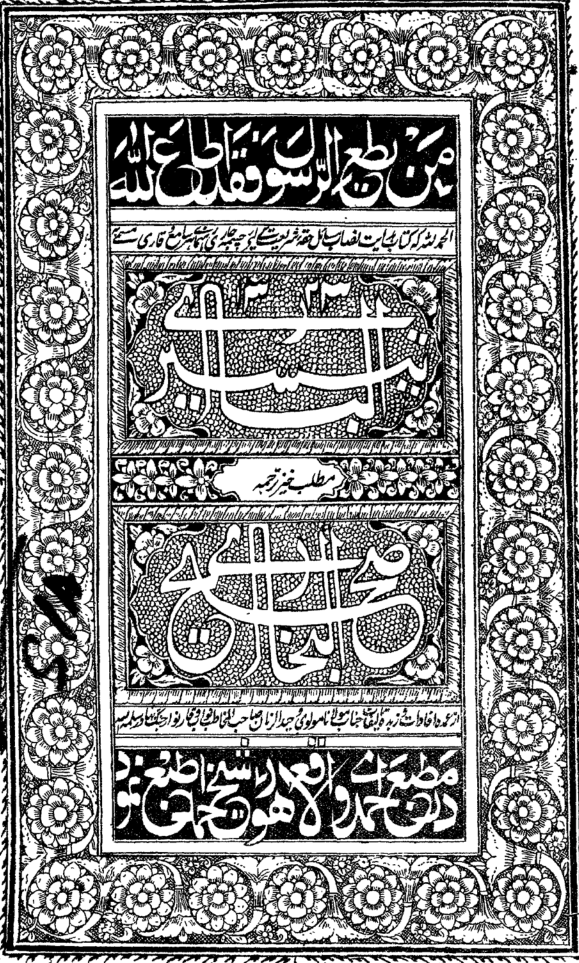
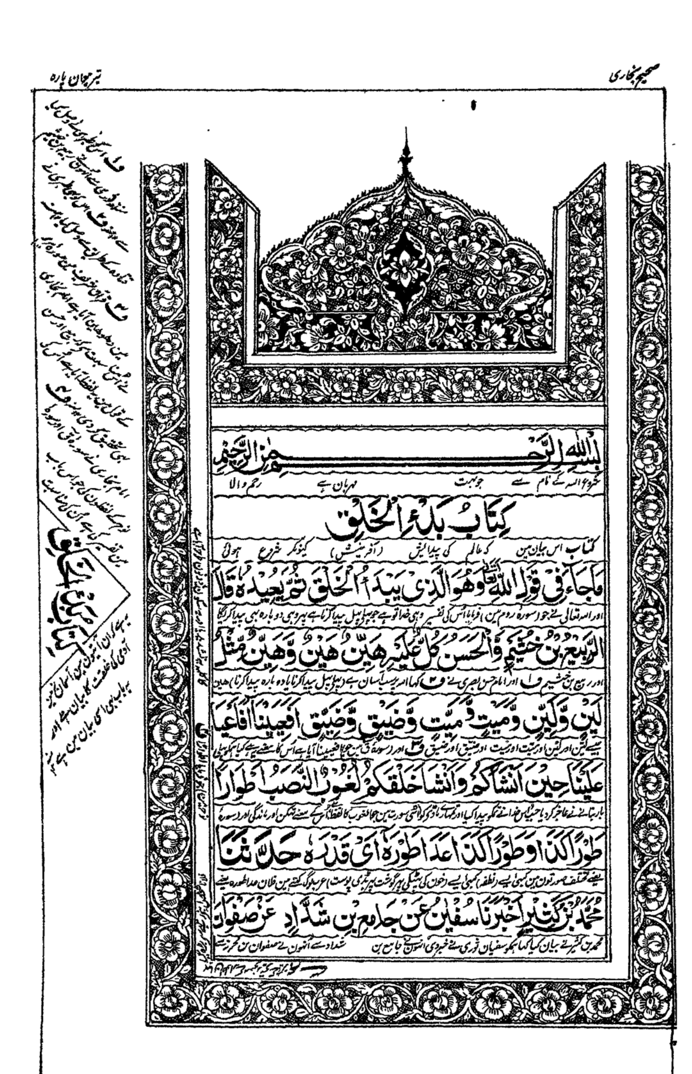


بازار مسند کے کارخانہ میں ہر ایک قسم کی کتاب بابت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد اللہ شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب بدء الخلق

کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش (آفرینش) کیونکر شروع ہوئی

وما جاء فی قول اللہ تعالیٰ وھو الذی یبدؤ الخلق ثم یعیدہ وقال

اور اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ روم میں) فرمایا اُس کی تفسیر وہی خدا تو ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا

الربیع بن خثیم والحسن کل علیہ ھین وھین مثل

اور ربیع بن خثیم ف۱ اور امام حسن بصری نے ف۲ کہا اُسپر سب آسان ہے (پہلی بار پیدا کرنا یا دوبارہ پیدا کرنا) ھین

لین ولین ومیت ومیت وضیق وضیق افعیینا افعیا

جیسے لین اور لین اور میت اور میت اور ضیق اور ضیق ف۳ اور (سورۂ قٓ میں) جو افعیینا آیا ہے اُس کا معنے یہ ہے کیا ہمکو پہلی

علینا حین انشاکم وانشا خلقکم لغوب النصب اطوارا

بار بنانے نے عاجز کر دیا جب اُس خدا نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے مادہ کو اُسی سورت میں جو لغوب کا لفظ ہے اُس کے معنے تھکن اور ماندگی اور (سورۂ

طورا کذا وطورا کذا عدا طورہ ای قدرہ حدثنا

یعنے مختلف صورتوں میں کبھی یہ (نطفہ) کبھی یہ (خون کی پھٹکی پھر گوشت پھر ہڈی پوست) عرب لوگ کہتے ہیں فلان عدا طورہ یعنے

محمد بن کثیر اخبرنا سفین عن جامع بن شداد عن صفوان

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے صفوان بن محرز سے



ابن محرز عن عمران بن حصين رض قال جاء نفر من بني تميم الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال يا بني تميم ابشروا قالوا بشرتنا فاعطنا فتغير وجهه فجاء اهل اليمن
فقال يا اهل اليمن اقبلوا البشرى اذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قبلنا فاخذ النبي صلى
الله عليه وسلم يحدث بدء الخلق والعرش فجاء رجل فقال يا عمران راحلتك
تفلتت ليتني لم اقم حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش
حدثنا جامع بن شداد عن صفوان بن محرز انه حدثه عن عمران بن حصين
قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وعقلت ناقتي بالباب فاتاه ناس من
بني تميم فقال اقبلوا البشرى يا بني تميم قالوا قد بشرتنا فاعطنا مرتين ثم دخل عليه ناس
من اهل اليمن فقال اقبلوا البشرى يا اهل اليمن اذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله
قالوا جئناك نسالك عن هذا الامر قال كان الله ولم يكن شيء غيره وكان عرشه على الماء وكتب
في الذكر كل شيء وخلق السموات والارض فنادى مناد ذهبت ناقتك يا ابن الحصين فانطلقت
فاذا هي يقطع دونها السراب فوالله لوددت اني كنت تركتها وروى عيسى عن رقبة عن قيس بن
مسلم عن طارق بن شهاب قال سمعت عمر رض يقول قام فينا النبي صلى الله عليه وسلم



مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم

اور شروع عالم کی پیدائش سے لیکر اُس وقت تک کا حال بیان کر دیا جب بہشت والے اپنے ٹھکانوں میں اور دوزخ والے اپنے ٹھکانوں میں جا

حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه حدثني عبد الله ابن ابي شيبة

ہونگے کسی کو یاد رہا کسی کو یاد نہ رہا مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا

عن ابي احمد عن سفين عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضه قال قال

انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم اراه يقول الله يشتمني ابن ادم وما ينبغي له ان يشتمني

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کا بیٹا (بھی کیا بے ادب ہے) مجھ کو گالیاں دیتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا

ويكذبني وما ينبغي له اما شتمه فقوله ان لي ولدا واما تكذيبه فقوله ليس

مجھ کو جھٹلاتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا گالیاں یہ ہیں کہتا ہے میری اولاد ہے (جیسے نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اس کی بیٹیاں کہتے ہیں)

يعيدني كما بدأني حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن

مجھ کو نہیں پیدا کریگا جیسے پہلی بار پیدا کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمٰن قرشی نے

القرشي عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضه قال قال رسول الله صلى الله

انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم لما قضى الله الخلق كتب في كتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتي

نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سب خلقت پیدا کر چکا (آسمان زمین وغیرہ) تو اُس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اسی کے پاس عرش پر ہے یہ لکھا میری رحمت میرے

غلبت غضبي باب ما جاء في سبع ارضين وقول الله تعالى الله الذي خلق

غصے پر غالب ہے باب سات زمینوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا اللہ وہ ہے جس نے سات

سبع سموت ومن الارض مثلهن يتنزل الامر بينهن لتعلموا ان الله على كل شيء

آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنے سات) زمینیں اللہ کا حکم اُن میں اترتا ہے یہ اس لیے کہ تم جان لو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما والسقف المرفوع السماء سمكها بناءها

اور اُس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور (سورہ طور میں) فرمایا قسم ہے اونچی چھت یعنی آسمان کی (سورۂ والنازعات میں) جو رفع سمکہا ہے

الحبك استواؤها وحسنها واذنت سمعت واطاعت والقت اخرجت

حبک کا لفظ آیا ہے حبک کا معنی برابر ہونا یعنی ہموار اور خوبصورت ہونا اور سورۂ انشقت میں جو اذنت ہے اُس کا معنی سن لیا اور مان لیا والقت کا معنی جتنے مردے

ما فيها من الموتى وتخلت عنهم طحاها دحاها الساهرة وجه الارض كان فيها

اُس میں تھے اُن کو نکال کر باہر ڈال دیگی اور سورۂ والليل میں جو طحٰہا اُس کا معنی بچھایا اور سورۂ والنازعات میں جو ساہرہ کا لفظ ہے اُس کا معنی روئے زمین

باب ما جاء فی سبع ارضین

الحیوان نومھم وسھرھم حدثنا علی بن عبد اللہ اخبرنا ابن علیۃ عن علی بن

جاندار رہتے تھے سوتے جاگتے　ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے　انہوں نے　علی بن مبارک سے

المبارک حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن ابراھیم بن الحرث عن ابی سلمۃ بن عبد

کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا　انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے　انہوں نے　ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن

الرحمن وکانت بینہ وبین اناس خصومۃ فی ارض فدخل علی عائشۃ فذکر

سے اُن کا کچھ لوگوں سے جھگڑا تھا　ایک زمین میں　وہ حضرت عائشہ رضہ پاس گئے　اُن سے بیان کیا

لھا ذلک فقالت یا ابا سلمۃ اجتنب الارض فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

انہوں نے کہا ابو سلمہ زمین (ناحق لے لینے) سے بچا رہ　کیونکہ　آنحضرت　صلی اللہ علیہ وسلم　نے　فرمایا

سلم قال من ظلم قید شبر طوقہ من سبع ارضین حدثنا بشر بن محمد اخبرنا

جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے (قیامت کے دن) اُس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا۔ ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن

عبد اللہ عن موسی بن عقبۃ عن سالم عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ

مبارک نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا　جو

وسلم من اخذ شیئا من الارض بغیر حقہ خسف بہ یوم القیمۃ الی سبع ارضین

شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لیگا　وہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک　دھنستا چلا　جائیگا

حدثنا محمد بن المثنی حدثنا عبد الوھاب حدثنا ایوب عن محمد بن

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا　کہا ہم سے عبدالوہاب (ثقفی) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے　انہوں نے　محمد بن

سیرین عن ابن ابی بکرۃ عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزمان قد

سیرین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے ابو بکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے　آپ نے فرمایا　زمانہ گھوم کر پھر اُسی حالت پر

استدار کھیئتہ یوم خلق السموت والارض السنۃ اثنا عشر شھرا منھا

آگیا　جیسے اُس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائے تھے　برس بارہ مہینے کا　اُن میں چار حرام مہینے

اربعۃ حرم ثلثۃ متوالیات ذوالقعدۃ وذوالحجۃ والمحرم ورجب مضر

ہیں تین تو پے در پے　ذی قعدہ　ذی الحجہ محرم اور ایک (چوتھا) رجب جس کی مضر کافر بہت تعظیم کرتے

الذی بین جمادی وشعبان حدثنی عبید بن اسمعیل حدثنا ابو اسامۃ

تھے جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ میں　مجھ سے　عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا　کہا ہم سے ابو اسامہ　نے

عن ھشام عن ابیہ عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ خاصمتہ اروی

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن　نفیل سے　اروی بنت ابی اُوس نے اُن سے



فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا

ایک زمین میں جھگڑا کیا وہ کہتی تھی زید نے میری زمین چھین لی ہے یہ مقدمہ مروان پاس گیا (وہ مدینہ کا حاکم تھا) سعید نے کہا بھلا میں اُس کا حق دبا لونگا

أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا

گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے لے لیگا

فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک اُس کے گلے کا طوق بنے گی ابن ابی الزناد نے ہشام سے یوں روایت کی انہوں نے اپنے

أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ فِي

باپ سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا (یہ یہی حدیث بیان کی) باب ستاروں

النُّجُومِ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ خَلَقَ هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا

کا بیان اور قتادہ (تابعی) نے (سورۂ ملک کی اس آیت کی تفسیر میں) اور ہم نے نزدیک والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا کہا اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین کاموں

زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ

آسمان کی آرائش اور شیطانوں پر مار اور رستہ پہچاننے کے نشان اب جو کوئی ستاروں سے اور کوئی مطلب سمجھے

ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا

وَالْأَبُّ مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ الْأَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْفَافًا مُلْتَفَّةً

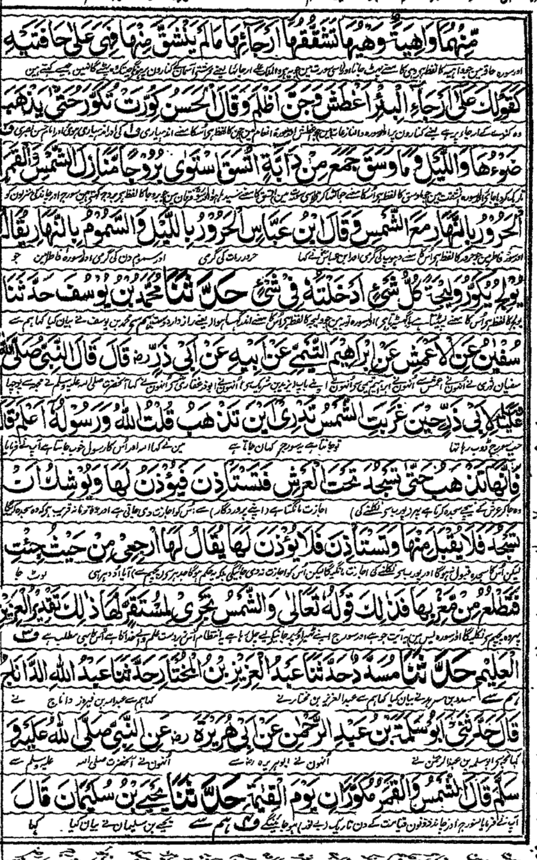
وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهِ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيلًا

بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهُ

بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ ضُحَاهَا

ضَوْءُهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ

سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَنُجْرِي كُلَّ وَاحِدٍ



مِنْهُمَا وَاهِيَةٌ وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا أَرْجَائِهَا مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ

اور سورہ حاقہ میں جو واہیہ کا لفظ ہے وہی کا معنے پھٹ جانا اور اسی سورت میں جو ارجائہا ہے ارجا یعنے فرشتے آسمان کے کناروں پر ہونگے جیسے کہتے ہیں

كَقَوْلِكَ عَلَى أَرْجَاءِ الْبِئْرِ أَغْطَشَ وَجَنَّ أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ

وہ کنوئیں کے ارجا پر ہے یعنے کناروں پر اور سورہ والنازعات میں جو اغطش اور سورہ انعام میں جن کا لفظ ہے اسکا معنے اندھیاری ہوئی اور امام حسن بصری نے

ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ اتَّسَقَ اسْتَوَى بُرُوجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

تاریک کردیا جائیگا اور سورہ انشقت میں جو وسق کا لفظ ہے اسکا معنے جو اکٹھا کرے اسی سورت میں اتسق کا معنے سیدھا ہوا اور سورہ فرقان میں جو بروجا کا لفظ ہے بروج کہتے ہیں سورج اور چاند کی منزلوں کو

الْحَرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ

اور سورہ فاطر میں جو حرور کا لفظ ہے اس کا معنے دھوپ کی گرمی اور ابن عباسؓ نے کہا حرور رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی اور سورہ فاطر میں جو

يُولِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

یولج کا لفظ ہے اس کا معنے لپیٹتا ہے یا گھسیڑتا ہے اور سورہ توبہ میں جو ولیجہ کا لفظ ہے اس کا معنے اندر گھسا ہوا یعنے رازدار دوست ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ یزید بن شریک سے انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

جب سورج ڈوب رہا تھا تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا

فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ

وہ جاکر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (پورب سے نکلنے کی) اجازت مانگتا ہے (اپنے پروردگار) سے اس کو اجازت دی جاتی ہے اور ایک زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا

تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ

لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور پورب سے نکلنے کی اجازت مانگیگا لیکن اس کو اجازت نہ دی جائیگی بلکہ یہ حکم ہوگا جدھر سے (پچھم سے) آیا ادھر ہی لوٹ جا

فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

پھر وہ پچھم سے نکلیگا اور سورہ یٰس میں یہ آیت جو ہے اور سورج اپنے ٹھیراؤ پر جانے کے لیے چل رہا ہے یہ انتظام اس زبردست علم والے خدا کا ہے اس کا یہی مطلب ہے ف

الْعَلِيمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الدَّانَاجُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے عبداللہ بن فیروز داناج نے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

آپ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن تاریک (بے نور) ہو جائینگے ف ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ

مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے

وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا

مرنے سے گہن نہیں لگتا نہ کسی کے جینے سے وہ تو دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب تم اُن کا گہن دیکھو تو نماز پڑھو

فَصَلُّوا. حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ

اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے اُن میں گہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے جب تم گہن دیکھو

ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

تو اللہ کی یاد کرو ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے

قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی اُن کو حضرت عائشہؓ نے بیان کیا جس دن سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے

خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ

نماز شروع کی تکبیر کہی لمبی قرات کی پھر رکوع بھی لمبا کیا پھر سر اٹھایا

فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى

اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے رہے پھر لمبی قرات کی لیکن پہلی قرات سے کچھ کم پھر

ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ

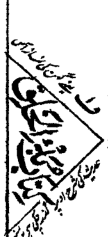
لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر لمبا سجدہ کیا پھر دوسری

فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي

رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیرا اُس وقت سورج صاف ہو گیا تھا لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا کہ

كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے



فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلوٰةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ

جب تم گہن کو دیکھو تو نماز کے لیے لپکو مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا

کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے وہ تو دونوں اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم اُن کو دیکھو تو نماز پڑھو

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہی خدا ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے خوشخبری دینے کو ہوائیں بھیجتا ہے (سورۂ بنی اسرائیل میں)

قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً إِعْصَارٌ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ

قاصفا کا جو لفظ ہے اس کے معنے سخت ہوا جو ہر چیز کو روند ڈالے (سورۂ حجر میں) جو لواقح ہے اس کا معنے ملاقح جو ملقحہ کی جمع ہے حاملہ بنانے والی (سورۂ بقرہ میں) جو اعصار

إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ صِرٌّ بَرْدٌ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

جو زمین سے آسمان تک ایک ستون کی طرح چلتا ہے اس میں آگ ہوتی ہے (سورۂ آل عمران میں) جو صر کا لفظ ہے اس کا معنے پالا (سردی)، نشرا کا معنے جدا جدا متفرق ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ

انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو صبا (مشرقی ہوا) سے مدد ملی اور

بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

عاد کی قوم دبور (مغربی ہوا) سے تباہ کی گئی ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطاء سے

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ

انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل (ابر) کو دیکھتے تو آگے پیچھے اندر باہر آنے

وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ

جانے (جیسے کوئی گھبرایا ہوا ہوتا ہے) آپ کا چہرہ بدل جاتا جب پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا سبب پوچھا

ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

فرمایا مجھے کیا معلوم (میں اس لیے ڈرتا ہوں) شاید یہ وہ بادل نہ ہو جس کو دیکھ کر عاد کی قوم نے کہا تھا جب وہ اُن کے میدانوں کی طرف

مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ الْآيَةَ بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ

آرہا تھا اخیر آیت تک باب فرشتوں کا بیان اور انس نے کہا عبد اللہ بن سلام نے (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے) آنحضرت

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتوں میں حضرت جبریل علیہ السلام اُن کے (بڑے) دشمن ہیں



وقال ابن عباس نحن الصافون الملائكة حدثنا هدبة بن خالد حدثنا

همام عن قتادة وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد وهشام

قالا حدثنا قتادة حدثنا أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة رض قال قال النبي

صلى الله عليه وسلم بينا أنا عند البيت بين النائم واليقظان وذكر بين الرجلين

فأتيت بطست من ذهب ملئ حكمة وإيمانا فشق من النحر إلى مراق البطن ثم

غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ حكمة وإيمانا وأتيت بدابة أبيض دون البغل

وفوق الحمار البراق فانطلقت مع جبريل حتى أتينا السماء الدنيا قيل من

هذا قال جبريل قيل من معك قيل محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا

به ولنعم المجيء جاء فأتيت على آدم فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي

فأتينا السماء الثانية قيل من هذا قال جبريل قيل من معك قال محمد صلى

الله عليه وسلم قيل أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت

على عيسى ويحيى فقالا مرحبا بك من أخ ونبي فأتينا السماء الثالثة قيل من

هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل

مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ

تو اچھی کشادہ جگہ آئے اچھے آئے پھر میں یوسف پیغمبر پاس پہونچا اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم

فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ

چوتھے آسمان پر پہونچے وہاں بھی یہی پوچھا کون ہو جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ

پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں کہنے لگا تو اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر میں ادریس

عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ

پیغمبر پاس پہونچا اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم پانچویں آسمان پر پہونچے وہاں بھی

مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

یہی پوچھا کون ہو جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں

قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ

تب تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر ہم ہارون پیغمبر پاس پہونچے میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب

مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ

پیغمبر صاحب پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے

مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ

ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (اُنہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا) اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے

الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ

پھر میں موسیٰ کے پاس پہونچا میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب جب میں آگے بڑھا

بَكَى فَقِيلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ

تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا کیوں روتے ہو اُنہوں نے (اپنے پروردگار سے یوں معروضہ کیا) پروردگار اس لڑکے کی امت جو میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا میری

أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ

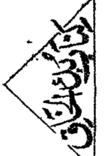
امت سے زیادہ بہشت میں جائیگی پھر ہم ساتویں آسمان پر پہونچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبریل نے کہا میں جبریل

جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ

ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہے اُنہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (اُنہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگا) اچھی کشادہ جگہ خوب آئے پھر

فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ

میں ابراہیم پیغمبر پاس پہونچا میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ (پیارے) بیٹے (پیارے) پیغمبر پھر بیت المعمور (آسمان کا کعبہ) مجھکو دکھلایا



الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

گیا میں نے جبرئیل سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں

إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا

جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی اخیر تک (دوبارہ) وہاں لوٹ کر نہیں آتے ف اور سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا مقدس درخت) بھی مجھکو دکھلایا گیا

كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ

میں جو دیکھوں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں برابر ہیں اور پتے ایسی شکل کے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑ میں چار ندیاں ہیں دو تو چھپی (بہتی) ہوئی ہیں

وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ

دو کھلی میں نے جبرئیل سے ان کا حال پوچھا انہوں نے کہا چھپی ہوئی ندیاں تو بہشت میں جا رہی ہیں (سلسبیل اور کوثر) اور کھلی ندیاں

النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوسٰى فَقَالَ

نیل اور فرات ہیں ف اس کے بعد (پروردگار کی بارگاہ معلی سے) مجھ پر (ہر روز) پچاس نمازیں فرض ہوئیں میں وہاں سے لوٹا تو موسیٰ پاس آیا (چھٹے آسمان پر)

مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ

انہوں نے کہا کیوں کیا کیفیت گذری میں نے کہا پچاس نمازیں (ہر روز) مجھ پر فرض ہوئیں انہوں نے کہا (بھائی) میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں

بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ

میں نے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی (کوئی تدبیر نہ چھوڑی جب بھی وہ اچھی طرح عبادت نہ کر سکے) بھلا تمہاری امت میں اتنی طاقت کہاں (کہ وہ پچاس نمازیں ہر روز

فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ

بارگاہ الٰہی میں عرض کیا حکم ہوا اچھا چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا موسیٰ پاس لوٹ کر آیا انہوں نے یہی کہا جاؤ اور تخفیف کراؤ تو تیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو بیس رہ گئیں

فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ

پھر ایسا ہی ہوا تو دس رہ گئیں پھر میں موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں رہ گئیں پھر موسیٰ پاس آیا انہوں نے پوچھا کیوں کیا ٹھیرا

قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي

میں نے کہا پروردگار نے (ہر روز) پانچ نمازیں کر دیں موسیٰ نے کہا پھر لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ میں نے کہا اب میں نہیں جاتا مجھے شرم آتی ہے میں پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا

وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

اس وقت بارگاہ الٰہی سے آواز آئی (پروردگار نے کلام کیا) میں نے اپنا ٹھیرایا پورا کر دیا (جو میرے علم میں تھا کہ پانچ نمازیں رکھونگا) اور اپنے بندوں کو ہلکا کر دیا (پچاس سے پانچ رکھیں) اور ہر نیکی کا دس گنا

أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ

ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط بیت المعمور کا قصہ روایت کیا ف ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے کہ عبداللہ بن مسعود رض نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا



الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق قال ان احدكم يجمع خلقه في بطن امه اربعين

يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله ملكا فيؤمر

باربع كلمات فيقال له اكتب عمله ورزقه واجله وشقي او سعيد ثم ينفخ فيه الروح

فان الرجل منكم ليعمل حتى ما يكون بينه وبين الجنة الا ذراع فيسبق عليه كتابه

فيعمل بعمل اهل النار ويعمل حتى ما يكون بينه وبين النار الا ذراع فيسبق عليه الكتاب

فيعمل بعمل اهل الجنة حدثنا محمد بن سلام اخبرنا مخلد اخبرنا ابن جريج قال اخبرني

موسى بن عقبة عن نافع قال قال ابو هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم وتابعه ابو عاصم

عن ابن جريج قال اخبرني موسى بن عقبة عن نافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال اذا احب الله العبد نادى جبريل ان الله يحب فلانا فاحببه فيحبه جبريل فينادي جبريل

في اهل السماء ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في

الارض حدثنا محمد حدثنا ابن ابي مريم اخبرنا الليث حدثنا ابن ابي جعفر عن محمد

ابن عبد الرحمن عن عروة بن الزبير عن عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الملائكة تنزل في العنان وهو



السحاب فتذكر الامر قضي في السماء فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان

ابر میں جو حکم احکام (دنیا میں) ہوئے اُن کا ذکر کرتے ہیں شیطان کیا کرتے ہیں (چپکے سے بادل پر جا کر) فرشتوں کی باتیں اُڑا لیتے ہیں اور اپنے پوجاریوں کو خبر کر دیتے ہیں

فيكذبون معها مائة كذبة من عند انفسهم حدثنا احمد بن يونس حدثنا ابراهيم بن سعد

وہ پوجاری (کمبخت) ایک سچی بات میں سو باتیں جھوٹ اپنے دل سے ملا دیتے ہیں (اپنے مریدوں اور چیلوں سے بیان کرتے ہیں) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

حدثنا ابن شهاب عن ابي سلمة والاغر عن ابي هريرة رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے ابو سلمہ اور سلمان اغر سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد الملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا

جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر (جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے) فرشتے تعینات رہتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کون پہلے آیا پھر کون آیا جہاں

جلس الامام طووا الصحف وجاءوا يستمعون الذكر حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان

امام خطبہ پڑھنے کے لیے منبر پر بیٹھا انہوں نے اپنے اپنے رجسٹر لپیٹے اور مسجد میں آ کر خطبہ سننے لگے ف ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب قال مر عمر في المسجد وحسان ينشد فقال كنت انشد

عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض مسجد میں گئے دیکھا تو حسان بن ثابت وہاں شعر پڑھ رہے ہیں (حضرت عمر رض خفا

فيه وفيه من هو خير منك ثم التفت الى ابي هريرة رض فقال انشدك بالله اسمعت رسول

ہوئے) حسان نے جواب دیا میں تو مسجد میں اُس وقت شعر پڑھا کرتا تھا جب تم سے بہتر شخص (یعنے آنحضرت صلعم) اس میں تشریف رکھتے تھے پھر حسان نے ابو ہریرہ رض کی طرف دیکھا اُن کو قسم

الله صلى الله عليه وسلم يقول اجب عني اللهم ايده بروح القدس قال نعم حدثنا

فرماتے نہیں سُنا (جب میں شعر پڑھ رہا تھا) حسان (میری طرف سے مشرکوں کی ہجو کا) جواب دے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر ابو ہریرہ رض نے کہا ہاں میں نے سنا ہے ف ہم سے

حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء رض قال قال النبي صلى الله عليه

حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا

وسلم لحسان اهجهم او هاجهم وجبريل معك حدثنا اسحق اخبرنا وهب بن جرير

مشرکوں کی ہجو کر یا اُن کی ہجو کا جواب ہجو سے دے (تو کچھ فکر نہ کر) جبریل تیرے ساتھ ہیں ف ہم سے اسحق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو وہب بن جریر نے

حدثنا ابي قال سمعت حميد بن هلال عن انس بن مالك رض قال كاني انظر الى غبار ساطع

خبر دی کہا ہم سے میرے باپ (جریر بن حازم) نے کہا میں نے حمید بن ہلال سے سنا انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا جیسے میں بنی غنم ف کی گلی میں وہ گرد دیکھ

في سكة بني غنم زاد موسى موكب جبريل حدثنا فروة حدثنا علي بن مسهر

رہا ہوں جو اٹھ رہی تھی موسیٰ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یعنے حضرت جبریل ع کے لشکر کی (جو فرشتوں کا تھا) ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر

عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رض ان الحرث بن هشام سال النبي صلى الله

نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا



عليه وسلم كيف يأتيك الوحي قال كل ذاك يأتي الملك أحيانا في مثل صلصلة الجرس

فيفصم عني وقد وعيت ما قال وهو أشده علي ويتمثل لي الملك أحيانا رجلا فيكلمني

فأعي ما يقول حدثنا آدم حدثنا شيبان حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن

أبي هريرة رض قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من أنفق زوجين في سبيل الله دعته

خزنة الجنة أي فل هلم فقال أبو بكر ذاك الذي لا توى عليه قال النبي صلى الله عليه و

سلم أرجو أن تكون منهم حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر

عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة رض أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لها يا عائشة هذا

جبريل يقرأ عليك السلام فقالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا أرى

تريد النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا أبو نعيم حدثنا عمر بن ذر ح قال حدثني يحيى بن

جعفر حدثنا وكيع عن عمر بن ذر عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل ألا تزورنا أكثر مما تزورنا قال فنزلت وما نتنزل

إلا بأمر ربك له ما بين أيدينا وما خلفنا الآية حدثنا إسمعيل قال حدثني سليمن

عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس رض

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِي جِبْرِيلُ عَلٰى حَرْفٍ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيدُهُ حَتّٰى انْتَهٰى

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبرئیل نے (پہلے) ایک محاورہ پر قرآن پڑھایا میں اُن سے برابر زیادہ کرتا رہا دوسرے محاورون پر بھی پڑھنے کی اجازت

اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

دو آخر سات محاورون تک اجازت ہوئی ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ

مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ سخی تھے

النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي

اور رمضان میں تو جب حضرت جبرئیل آپ سے ملا کرتے تو اور زیادہ سخاوت کرتے حضرت جبرئیل رمضان میں ہر رات کو آپ سے ملا

كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ

کرتے قرآن کا دور کرتے غرض جب آپ کی اور حضرت جبرئیل کی ملاقات رہتی تو آپ چلتی

اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرُوِيَ

ہوئی ہوا سے بھی زیادہ لوگون کو بھلائی پہونچانے میں سخی رہتے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے معمر نے بھی اسی سند سے (یعنے زہری سے آخر تک) ایسی ہی روایت کی

اَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ

اور ابوہریرہ رض اور حضرت فاطمہ رض نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ حضرت جبرئیل آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے ف۲

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے ایک روز ایسا ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے عصر کی نماز میں کچھ دیر کی

فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا

عروہ بن زبیر نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرئیل اترے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی عمر نے یہ سنکر کہا عروہ سمجھ کر

تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ اَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

کہو کیا کہتے ہو عروہ نے کہا (تو سند سن لو) میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَاَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ

سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبرئیل اترے انہوں نے میری امامت کی میں نے اُن کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری نماز پڑھی پھر تیسری نماز

مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ حَدَّثَنَا

پھر چوتھی نماز پھر پانچوین نماز ابو مسعود یا آنحضرت پانچون نمازون کو اپنی انگلیون سے گنتے تھے ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے زید بن وہب سے



وهب عن ابي ذر رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قال لي جبريل من مات من امتك لا

انھوں نے ابوذر رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل ہونے مجھ سے کہا تمھاری امت میں جو کوئی اس حال میں مرے کہ شرک نہ کرتا

يشرك بالله شيئا دخل الجنة او لم يدخل النار قال وان زنى وان سرق قال وان حدثنا

ہو تو وہ (ایک نہ ایک روز) بہشت میں جائیگا یا یوں فرمایا دوزخ میں (اس طرح میں جہاں مشرک رہینگے) نہ جائیگا ابوذر نے کہا اگرچہ زنا کرتا ہو یا چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری

ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال النبي صلى

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے

الله عليه وسلم الملائكة يتعاقبون ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلوة

(زمین پر) آتے جاتے رہتے ہیں کچھ رات کے فرشتے ہیں کچھ دن کے اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے

الفجر والعصر ثم يعرج اليه الذين باتوا فيكم فيسالهم وهو اعلم فيقول كيف

ہیں پھر جو فرشتے رات کو زمین پر رہے تھے وہ (صبح کی وقت) آسمان پر چڑھ جاتے ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ جانتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز

تركتم فيقولون تركناهم يصلون واتيناهم يصلون باب اذا قال احدكم امين و

چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم انکے پاس گئے اسوقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ف باب یہ حدیث کہ جب کوئی تم میں آمین

الملائكة في السماء فوافقت احدهما الاخرى غفر له ما تقدم من ذنبه حدثنا محمد

فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں مل جاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں ف۳ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا

اخبرنا مخلد اخبرنا ابن جريج عن اسمعيل بن امية ان نافعا حدثه ان القسم بن

کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہمکو ابن جریج نے انھوں نے اسمعیل بن امیہ سے انھوں نے نافع سے بیان کیا ان سے قاسم بن محمد نے

محمد حدثه عن عائشة رض قالت حشوت للنبي صلى الله عليه وسلم وسادة فيها تماثيل

انھوں نے حضرت عائشہ رض سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں تھیں

كانها نمرقة فجاء فقام بين البابين وجعل يتغير وجهه فقلت ما لنا يا رسول الله قال

جیسے نقشی تکیہ ہوتا ہے آپ تشریف لائے تو دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے رہے اندر نہ آئے اور آپکے چہرے کا رنگ بدلنے لگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا کیا قصور ہے آپ

ما بال هذه الوسادة قالت وسادة جعلتها لك لتضطجع عليها قال اما علمت ان الملائكة

ایسے غصہ ہوئے آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے میں نے عرض کیا آپکے آرام فرمانے کے لیے یہ تکیہ میں نے بنایا ہے آپ نے فرمایا تو نہیں جانتی جس گھر میں صورت ہوتی ہے وہاں

لا تدخل بيتا فيه صورة وان من صنع الصورة يعذب يوم القيمة يقول احيوا ما

فرشتے نہیں آتے اور جو کوئی صورت بنائیگا قیامت کے دن عذاب میں پڑیگا اس سے کہا جائیگا صورت تو تو نے بنائی اب

خلقتم حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن الزهري عن عبيد الله

اس میں جان بھی ڈال ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انھوں نے زہری سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ



ابن عبيد الله انه سمع ابن عباس رض يقول سمعت ابا طلحة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه

انھوں نے سنا ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے

وسلم يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل حدثنا احمد حدثنا ابن

فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورتیں ہوں ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ

وهب اخبرنا عمرو ان بكير بن الاشج حدثه ان بسر بن سعيد حدثه ان زيد بن خالد رض

ابن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن اشج نے بیان کیا ان سے بسر بن سعید نے ان سے زید بن خالد جہنی نے

الجهني حدثه ومع بسر بن سعيد عبيد الله الخولاني الذي كان في حجر ميمونة رض زوج

اور ان کے ساتھ اس حدیث کو زید بن خالد نے عبیداللہ بن اسود خولانی سے بھی بیان کیا جن کو ام المومنین میمونہ نے پرورش کیا

النبي صلى الله عليه وسلم حدثهما زيد بن خالد ان ابا طلحة حدثه ان النبي صلى الله

تھا زید بن خالد سے ابوطلحہ رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة قال بسر فمرض زيد بن خالد فعدناه

نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہوتی ہے بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کے پوچھنے کو گئے

فاذا نحن في بيته بستر فيه تصاوير فقلت لعبيد الله الخولاني الم يحدثنا في التصاوير

دیکھا تو ان کے گھر میں ایک پردہ لٹکا ہے جس پر مورتیں تھیں میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا زید نے تو ہم سے مورتوں کے باب میں ایک حدیث بیان کی تھی (اب خود انھوں

فقال انه قال الا رقما في ثوب الا سمعته قلت لا قال بلى قد ذكره حدثنا يحيى بن

نے یہ مورت دار پردہ کیسے لٹکایا) انھوں نے کہا زید نے حدیث میں یہ بھی بیان کیا تھا مگر ان مورتوں میں مضائقہ نہیں جو کپڑے پر نقش کی طرح ہوں عبیداللہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے زید سے

سليمن قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمرو عن سالم عن ابيه قال وعد النبي صلى الله

سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو نے انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے انھوں نے کہا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت

عليه وسلم جبريل فقال انا لا ندخل بيتا فيه صورة ولا كلب حدثنا اسمعيل قال

صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا (لیکن نہیں آئے آپ نے وجہ پوچھی) تو کہا ہم (فرشتے) اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتا ہم سے اسمعیل بن اویس

حدثني مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے سمی سے انھوں نے ابوصالح سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول

جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائیگا اس

الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح

کے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے



حدثنا أبي عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله

کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال إن أحدكم في صلاة ما دامت الصلاة تحبسه والملائكة تقول اللهم

سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لیے ٹھہرا رہے اُس کو نماز ہی کا ثواب ملتا رہتا ہے اور فرشتے اُس کے لیے یوں دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش دے

اغفر له وارحمه ما لم يقم من صلاته أو يحدث حدثنا علي بن عبد الله حدثنا

یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ اپنی جگہ سے (جہاں نماز پڑھنا چاہتا ہے) سرکے نہیں یا اس کو حدث نہ ہو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

سفيان عن عمرو عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن أبيه رض قال سمعت النبي صلى الله عليه

بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ بن امیہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك قال سفيان في قراءة عبد الله ونادوا يا مال حدثنا

وسلم سے سنا آپ منبر پر (سورۂ زخرف کی) اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یا مالک سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود کی قراءت میں یوں ہے ونادوا یا مال ف ہم سے

عبد الله بن يوسف أخبرنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني عروة

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا

أن عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم حدثته أنها قالت للنبي صلى الله عليه وسلم

ان سے حضرت عائشہ رضہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احد کے دن سے بھی (جس دن آپ زخمی ہوئے تھے) کوئی دن

هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد قال لقد لقيت من قومك ما لقيت وكان أشد

زیادہ سخت آپ پر گزرا ہے آپ نے فرمایا عائشہ رضہ میں نے تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے

ما لقيت منهم يوم العقبة إذ عرضت نفسي على ابن عبد يا ليل بن عبد كلال فلم يجبني

سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گذرا ہے ف۲ جس دن میں نے اپنے تئیں (کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا رئیس تھا)

إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن الثعالب فرفعت

اس نے میرا کہنا نہ مانا (اسلام نہ لایا) میں رنجیدہ ہو کر سامنے چلتا ہوا ف۳ وہاں سے لوٹا ہوش ہی نہ تھا کدھر جا رہا ہوں جب قرن ثعالب میں (جو ایک مقام

رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل فناداني فقال إن الله قد

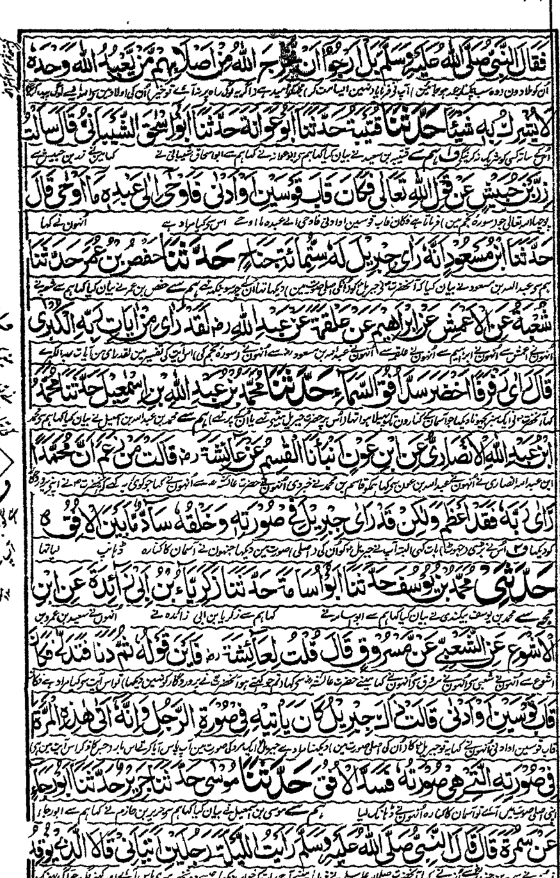
کا نام ہے) پہنچا تو ذرا ہوش آیا میں نے اوپر سر اٹھایا دیکھا تو ابر کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے اور اس میں جبرئیل ہیں انہوں نے مجھ کو پکارا کہنے لگے اللہ نے

سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد بعث إليك ملك الجبال لتأمره بما شئت فيهم

وہ سن لیا جو تمہاری قوم نے تم سے کہا اور جواب دیا اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو اتنے میں

فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد فقال ذلك فيما شئت إن أطبق عليهم الأخشبين

اس فرشتے نے مجھ کو سلام کیا اور کہنے لگا محمد اللہ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو کہو میں کر ڈالوں اگر کہو تو میں مکہ والوں پر مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں ف۴



فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبد الله وحده

لا يشرك به شيئا حدثنا قتيبة حدثنا أبو عوانة حدثنا أبو إسحق الشيباني قال سألت

زر بن حبيش عن قول الله تعالى فكان قاب قوسين أو أدنى فأوحى إلى عبده ما أوحى قال

حدثنا ابن مسعود أنه رأى جبريل له ستمائة جناح حدثنا حفص بن عمر حدثنا

شعبة عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رض لقد رأى من آيات ربه الكبرى

قال رأى رفرفا أخضر سد أفق السماء حدثنا محمد بن عبد الله بن إسمعيل حدثنا محمد

ابن عبد الله الأنصاري عن ابن عون أنبأنا القسم عن عائشة رض قالت من زعم أن محمدا

رأى ربه فقد أعظم ولكن قد رأى جبريل في صورته وخلقه سادا ما بين الأفق

حدثني محمد بن يوسف حدثنا أبو أسامة حدثنا زكريا بن أبي زائدة عن ابن

الأشوع عن الشعبي عن مسروق قال قلت لعائشة رض فأين قوله ثم دنا فتدلى فكان

قاب قوسين أو أدنى قالت ذاك جبريل كان يأتيه في صورة الرجل وإنه أتاه هذه المرة

في صورته التي هي صورته فسد الأفق حدثنا موسى حدثنا جرير حدثنا أبو رجاء

عن سمرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رأيت الليلة رجلين أتياني قالا الذي يوقد

النَّارِ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

رہا ہے دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبرئیل ہوں یہ میکائیل ہیں ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا

انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد (صحبت کے لیے) اپنی

الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ تَابَعَهُ

بی بی کو اپنے بچھونے پر بلائے وہ نہ آئے اور خاوند رات بھر اس پر غصے رہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں ابوعوانہ کے ساتھ اس حدیث کو

أَبُو حَمْزَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

شعبہ اور ابوحمزہ اور عبداللہ بن داؤد اور ابومعاویہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ف۲ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی

قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّهُ

کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے آنحضرت

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے (پہلے غار حرا میں جبرئیل مجھکو دکھائی دیئے تھے) اس کے بعد (تین برس تک) وحی آنا موقوف رہا ایک بار ایسا ہوا میں (راہ میں) جارہا تھا میں نے

صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى

آسمان سے ایک آواز سنی آنکھ اٹھا کر جو دیکھتا ہوں تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں

كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ

(معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے میں یہ دیکھ کر ڈر گیا ایسا ڈرا کہ زمین پر گر گیا (جب ہوش آیا) تو اپنے گھر میں آنکر میں نے گھر والوں سے کہا

زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزُ الْأَوْثَانُ

مجھے کچھ اڑھا دو مجھے کچھ اڑھا دو اس وقت یہ آیتیں (سورہ مدثر کی) اتریں یاایہا المدثر سے فاہجر تک ابوسلمہ نے کہا رجز سے اس سورت میں بت مراد ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ

نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے کہا ہم سے تمہارے پیغمبر صاحب کے چچازاد

عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا

بھائی یعنی عبداللہ بن عباس نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ ایک گندم گون لنبے گھونگر

جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَ

بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو بھی دیکھا وہ میانہ قامت میانہ بدن سرخ سفید

ف۱ یہ حدیث بعث الخلق ہے جو اوپر کتاب الجنائز میں گذری ہے ... ف۲ شعبہ کی روایت خود مؤلف نے نکاح میں وصل کی اور ابوحمزہ کی روایت موصولا نہیں ملی اور ابن داؤد کی روایت مسدد نے اپنی کتاب میں وصل کی اور ابومعاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے وصل کی

الْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَلَكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا

سفید ہے بال والے آدمی ہیں اور میں نے اُس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کو بھی دیکھا یہ سب نشانیاں (اپنی قدرت کی) اللہ نے مجھکو دکھلائیں تو

تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ. قَالَ أَنَسٌ وَأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ

(سورۂ سجدہ) میں جو ہے تو اُس سے ملنے میں شک کر یعنے موسیٰ سے ملنے میں انس اور ابو بکرہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے کہ مدینہ کی حفاظت جب دجال نکلیگا

مِنَ الدَّجَّالِ. بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ. قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ

فرشتے کرینگے ف۱ باب بہشت کا بیان اور یہ بیان کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے ف۲ ابو العالیہ نے ف۳ کہا سورۂ بقرہ میں جو ازواج مطہرۃ آیا ہے اُس کا

الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوا أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

معنے یہ ہے کہ بہشت کی حوریں حیض اور پیشاب اور تھوک (سب گندگیوں سے) پاک صاف ہونگی اور یہ جو آیا ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا اخیر تک اس کا یہ مطلب ہے کہ جب

أُتِينَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ قُطُوفُهَا

لوگینگے تو وہی میوہ ہو جو ہمکو پہلے مل چکا تھا متشابہا کا معنے صورتاً اور رنگ میں ملے جلے لیکن مزے میں جدا جدا (سورۂ حاقہ میں) جو قطوفہا دانیۃ ہے اُس کا مطلب

يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا وَدَانِيَةٌ قَرِيبَةٌ الْأَرَائِكُ السُّرُرُ. وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ

ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک لگے ہونگے کہ بہشتی لوگ کھڑے بیٹھے جس طرح چاہینگے اُن کو توڑ لینگے دانیۃ کا معنے نزدیک ارائک تخت ف۴ امام حسن بصری نے کہا ف۵

وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيلًا حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ يُنْزَفُونَ

اور سرور دل کی خوشی کو کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا سلسبیلا کے معنے تیز بہنے والی غول کا معنے پیٹ کا درد ف۶ ینزفون کا معنے انکی عقل میں

لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ الرَّحِيقُ الْخَمْرُ التَّسْنِيمُ

فتور نہیں آئیگا (جیسے دنیا کی شراب سے آتا ہے) اور ابن عباس نے کہا ف۷ (سورۂ نبا میں) جو دہاقا کا لفظ ہے اُس کا معنے لبالب (بھرا ہوا) کواعب کا معنے پستان اٹھی

يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ خِتَامُهُ طِينُهُ مِسْكٌ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُونَةٌ

تسنیم وہ عرق جو بہشتیوں کی شراب کے اوپر ڈالا جائیگا ف۸ بہشتی اُس کو پئینگے ختام کا معنے مہر کی مٹی ف۹ یعنی شیشوں پر اسی کی مہر لگی ہوگی نضاختان ف۱۰ کا معنے دو جوش مارتے

مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ مَا لَا أُذْنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ

ف۱۱ کا معنے بنا ہوا اسی سے وضین الناقہ نکلا ہے یعنے اونٹنی کی جھول (وہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے) کوب ف۱۲ کا معنے جس کی جمع اکواب ہے جو سورۂ واقعہ میں ہے کوزہ

وَالْعُرَا عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَ

عُرُبًا ضمہ سے جمع ہے عروب کی جیسے صبور کی جمع صُبُر ف۱۳ کو والے عروب کو عربہ کہتے ہیں اور

أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَ

مدینہ والے غنجہ اور عراق والے شکلہ (یعنے وہ عورت جو اپنے خاوند کی عاشق ہو) اور مجاہد نے کہا ف۱۴ روح کا معنے جو سورۂ واقعہ میں ہے بہشت اور فراخی رزق

الرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُودُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُودُ الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ وَالْعُرُبُ

ریحان کا معنے جو اسی سورت میں ہے رزق ف۱۵ منضود کا معنے (جو بھی سورت میں ہے) موز (کیلا) مخضود کا معنے جو اسی سورت میں ہے ... کے بوجھ سے جھکا ہوا بعضے کہتے



المجنبات الی ازواجھن ویقال مسکوب جار فرش مرفوعة بعضها فوق بعض لغوا

باطلا تاثيما كذب افنان اغصان وجنا الجنتين دان ما يجتنى قريب مدهامتان

سوداوان من الري حدثنا احمد بن يونس حدثنا الليث بن سعد عن نافع عن

سیاہ سبز ... ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے

عبد الله بن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات احدكم فانه يعرض عليه

عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام (ہمیشہ)

مقعده بالغداة والعشي فان كان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل

اس کو (دو وقت) اس کا ٹھکانا (جہاں وہ آخرت میں رہیگا) دکھلایا جاتا ہے اگر بہشتی ہے تو بہشت میں اگر دوزخی ہے

النار فمن اهل النار حدثنا ابو الوليد حدثنا سلم بن زرير حدثنا ابو رجاء عن

تو دوزخ میں ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے

عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلعت في الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت اكثر اهلها

عمران بن حصین سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا تو (جو لوگ دنیا میں) محتاج (تھے انہی) لوگوں کو وہاں زیادہ

النساء حدثنا سعيد بن ابي مريم حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے

قال اخبرني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة رض قال بينما نحن عند رسول الله صلى

کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا

الله عليه وسلم اذ قال بينا انا نائم رأيتني في الجنة فاذا امرأة تتوضأ الى جانب

آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت میں دیکھا ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی

قصر فقلت لمن هذا القصر فقالوا لعمر بن الخطاب فذكرت غيرته فوليت مدبرا

میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطاب رض کا مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا میں پیٹھ موڑ کر چلا آیا

فبكى عمر وقال اعليك اغار يا رسول الله حدثنا حجاج بن منهال حدثنا همام

یہ سنکر حضرت عمر رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کرونگا ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے

قال سمعت ابا عمران الجوني يحدث عن ابي بكر بن عبد الله بن قيس الاشعري

کہا میں نے ابو عمران جونی سے سنا وہ ابو بکر بن عبداللہ بن قیس اشعری سے روایت کرتے تھے



عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيمة درة مجوفة طولها في السماء ثلثون

وہ اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت کا) خیمہ کیا ہے ایک موتی ہے خول دار جس کی بلندی اوپر کو تیس میل تک ہے

ميلا في كل زاوية منها للمؤمن اهل لا يراهم الآخرون قال ابو عبد الصمد والحرث

اُس کے ہر کونے میں مسلمان کو ایسی بی بیاں ملینگی جن کو اُس کے سوا کوئی نہ دیکھ سکیگا ف اس حدیث کو ابو عبد الصمد اور حارث بن عبید

ابن عبيد عن ابي عمران ستون ميلا حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا ابو

نے بھی ابو عمران جونی سے روایت کیا ہے اُس میں تیس میل کی جگہ ساٹھ میل مذکور ہیں ف ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو الزناد

الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله اعددت

نے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں

لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر فاقرءوا

کے لیے (بہشت میں) وہ وہ نعمتیں طیار کر رکھی ہیں ف جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنیں کسی آدمی کے خیال میں نہیں گذریں اگر تم چاہو تو

ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا

(سورۂ سجدہ کی) یہ آیت پڑھو کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک بہشتیوں کے لیے چھپا کر رکھی گئی ہے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن

عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه

مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے اُنہوں نے ہمام بن منبہ سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم اول زمرة تلج الجنة صورتهم على صورة القمر ليلة البدر لا يبصقون فيها ولا

پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا اُن کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوگی اُن لوگوں کو نہ تھوک آئیگا نہ رینٹ نہ

يمتخطون ولا يتغوطون آنيتهم فيها الذهب امشاطهم من الذهب والفضة و

پاخانہ پھریں گے اُن کے برتن سونے (چاندی) کے ہوں گے کنگھیاں بھی سونے چاندی کی ف اور

مجامرهم الالوة ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان يرى مخ سوقهما

انگیٹھیوں میں اگر عود کی خوشبو نکل رہی ہوگی ف پسینے میں مشک کی خوشبو ہوگی اور ہر بہشتی کو دو بی بیاں ایسی نازک اور خوبصورت ہونگی جن کی

من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بينهم ولا تباغض قلوبهم قلب واحد يسبحون

پنڈلی کا گودا (مغز) گوشت میں سے دکھلائی دیگا بہشتی لوگوں میں نہ اختلاف ہوگا نہ دلوں میں بغض سب ایک دل ہو کر صبح شام اللہ کی تسبیح کرینگے

الله بكرة وعشيا حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج

(بطور لذت کے نہ عبادت کے) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے اُنہوں نے اعرج سے

عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اول زمرة تدخل الجنة على

اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا اُن کی

صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى آثَرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ

صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتی) ہوگی اُن کے بعد جو لوگ جائینگے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح ہونگے اُن کے دل ایک ہی آدمی کے

رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ

دل کی وضع پر ہونگے کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض ہر ایک کو دو دو بیبیاں ملینگی ایسی جن کی

مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ

پنڈلی کا مغز گوشت کے پرے سے دکھائی دیگا ایسی حسین (اور لطیف) ہونگی صبح شام اللہ کی تسبیح کرتی رہینگی نہ بیمار ہونگے

وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ

نہ رینٹ نکالیں گے نہ تھوکینگے اُن کے برتن سونے چاندی کے ہونگے کنگھیاں بھی سونے کی اُن کی

مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ

انگیٹھیوں میں الوہ روشن رہیگا ابو الیمان نے کہا الوہ عود کو کہتے ہیں اُن کا پسینہ مشک کی خوشبو دیگا مجاہد نے کہا قرآن شریف میں جو آیا ہے بالعشی

أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أَنْ تُرَاهُ تَغْرُبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

والابکار (سورۂ بقرہ میں) تو ابکار کہتے ہیں صبح سویرے کو اور عشی کہتے ہیں سورج ڈھلے سے غروب تک کے وقت کو ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے

فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فضیل بن سلیمان نے اُنہوں نے ابو حازم سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ

میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمی یا سات لاکھ آدمی (بہشت میں) اس طرح داخل ہونگے کہ سب ایک ساتھ (آگے پیچھے نہ ہونگے)

وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ

اُن کے مونہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتے) ہونگے ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے اُنہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک

جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

باریک ریشمی جبہ تحفہ بھیجا گیا (جس کو دومہ کے رئیس نے گذرانا تھا) اور آپ تو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے اُس جبہ کی عمدگی (دیکھ کر) تعجب کیا آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے

لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سعد بن معاذ کی تولیں (جو بہشت میں اُنکو دی گئی ہیں) اس سے عمدہ ہیں ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیے بن سعید

سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض قَالَ أُتِيَ رَسُولُ

قطان نے اُنہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثوب من حریر فجعلوا یعجبون من حسنہ ولینہ فقال رسول اللہ صلی

علیہ وسلم پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اس کی عمدگی اور نرمی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا (اس کو دیکھ کر کیا تعجب کرتے ہو)

اللہ علیہ وسلم لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ افضل من ھذا حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا

سعدؓ بن معاذ کی بہشت میں تو الیں اس سے عمدہ ہیں ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

سفیان عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیھا حدثنا روح بن عبد المؤمن حدثنا

بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے افضل ہے ہم سے روح بن عبدالمومن نے بیان کیا کہا ہم سے

یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ حدثنا انس بن مالکؓ عن النبی صلی اللہ علیہ

یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا حدثنا

آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلتا رہے تو سو برس تک چلا کرے سایہ ختم نہ ہو (یہ درخت طوبیٰ ہے) ہم سے

محمد بن سنان حدثنا فلیح بن سلیمان حدثنا ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن

محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ

ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر

سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں



الراکب فی ظلھا مائۃ سنۃ واقرءوا ان شئتم وظل ممدود ولقاب قوس احدکم فی

سوار اگر چلے تو سو برس تک چلتا رہے تم چاہو تو (سورۂ واقعہ کی) یہ آیت پڑھو وظل ممدود اور کمان برابر جگہ بہشت میں ان

الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا

تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے یا ڈوبتا ہے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے

محمد بن فلیح حدثنا ابی عن ھلال عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃؓ عن النبی

محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن ہلال عامری سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا جو لوگ ان کے پیچھے

علی آثارھم کاحسن کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبھم علی قلب رجل واحد

ہی جائینگے وہ آسمان کے خوب چمکتے ستارے کی طرح ہونگے ان کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہونگے



لا تباغض بينهم ولا تحاسد لكل امرئ زوجتان من الحور العين يرى مخ سوقهن

من وراء العظم واللحم حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال عدي بن ثابت أخبرني

قال سمعت البراء رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما مات إبراهيم قال إن له

مرضعا في الجنة حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني مالك بن أنس عن صفوان

ابن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

إن أهل الجنة يتراءون أهل الغرف من فوقهم كما يتراءون الكوكب الدري الغابر

في الأفق من المشرق أو المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل

الأنبياء لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا

المرسلين باب صفة أبواب الجنة وقال النبي صلى الله عليه وسلم من أنفق زوجين

دعي من باب الجنة فيه عبادة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا سعيد بن

أبي مريم حدثنا محمد بن مطرف قال حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن النبي

صلى الله عليه وسلم قال في الجنة ثمانية أبواب فيها باب يسمى الريان لا يدخله إلا

الصائمون باب صفة النار وأنها مخلوقة غساقا يقال غسقت عينه ويغسق

الجرح وكان الغساق والغسيق واحد غسلين كل شيء غسلته فخرج منه شيء

زخم پر سے بہا ہو۔ غساق اور غسیق دونوں کے ایک ہی معنے ہیں غسلین ف۱ کا لفظ (جو سورۂ حاقہ میں ہے) اُس کا معنے دھوون یعنی کسی چیز کے دھونے میں جیسے زخم آدمی کا ہو یا اونٹ کا جو

فهو غسلين فعلين من الغسل من الجرح والدبر وقال عكرمة حصب جهنم حطب

نکلے فعلین کے وزن پر غسل سے مشتق ہے عکرمہ نے کہا حصب کا جو سورۂ انبیاء میں ہے معنے حطب یعنی ایندھن ہے ف۲ یہ حبشی لفظ ہے

بالحبشية وقال غيره حاصبا الريح العاصف والحاصب ما ترمي به الريح ومنه

دوسروں نے کہا ف۳ حاصبا کا معنے (جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) تند ہوا (آندھی) اور حاصب اُس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اُڑا کر لائے اُسی سے نکلا ہے حصب جہنم

حصب جهنم يرمى به في جهنم هم حصبها ويقال حصب في الأرض ذهب والحصب مشتق

(سورۂ انبیاء میں) یعنے جہنم میں جھونکے جائینگے وہ اُس کے جھونکن ہونگے عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض یعنے زمین میں چلا گیا حصب حصباء سے نکلا ہے

من حصباء الحجارة صديد قيح ودم خبت طفئت تورون تستخرجون أوريت أوقدت

یعنے پتھریلی کنکریاں صدید کا لفظ (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) اُس کا معنے پیپ اور لہو ف۴ خبت کا لفظ (جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) اُس کا معنے بجھ جائیگی تورون

للمقوين للمسافرين والقي القفر وقال ابن عباس صراط الجحيم سواء الجحيم ووسط الجحيم لشوبا

مقوین کا لفظ (اسی سورت میں ہے) یعنے مسافر قِی سے نکلا ہے قی کہتے ہیں اجاڑ زمین کو اور ابن عباسؓ نے سواء الجحیم ف۵ کی تفسیر میں کہا (جو سورۂ صافات میں ہے) جہنم کے

من حميم يخلط طعامهم ويساط بالحميم زفير وشهيق صوت شديد وصوت

من حمیم (جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے یہ ہے کہ دوزخیوں کے کھانے میں گرم کھولتا پانی ملایا جائیگا ف۶ زفیر و شہیق جو سورۂ ہود میں ہے یعنے آواز سے رونا اور آہستہ رونا

ضعيف وردا عطاشا غيا خسرانا وقال مجاهد يسجرون توقد بهم النار ونحاس

وِردًا (جو سورۂ مریم میں ہے) یعنے پیاسے ف۷ غیا جو اسی سورت میں ہے یعنے ٹوٹا نقصان اور مجاہد نے کہا یسجرون (جو سورۂ مومن میں ہے) یعنے آگ کا ایندھن بنینگے ف۸

الصفر يصب على رءوسهم يقال ذوقوا باشروا وجربوا وليس هذا من ذوق الفم مارج

اُس کا معنے تانبا جو پگھلا کر اُن کے سروں پر ڈالا جائیگا ف۹ ذوقوا (جو کئی سورتوں میں ہے) اُس کا معنے یہ ہے کہ عذاب کو دیکھو آزماؤ منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے مارج ف۱۰

خالص من النار مرج الأمير رعيته إذا خلاهم يعدو بعضهم على بعض مريج ملتبس

(جو سورۂ رحمٰن میں ہے) یعنے خالص آگ عرب لوگ کہتے ہیں مرج الامیر رعیتہ یعنے بادشاہ اپنی رعیت کو چھوڑ بیٹھا وہ ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں مریج (جو سورۂ ق میں ہے)

مرج أمر الناس اختلط مرج البحرين مرجت دابتك تركتها حدثنا أبو الوليد حدثنا

مرج امر الناس اختلط یعنے لوگوں کا معاملہ سب خلط ملط ہو گیا مرج البحرین جو سورۂ رحمٰن میں ہے مرجت دابتک سے نکلا یعنے تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا ہم سے ابو الولید نے بیان کیا

شعبة عن مهاجر أبي الحسن قال سمعت زيد بن وهب يقول سمعت أبا ذر رضي الله عنه يقول

کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے مہاجر ابو الحسن سے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ذرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

كان النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقال أبرد ثم قال أبرد حتى فاء الفيء يعني للتلول ثم قال أبردوا

صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے (بلال سے) فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے ڈھل پڑا پھر فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو

بالصلوٰة فان شدة الحر من فيح جهنم حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الاعمش

کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے

عن ذكوان عن ابي سعيد رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ابردوا بالصلوٰة فان شدة الحر

انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو سعید رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی

من فيح جهنم حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة بن

بھاپ سے ہوتی ہے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا

عبد الرحمن انه سمع ابا هريرة رض يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتكت النار

انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا

الى ربها فقالت رب اكل بعضي بعضا فاذن لها بنفسين نفس في الشتاء ونفس في

کہنے لگی اب تو میرا یہ حال ہے (گرمی کی شدت سے) میں خود اپنے تئیں کھا رہی ہوں اُس وقت اُس کو (سال بھر میں) دو بار سانس لینے کی پروردگار نے اجازت دی ایک

الصيف فاشد ما تجدون في الحر واشد ما تجدون من الزمهرير حدثني عبد الله بن

گرمی میں تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اُس کا یہی سبب ہے مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا

محمد حدثنا ابو عامر حدثنا همام عن ابي جمرة الضبعي قال كنت اجالس ابن عباس رض

کہا ہم سے ابو عامر (عبد الملک عقدی) نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے انہوں نے کہا میں ابن عباس رض پاس مکہ میں بیٹھا

بمكة فاخذتني الحمى فقال ابردها عنك بماء زمزم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کرتا تھا مجھے بخار آگیا تو انہوں نے کہا (زمزم کے پانی سے بخار کو ٹھنڈا کر دے یعنے اُس سے نہا کر) کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء او قال بماء زمزم شك همام حدثني عمرو

بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے (یعنے صفراوی بخار) تو اُس کو پانی سے ٹھنڈا کرو یا یوں فرمایا زمزم کے پانی سے یہ شک ہمام راوی کو ہوا مجھ سے عمرو بن

ابن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن ابيه عن عباية بن رفاعة قال

عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ

اخبرني رافع بن خديج قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الحمى من فور جهنم

سے کہا مجھ کو رافع بن خدیج نے خبر دی کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دوزخ کے جوش مارنے سے آتا ہے تم اُس کو

فابردوها عنكم بالماء حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا زهير حدثنا هشام عن

پانی سے ٹھنڈا کرو ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے

عروة عن عائشة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اُس کو پانی سے ٹھنڈا کرو





حدثنا مسدد عن يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحیی بن سعید قطان سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء حدثنا اسمعيل بن ابي اويس

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

قال حدثني مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله

کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم قال ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قيل يا رسول الله ان كانت لكافية

تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ (گرم) ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا ہی کی آگ (جلانے کے لیے) کافی تھی

قال فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلهن مثل حرها حدثنا قتيبة بن سعيد

آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ انہتر حصے اس سے زیادہ گرم ہے ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حدثنا سفين عن عمرو سمع عطاء يخبر عن صفوان بن يعلى عن ابيه انه سمع النبي

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطا سے سنا وہ صفوان بن یعلی سے نقل کرتے تھے وہ اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت

صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك حدثنا علي حدثنا سفين عن

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر (سورہ زخرف) کی یہ آیت پڑھتے تھے دوزخی پکاریں گے اے مالک ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

الاعمش عن ابي وائل قال قيل لاسامة لو اتيت فلانا فكلمته قال انكم لترون

اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے کہا کسی نے اسامہ بن زید سے کہا تم فلاں صاحب (حضرت عثمان رض) پاس جاؤ تو اچھا ہے ان سے گفتگو کرو (یہ فساد دبانے

اني لا اكلمه الا اسمعكم اني اكلمه في السر دون ان افتح بابا لا اكون اول من فتحه

کی تدبیر کریں) انہوں نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ

ولا اقول لرجل ان كان علي اميرا انه خير الناس بعد شيء سمعته من رسول الله صلى

پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرا اوپر سردار ہو وہ سب لوگوں میں بہتر ہے

الله عليه وسلم قالوا وما سمعته يقول قال سمعته يقول يجاء بالرجل يوم القيمة فيلقى في

لوگوں نے پوچھا وہ کون سی حدیث ہے جو تم نے آنحضرت صلعم سے سنی ہے انہوں نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص کو قیامت کے دن لائیں گے اس کو دوزخ میں

النار فتندلق اقتابه في النار فيدور كما يدور الحمار برحاه فيجتمع اهل النار عليه

ڈال دینگے اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر نکل پڑینگی اور وہ اپنی انتڑیاں لیے ہوئے ایسے گھومیگا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا رہتا ہے سارے دوزخ والے اس کے پاس اکٹھا

فيقولون اي فلان ما شانك اليس كنت تامرنا بالمعروف وتنهى عن المنكر قال كنت

ہو کر کہینگے ارے فلانے یہ کیا معاملہ ہے تو تو دنیا میں اچھا تھا) ہمکو اچھی بات کا حکم کرتا بری بات سے منع کرتا وہ کہے گا بیشک میں تم کو تو اچھی بات

أَمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

حکم کرتا پر خود نہ کرتا اور تم کو بری بات سے منع کرتا پر خود بری بات کیا کرتا اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے انہوں نے اعمش سے روایت کیا ہے

بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُقْذَفُونَ يُرْمَوْنَ دُحُورًا مَطْرُودِينَ

باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان اور مجاہد نے کہا (سورہ والصافات میں) یقذفون کا معنے پھینکے جاتے ہیں اسی سورت میں دحورا کا معنے

وَاصِبٌ دَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ وَ

واصب کا معنی ہمیشہ کا اور ابن عباس نے کہا (سورہ اعراف میں) مدحورا کا معنے دھتکارا ہوا (مردود) اور سورہ نساء میں مریدا کا معنی متمرد شریر (اسی سورت میں) فلیبتکن

اسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ

(سورہ بنی اسرائیل میں) واستفزز کا معنے ان کو ہلکا کر دے (بہکا دے) اسی سورت میں خیل کا معنے سوار اور رجل پیدل یعنی پیادے رجالہ اس کا مفرد راجل جیسے صحب کا مفرد صاحب اور

وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّ قَرِينٌ شَيْطَانٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

تجر کا مفرد تاجر (اسی سورت میں) لاحتنکن کا معنے جڑ سے اکھاڑ دوں گا (سورہ صافات میں) قرین کا معنے شیطان ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ مدینہ میں ہوئے تو آپ پر جادو

قَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى

کیا گیا اور لیث بن سعد نے کہا ہشام نے مجھ کو لکھا کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا اور یاد رکھا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ

جادو کیا گیا (اس کا اثر یہ ہوا) آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ (در واقع میں) اس کو نہ کیئے ہوتے تھے آخر آپ نے ایک روز دعا کی پھر

دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ

دعا کی (اللہ اس جادو کا اثر دفع کرے) پھر فرمانے لگے عائشہؓ تجھ کو معلوم ہوا اللہ نے مجھ کو وہ تدبیر بتلا دی جس سے میں اچھا ہو جاؤں ہوا یہ کہ میرے پاس (خواب میں) دو شخص

أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ

(فرشتے جبرئیل اور میکائیل) آئے ایک میرے سرہانے بیٹھا ایک پائنتی یوں گفتگو کرنے لگے اس شخص کو (یعنی پیغمبر صاحب کو) کیا بیماری ہے دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو ہوا ہے

قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ

پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم (یہودی) نے پوچھا کس چیز میں یہ جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور (داب کے) بالوں اور نر کھجور کے خوشے کے

طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پوست میں کہا یہ کہاں رکھا ہے دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوئیں میں غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے جب

ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ

وہاں سے پلٹے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا اس کنوئیں پر کھجور کے درخت ایسے (ڈراونے) ہیں جیسے شیطانوں کے سر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو نکلوا لیا

لا اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِی اللّٰہُ وَخَشِیْتُ اَنْ یُّثِیْرَ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ

نکالا کیوں نہیں آپ نے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب میں نے یہ مناسب سمجھا کہ لوگوں میں ایک جھگڑا کھڑا کروں ف پھر وہ کنواں دبا دیا گیا (مٹی ڈالکر بھر دیا گیا)

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ

سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو جاتا

عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ کُلَّ عُقْدَۃٍ مَکَانَهَا عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ

ہے تو شیطان اسکی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے ابھی بڑی رات پڑی ہے سوتا رہ

فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ

پھر اگر وہ آدمی جاگا (شیطان کی نہ سنی) اور اللہ کی یاد کی ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھلجاتی ہے اگر نماز پڑھی (تہجد یا فجر کی) تیسری

عُقَدُہٗ کُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ حَدَّثَنَا

گرہ کھل کر) سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج خوش دل رہتا ہے ورنہ بدمزاج سست (کاہل وجود) ف۲ ہم سے

عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ ذُکِرَ

عثمان بن ابی شیبہ نے روایت کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت

عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَیْلَهٗ حَتّٰی اَصْبَحَ قَالَ ذَاکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطٰنُ

صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا جو ساری رات صبح تک سوتا رہا آپ نے فرمایا اس شخص کے کان یا دونوں کانوں میں

فِیْ اُذُنَیْهِ اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنِهٖ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ

شیطان نے پیشاب کر دیا ہے ف۳ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے منصور سے انہوں نے

سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا اِنَّ اَحَدَکُمْ

سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو اگر تم میں سے کوئی

اِذَا اَتٰی اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا

اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا پڑھ لے یا اللہ ہمکو شیطان سے بچائیو اور جو اولاد ہمکو دے اس کو بھی شیطان سے بچائیو پھر اس کی اولاد ہو تو

لَمْ یَضُرَّہُ الشَّیْطٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَۃُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ

شیطان اسکو کوئی نقصان نہ پہونچا سکیگا ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ

انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک

حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلَاتِکُمْ

سارا نہ نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ ڈوب جائے تب بھی نماز نہ پڑھو جب تک پورا نہ ڈوب جائے اور سورج کے طلوع یا غروب کو تاک کر

طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ اَوِ الشَّیْطَانِ لَا اَدْرِیْ اَیَّ

اُس وقت نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ سورج شیطان کے سر کے یا شیطانوں کے سر کے دونوں کونوں کے بیچ میں نکلتا ہے عبدہ نے کہا میں نہیں جانتا ہشام نے

ذٰلِکَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ

شیطان کے سر کہا یا شیطانوں کا ہم سے معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے یونس نے اُنھوں نے حمید بن ہلال سے

هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بَیْنَ یَدَیْ

اُنھوں نے ابو صالح سے اُنھوں نے ابو ہریرہ رضہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی نماز پڑھ رہا

اَحَدِکُمْ شَیْءٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ وَقَالَ عُثْمَانُ

ہو اور کوئی شخص اُس کے سامنے سے جاتا ہے تو اُس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اُس سے لڑے وہ شیطان ہے اور عثمان بن ہیثم

ابْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نے کہا ہم سے عوف نے بیان کیا اُنھوں نے محمد بن سیرین سے اُنھوں نے ابو ہریرہ رضہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ

صدقہ فطر میں جو غلہ یا میوہ آتا ہے اُس کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص آیا وہ غلہ لپ بھر بھر کر لینے لگا میں نے اسکو (چور سمجھ کر) پکڑا

فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ فَقَالَ اِذَا اَوَیْتَ

اور کہا میں تجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجاؤنگا یہ اخیر تک حدیث بیان کی (تیسری بار جب میں اُس کو پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا) تو کہنے

اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ لَنْ یَّزَالَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی

لگا میں تجھ کو ایک بات بتلاتا ہوں جب تو سونے کو اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے اللہ کیطرف سے ایک فرشتہ برابر تیری نگہبانی کریگا اور صبح تک شیطان تیرے

تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَکَ وَهُوَ کَذُوْبٌ ذَاکَ شَیْطَانٌ حَدَّثَنَا

پاس نہیں پھٹکنے کا (میں نے یہ جا کر آنحضرت سے بیان کیا) آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اُس نے سچ کہی وہ (آدمی نہیں تھا) شیطان تھا ہم سے

یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رض

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنھوں نے عقیل سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ابو ہریرہ رضہ نے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اُس سے کہتا ہے (اُس کے دل میں ڈالتا ہے) یہ کس نے پیدا کیا

خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْیَنْتَهِ حَدَّثَنَا

وہ کس نے پیدا کیا اخیر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا کیا (ف) (ارے مردود خدا تو سب کا پیدا کرنیوالا اور اپنی ذات سے موجود ہے) جب کسی شخص کو

يحيى بن بكير حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال حدثني ابن أبي أنس مولى

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع بن ابی انس نے بیان کیا جو تیمیوں کا

التيميين أن أباه حدثه أنه سمع أبا هريرة رض يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

غلام تھا اُس سے اُس کے باپ نے اُس نے ابو ہریرہ رضی سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

إذا دخل رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين ٥

رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان کس دیے جاتے ہیں ف۱

حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو قال أخبرني سعيد بن جبير قال

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی میں نے

قلت لابن عباس فقال حدثنا أبي بن كعب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عباس رض سے کہا (نوف بکالی کہتا ہے کہ خضر کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے) انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

يقول إن موسى قال لفتاه آتنا غداءنا قال أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتا تو لاؤ انہوں نے کہا جب ہم صخرہ کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کا قصہ تم سے کہنا بھول

وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره ولم يجد موسى النصب حتى جاوز المكان الذي

گیا شیطان ہی نے ف۲ مجھے بھلا دیا میں تم سے اسکا ذکر نہ کرسکا غرض موسیٰ کو اسی وقت تھکن معلوم ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں

أمر الله به حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر

اُن کو جانے کا حکم دیا گیا تھا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض

قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشير إلى المشرق فقال ها إن الفتنة ههنا إن

سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پورب کی طرف اشارہ کر رہے تھے فرماتے تھے فساد اسی طرف سے نکلیگا فساد اسی

الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن الشيطان حدثنا يحيى بن جعفر حدثنا محمد بن

طرف سے نکلیگا جس طرف سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری

عبد الله الأنصاري حدثنا ابن جريج قال أخبرني عطاء عن جابر رض عن النبي

نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر رض سے روایت کی انہوں نے آنحضرت

صلى الله عليه وسلم قال إذا استجنح أو كان جنح الليل فكفوا صبيانكم فإن الشياطين

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب رات کا اندھیرا ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لو گھر سے باہر نہ جانے دو کیونکہ

تنتشر حينئذ فإذا ذهب ساعة من العشاء فخلوهم وأغلق بابك واذكر اسم الله و

اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں ف۳ جب عشا کے وقت میں سے ایک گھڑی گذر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (کھیلیں پھریں) اور دروازہ بند

اَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ

چراغ بجھاتے وقت بسم اللہ کہہ (پانی کا برتن (صراحی گھڑا) ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ اور ڈھانپنے کو کچھ نہ ملے تو کوئی چیز (لکڑی وغیرہ) اُس

اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا

پر آڑی ہی رکھدے مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

خبر دی اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے اُنھوں نے ام المومنین صفیہ بنت حیی سے اُنھوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهٗ اَزُوْرُهٗ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهٗ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ

علیہ وسلم اعتکاف میں تھے (مسجد میں) میں رات کو آپ سے ملنے آئی کچھ باتیں کر کے میں اُٹھ کھڑی ہوئی لوٹنے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے

لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ

اور مجھ کو پہنچانے کو چلے (اُن دنوں حضرت صفیہ رضا اسامہ بن زید کے مکان میں رہتی تھیں رستے میں دو انصاری آدمی (اسید بن حضیر عبادہ بن بشر) ملے اُنھوں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو (لحاظ کے مارے آپ کے ساتھ زنانہ تھا) جلدی جلدی چلنے لگے آپ نے اُن کو پکارا ذرا ٹھیرو فرمایا یہ (عورت جو میرے ساتھ ہے) صفیہ ہے حیی کی بیٹی

حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ

(میری بی بی کوئی غیر عورت نہیں) اُنھوں نے یہ سنکر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپ پر ہم ایسی بدگمانی کرینگے) آپ نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں تم تو مسلمان ہو مگر میں نے یہ

وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا سُوْءًا اَوْ قَالَ شَيْئًا حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ

میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے ف ۱ ہم سے عبدان نے بیان کیا اُنھوں نے ابو حمزہ

حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ

سے اُنھوں نے اعمش سے اُنھوں نے عدی بن ثابت سے اُنھوں نے سلیمان بن صرد سے اُنھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَاَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهٗ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ

تھا اور دو آدمی (نام نامعلوم) گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا مونہہ سرخ ہو گیا تھا گردن کی رگیں پھول گئی تھیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اُس کو پڑھے تو اُس کا غصہ جاتا رہے یوں کہے اعوذ باللہ من الشیطان

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوْا لَهٗ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ

تو یہ حالت دور ہے لوگوں نے اُس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ

الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَالِمِ

کہنے لگا کیا میں دیوانہ ہوں ف ۲ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے منصور نے اُنھوں نے سالم بن



ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ

ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بی بی

أَتَى أَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ

سے صحبت کرتے وقت یون کہے یا اللہ مجھ کو شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان

لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ

اس کا کچھ بگاڑ نہ سکیگا نہ اس پر قابو پائیگا شعبہ نے کہا اور ہم سے اعمش نے انہوں نے سالم سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے

عَبَّاسٍ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ایسی ہی روایت کی ف ۱ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہ رض

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَوٰةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک نماز پڑھی بعد نماز کے فرمایا شیطان میرے سامنے آگیا مجھ پر لگا زور کرنے وہ چاہتا تھا میری نماز توڑ

الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

دے اللہ نے مجھکو اس پر غالب کر دیا پھر حدیث کو بیان کیا اخیر تک ف ۲ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے

عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ

انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے

بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ

تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا بھاگتا ہے اذان ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے تکبیر کے وقت پھر بھاگتا ہے تکبیر ہو جاتی ہے تو

أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى لَا يَدْرِيَ أَثَلَاثًا صَلَّى

پھر آتا ہے اور آدمی کے دل میں گھس کر وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر فلانی بات یاد کر (ایسے خیالوں میں پھنساتا ہے) کہ اس کو یاد نہیں رہتا

أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

کتنی رکعتیں پڑھیں تین یا چار جب یہ یاد نہ رہے تو سہو کے دو سجدے کرے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي

شعیب نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے آدمی ہیں

آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ

شیطان پیدا ہوتے وقت ان کو اپنی انگلیوں سے کوکھ میں کچوکا دیتا ہے (اسی لیے روتے ہیں) مگر عیسیٰ ابن مریم کو اس نے کچوکا دینا چاہا وہ کوکھ میں نہ لگا تو پردے کو کچوکا دیا (جس کے اندر بچہ رہتا

فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

ہے اس کی رسائی نہ ہوئی) ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے



عن علقمة قال قدمت الشام فقالوا ابو الدرداء قال افيكم الذي اجاره الله من

الشيطان على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم حدثنا سليمن بن حرب حدثنا شعبة

عن مغيرة وقال الذي اجاره الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم يعني عمارا قال و

قال الليث حدثني خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال ان ابا الاسود اخبره عن عروة عن

عائشة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الملائكة تتحدث في العنان والعنان

الغمام بالامر يكون في الارض فتسمع الشياطين الكلمة فتقرها في اذن الكاهن

كما تقر القارورة فيزيدون معها مائة كذبة حدثنا عاصم بن علي حدثنا

ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه

وسلم قال التثاؤب من الشيطان فاذا تثاءب احدكم فليرده ما استطاع فان

احدكم اذا قال ها ضحك الشيطان حدثنا زكريا بن يحيى حدثنا ابو اسامة

قال هشام اخبرنا عن ابيه عن عائشة رض قالت لما كان يوم احد هزم المشركون

فصاح ابليس اي عباد الله اخراكم فرجعت اولاهم فاجتلدت هي واخراهم فنظر

حذيفة فاذا هو بابيه اليمان فقال اي عباد الله ابي ابي فوالله ما احتجزوا حتى



قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى

آخر حذیفہ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (تم نے ایک مسلمان کو مار ڈالا) ف عروہ نے کہا حذیفہ ہمیشہ مرتے دم تک اپنے باپ کے مارنے والوں کے لیے دعا اور استغفار کرتے رہے کیونکہ

لَحِقَ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

مار اتہا ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم) سے انہوں نے

مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي

مسروق سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں ادھر اودھر دیکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا

الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ

یہ شیطان کی اچک ہے وہ تم میں سے ایک کی نماز میں سے کچھ اچک لیتا ہے ف ٢ ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے اوزاعی نے کہا

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ

نے فرمایا اچھا (نیک) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا پریشان (ڈراونا) خواب شیطان کی طرف سے ہے ف ٣ جب تم میں سے کسی کو برا خواب دکھے جس سے وہ

فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

ڈر جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اُس کو کچھ نقصان نہ ہوگا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکر کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى

فرمایا جو شخص ہر دن میں سو بار یہ کلمہ پڑھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ

کل شئ قدیر تو اُس کو دس بردے آزاد کرنے کا ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں

وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ

لکھی جائینگی اور سو برائیاں اُس کی میٹ دی جائینگی اور وہ سارے دن شام تک شیطان (کے شر) سے محفوظ رہیگا



ولم يأت أحد بأفضل مما جاء به إلا أحد عمل أكثر من ذلك حدثنا علي بن عبد الله

اور کوئی اُس سے بہتر عمل لیکر نہ آئیگا مگر جو اُس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھے ہے ف ہم سے علی ابن عبداللہ مدینی نے بیان

حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني عبد الحميد

کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انھوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید

ابن عبد الرحمن بن زيد أن محمد بن سعد بن أبي وقاص أخبره أن أباه سعد بن أبي

ابن عبدالرحمٰن بن زید نے خبر دی اُن کو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اُن کے والد سعد بن ابی وقاص نے

وقاص قال استأذن عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نساء من قريش

کہا حضرت عمر رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی اُس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (آپ کی

يكلمنه ويستكثرنه عالية أصواتهن فلما استأذن عمر قمن يبتدرن الحجاب

بی بیاں) اکٹھا تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں اُن کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب حضرت عمر رضہ نے اجازت مانگی (انکی آواز کان میں پہنچی)

فأذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك فقال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ کو اجازت دی آپ ہنس رہے تھے حضرت عمر رضہ نے عرض

عمر أضحك الله سنك يا رسول الله قال عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي فلما سمعن صوتك

کیا یا رسول اللہ خدا آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے (یعنی خوش و خرم) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں (مجھ سے جھگڑ رہی

ابتدرن الحجاب قال عمر فأنت يا رسول الله كنت أحق أن يهبن ثم قال أي عدوات

بھاگیں پردہ میں جلدی حضرت عمر رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیے تو یہ تھا کہ اُن کو آپ کا ڈر (مجھ سے) زیادہ ہوتا پھر حضرت عمر رضہ نے اُن عورتوں سے کہا اپنی

أنفسهن أتهبنني ولا تهبن رسول الله صلى الله عليه وسلم قلن نعم أنت أفظ وأغلظ

جانوں کی دشمنو تم (میرا لحاظ کرتی ہو) مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انھوں نے جواب دیا بیشک تم سخت اکل کھرے (اور تند

من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده

آدمی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تم کو کیا نسبت آپ نرم دل ملنسار) اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری

ما لقيك الشيطان قط سالكا فجا إلا سلك فجا غير فجك حدثني إبراهيم بن حمزة

جان ہے (اے عمر رض) جب شیطان کسی رستے میں چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو (جھٹ) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کرتا ہے ف مجھ سے ابراہیم بن ابی حمزہ

قال حدثني ابن أبي حازم عن يزيد عن محمد بن إبراهيم عن عيسى بن طلحة عن أبي

نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انھوں نے یزید بن عبداللہ سے انھوں نے محمد بن ابراہیم سے انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انھوں نے ابوہریرہ رضہ

هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا استيقظ أراه أحدكم من منامه

سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو کر جاگے

فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَ ثَوَابِهِمْ

اور وضو کرے تو تین بار ناک سنکے کیونکہ شیطان رات کو ناک کے بانسے پر رہتا ہے ف باب جنوں کا بیان اور اُن کو ثواب اور

وَعِقَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ اِلٰى قَوْلِهٖ عَمَّا

عذاب ہونا ف۲ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انعام میں) فرمایا جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تمہارے ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تمکو سناتے

يَعْمَلُوْنَ بَخْسًا نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ وَّجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ

رہے اخیر تک (سورۂ جن میں) جو بخسا کا لفظ ہے اس کا معنے نقصان ف۳ مجاہد نے کہا ف۴ (سورۂ والصافات میں) جو یہ ہے کہ انکا فروں نے پروردگار اور جنات میں

بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ

اللہ کی بیٹیاں ہیں اور اُن کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں اللہ نے اسی سورت میں فرمایا جن جانتے ہیں کہ ان کافروں کو حساب کتاب دینے کے لیے حاضر ہونا پڑیگا

سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(سورۂ یٰس میں) جو ہے لهم جند محضرون یعنے حساب کے وقت حاضر کیے جاینگے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمن

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ

ابن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ انصاری سے انہوں نے اپنے باپ سے اُن سے ابو سعید خدری رض نے کہا

الْخُدْرِيَّ رض قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ

میں دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے تم جب جنگل اور اپنی بکریوں میں رہو اور نماز کی اذان

بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا

دو تو بلند آواز سے دو اس لیے کہ موذن کی آواز جہانتک پہونچتی ہے وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت

شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے دن اُس کے گواہ بنینگے ابو سعید نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

وَقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

ف۵ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ جن میں) فرمایا جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ تیرے پاس بھیجدیا اخیر آیت اولئک فی ضلال مبین تک (سورۂ کہف میں)

مَصْرِفًا مَّعْدِلًا صَرَفْنَا اَيْ وَجَّهْنَا بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ

جو مصرفا کا لفظ ہے اُس کا معنے لوٹنے کا مقام (سورۂ جن میں) صرفنا کا معنے متوجہ کیا (بھیجدیا) باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا زمین میں ہر قسم کے جانور

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْاَفَاعِيْ

پھیلائے ابن عباس رض نے کہا ف۶ ثعبان کہتے ہیں نر سانپ کو بعضوں نے کہا سانپ کی کئی قسمیں ہیں جان (جو سپید باریک ہو) افعی (زہر دار سانپ)

وَالْاَسَاوِدُ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا فِيْ مُلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ يُقَالُ صَآفَّاتٍ بُسُطٌ اَجْنِحَتُهُنَّ

اسود (کالا ناگ) ف (سورۂ ہود میں) جو یہ ہے کہ ہر جانور کی پیشانی تھامے ہے یعنے ہر جانور اُس کی ملک اور اُسکی حکومت میں ہے (سورۂ ملک میں جو) صافات کا



يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ

اسی صورت میں وہ بقیض کا سنے سمیٹتے ہیں　ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا　کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ

آپ منبر پر خطبہ سنا رہے تھے فرما رہے تھے سانپ (جہاں دیکھو) مار ڈالو اور دو (سفید) دھاری والے اور دم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو یہ آنکھ کی

الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو

بینائی کھو دیتے اور پیٹ والی عورت کا پیٹ گرا دیتے ہیں عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا میں ایک سانپ کے پیچھے لگا تھا اس کے مار ڈالنے کو اتنے میں ابو لبابہ

لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ

(صحابی) نے مجھ کو پکارا کہنے لگے مت مارو (جانے دو) میں نے کہا (واہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے انہوں نے

إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي

کہا درست ہے مگر اس کے بعد آپ نے گھریلو سانپوں کو جو جن ہوتے ہیں (دفعتہً) مار ڈالنے سے منع فرمایا ف اور عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر سے

أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ

روایت کیا اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابو لبابہ نے دیکھا یا (میرے چچا) زید بن خطاب نے اور معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابن عیینہ اور اسحاق کلبی اور زبیدی

وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ

اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابو لبابہ اور زید

وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ بَابُ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

ابن خطاب (دونوں) نے دیکھا ف باب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کے چرانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرتا رہے ہم سے

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا　کہا مجھ سے امام مالک نے　انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدری رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ

نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب مسلمان کا بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں رکھے ان کو پہاڑ کی چوٹیوں اور

مَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

بارش کے مقامات پر چراتا فتنوں سے اپنا دین بچاتا پھرے　ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی



أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رأس الكفر نحو

اُنھوں نے ابوالزناد سے اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی چوٹی پورب کی طرف ہے

المشرق والفخر والخيلاء في أهل الخيل والإبل الفدادين أهل الوبر والسكينة في أهل

اور شیخی مارنا اور بڑائی کرنا گھوڑے والوں اونٹ والوں زمینداروں میں ہے اور بکری والے غریب ہوتے ہیں

الغنم حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمعيل قال حدثني قيس عن عقبة بن عمرو

ف ۱ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا اُنھوں نے

أبي مسعود قال أشار رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو اليمن فقال الإيمان يمان ههنا

عقبہ بن عمرو ابومسعود سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یمن میں ہے اس طرف ف ۲

ألا إن القسوة وغلظ القلوب في الفدادين عند أصول أذناب الإبل حيث يطلع

سن رکھو سختی اور سخت دلی اُن لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمود

قرنا الشيطان في ربيعة ومضر حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة

ہونگی یعنے ربیعہ اور مضر کی قوموں میں ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنھوں نے جعفر بن ربیعہ سے

عن الأعرج عن أبي هريرة رض أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا سمعتم صياح الديكة

اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو

فاسئلوا الله من فضله فإنها رأت ملكا وإذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان

تو اللہ سے فضل و کرم مانگو کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب گدہے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ چاہو

فإنه رأى شيطانا حدثنا إسحق أخبرنا روح أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عطاء

وہ شیطان کو دیکھتا ہے ف ۳ ہم سے اسحاق ابن راہویہ یا ابن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہمکو ابن جریج نے کہا مجھ

سمع جابر بن عبد الله رض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان جنح الليل أو أمسيتم

عطاء بن ابی رباح نے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع ہو یا یوں کہا جب

فكفوا صبيانكم فإن الشياطين تنتشر حينئذ فإذا ذهب ساعة من الليل فخلوهم و

شام ہو تو اپنے بچوں کو (باہر پھرنے سے) روک رکھو کیونکہ شیطان اُس وقت پھیل پڑتے ہیں البتہ جب ایک گھڑی رات گذر جائے اُس وقت بچوں کو چھوڑ دو

أغلقوا الأبواب واذكروا اسم الله فإن الشيطان لا يفتح بابا مغلقا قال وأخبرني عمرو

(جدھر چاہیں پھریں) اور اللہ کا نام لیکر (سوتے وقت مکان کا) دروازہ بند کردو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ ابن جریج نے کہا

بن دينار سمع جابر بن عبد الله نحو ما أخبرني عطاء ولم يذكر واذكروا اسم الله حدثنا

مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی اُنھوں نے جابر رض سے سنا پھر وہی حدیث بیان کی جیسے عطاء نے بیان کی اتنا فرق ہے اس میں یہ نہیں ہے اللہ کا نام لیکر



موسى بن اسمعيل حدثنا وهيب عن خالد عن محمد عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم قال فقدت امة من بني اسرائيل لا يدرى ما فعلت واني لا اراها الا الفار اذا وضع

سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے (اُن کی صورتیں مسخ ہو گئیں) میں سمجھتا ہوں وہ لوگ چوہا بن گئے چوہے کی عادت ہے

لها البان الابل لم تشرب واذا وضع لها البان الشاء شربت فحدثت كعبا فقال انت

اونٹ کا دودھ اُس کے سامنے رکھو تو نہیں پیتا (بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے ابوہریرہ رضی نے کہا میں نے یہ حدیث کعب

سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقوله قلت نعم قال لي مرارا فقلت أفأقرأ التوراة حدثنا

احبار سے بیان کی انہوں نے کہا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہا ہاں پھر انہوں نے یہی پوچھا کئی بار میں نے کہا کیا میں توریت پڑھا کرتا ہوں

سعيد بن عفير عن ابن وهب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن عروة يحدث عن عائشة رض

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی سے نقل کرتے تھے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال للوزغ الفويسق ولم اسمعه امر بقتله وزعم سعد بن

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اُس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص رضی نے

ابي وقاص ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بقتله حدثنا صدقة اخبرنا ابن عيينة

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے

حدثنا عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب ان ام شريك اخبرته

خبر دی کہا ہم کو عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے اُن کو ام شریک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها بقتل الاوزاغ حدثنا عبيد بن اسمعيل حدثنا

علیہ وسلم نے گرگٹوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة رض قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم اقتلوا ذا الطفيتين

ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے

فانه يلتمس البصر ويصيب الحبل تابعه حماد بن سلمة اباسامة حدثنا مسدد حدثنا يحيى

سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو کھو دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے ابو اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے

عن هشام قال حدثني ابي عن عائشة قالت امر النبي صلى الله عليه وسلم بقتل الابتر

انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا

وقال انه يصيب البصر ويذهب الحبل حدثني عمرو بن علي حدثنا ابن ابي عدي

اور فرمایا وہ بینائی کھو دیتا ہے اور پیٹ گرا دیتا ہے مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے



عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى قَالَ

اُنھوں نے ابو یونس (حاتم بن ابی صغیرہ) قشیری سے اُنھوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنھوں نے کہا عبداللہ بن عمر رض سانپوں کو (پہلے) مار ڈالا کرتے تھے پھر خود ہی اُن کے مارنے سے

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ

منع کرنے لگے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی وہاں سانپ کی کینچلی پائی آپ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو تو سانپ کہاں ہے

فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لوگوں نے اُس کو دیکھ پایا آپ نے فرمایا مار ڈالو اسی وجہ سے میں سانپوں کو مارتا رہا پھر میں ابو لبابہ سے ملا اُنھوں نے مجھ سے کہا تیلے

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ

یا سفید سانپوں کو مت مارا کرو البتہ بے دم کا سانپ جس پر سفید دو دھاریاں ہوتی ہیں اُس کو مار ڈالو وہ تو پیٹ گرا دیتا ہے بینائی کھو دیتا ہے ف۱

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ

ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر رض سے وہ سانپوں کو مارا کرتے تھے

فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ

پھر اُن سے ابو لبابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے گھر کے پتلے یا سفید سانپوں کے قتل سے منع فرمایا ہے تو اُنھوں نے مارنا

عَنْهَا بَابُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

چھوڑ دیا باب پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں بھی مار ڈالنا درست ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے عروہ سے اُنھوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

آپ نے فرمایا پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں بھی مار سکتے ہیں تو حل میں بطریق اولیٰ انکا مارنا جائز ہوگا چوہا بچھو چیل کوا کٹنا کتا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے عبداللہ بن دینار سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمر رض سے اُنھوں نے کہا آنحضرت

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں اُن کو کوئی احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں

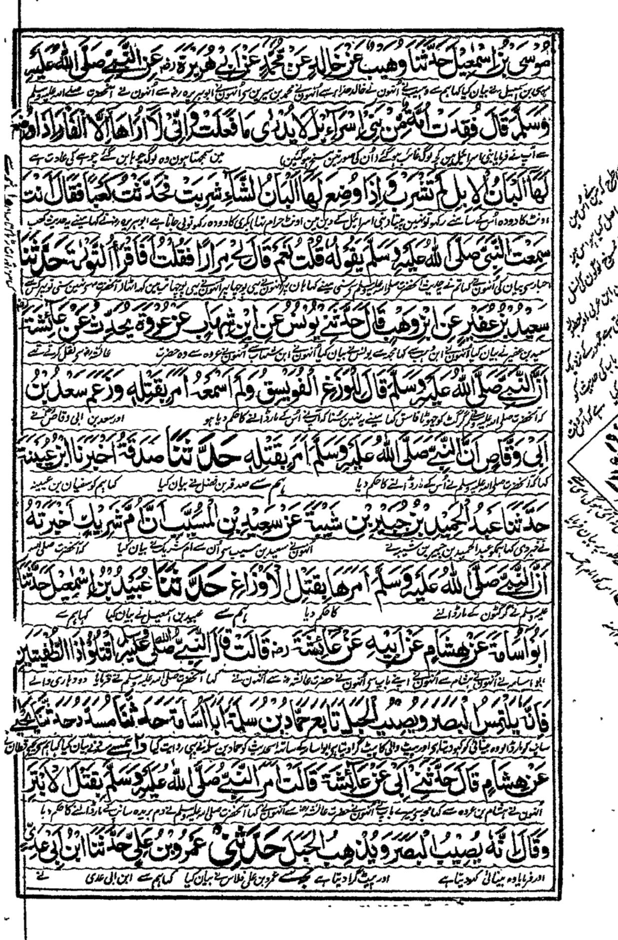
عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بچھو چوہا کٹنا کتا کوا چیل ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ

ابن زید نے اُنھوں نے کثیر سے اُنھوں نے عطاء سے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ رض سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا کھانے پانی کے برتنوں کو ڈھانک رکھو مشکوں کا منہ باندھ دو

ف۱ پہلی جو حدیث گذری اس میں دونوں کا ذکر ہے اور یہاں ...سانپ کے مارنے کا حکم دیا جس میں ...اُس کو مارنے کا حکم دیا ...یہ دونوں باتیں موجود ہوں وہ اور بھی زیادہ زہریلا ہوگا پر یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جس سانپ میں ان دونوں میں سے کوئی صفت یا دونوں صفتیں پائی جائیں اُس کو مار ڈالو



موسى بن اسمعيل حدثنا وهيب عن خالد عن محمد عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم قال فقدت امة من بني اسرائيل لا يدرى ما فعلت واني لا اراها الا الفار اذا وضع

سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے (اُن کی صورتیں مسخ ہو گئیں) میں سمجھتا ہوں وہ لوگ چوہے بن گئے چوہے کی عادت ہے

لها البان الابل لم تشرب واذا وضع لها البان الشاء شربت فحدثت كعبا فقال انت

اونٹ کا دودھ اس کے سامنے رکھو تو نہیں پیتا (بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے ابوہریرہ رضؓ نے کہا میں نے یہ حدیث کعب

سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقوله قلت نعم قال لي مرارا فقلت افاقرا التوراة حدثنا

احبار سے بیان کی انہوں نے کہا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی میں نے کہا ہاں پھر انہوں نے یہی پوچھا تب میں کہہ اٹھا آنحضرت سے نہیں سنی تو کیا توریت سے

سعيد بن عفير عن ابن وهب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن عروة يحدث عن عائشة

سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کرتے تھے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال للوزغ الفويسق ولم اسمعه امر بقتله وزعم سعد بن

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص کہتے

ابي وقاص ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بقتله حدثنا صدقة اخبرنا ابن عيينة

تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ

حدثنا عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب ان ام شريك اخبرته

نے خبر دی کہا ہم کو عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے ام شریک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها بقتل الاوزاغ حدثنا عبيد بن اسمعيل حدثنا

علیہ وسلم نے گرگٹوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة رض قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم اقتلوا ذا الطفيتين

ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے

فانه يلتمس البصر ويصيب الحبل تابعه حماد بن سلمة ابا اسامة حدثنا مسدد حدثنا يحيى

سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو کھو دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے ابو اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ قطان نے

عن هشام قال حدثني ابي عن عائشة قالت امر النبي صلى الله عليه وسلم بقتل الابتر

انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا

وقال انه يصيب البصر ويذهب الحبل حدثني عمرو بن علي حدثنا ابن ابي عدي

اور فرمایا وہ بینائی کھو دیتا ہے اور پیٹ گرا دیتا ہے مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے



عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ الْقُشَیْرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ ثُمَّ نَهٰی قَالَ

انہوں نے ابو یونس (حاتم بن ابی صغیرہ) قشیری سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سانپوں کو (پہلے) مار ڈالا کرتے تھے پھر خود ہی ان کے مارنے سے

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَّهٗ فَوَجَدَ فِیْهِ سِلْخَ حَیَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوْا اَیْنَ هُوَ

منع کرنے لگے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی وہاں سانپ کی کینچلی پائی آپ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو تو سانپ کہاں ہے

فَنَظَرُوْا فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَکُنْتُ اَقْتُلُهَا لِذٰلِکَ فَلَقِیْتُ اَبَا لُبَابَةَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

لوگوں نے اس کو دیکھ پایا آپ نے فرمایا مار ڈالو اسی وجہ سے میں سانپوں کو مارتا رہا پھر میں ابو لبابہ سے ملا انہوں نے مجھ سے کہا

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ اِلَّا کُلَّ اَبْتَرَ ذِیْ طُفْیَتَیْنِ فَاِنَّهٗ یُسْقِطُ الْوَلَدَ وَیُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْهُ

پتلے یا سفید سانپوں کو مت مارا کرو البتہ بے دم کا سانپ جس پر سفید دو دھاریاں ہوتی ہیں اس کو مار ڈالو وہ تو پیٹ گرا دیتا ہے بینائی کھو دیتا ہے

حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ سانپوں کو مارا کرتے تھے

فَحَدَّثَهٗ اَبُوْ لُبَابَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُیُوْتِ فَاَمْسَکَ

پھر ان سے ابو لبابہ نے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے پتلے یا سفید سانپوں کے قتل سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے مارنا

عَنْهَا بَابٌ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

چھوڑ دیا باب پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں بھی مار ڈالنا درست ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَیَّا وَالْغُرَابُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ

آپ نے فرمایا پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں بھی مار سکتے ہیں (تو حل میں بطریق اولیٰ انکا مارنا جائز ہوگا) چوہا بچھو چیل کوا کٹنا کتا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں ان کو کوئی احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں

عَلَیْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بچھو چوہا کٹنا کتا کوا چیل ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد

ابْنُ زَیْدٍ عَنْ کَثِیْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ رَفَعَهٗ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَةَ

ابن زید نے انہوں نے کثیر سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت نے فرمایا کھانے پانی کے برتنوں کو ڈھانکا کرو مشکوں کا منہ باندھ

ف پہلے جو حدیث گزری اس میں دو دھاری والا سانپ مارنے کا حکم فرمایا تھا اور سانپوں کے مارنے کا حکم دیا جس میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں وہ اور بھی زیادہ زہریلا ہوگا پھر یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس سانپ میں ان دونوں میں سے کوئی صفت یا دونوں صفتیں پائی جائیں اس کو مار ڈالو۔

مسئلہ جانوروں کا قتل



وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ وَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَاَطْفِئُوا

دروازوں کو بند کردو اپنے بچوں کو شام ہوتے اپنے پاس رکھو کیونکہ اُس وقت جنات پھیل کر اُچکتے پھرتے ہیں چراغوں کو

الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ

سوتے وقت بجھا دو چوہیا کمبخت کیا کرتی ہے کبھی بتی (منہ میں دبا کر) کھینچ لے جاتی ہے سارا گھر جلا دیتی ہے ابن جریج

ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَاِنَّ لِلشَّيَاطِينِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

اور حبیب نے بھی ف اس حدیث کو عطا سے روایت کیا اُس میں جنات کے بدل شیطان مذکور ہیں ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی

آدَمَ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم (منیٰ میں) ایک غار میں آنحضرت صلعم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ اِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا

اور علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورۂ والمرسلات اتری ہم آپ کے منہ سے اُس کو سن رہے تھے اتنے میں ایک سانپ اپنے بل میں سے نکلا ہم اُس

فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَ

کے مارنے کو جھپٹے وہ آگے بھاگ کر اپنی بل میں گھس گیا تب آنحضرت نے فرمایا وہ تمہارے ہاتھ سے بچ گیا تم اُسکی آفت سے بچ گئے یحییٰ نے

عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَ

اسرائیل سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت کی اس میں یوں ہے ہم اس

تَابَعَهُ اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

اسرائیل کے ساتھ ابوعوانہ نے بھی اس حدیث کو مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث اور ابومعاویہ اور سلیمان بن قرم نے بھی اعمش سے انہوں نے

اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ف ۲ ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے

اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِي

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں

هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

گئی اُس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ تو اُس کو کھانا دیا نہ چھوڑ دیا کہ وہ (بیچاری) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ نے

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا

سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہم سے

اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ

ف ابن جریج کی روایت کو خود امام بخاری نے اور حبیب کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

ف ۲ ابوعوانہ کی روایت کو خود مؤلف نے کتاب التفسیر میں اور حفص کی روایت کو ...

باب



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل نبی من الانبیاء تحت شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر ایک درخت کے تلے اترے ایک چیونٹی نے اُن کو کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا

بجہازہ فاخرج من تحتہا ثم امر ببیتہا فاحرق بالنار فاوحی اللہ الیہ فہلا نملۃ واحدۃ

اُن کا سارا اسباب درخت کے تلے سے اٹھا لیا گیا پھر چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلوا دیا اللہ نے اُن کو وحی بھیجی تم کو تو ایک ہی چیونٹی نے کاٹا تھا فقط اسی کو جلایا ہوتا

باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ فان فی احدی جناحیہ داء وفی الاخری

باب اس حدیث کا بیان جب مکھی پانی (یا کھانے) میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں

شفاء حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سلیمان بن بلال قال حدثنی عتبۃ بن مسلم

شفا ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عتبہ بن مسلم نے کہا

قال اخبرنی عبید بن حنین قال سمعت ابا ہریرۃ رض یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ کو عبید بن حنین نے خبر دی کہا میں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ ثم لینزعہ فان فی احدی جناحیہ داء والاخری

تم میں کسی کے پینے کی چیز میں (یا کھانے میں) مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال ڈالے اس لیے کہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں شفا

شفاء حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا اسحق الازرق حدثنا عوف عن الحسن

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے حسن اور

وابن سیرین عن ابی ہریرۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غفر لامراۃ مومسۃ

ابن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی

مرت بکلب علی راس رکی یلہث قال کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا

گئی اس نے ایک کنوئیں کے دہانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا پیاس کے مارے مرنے کو تھا اپنا موزہ اتارا اس کو دوپٹے میں باندھ کر

فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین قال

کنوئیں سے پانی نکالا (کتے کو پلایا) اللہ نے اس کو اس نیکی کے بدل بخش دیا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

حفظتہ من الزہری کما انک ہہنا اخبرنی عبید اللہ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ رض

کہا میں نے اس حدیث کو زہری سے اس طرح یاد رکھا کہ مجھ کو کوئی شک ہی نہیں جیسے اس میں شک نہیں کہ تو اس جگہ موجود ہے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ حدثنا

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا (جاندار کی) صورت ہو ہم سے

عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رض ان رسول اللہ صلی

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے



الله عليه وسلم أمر بقتل الكلاب حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا همام عن يحيى قال

حدثني أبو سلمة أن أبا هريرة رضه حدثه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أمسك

كلبا ينقص من عمله كل يوم قيراط إلا كلب حرث أو كلب ماشية حدثنا عبد الله بن

مسلمة حدثنا سليمان قال أخبرني يزيد بن خصيفة قال أخبرني السائب بن يزيد

سمع سفيان بن أبي زهير الشنئي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اقتنى

كلبا لا يغني زرعا ولا ضرعا نقص من عمله كل يوم قيراط فقال السائب أنت سمعت

هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إي ورب هذه القبلة باب خلق آدم

صلوات الله عليه وذريته صلصال طين خلط برمل فصلصل كما يصلصل الفخار

ويقال منتن يريدون به صل كما يقال صر الباب وصرصر عند الإغلاق مثل كبكبته يعني

كببته فمرت به استمر بها الحمل فأتمته أن لا تسجد أن تسجد باب قول الله تعالى و

إذ قال ربك للملائكة إني جاعل في الأرض خليفة قال ابن عباس لما عليها حافظ إلا

عليها حافظ في كبد في شدة خلق ورياشا المال وقال غيره الرياش والريش واحد وهو

ما ظهر من اللباس ما تمنون النطفة في أرحام النساء وقال مجاهد إنه على رجعه لقادر

نُطْفَةٌ فِي الْإِحْلِيلِ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ

کہ وہ خدا منی کو پھر ذکر میں لوٹا سکتا ہے (سورۂ سجدہ میں) کل شیء خلقہ یعنے ہر چیز کو اسنے جوڑ جوڑ بنایا آسمان زمین کا جوڑ ہے (جن آدمی کا سورج چاند کا) اور طاق اللہ

تَقْوِيمٍ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا مَنْ آمَنَ خُسْرٍ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنَى إِلَّا مَنْ آمَنَ لَازِبٍ

یعنے اچھی صورت اچھی خلقت میں اسفل سافلین الا من امن یعنی پھر آدمی کو ہمنے پست سے پست کردیا (دوزخی بنا دیا) مگر جو ایماندار ہوا (سورۂ عصر میں) فی خسر کا معنے گمراہی میں پھر

لَازِمٌ نُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ

کا معنے لازم ہے یعنے چپکتی (سورۂ واقعہ میں) وننشئکم فیما لا تعلمون یعنے جونسی صورت میں ہم چاہیں تمکو بنا دیں یا بندر یا سور کر دیں (سورۂ بقرہ میں) نسبح بحمدک یعنے ہم

كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا فَأَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا وَيَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ آسِنٌ مُتَغَيِّرٌ وَ

وہ کلمے یہ ہیں ربنا ظلمنا انفسنا (اسی سورت میں) فازلہما یعنے ان کو ڈگا دیا پھسلا دیا (اسی سورت میں ہے) لم یتسنہ یعنی بگڑا تک نہیں اسی سے ہے (سورۂ محمد میں) آسن یعنی بگڑا ہوا

الْمَسْنُونُ الْمُتَغَيِّرُ حَمَإٍ جَمْعُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ يَخْصِفَانِ أَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ

مسنون یعنے بدلی ہوئی بدبودار (اسی سورت میں) حما کا لفظ ہے جو حماۃ کی جمع ہے یعنے بدبودار کیچڑ (سورۂ اعراف میں) یخصفان یعنے دونوں نے بہشت کے پتوں کو جوڑنا شروع کیا ایک پر ایک

سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ هَاهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ

رکھکر دابنا رہے پہنچیکو سواتہما سے مراد شرمگاہ ہے متاع الی حین میں حین سے مراد قیامت ہے　عرب لوگ ایک گھڑی سے　پیدا بے انتہا مدت تک

سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهُ قَبِيلُهُ جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

کو حین کہتے ہیں قبیلہ سے مراد شیطان کا گروہ　جس میں سے وہ خود ہے　مجھ سے　عبداللہ بن محمد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے　انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا　اللہ

خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا

نے آدم کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا　پھر فرمایا جا ان فرشتوں کے گروہ　کو سلام کر　سن وہ تجھ کو

يُحَيُّونَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوهُ

کیا جواب دیتے ہیں وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام (مجرا) ہوگا آدم نے کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ　ورحمۃ اللہ کا

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ حَدَّثَنَا

لفظ انہوں نے بڑھایا پھر جو لوگ (قیامت کے دن) بہشت میں داخل ہونگے وہ سب آدم کی صورت (حسن اور قامت) پر ہونگے آدم کے بعد پھر اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت　صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ

وسلم نے فرمایا پہلا گروہ آدمیوں کا جو بہشت میں جائیگا وہ لوگ چودھویں رات کے چاند کی طرح (حسن اور چمک میں) ہونگے پھر جو ان کے بعد



يَلُوْنَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا

جاوینگے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح جو آسمان میں ہے یہ لوگ (بہشت میں) نہ پیشاب پاخانہ کرینگے نہ تھوکینگے نہ

يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ وَ

ناک سے رینٹ نکالینگے اُن کی کنگھیاں سونے کی ہونگی اُن کے پسینے سے مشک کی خوشبو ہوگی اُن کی انگیٹھیوں میں عود (جلیگا) رہیگا یعنی

أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ حَدَّثَنَا

خوشبودار عود اُن کی بی بیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہونگی سب ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ آدم کی قدر قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہونگے ہم

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ

سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ ام سلیم

أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ

(انس کی والدہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تو حق بات میں کوئی شرم نہیں کرتا تو کیا عورت کو بھی غسل کرنا چاہیے جب اس کو

قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ تری دیکھے یہ سنکر ام سلمہ ہنس دیں اور (تعجب سے) کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے (اسکی منی نکلتی ہے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض

آپ نے فرمایا اگر نہیں نکلتی تو پھر بچہ اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو مروان فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس

قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي

سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہونچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ہیں وہ آپ پاس حاضر ہوئے کہنے لگے میں

سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ

آپ سے تین باتیں ف پوچھتا ہوں پیغمبر کے سوا اور کوئی اُن کو نہیں جان سکتا ۱ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے ۲ اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر پہلے

أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ

کیا کھانا کھائینگے ۳ اور بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے اسی طرح اپنے ننھیال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ

نے فرمایا ابھی ابھی (جب تو نے پوچھا) جبرئیل نے یہ باتیں مجھکو بتلا دیں عبد اللہ نے کہا یہ تو فرشتہ یہودیوں کا

الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ

دشمن ہے (انکے زعم میں) آپ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے

مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّبَهُ

پچھم کو لے جائیگی ف پہلا کھانا بہشتیوں کا مچھلی کے کلیجے پر جو ٹکڑا لٹکا رہتا ہے وہ ہوگا (نہایت لذیذ ہوتا ہے) بچے کے مشابہ

فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ

ہونیکی یہ وجہ ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اگر مرد کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے (غالب آجاتا ہے مسلط) تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اگر عورت کا

الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوا

پانی آگے بڑھ جاتا ہے تو اُس کے مشابہ ہو جاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سنکر عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں پھر انہوں نے عرض کیا

بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ

پوچھنے سے پہلے اگر اُن کو معلوم ہو جائیگا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھ کو جھوٹا لپاٹا کہینگے (کبھی میری تعریف نہیں کرنے کے) خیر یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا

پاس آئے عبداللہ بن سلام ایک کوٹھڑی میں چلے گئے (چھپ گئے) آنحضرت نے اُن سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہیں اُنہوں نے کہا بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے سب سے افضل

وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ

سب سے افضل کے بیٹے آپ نے فرمایا دیکھو اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں (تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے) اُنہوں نے کہا خدا نہ کرے (اور اُن کو مسلمان ہونے سے بچائے رکھے) یہ سنکر

مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

عبداللہ کوٹھڑی سے نکلے اور کہنے لگے اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ اُس وقت یہودی (شرمندہ ہوکر)

فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا

کیا کہنے لگے عبداللہ تو ہم سب میں برا آدمی ہے سب سے بُرے شخص کا بیٹا ہے لگے اُس کو سخت سست کہنے ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر

مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ

دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی ف حدیث بیان کی اُس میں یوں ہے اگر بنی اسرائیل

لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا

نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا ف اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی ہم سے ابو کریب اور موسیٰ بن حزام نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ

حسین بن علی بن ولید نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے اُنہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے اُنہوں نے ابو حازم سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وصیت مانو عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا (اُن کو تنگ نہ کرنا) کیونکہ عورت کی خلقت پسلی سے ہوئی ہے ف اور پسلی کا اوپر کا

شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا

حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے (عورت کی بھی زبان دراز اور تلخ ہوتی ہے) اگر تو اُس کو زور سے سیدھا کرنا چاہے وہ ٹوٹ جائیگی (پر سیدھی نہ ہوگی) یوں ہی چھوڑ دے تو ٹیڑھی

بِالنِّسَاءِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ

عورتوں سے اچھا سلوک کرو) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے



حدثنا عبد الله حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق ان احدكم

کہا ہم سے عبد اللہ بن مسعود رضہ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے تھے آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک

يجمع في بطن امه اربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك

آدمی (کا نطفہ) اُس کے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع ہوتا رہتا ہے پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بن جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر

ثم يبعث الله اليه ملكا باربع كلمات فيكتب عمله واجله ورزقه وشقي او سعيد ثم

(تین چلیوں کے بعد) اللہ تعالی ایک فرشتہ اُس کے پاس بھیجتا ہے وہ اُس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل عمر رزق نیک بختی یا بد بختی پھر اُس میں روح (انسانی)

ينفخ فيه الروح فان الرجل ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع

پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے

فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخل الجنة وان الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة

پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کرکے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ (ساری عمر) بہشتیوں

حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخل

کے کام کرتا رہتا ہے بہشت سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے اُس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کا کام کرکے دوزخ میں جاتا ہے

النار حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک رضہ

بن مالك رضه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله وكل في الرحم ملكا فيقول يا رب نطفة

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے عورت کی رحم (بچہ دان) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ (پروردگار سے) پوچھتا ہے

يا رب علقة يا رب مضغة فاذا اراد ان يخلقها قال يا رب اذكر يا رب انثى يا رب شقي ام

پروردگار اب خون کی پھٹکی ہوا پروردگار اب گوشت کا لوتھڑا ہوا جب پروردگار اُس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے پروردگار مرد ہو یا عورت بدبخت ہو

سعيد فما الرزق فما الاجل فيكتب كذلك في بطن امه حدثنا قيس بن حفص حدثنا خالد

یا نیک بخت اُس کی روزی کیا ہے عمر کیا ہے تو یہ سب باتیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھدی جاتی ہیں ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد

ابن الحارث حدثنا شعبة عن ابي عمران الجوني عن انس يرفعه ان الله يقول لاهون اهل

ابن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے انس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو دوزخ میں سب سے

النار عذابا لو ان لك ما في الارض من شيء كنت تفتدي به قال نعم قال فقد سالتك

ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالی اُس سے پوچھیگا اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اُس کو دیکر تو اپنے تئیں چھڑا لینا چاہیگا وہ کہیگا بیشک اللہ تعالی

ما هو اهون من هذا وانت في صلب آدم ان لا تشرك بي فابيت الا الشرك حدثنا

فرمائیگا میں نے تو اس سے بہت آسان بات تجھ سے چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا یعنے یہ کہ کسی کو میرا شریک نہ بنا پھر تو نے نہ مانا شرک ہی پر اڑا رہا



عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني عبد الله بن مرة عن مسروق

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مرہ نے انہوں نے مسروق سے

عن عبد الله رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما إلا كان على ابن آدم

انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی (دنیا میں) ناحق ظلم سے مارا جاتا ہے اس کے خون کے وبال کا ایک

الأول كفل من دمها لأنه أول من سن القتل باب الأرواح جنود مجندة قال قال الليث

حصہ آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے کیونکہ اسی نے پہلے ناحق خون کی بنا قائم کی ف۱ باب روحوں کے جتھے ہیں جتھے جتھے امام بخاری نے کہا لیث بن

عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة رض قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الأرواح

سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی ف۲ انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف وقال يحيى بن أيوب حدثني

تھے (جسم پیدا ہونے سے پہلے) روحوں کی جھنڈ جھنڈ الگ الگ تھے پھر جن روحوں میں وہاں پہچان تھی یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جو وہاں غیر تھیں یہاں بھی

يحيى بن سعيد بهذا باب قول الله عز وجل ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه قال ابن عباس

یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا (اخیر تک) ف۳ باب (نوحؑ کے بیان میں) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود میں) یہ فرمانا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ابن

بادي الرأي ما ظهر لنا أقلعي أمسكي وفار التنور نبع الماء وقال عكرمة وجه الأرض

عباس نے کہا ف۴ (اسی سورت میں) بادی الرای کا معنے ظاہر میں (اسی سورت میں) اقلعی کا معنے تو رک جا فار التنور کا معنے تنور سے پانی پھوٹ نکلا ف۵

وقال مجاهد الجودي جبل بالجزيرة دأب مثل حال باب قول الله تعالى إنا أرسلنا نوحا

ف۶ مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو جزیرہ میں ہے ف۷ (دجلہ اور فرات کے بیچ میں) (سورہ مومن میں) داب کا معنے حال ف۸ باب (سورہ نوح میں) یہ فرمانا

إلى قومه أن أنذر قومك من قبل أن يأتيهم عذاب أليم إلى آخر السورة واتل عليهم نبأ نوح

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس سے کہا اپنی قوم کو تکلیف کا عذاب آنے سے پہلے ہی ڈرا (اخیر سورہ تک) (سورہ یونس میں) یہ فرمانا اے پیغمبر ان کافروں کو نوح

إذ قال لقومه يا قوم إن كان كبر عليكم مقامي وتذكيري بآيات الله إلى قوله من المسلمين

کا قصہ پڑھ کر سنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں یاد دلانا شاق ہے اخیر من المسلمین تک

حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال سالم وقال ابن عمر رض

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ

قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا

فقال إني لأنذركموه وما من نبي إلا أنذره قومه لقد أنذر نوح قومه ولكني أقول

پھر فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ نوح پیغمبر نے بھی (حالانکہ ان کا



لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور حدثنا أبو نعيم

جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلایا وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ جل جلالہ کانا نہیں ہے ف ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا

حدثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة سمعت أبا هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه

کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم ألا أحدثكم حديثا عن الدجال ما حدث به نبي قومه إنه أعور وإنه يجيء معه

میں تم سے دجال کی ایک ایسی بات نہ کہدوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی وہ (مردود) کانا ہوگا اور بہشت اور

بمثال الجنة والنار فالتي يقول إنها الجنة هي النار وإني أنذركم كما أنذر به نوح

دوزخ کی صورت دکھلائیگا ف جس کو وہ بہشت بتلائیگا (درحقیقت) وہ دوزخ ہوگی (اور جس کو دوزخ بتلائیگا وہ بہشت ہوگی) اور میں تم کو

قومه حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا الأعمش عن

اپنی قوم کو ڈرایا تھا ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے

أبي صالح عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجيء نوح وأمته فيقول

ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح اور ان کی امت کے لوگ آئینگے اللہ تعالیٰ نوح سے

الله تعالى هل بلغت فيقول نعم أي رب فيقول لأمته هل بلغكم فيقولون لا ما جاءنا

پوچھیگا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہونچا دیا وہ کہینگے جی ہاں پروردگار پھر اللہ تعالیٰ ان کی امت سے پوچھیگا کیوں نوح نے تم کو میرا پیغام پہونچا دیا وہ کہینگے

من نبي فيقول لنوح من يشهد لك فيقول محمد صلى الله عليه وسلم وأمته فنشهد أنه

ہمارے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نوح سے فرمائیگا تمہارا کوئی گواہ بھی ہے وہ عرض کرینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں پھر ہم

قد بلغ وهو قوله جل ذكره وكذلك جعلناكم أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس

پہنچا دیا تھا ف قرآن شریف کی اس آیت سورۂ بقرہ میں کی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ہی مراد

والوسط العدل حدثني إسحق بن نصر حدثنا محمد بن عبيد حدثنا أبو حيان

ہے وسط کا معنی معتدل (بہتر) مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے ابو حیان یحییٰ بن سعید نے انہوں نے

عن أبي زرعة عن أبي هريرة رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في دعوة فرفع

نے ابو زرعہ (ہرم بن عمرو بجلی) سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بکری کا

إليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة وقال أنا سيد القوم يوم القيامة

دست آپ کو نذر کیا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا آپ نے اس میں سے نوچا پھر فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا

هل تدرون بم يجمع الله الأولين والآخرين في صعيد واحد فيبصرهم الناظر

سردار ہونگا تم جانتے ہو وہ کیا ایسا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا دیکھنے والا ان کو دیکھ لیگا

يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا

اور بلانے والا اپنی آواز اُن کو سنا سکیگا (کیونکہ میدان صاف اور ہموار ہوگا) اور سورج نزدیک آجائیگا (مارے گرمی کے بیتاب ہوجائینگے) اُس وقت

بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ

کسی ایسے شخص کو تجویز کرو جو تمہارے پروردگار پاس کچھ تمہاری سفارش کرے وہ کہینگے آدم تم سب کے باپ ہیں (چلو اُن کے پاس چلو) خیر اُن پاس جائینگے اور کہین گے

يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ

آدم تم سب آدمیون کے باپ ہو اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص اپنے ہاتھ سے بنایا **ف** اور اپنی روح تم مین پھونکی اور فرشتون کو حکم دیا تم کو سجدہ کرین　اور

وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا

بہشت تمکو رہنے کے لیے دی اب تم ہماری سفارش پروردگار پاس نہین کرتے تم دیکھتے نہین ہم کس مصیبت مین گرفتار ہین اور ہماری تکلیف کہانتک

لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي

غصے نہ کبھی پہلے ہوا نہ آیندہ ہوگا **ف** مین ڈر رہا ہون) اُس نے مجھکو (گیہون کا) درخت کھانے سے منع کیا تھا مین نے کھا لیا مجھے خود اپنی فکر پڑ رہی ہے　تم ایسا

اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ

کرو نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ سب لوگ نوح کے پاس آئینگے　اور اُن سے کہینگے اے نوح ساری زمین والون کی طرف تم پہلے پیغمبر ہو جو بھیجے

الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا

گئے **ف** اور اللہ نے تم کو شکر گزار بندہ فرمایا تم نہین دیکھتے ہم کس تکلیف مین ہین اور ہماری مصیبت کس درجہ پہنچ گئی ہے تو اپنے مالک سے ہماری سفارش

إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ

کرو وہ کہینگے آج میرا مالک غصے مین ہے اتنا غصے کبھی نہین ہوا نہ ہوگا　مجھے خود اپنی جان کے لالے پڑے ہین　تم

نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ

ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ وہ سب لوگ (اگلے پچھلے جمع ہو کر) میرے پاس آئینگے **ف** (اور کہینگے سب پیغمبرون پاس ہو آئے سب نے

ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ حَدَّثَنَا

ف اُس وقت ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اُٹھا اور سفارش کر تیری سفارش ہم سنینگے اور مانگ جو مانگتا ہے ہم دینگے محمد بن عبید راوی نے کہا باقی حدیث مجھ کو یاد نہین رہی ہم سے

نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو ابو احمد نے خبر دی انہون نے سفیان ثوری سے انہون نے ابو اسحاق سے انہون نے اسود بن یزید سے انہون نے عبداللہ بن مسعود سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ بَابٌ وَإِنَّ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ قمر مین) فهل من مدکر پڑھا دال مشدد سے جیسے مشہور قرات ہے **ف** باب الیاس پیغمبر کا بیان **ف** (سورۂ

إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ

والصافات مین) فرمایا بیشک الیاس پیغمبرون مین سے تھا جب اُس نے اپنی قوم والون سے کہا تم اللہ سے نہین ڈرتے بعل (بت) کو پکارتے ہو اور اللہ کو جو سب



اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ وَ

اور تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا مالک ہے جو پہلے ہو گزرے انہوں نے اس کو جھٹلایا وہ قیامت کے دن عذاب کے لیے حاضر کیے جائیں گے مگر جو اللہ کے خالص بندے

تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي

اور ہم نے الیاس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا ابن عباس نے کہا ترکنا علیہ سے یہ مراد ہے الیاس پر ہمارا سلام ہم اچھے لوگوں کو ایسا ہی بدلہ

الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ

دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ابن مسعود رض اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ الیاس حضرت ادریس ہی ہیں

بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا

قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا

باب ادریس پیغمبر کا بیان اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) فرمایا ہم نے ادریس کو بلند مقام (چوتھے یا چھٹے آسمان پر) اٹھا لیا عبدان نے کہا ہم کو

عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا

عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے دوسری سند ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے کہا ہم سے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ أَبُو ذَرٍّ رضي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

یونس نے انہوں نے زہری سے انس نے کہا ابوذر غفاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا

فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ

میرے گھر کا چھت کھولا گیا اس وقت میں مکہ میں تھا اور جبرئیل آ اترے انہوں نے میرا سینہ چیرا زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا

بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي

ایک طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے لبالب تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر

فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ

آسمان کی طرف چڑھا لے گئے جب نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچے تو جبرئیل نے وہاں کے چوکیدار (سنتری) سے کہا دروازہ کھول اس نے پوچھا کون

هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ

جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے انہوں نے کہا ہاں محمد ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں جواب دیا ہاں تب اس نے دروازہ کھولا جب ہم آسمان پر

إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ

اوپر پہنچے دیکھا تو ایک شخص بیٹھا ہے اس کے داہنی طرف لوگوں کے جھنڈ بائیں طرف بھی لوگوں کے جھنڈ جب وہ داہنی طرف دیکھتا ہے تو (خوشی سے) ہنس دیتا

شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا

(اور) بائیں طرف دیکھتا ہے تو رو دیتا ہے اس نے مجھ سے یوں کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ آدم

آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ

پیغمبر ہیں اور یہ جو تم ان کے داہنے بائیں جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان کی اولاد کی ارواح ہیں داہنی طرف والے بہشتی ہیں

وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى

اور بائیں طرف والی دوزخی جب وہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو (خوشی سے) ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (مارے رنج کے) رو دیتے ہیں

ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ

پھر جبریل مجھ کو لیے ہوئے اور اوپر چڑھے دوسرے آسمان پر پہونچے وہاں کے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول وہاں بھی وہی سوال جواب ہوئے

الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَاِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ

جو پہلے چوکیدار سے ہوئے تھے آخر اس نے دروازہ کھولا انس رضنے کہا ابوذر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم پیغمبروں سے ملاقات

كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَ

کی مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات ہوئی ہاں اتنا بیان کیا ہے کہ آدم ع کو پہلے آسمان میں اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں

قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِاِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ

انس رضنے کہا جب جبریل ادریس پیغمبر پر سے گذرے (آنحضرت ص بھی ساتھ تھے) انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی آنحضرت ص نے فرمایا میں نے جبریل سے

هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ

پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ ادریس پیغمبر ہیں ف پھر میں موسیٰ پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے جبریل سے پوچھا یہ

مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ

کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ موسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں عیسیٰ پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے پوچھا یہ کون صاحب

مَنْ هٰذَا قَالَ عِيسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ

جبریل نے کہا یہ عیسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں ابراہیم پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے میں نے پوچھا یہ کون صاحب

مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيمُ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا

ہیں جبریل نے کہا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں ابن شہاب نے کہا مجھ سے ابوبکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباس رض اور ابوحبہ انصاری کہتے ہیں ف

يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ صَرِيفَ الْاَقْلَامِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اور اوپر چڑھایا گیا ایک ہموار جگہ پر پہونچا وہاں میں نے قلم چلنے آوازیں سنیں ف

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى خَمْسِينَ صَلٰوةً

ابن حزم اور انس رضنے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں میں یہ حکم لیکر

فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى مَا الَّذِي فَرَضَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ

لوٹا موسیٰ پر سے گذرا انہوں نے پوچھا کہ تمہاری امت پر کیا فرض ہوا میں نے کہا پچاس نمازیں

عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي

(ہر روز) فرض ہوئیں انہوں نے کہا تم پھر اپنے مالک پاس جاؤ (تخفیف چاہو) تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں لوٹ گیا پروردگار



فوضع شطرها فرجعت الى موسى فقال ارجع ربك فذكر مثله فوضع شطرها فرجعت

نے آدھی نمازیں معاف کر دیں پھر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف چاہو میں گیا اللہ نے اور کچھ کم کر دیں پھر موسیٰ کے پاس آیا

الى موسى فاخبرته فقال ارجع ربك فان امتك لا تطيق ذلك فرجعت فراجعت

انہوں نے یہی کہا پھر جاؤ (تخفیف کراؤ) تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں پھر گیا اور اپنے مالک سے عرض کیا آخر ارشاد

ربي فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى موسى فقال ارجع ربك

ہوا یا پانچ نمازیں ہیں لیکن (ثواب میں) پچاس ہیں میری بات نہیں بدلتی (گویا وہی پچاس نمازیں قائم ہیں) میں لوٹا اور موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے

فقلت قد استحييت من ربي ثم انطلق حتى اتى السدرة المنتهى فغشيها الوان لا ادري

کہا پھر جاؤ اور اپنے مالک سے تخفیف کراؤ میں نے کہا اب میں نہیں جاتا مجھ کو شرم آتی ہے پھر جبرئیل مجھ کو آگے لے چلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچے وہاں

ما هي ثم ادخلت فاذا فيها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها المسك باب قول الله تعالى

وہ کیا تھے پھر میں بہشت میں گیا وہاں موتی کے گنبد دیکھے وہاں کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار تھی باب ہود پیغمبر اور ان کی قوم عاد کا بیان اللہ

والى عاد اخاهم هودا قال يقوم اعبدوا الله وقوله اذ انذر قومه بالاحقاف الى قوله

تعالیٰ نے (سورۂ اعراف میں) فرمایا ہم نے عاد قوم کی طرف ان کے ذات بھائی ہود کو بھیجا اخیر آیت تک اور (سورۂ احقاف میں) فرمایا جب ہود نے

كذلك نجزي القوم المجرمين فيه عن عطاء وسليمن عن عائشة عن النبي صلى الله عليه

اخیر آیت کذلک نجزی القوم المجرمین تک اس باب میں عطا بن ابی رباح اور سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

وسلم باب قول الله عز وجل واما عاد فاهلكوا بريح صرصر شديدة عاتية قال

علیہ وسلم سے ف۱ باب اور اللہ نے (سورۂ حاقہ میں) فرمایا عاد کی قوم تو تیز تند (یا سرد) نافرمان آندھی سے ف۲ تباہ کیے گئے ابن عیینہ نے کہا

ابن عيينة عتت على الخزان سخرها عليهم سبع ليال وثمانية ايام حسوما متتابعة

عاتیہ کا معنے اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر ہوگئی ف۳ یہ آندھی اللہ نے ان پر سات رات آٹھ دن برابر قائم رکھی حسوما کا معنے پے در پے

فترى القوم فيها صرعى كانهم اعجاز نخل خاوية اصولها فهل ترى لهم من باقية

اگر تو اس وقت موجود ہوتا تو عاد کے لوگوں کو اس طرح مرے پڑے دیکھتا جیسے کھوکھلی کھجور کے تنے (بدلے ٹھونٹھ) اب ان میں کا بچا ہوا کوئی بھی پاتا

بقية حدثني محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن عباس رض

ہے ف۴ مجھ سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور قال وقال

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو (جنگ احزاب میں) پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھوا سے تباہ ہوگئی امام

ابن كثير عن سفين عن ابيه عن ابن ابي نعم عن ابي سعيد رض قال بعث علي رض الى

بخاری نے کہا ابن کثیر نے ف۵ سفیان ثوری سے روایت کی انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ

آنحضرت کو تھوڑا سا سونا بھیجا آپ نے وہ سونا چار آدمیوں کو بانٹ دیا اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی

ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ

اور عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ

عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ

عامری بنی کلاب والے کو تقسیم کر دیا قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نجد کے رئیسوں کو دیتے

نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ

ہیں ہمکو نہیں دیتے (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں) آپ نے فرمایا بیشک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں) مگر میں نے ان لوگوں کا دل ملانے کے لیے ان کو دیا

كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ

داڑھی گھنی ہوئی (گنجان) سر منڈا (مردود) کہنے لگا اللہ سے ڈر اے محمد آپ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (حالانکہ میں اُسکا رسول ہوں) تو پھر اُس

عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ

اور تم کو میرا اعتبار نہیں یہ سنکر ایک صحابی نے میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن ولید تھے ف آپ سے اجازت چاہی اس کو مار ڈالوں آپ نے منع

فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ

کیا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا دیکھو) اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہونگے جو (ظاہر میں) قرآن پڑھینگے مگر قرآن

حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ

اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترنے کا ف یہ لوگ دین (اسلام) سے ایسے باہر ہو جائینگے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے (اُس میں کچھ لگا نہیں ہے)

أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا

چھوڑ دینگے ف اگر میں نے اُنکا زمانہ پایا تو جیسے عاد ف کی قوم والے ہلاک کیے گئے (کوئی نہ بچا) اس طرح اُنکو قتل کرونگا (ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا) ہم سے خالد بن

إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ (سورۂ قمر میں)

وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

بَابُ قِصَّةِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالُوا يَا ذَا

فہل من مدکر پڑھتے تھے ف باب یاجوج اور ماجوج کا بیان ف اللہ تعالی نے (سورۂ کہف میں) فرمایا وہ لوگ کہنے لگے ذوالقرنین یاجوج

الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ

اور ماجوج لوگ ملک میں بہت فساد مچا رہے ہیں اور اللہ تعالی نے (اسی سورت میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ سے ذوالقرنین (بادشاہ) کا حال پوچھتے ہیں

ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

تو کہہ میں اُس کا کچھ قصہ تمکو سناتا ہوں ہم نے اُس کو زمین کی حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان اُس کو عطا فرمایا تھا ف

باقی بر صفحہ ۵۸

سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا اِلٰی قَوْلِہٖ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ وَاحِدُھَا زُبْرَۃٌ وَّھِیَ الْقِطَعُ حَتّٰی اِذَا سَاوٰی

وہ ایک سمت چل نکلا اس آیت تک لوہے کی اینٹیں میرے پاس لاؤ زبر زبرہ کی جمع ہے زبرہ کے معنے ٹکڑا جب اُس نے دونوں پہاڑوں کے برابر دیوار

بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ یُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَیْنِ وَالسُّدَّیْنِ الْجَبَلَیْنِ خَرْجًا اَجْرًا قَالَ انْفُخُوْا

اُٹھا دی صدفین سے پہاڑ مراد ہیں یہ ابن عباسؓ سے منقول ہے سدین سے بھی پہاڑ مراد ہیں خرجا کے معنے محصول (اجرت) ذوالقرنین نے کہا اُس

حَتّٰی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ عَلَیْہِ قِطْرًا اَصْبُبْ عَلَیْہِ رَصَاصًا وَیُقَالُ الْحَدِیْدُ

دیوار کو آگ سے دھونکو جب دھونکتے دھونکتے اُس کو آگ بنا دیا تو کہنے لگے لاؤ میں اُس پر قطر ڈالدوں یعنے شیشہ بعضے کہتے ہیں لوہا

وَیُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْہَرُوْہُ یَعْلُوْہُ اسْطَاعَ

بعضے کہتے ہیں پیتل ابن عباسؓ نے کہا تانبا ف پھر یاجوج ماجوج اُس پر چڑھ نہ سکے ف استطاع باب استفعال سے

اسْتَفْعَلَ مِنْ اَطَعْتُ لَہٗ فَلِذٰلِکَ فُتِحَ اَسْطَاعَ یَسْطِیْعُ وَقَالَ بَعْضُھُمُ اسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ

ہے اطعت سے اسی لیے (ت کو تخفیف کے لیے کبھی حذف کر کے) تا کا فتحہ ہمزہ کو دیتے ہیں اور کہتے ہیں اسطاع یسطیع اور بعضوں نے استطاع یستطیع

وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَہٗ نَقْبًا قَالَ ھٰذَا رَحْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّیْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَہٗ دَکًّا اَلْزَقَہٗ

بھی کہا ہے اور یاجوج ماجوج اُس میں سوراخ بھی نہ کر سکے ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اُس نے ایسی مضبوط دیوار میرے ہاتھ سے بنوا دی) جب میرے

بِالْاَرْضِ وَنَاقَۃٌ دَکَّاءُ لَا سَنَامَ لَھَا وَالدَّکْدَاکُ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلُہٗ حَتّٰی صَلُبَ مِنَ الْاَرْضِ وَ

عرب لوگ کہتے ہیں یہ اونٹنی دکا ہے یعنے اُسکا کوہان نہیں اُسی سے ہے دکداک یعنی وہ زمین جو ہموار ہو کر سخت ہو گئی ہو اور اونچی نہ ہو اور

تَلَبَّدَ وَکَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا وَّتَرَکْنَا بَعْضَھُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ

میرے مالک کا وعدہ برحق ہے اور ہم یاجوج ماجوج کے لوگوں کو اُس دن ہجوم کرتے ہوئے (ہر بستی پر ٹڈیوں کیطرح امنڈتے ہوئے) چھوڑ دینگے (یا خلقت کو) جب

مَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ قَالَ قَتَادَۃُ حَدَبٌ اَکَمَۃٌ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

جب یاجوج ماجوج کے لوگ کھولدیے جاوینگے (وہ سخت مصیبت کا وقت ہوگا) اور وہ ہر بلندی سے دوڑ پڑینگے قتادہ نے کہا حدب کے معنے ٹیلہ (ٹبہ) ف ایک شخص (نام نامعلوم)

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَاَیْتَہٗ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اس دیوار کو دیکھا وہ جو خانہ دار چادر کی طرح تھی (ایک دھاری سرخ ایک کالی) آپ نے فرمایا تو نے سچ اُس کو دیکھا ف ہم سے یحیے

اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْہُ

لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُن سے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا اُنہوں نے ام حبیبہ بنت

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ بِنْتِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

ابی سفیان سے اُنہوں نے ام المومنین زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا فَزِعًا یَّقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ

گھبرائے ہوئے اُن کے پاس گئے آپ فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی اُس آفت سے ہونے والی ہے جو نزدیک آن پہنچی آج یاجوج ماجوج کی



رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ

دیوار میں اتنا روزن ہوگیا آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے حلقہ کر کے بتلایا ام المؤمنین زینب کہتی ہیں

بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ حَدَّثَنَا

بیٹی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھے نیک بخت لوگ ہم میں رہتے ہوئے پھر بھی ہم تباہ ہو جائینگے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی (بدکاری) زیادہ پھیل جائے ہم سے

مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ

مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللَّهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ

آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے نوے کا عدد بتلایا

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ فَيَقُولُ

خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالی (قیامت کے دن) فرمائیگا آدم وہ عرض کرینگے حاضر ہوں مستعد ہوں

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ

سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے ارشاد ہوگا دوزخ کا لشکر نکال وہ پوچھینگے کتنا لشکر نکالوں فرمائیگا

قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ

ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے اس وقت (مارے ہیبت کے) بچہ بوڑھا ہو جائیگا اور پیٹ والی کا پیٹ گر جائیگا

حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ

اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ مست بیہوش ہیں حالانکہ انکو نشہ نہ ہوگا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (ڈر کے مارے بیہوش ہو جائینگے) صحابہ نے عرض کیا

اللَّهِ وَأَيُّنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا ثُمَّ

یا رسول اللہ بھلا ہزار میں ایک ہم میں سے کون ہوگا (اب کیا امید ہے کہ ہم کو بہشت ملیگی) آپ نے فرمایا فکر نہ کرو خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابل میں یاجوج ماجوج ہزار ہیں

قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُو

پھر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم کل بہشتیوں کے ایک چوتھائی ہوگے ہم نے خوشی کے مارے تکبیر کہی آپ نے فرمایا مجھے امید

أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ

ہے کہ کل بہشتیوں کے ایک تہائی تم ہوگے ہم نے خوشی کے مارے تکبیر کہی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے آدھے تم ہوگے (آدھے میں دوسری امتیں)

مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِي

تم تمام دنیا کے لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بیل کی کھال میں ایک کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال



جلد نور اسود باب قول الله تعالى واتخذ الله ابراهيم خليلا وقوله ان ابراهيم

باب حضرت ابراہیم کا بیان اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا اللہ نے ابراہیم کو جانی دوست بنا لیا اور (سورۂ نحل میں) بیشک ابراہیم خوبیوں کا مجموعہ

كان امة قانتا وقوله ان ابراهيم لاواه حليم وقال ابو ميسرة الرحيم بلسان الحبشة

اللہ کا فرمان بردار ایک طرف والا تھا اور (سورۂ توبہ میں) بیشک ابراہیم مہربان تھا بردبار ابو میسرہ (عمرو بن شرحبیل) نے کہا اوّاہ کا معنی حبشی زبان میں رحیم

حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفين حدثنا المغيرة بن النعمان قال حدثني سعيد بن جبير عن ابن عباس

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباسؓ سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم محشورون حفاة عراة غرلا ثم قرا كما بدانا اول خلق نعيده

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورۂ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے

وعدا علينا انا كنا فعلين واول من يكسى يوم القيمة ابراهيم وان ناسا من اصحابي

ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ بھی پیدا کریں گے ہم اس کا وعدہ کر چکے ہیں جس کو (پورا) کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے

يؤخذ بهم ذات الشمال فاقول اصحابي اصحابي فيقول انهم لم يزالوا مرتدين على

اور ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو بائیں طرف (دوزخ کی جانب) کھینچ لیا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے صحابی ہیں وہ کہیں گے (تم کو معلوم نہیں)

اعقابهم منذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت

یہ لوگ جب تمہاری وفات ہوگئی تو اسلام سے پھر گئے اس وقت میں اس نیک بندے (حضرت عیسیٰ) کی طرح کہوں گا میں تو جب تک اُن لوگوں میں رہا اُن کا

فيهم الى قوله الحكيم حدثنا اسمعيل بن عبد الله قال اخبرني اخي عبد الحميد

حال دیکھتا رہا اخیر آیت الحکیم تک ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی عبدالحمید نے خبر دی

عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال يلقى ابراهيم اباه ازر يوم القيمة وعلى وجه ازر قترة وغبرة فيقول له

آپ نے فرمایا ابراہیم اپنے والد آزر کو قیامت کے دن دیکھیں گے ان کے منہ پر سیاہی گرد غبار اُن سے کہیں گے میں نے (دنیا میں)

ابراهيم الم اقل لك لا تعصني فيقول ابوه فاليوم لا اعصيك فيقول ابراهيم يا رب

تم سے نہیں کہا تھا میری نافرمانی نہ کرو (کہا مانو) آزر کہیں گے آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا (جو تم کہو بجا لاؤں گا) اس وقت ابراہیم عرض

انك وعدتني ان لا تخزني يوم يبعثون فاي خزي اخزى من ابي الابعد فيقول

کریں گے پروردگار تو نے (میری یہ دعا قبول کی تھی جو سورۂ شعراء میں ہے) مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن مجھ کو ذلیل نہیں کرے گا

الله تعالى اني حرمت الجنة على الكافرين ثم يقال يا ابراهيم ما تحت رجليك فينظر

اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے پھر ابراہیم (کو تسلی دینے کے لیے) کہا جائے گا ذرا اپنے پاؤں تلے تو دیکھو وہ دیکھیں گے تو ان کے

فَاِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

والد کا پتہ نہیں) ایک بجو ہے نجاست میں لتھڑا ہوا اُس کے پاؤں (فرشتے) پکڑ کے دوزخ میں ڈال دینگے ہم سے یحیےٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے بکیر نے بیان کیا اُنھون نے کریب سے جو ابن عباس رضؓ کے غلام تھے اُنھون نے

ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَ

ابن عباس رضؓ سے اُنھون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ فتح ہوا) بیت اللہ میں گئے دیکھا تو وہان حضرت ابراہیمؑ اور حضرت بی بی مریمؑ

صُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ مَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ

کی مورتین ہین آپ نے فرمایا قریش کے کافرون کو کیا ہوگیا ہے وہ تو سن چکے ہین کہ فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جہان مورت ہو یہ ابراہیم کی تصویر ہے

مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ يَسْتَقْسِمُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ

اُن کو کیا ہوا ابلا وہ پانسون سے فال کھولتے تھے ف ہم سے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام نے خبر دی اُنھون نے معمر سے اُنھون نے ایوب سے

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ

اُنھون نے عکرمہ سے اُنھون نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (یا ہے) دیکھا کہ کعبہ مین تصویرین رکھی ہوئی ہین تو آپ اندر نہین گئے

يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ فَرَاَى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِاَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ

حکم دیا وہ تصویرین ہٹائی گئین یا مٹائی گئین، آپ نے دیکھا ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتین بنائی ہین اُن کے ہاتھون مین پانسے (فال کھولنے

فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

کے) دیئے ہین فرمایا اللہ ان کافرون کو غارت کرے ان بزرگون نے پانسون پر کبھی فال نہین کھولی ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

یحیےٰ قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے ابو ہریرہ رضؓ سے

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب لوگون مین (اللہ کے نزدیک) کس کا مرتبہ زیادہ ہے (یعنے اعمال کے رو سے) آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار

نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ

جو خود نبی تھے باپ نبی دادا نبی پردادا اللہ کے خلیل (چار پشت برابر پیغمبری رہنا یہ فضیلت کسی کو نہین ملی) اُنھون نے کہا ہم اس کو بھی نہین پوچھتے آپ نے

الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ

فرمایا (معلوم ہوا) تم عرب کے خاندان پوچھتے ہو؟ اُن مین کون افضل ہے) تو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ مین شریف اور عالی خاندان تھے وہی اسلام کے زمانہ مین بھی

مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ

وؔ اس حدیث کو ابو اسامہ اور معتمر نے بھی عبیداللہ سے روایت کیا اُنھون نے سعید سے اُنھون نے ابو ہریرہ رضؓ سے اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فؔ ہم سے مؤمل

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابو رجاء نے کہا ہم سے سمرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ طَوِيْلٍ لَّا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهٗ طُوْلًا

فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو ایک لمبے شخص کے پاس لے گئے اتنے لمبے کہ میں اُن کا سر قریب تھا نہ دیکھ سکون معلوم ہوا

وَّاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا

وہ (حضرت) ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہیں مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو عبداللہ

ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض وَذَكَرُوْا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ

بن عون نے خبر دی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رض سے سنا لوگوں نے اُن سے یہ ذکر کیا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یہ حروف لکھے ہونگے

اَوْ كَ فَ رَ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰى

ک ف ر یعنی ان حرفوں کو پڑھ لیگا یعنے کافر ہے) ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے آنحضرت صلعم سے نہیں سنا لیکن آپ نے یوں فرمایا اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو تو

فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ حَدَّثَنَا

گھنگھریالے بال گندمی رنگ سرخ اونٹ پر جس کو نکیل لگی ہے سوار یہ نکیل کھجور کی چھال کی تھی گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں وہ نالے میں اُتر رہے (لبیک کہتے ہوئے) ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ

ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے اسی برس کی عمر میں

ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ

بسولے سے ختنہ کیا ف۳ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان

بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهٗ عَجْلَانُ عَنْ اَبِيْ

کیا پھر یہی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت میں قدّوم بہ تشدید دال ہے اور اس میں قدوم بہ تخفیف دال (دونوں کے معنے ایک ہیں یعنے بسولہ) شعیب کے ساتھ

هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ اَخْبَرَنَا

اور محمد بن عمرو نے اُس کو ابوسلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہ رض سے ف۴ ہم سے سعید بن تلید رعینی نے بیان کیا کہا ہم کو

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ

عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار (اُنکا بیان آگے آتا ہے) ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا حضرت ابراہیم ؑ (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے

السَّلَامُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ

مگر تین بار وہ جھوٹ تو خاص اللہ کے لیے (یعنے اُس کی راہ میں جس میں اُن کا ذاتی فائدہ کچھ نہ تھا) ایک تو یہ کہنا میں بیمار ہو جاؤں گا (ستاروں کو دیکھکر ایسا معلوم

بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ

کہ اس بڑے بُت نے ان بتوں کو توڑا ہے اور تیسرے یہ کہ ابراہیم اور سارہ دونوں (سفر میں) جا رہے تھے اتنے میں ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں ہو کر گذرے تو

لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ

لوگوں نے اُس سے جڑ دیا یہاں ایک مرد آیا ہے اُس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی خوبصورت ظالم بادشاہ نے ابراہیم ؑ کو بلا بھیجا اور اُن سے پوچھا یہ عورت تمہاری کون ہے

قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ وَاِنَّ

اُنہوں نے کہا میری بہن ہے ف پھر حضرت ابراہیم (بادشاہ پاس سے ہو کر) حضرت سارہ پاس آئے اور کہنے لگے اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میرے اور تمہارے سوا

هٰذَا سَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَلَا تُكَذِّبِيْنِيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ

کوئی مومن نہیں ہے (سب مشرک اور کافر ہیں) اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری کون ہے تو میں نے تم کو بہن کہہ دیا تم بھی یہی کہنا میری بہن کہنا ایسا نہ ہو

يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا

تو مردود نے اُن پر ہاتھ ڈالا لیکن ہاتھ ڈالتے ہی سزا ملی (زمین پر گر کر تڑپنے لگا یا ہاتھ سوکھ گیا) اب کیا کہنے لگا اے عورت تو میرے لیے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستاؤں گا سارہ نے دعا کی

الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَاُطْلِقَ فَدَعَا

پھر اسی آفت میں یا پہلی سے بھی زیادہ سخت آفت میں مبتلا ہوا پھر کہنے لگا اے عورت میرے لیے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستاؤں گا اُنہوں نے دعا کی تو اچھا ہو گیا تب ظالم نے اپنے خدمتگاروں

بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَمْ تَاْتُوْنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتُمُوْنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ

میں سے کسی کو بلایا اور کہنے لگا واہ اچھی عورت تم میرے پاس لائے یہ عورت نہیں شیطان ہے (مردود خود شیطان تھا) اور ایک لونڈی) ہاجرہ سارہ کو دیکر رخصت کر دیا

فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ

وہ حضرت ابراہیم پاس پہنچیں دیکھا تو کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اُنہوں نے (نماز ہی میں) ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کیا کیفیت گذری سارہ نے کہا اللہ نے اُس کافر یا بدکار کی تدبیر

هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَوِ ابْنُ

دلوائی ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں سے کہا آسمان کے پانی والو یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں ف ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے یا محمد بن سلام نے

سَلَامٍ عَنْهُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ

عبید اللہ سے بیان کیا اُنہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی اُنہوں نے عبد الحمید بن جبیر سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ام شریک سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ مار ڈالنے کا حکم دیا فرمایا یہ (کمبخت) حضرت ابراہیم پر آگ پھونکتا تھا (اور سب جانور بجھا رہے تھے)



عليه السلام حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا

حدثني إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رض قال لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا إيمانهم

مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور انہوں ایمان میں

بظلم قلنا يا رسول الله أينا لا يظلم نفسه قال ليس كما تقولون لم يلبسوا إيمانهم بظلم

ظلم کی ملونی نہیں کی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (یعنے گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد

بشرك أولم تسمعوا إلى قول لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم

ہے تم نے (سورۂ لقمان کی) یہ آیت نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے (انعم یا مشکم) سے کہا بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک بڑا ظلم ہے

باب يزفون النسلان في المشي حدثنا إسحق بن إبراهيم بن نصر حدثنا أبو

باب سورۂ والصافات میں جو یزفون ہے یعنے دوڑتے چلے ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

أسامة عن أبي حيان عن أبي زرعة عن أبي هريرة رض قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے ابو حیان سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دن گوشت لایا

يوما بلحم فقال إن الله يجمع يوم القيامة الأولين والآخرين في صعيد واحد فيسمعهم

آپ نے فرمایا اللہ قیامت کے دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں جمع کریگا پکارنیوالا اپنی آواز اُن کو

الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس منهم فذكر حديث الشفاعة فيأتون إبراهيم

سنا سکیگا اور دیکھنے والا اُن کو دیکھ سکیگا (کیونکہ یہ میدان ہموار ہوگا زمین کی طرح گول نہ ہوگا) اور سورج اُنکے نزدیک آجائیگا پھر آپ نے شفاعت کا قصہ سنایا

فيقولون أنت نبي الله وخليله من الأرض اشفع لنا إلى ربك فيقول فذكر كذباته

اُن سے کہینگے تم زمین والوں میں اللہ کے نبی اور خلیل ہو پروردگار سے ہماری سفارش کرو وہ اپنی جھوٹ باتوں کو یاد کرینگے (حالانکہ میں کل تین جھوٹ جو اوپر گذر

نفسي نفسي اذهبوا إلى موسى تابعه أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثني

چکے ہیں) اور کہینگے مجھے اپنی فکر ہے تم موسیٰ پاس جاؤ ابوہریرہ رضہ کے ساتھ اس حدیث کو انس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے مجھ

أحمد بن سعيد أبو عبد الله حدثنا وهب بن جرير عن أبيه عن أيوب عن عبد الله بن

سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے اپنے باپ جریر بن حازم سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن

سعيد بن جبير عن أبيه عن ابن عباس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرحم

سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ

الله أم إسمعيل لولا أنها عجلت لكان زمزم عينا معينا قال الأنصاري حدثنا

(حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں (زمزم کے پانی کے گرد مینڈھ نہ بنا دیتیں) تو آج وہ ایک بہتا چشمہ ہوتا محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے

ابن جریج اما کثیر بن کثیر فحدثنی قال انی و عثمن بن ابی سلیمن جلوس مع سعید

یہ حدیث اس طرح ابن جریج نے بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا میں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے　اتنے

ابن جبیر فقال ما ھکذا حدثنی ابن عباس رضی قال اقبل ابراھیم باسمعیل و امہ علیھم

میں اُنہوں نے کہا ابن عباس رضی نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ ابراہیم اسمعیل اور اُن کی والدہ ہاجرہ کو لیکر مکہ کی سرزمین میں

السلام وھی ترضعہ معھا شنۃ لم یرفعہ ثم جاء بھا ابراھیم وبابنھا اسمعیل

آئے حضرت ہاجرہ اسمعیل کو دودھ پلاتی تھیں اُن کے ساتھ ایک پرانی مشک تھی ف ابن عباس رضی نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا

وحدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن ایوب السختیانی

اور مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا　کہا ہم سے عبدالرزاق نے　کہا ہم کو معمر نے خبر دی　اُنہوں نے ایوب سختیانی

وکثیر بن کثیر بن المطلب بن ابی وداعۃ یزید احدھما علی الاخر عن سعید بن جبیر

اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے اُن دونوں میں ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے اُنہوں نے سعید بن جبیر　سے

قال ابن عباس اول ما اتخذ النساء المنطق من قبل ام اسمعیل اتخذت منطقا لتعفی

اُنہوں نے کہا ابن عباس رضی نے کہا عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے　کمر پٹہ باندھا اُن کی غرض یہ تھی کہ سارہ اُن کا

اثرھا علی سارۃ ثم جاء بھا ابراھیم وبابنھا اسمعیل وھی ترضعہ حتی وضعھما عند

سراغ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں) ف۲ پھر حضرت ابراہیم ہاجرہ اور اُن کے بچے حضرت اسمعیل کو (مکہ میں) لے آئے حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کو دودھ

البیت عند دوحۃ فوق زمزم فی اعلی المسجد ولیس بمکۃ یومئذ احد ولیس

پلاتی تھیں حضرت ابراہیم نے دونوں کو ایک بڑی درخت کے تلے بٹھا دیا جو اُس مقام پر تھا جہاں اب زمزم ہی مسجد کے بلند جانب میں اُس وقت مکہ میں آدمی کا نام ونشان نہ تھا

بھا ماء فوضعھما ھنالک ووضع عندھما جرابا فیہ تمر وسقاء فیہ ماء ثم قفی

نہ وہاں پانی کا وجود تھا خیر حضرت ابراہیم دونوں کو وہاں چھوڑ گئے اور ایک تھیلہ کھجور کا　ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے خود اپنے ملک (شام)

ابراھیم منطلقا فتبعتہ ام اسمعیل فقالت یا ابراھیم این تذھب وتترکنا بھذا

کو چلدیے (جہاں حضرت سارہ تھیں) جب حضرت ابراہیم چلنے لگے تو حضرت ہاجرہ اُن کے پیچھے ہو گئیں اور کہنے لگیں ابراہیم تم کہاں چلے ہم کو اس جنگل میں چھوڑ جاتے

الوادی الذی لیس فیہ انس ولا شیء فقالت لہ ذلک مرارا وجعل لا یلتفت الیھا فقالت

ہو جہاں آدمی کا پتہ تک نہیں نہ کوئی چیز ملتی ہے کئی بار پکار پکار کر حضرت ہاجرہ نے یہ کہا مگر حضرت ابراہیم نے اُدھر دیکھا تک نہیں (جواب دینا تو کجا) آخر

لہ اللہ الذی امرک بھذا قال نعم قالت اذن لا یضیعنا ثم رجعت فانطلق ابراھیم

حضرت ہاجرہ نے اُن سے کہا کیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہے اُنہوں نے کہا ہاں تب حضرت ہاجرہ نے کہا پھر تو پروردگار ہماری حفاظت کریگا ہم کو ہلاک نہیں کریگا

حتی اذا کان عند الثنیۃ حیث لا یرونہ استقبل بوجھہ البیت ثم دعا بھؤلاء

جب اُس پہاڑی پر پہونچے جہاں سے دکھلائی نہیں پڑتے تھے (جس پہاڑی سے آنحضرت صلعم مکہ میں داخل ہوئے تھے) تو اودھر رخ کیا جہاں اب کعبہ ہے (وہیں ہاجرہ اور اسمعیل



الکلمات ورفع یدیه فقال رب انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع حتی بلغ یشکرون

کو چھوڑ آئے تھے) اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی (جو سورہ ابراہیم میں ہے) مالک ہمارے میں نے اپنی اولاد اس میدان میں چھوڑ دی ہے جہاں کچھ نہیں اگتا (کیونکہ

وجعلت ام اسمعیل ترضع اسمعیل وتشرب من ذلک الماء حتی اذا نفد ما فی السقاء

اور ادھر حضرت ہاجرہ کا یہ حال گذرا وہ حضرت اسمعیل کو دودھ پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو خود بھی

عطشت وعطش ابنها وجعلت تنظر الیه یتلوی او قال یتلبط فانطلقت کراهیة

پیاسی ہوئیں بچہ کو بھی پیاس لگی بچہ کو دیکھا تو وہ پیاس کے مارے تڑپ رہا ہے یا تڑپ رہا ہے ف وہ اس نیت سے سرک گئیں کہ بچہ کا یہ حال نہ

ان تنظر الیه فوجدت الصفا اقرب جبل فی الارض یلیها فقامت علیه ثم استقبلت

دیکھیں دیکھا تو صفا پہاڑ قریب ہے اس پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر پڑے (اس سے پانی مانگیں)

الوادی تنظر هل تری احدا فلم تر احدا فهبطت من الصفا حتی اذا بلغت الوادی رفعت

لیکن کوئی نہیں دکھائی دیا وہاں سے اتریں اور اپنا کرتہ سمیٹ کر نالے کے

طرف درعها ثم سعت سعی الانسان المجهود حتی جاوزت الوادی ثم اتت المروة فقامت

نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ (آفت کا مارا) دوڑتا ہے نالے کے پار جا کر مروہ پہاڑ پر چڑھیں وہاں

علیها ونظرت هل تری احدا فلم تر احدا ففعلت ذلک سبع مرات قال ابن عباس قال

بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا سات چکر انہوں نے اسی طرح مارے ابن عباس نے کہا

النبی صلی الله علیه وسلم فذلک سعی الناس بینهما فلما اشرفت علی المروة سمعت صوتا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہی سے لوگوں نے صفا مروہ کا پھیرا (حج میں) شروع کیا خیر جب (ساتویں پھیرے میں) مروہ پر چڑھیں تو انہوں نے

فقالت صه تريد نفسها ثم تسمعت فسمعت ایضا فقالت قد اسمعت ان کان عندک

ایک آواز سنی اپنے تئیں آپ کہنے لگیں چپ رہ پھر کان لگایا تو وہی آواز سنی اس وقت پکاریں (خدا کے بندے) میں نے تیری آواز سنی تو کچھ ہماری مدد

غواث فاذا هي بالملک عند موضع زمزم فبحث بعقبه او قال بجناحه حتی ظهر الماء

کر سکتا ہے تو کر پھر دیکھا تو جہاں آب زمزم ہے وہاں ایک فرشتہ (حضرت جبرئیل ؑ) ہے انہوں نے اپنی ایڑی یا پنکھ مار کر زمین کھود ڈالی پانی نکل آیا

فجعلت تحوضه وتقول بیدها هکذا وجعلت تغرف من الماء فی سقائها وهو یفور

حضرت ہاجرہ حوض کی طرح اس کو بنانے لگیں ہاتھ سے اس کے گرد منڈیر کرنے لگیں اور پانی چلو سے لے کر اپنی مشک میں بھرنے لگیں جوں جوں پانی لیتی

بعد ما تغرف قال ابن عباس قال النبی صلی الله علیه وسلم یرحم الله ام اسمعیل لو ترکت

ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسمعیل کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اپنے حال پر

زمزم او قال لو لم تغرف من الماء لکانت زمزم عینا معینا قال فشربت وارضعت

چھوڑ دیتیں یا یوں فرمایا اگر وہ چلو بھر بھر کر (مشک میں پانی) نہ لیتیں تو زمزم ایک بہتا چشمہ رہتا خیر حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا

وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَ

فرشتے (حضرت جبرئیلؑ) نے اُن سے کہا تم جان کا ڈر نہ کرو　یہاں اللہ کا گھر ہے　یہ بچہ اور اُس کا باپ دونوں (ملکر)

أَبُوهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ

اس گھر کو بنائینگے اور اللہ اپنے گھر والوں کو تباہ نہیں کرنے کا اُس وقت کعبے کا یہ حال تھا ٹیلے (ٹیبے) کی طرح زمین سے اونچا تھا　دائیں اور بائیں

فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ

طرف سے برسات کا پانی نکل جاتا تھا ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح سے گزاری ف۱ چند روز کے بعد جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ یا کچھ　گھروالے

مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي سَفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا إِنَّ

جو کداء کے رستے (مکہ کی بلند جانب) سے آرہے تھے اودہر سے گزرے وہ مکہ کے نشیب میں اُترے اُنہوں نے ایک پرندہ دیکھا جو وہاں گھوم رہا تھا وہ کہنے

هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلٰى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ

لگے یہ پرندہ جو گھوم رہا ہے ضرور پانی پر گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی پانی نہیں دیکھا خیر اُنہوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے

فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالَ وَأُمُّ إِسْمٰعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا

کے لیے بھیجے وہ آئے دیکھا تو پانی موجود ہے پھر اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے اُن کو پانی کی خبر دی وہ بھی آئے آنحضرت صلعم نے فرمایا اسمعیل کی والدہ وہیں

أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ

تم ہم کو یہاں اُترنے (اور سکونت کرنے) کی اجازت دیتی ہو اُنہوں نے کہا اچھا رہو مگر پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں اُن لوگوں نے قبول کیا ابن عباسؓ

عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ فَنَزَلُوا

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جرہم لوگوں نے (وہاں رہنے کی) ایسے وقت میں اجازت مانگی جب خود اسمعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں

وَأَرْسَلُوا إِلٰى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ

خیر جرہم کے لوگ وہاں اُتر پڑے اور اپنے بال بچوں کو بھی بلا بھیجا وہ بھی وہیں اُتری جب مکہ میں کئی گھر بن گئے　اور اسمعیل جوان　ہو گئے

وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ

اُنہوں نے عربی زبان جرہم کے لوگوں سے سیکھی ف۲ اور جوان ہو اُنکی نگاہ میں بہت بھلے جرہم کے لوگ اُن سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت

وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمٰعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمٰعِيلَ

اُن کی والدہ (حضرت ہاجرہ) گذر گئیں جب اسمعیلؑ کی شادی ہو چکی تو (مدت کے بعد) حضرت ابراہیمؑ اپنی جورو بچے کو دیکھنے آئے ف۳ اسمعیلؑ اُس وقت

فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ

اپنے گھر میں نہ تھے اُنہوں نے اُن کی بی بی (اپنی بہو) سے پوچھا اسمعیل کہاں ہیں اُس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں ابراہیمؑ نے پوچھا تمہاری گذران کیسی

نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ

کہا بہت بری بڑی تنگی سے گذرتی ہے اُن سے خوب شکایت کی ابراہیمؑ نے کہا جب تمہارے خاوند آئیں　تو میری طرف سے اُن کو سلام　کہنا

السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمٰعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ

اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالیں ف (ابراہیمؑ یہ کہکر وہاں سے روانہ ہوئے) جب اسمٰعیل گھر میں آئے تو اپنے باپ کی خوشبو پائی بی بی سے پوچھا کوئی

أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ

آیا تھا اُس نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی صورت کا آیا تھا اُس نے تمکو پوچھا میں نے کہہ دیا وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں (پھر مجھ سے پوچھا تمہاری گذران کس طرح

أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ

ہوتی ہے میں نے کہا بڑی تکلیف اور بہت تنگی سے اسمٰعیل نے کہا اور بھی کچھ اونہوں نے کہا اُس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور

يَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَ

یہ کہا ہے کہ اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالو اسمٰعیل نے کہا ارے وہ میرے والد تھے اُنہوں نے یہ حکم دیا ہیں تجھ کو چھوڑ دوں اب تو اپنے گھر والوں میں چلی جا اسمٰعیل نے

تَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى

جرہم کی ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر اللہ کو جتنے دنوں منظور تھا ابراہیمؑ اپنے ملک میں ٹھیرے رہے اُس کے بعد پھر آئے تو پھر اسمٰعیل گھر میں نہ ملے وہ

امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَ

اُن کی (دوسری) جورو پاس گئے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں اُس نے کہا روٹی کمانے کی فکر میں گئے ہیں ابراہیمؑ نے کہا تمہارا کیا حال ہے کیونکر گذرتی ہے اچھی طرح

هَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ

رہتے ہو اُس نے کہا اللہ کا شکر ہے ہم بہت خیر خوبی کے ساتھ خوش گذران رہتے ہیں ابراہیمؑ نے پوچھا تم کھانے کیا ہو اُس نے کہا گوشت پوچھا

فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پیتے کیا ہو اُس نے کہا پانی جب اُنہوں نے دعا کی یا اللہ ان کے گوشت پانی میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا

اُن دنوں مکہ میں اناج کا نام نہ تھا نہیں تو ابراہیم اُس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خاصیت اللہ نے مکہ ہی میں

أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيهِ

رکھی ہے) اگر دوسرے ملک والے صرف گوشت اور پانی پر گذران کریں تو بیمار ہو جائیں خیر ابراہیمؑ نے (اپنی بہو) کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے انکو سلام

يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمٰعِيلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ

کہنا اور کہنا یہ زہ بہت عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھو (ابراہیمؑ یہ کہکر روانہ ہوگئے) ف جب اسمٰعیلؑ گھر میں آئے تو (باپ کی بھنک پاکر) اپنی بی بی سے

الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا

ابراہیم کی بہت تعریف کی تم کو پوچھتے تھے میں نے کہہ دیا وہ باہر گئے ہیں) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا تمہاری گذران کیونکر ہوتی ہے میں نے کہا بہت اچھی طرح

بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ

اسمٰعیل نے پوچھا اور بھی کچھ کہا اُس نے کہا ہاں تمکو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے تمہارے دروازے کی زہ عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھنا

بَابُكَ قَالَ ذَاكَ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ

تب اسمٰعیلؑ نے کہا وہ صاحب میرے والد تھے اور انہوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو (اپنی زوجیت میں) رہنے دوں پھر جب تک اللہ کو منظور تھا ابراہیمؑ (انسے) الگ رہے

بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمٰعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ إِلَيْهِ

پھر اس کے بعد جو آئے تو اسمٰعیلؑ اس وقت (گھر میں تھے) زمزم کے پاس ایک درخت کے تلے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے جب انہوں نے اپنے والد کو دیکھا

فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ

تو اٹھ کھڑے ہو باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے جو کرتا ہے وہ کیا اُس کے ختم ہونے کے بعد ابراہیمؑ نے کہا اسمٰعیل اللہ نے مجھکو ایک حکم دیا ہے انہوں نے

قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ

کہا جو حکم دیا ہے اُسے بجا لاؤ ابراہیمؑ نے کہا تو میری مدد کریگا انہوں نے کہا میں (ضرور) مدد کرونگا ابراہیمؑ نے کہا اللہ نے مجھکو یہ حکم دیا ہے میں اس مقام پر ایک

هٰهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلٰى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنے اُس کے گرد اُس وقت باپ بیٹے دونوں نے اس گھر کی بنیاد اٹھائی اسمٰعیلؑ

فَجَعَلَ إِسْمٰعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرٰهِيمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ

پتھر لاتے جاتے تھے اور ابراہیمؑ تعمیر کرتے تھے جب دیواریں اونچی ہو گئیں (زمین پر کھڑے ہوکر تعمیر نہ ہو سکی) تو اسمٰعیلؑ یہ

فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا

پتھر (یعنے مقام ابراہیم) لیکر آئے اور اسکو وہاں رکھ دیا ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہوکر دیوار اٹھاتے اور اسمٰعیلؑ پتھر دیتے جاتے اور دونوں (سورۂ بقرہ کی)

تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا

یہ دعا پڑھتے تھے مالک ہمارے تو ہماری طرف سے یہ کوشش قبول کر بیشک تو سنتا جانتا ہے غرض وہ دونوں بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے گرد پھرتے جاتے

يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

اور یہی دعا پڑھتے جاتے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرٰهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ

ابوعامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے کثیر بن کثیر سے انہوں نے سعید

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرٰهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمٰعِيلَ

ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب ابراہیم اور اُن کی بی بی (سارہ) میں جھگڑا ہوا (سارہ نے کہا ہاجرہ کو نکالو) تو

وَأُمِّ إِسْمٰعِيلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا

ابراہیم اسمٰعیل اور اُن کی والدہ کو لیکر نکل گئے پانی کا ایک مشکیزہ اُن کے ساتھ تھا اسمٰعیلؑ کی والدہ وہی پیتی تھیں اُن کا دودھ بچے کے لیے

عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرٰهِيمُ إِلٰى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ

اترتا تھا یہاں تک کہ مکے پہونچے ابراہیم نے ایک درخت کے تلے اسمٰعیل اور اُن کی والدہ کو بٹھا دیا آپ سارہ کے پاس لوٹ گئے جب لوٹنے لگے



إسمعيل حتى لما بلغوا كداء نادته من ورائه يا إبراهيم إلى من تتركنا قال إلى الله قالت

تو اسمعیل کی والدہ اُن کے پیچھے لگیں ابراہیم جب مکہ کی بلند ٹیکری پر پہونچے تو اسمعیل کی والدہ نے اُن کو پکارا کہنے لگیں ابراہیم تم ہمکو کس پر چھوڑ جاتے ہو

رضيت بالله قال فرجعت فجعلت تشرب من الشنة ويدر لبنها على صبيها حتى

اچھا میں اللہ پر راضی ہوں پھر لوٹ آئیں اُس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنے بچہ کو دودھ پلاتی رہیں جب

لما فني الماء قالت لو ذهبت فنظرت لعلي أحس أحدا قال فذهبت فصعدت الصفا

پانی ختم ہوگیا تو انہوں نے (اپنے دل میں) کہا چلوں تو اور دیکھوں شاید کوئی اللہ کا بندہ مل جائے (جس سے میں مدد چاہوں) ابن عباس نے کہا پھر

فنظرت ونظرت هل تحس أحدا فلم تحس أحدا فلما بلغت الوادي سعت وأتت المروة

چڑھیں وہاں ادھر ادھر خوب دیکھا کوئی تو دکھلائی دے لیکن کوئی نظر نہیں پڑا جب وہاں سے اتر کر نالے میں آئیں تو گھبراہٹ کے مارے دوڑ کر چلیں

ففعلت ذلك أشواطا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل تعني الصبي فذهبت

یہ کچھ پھیرے ایسا ہی کئی بار انہوں نے کیا پھر (اپنے دل میں) کہنے لگیں کاش میں بچہ کو تو دیکھوں اُس کا کیا حال ہے

فنظرت فإذا هو على حاله كأنه ينشغ للموت فلم تقرها نفسها فقالت لو ذهبت

دیکھا تو اُسی حال میں ہے (یعنی زندہ ہے) مگر تکلیف کے مارے گویا موت کو پکار رہا ہے یہ حال دیکھکر اُن سے صبر نہ ہوسکا انہوں نے پھر اپنے دل میں کہا

فنظرت لعلي أحس أحدا فذهبت فصعدت الصفا فنظرت ونظرت فلم تحس أحدا

پھر چلوں شاید کسی شخص کو پاؤں اور جا کر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں بار بار ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا

حتى أتمت سبعا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل فإذا هي بصوت فقالت أغث

اسی طرح انہوں نے صفا مروے کے سات پھیرے کیے پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو چلکر دیکھوں اُس کا کیا حال ہے اتنے میں ایک آواز اُن کے کان میں آئی

إن كان عندك خير فإذا جبريل قال فقال بعقبه هكذا وغمز عقبه على الأرض

اگر تو کوئی بھلا آدمی ہے تو ہماری فریادرسی کر پھر کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت جبریل موجود ہیں ف ابن عباس نے کہا پھر جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری

قال فانبثق الماء فدهشت أم إسمعيل فجعلت تحفر قال فقال أبو القاسم صلى الله

ابن عباس نے ایڑی مار کر بتلایا اس طرح اُسی وقت پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اسمعیل کی والدہ ڈریں (کہیں یہ پانی غائب نہ ہوجائے) اور زمین کھودنے

عليه وسلم لو تركته كان الماء ظاهرا قال فجعلت تشرب من الماء ويدر لبنها على

لگیں ... علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو زمین پر بہتا رہتا غرض انہوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچہ کو دودھ پلانے لگیں

صبيها قال فمر ناس من جرهم ببطن الوادي فإذا هم بطير كأنهم أنكروا ذاك وقالوا

ابن عباس نے کہا پھر جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ اُس میدان کے نشیب میں گذرے انہوں نے ایک پرندہ وہاں دیکھا جو خلاف عادت معلوم ہوا وہ کہنے

ما يكون الطير إلا على ماء فبعثوا رسولهم فنظر فإذا هم بالماء فأتاهم فأخبرهم فأتوا

لگے پرندہ وہیں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا اُس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی ہے اُن کے پاس آ کر اپنے لوگوں کو خبر کی پھر تو سب لوگ

إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمَعِيلَ أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا

وہان آئے اور کہنے لگے اسمعیل کی والدہ تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہین یا تمہارے ساتھ اس مقام مین بسین انہون نے اجازت دی وہ لوگ

فَنَكَحَ فِيهِمْ امْرَأَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ

تو انکون نے جرہم قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا ابن عباس نے کہا ایک مدت بعد ابراہیم کو ہاجرہ اور اسمعیل کا خیال آیا انہون نے حضرت سارہ سے کہا مین انکے

فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمَعِيلُ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ

تو اسمعیل کی بی بی سے پوچھا اسمعیل کہان ہین اس نے کہا شکار کو گئے ہین ابراہیم نے اس سے کہا جب اسمعیل آئین تو ان سے یون کہدینا اپنے دروازے

بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ أَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ

کی دہلیز بدل دو اسمعیل (شکار سے) لوٹ کر آئے تو ان کی بی بی نے کہدیا انہون نے کہا دہلیز سے تو ہی مراد ہے جا اپنے گھر والون مین چلی جا پھر ابراہیم کو دوبارہ خیال

لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمَعِيلُ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ

آیا اور اپنی بی بی سارہ سے کہنے لگے مین اسمعیل کو دیکھنے جاتا ہون دوبارہ آئے جب بھی اسمعیل نہ ملے ان کی (دوسری) بی بی سے پوچھا اسمعیل کہان ہین اس نے

فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ

آپ سواری سے تو اتریے اور کچھ کھائیے پیجیے ابراہیم نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور

وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَسِمِ صَلَّى اللَّهُ

پینا پانی ابراہیم نے یون دعا دی یا اللہ ان کے کھانے پینے مین برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ

مکہ کے کھانے پینے مین ابراہیم کی دعا سے برکت ہے پھر (تیسری بار) ابراہیم کو خیال آیا اور بی بی سارہ سے کہا مین اسمعیل کو دیکھنے جاتا ہون جب

تَرِكَتِي فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمَعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ

آئے تو اس وقت اسمعیل موجود تھے زمزم کے پیچھے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے ابراہیم نے کہا اسمعیل تیرے مالک کا یہ حکم ہوا ہے

أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ

کہ مین اس کا گھر طیار کرون اسمعیل نے کہا بہت خوب جو مالک کا حکم ہے وہ بجالاؤ ابراہیم نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے کہ تم میری مدد کرو انہون نے

أَفْعَلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمَعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ

کہا مین کرونگا یا کوئی ایسا ہی لفظ کہا پھر ابراہیم نے بنانا شروع کیا اور اسمعیل پتھر لا لاکر دیتے تھے اور دونون یون دعا کرتے تھے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى

مالک ہمارے ہماری یہ کوشش قبول فرما بیشک تو سنتا جانتا ہے یہانتک کہ دیوارین اونچی ہو گئین اور ابراہیم کو پتھر اٹھانا دشوار ہوا جب

نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

وہ مقام ابراہیم (ایک پتھر) پر کھڑے ہوئے اسمعیل ان کو پتھر دیتے جاتے تھے اور دونون یہ دعا کرتے جاتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ محنت قبول فرمالے

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا

بیشک تو سنتا جانتا ہے ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول

أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى

اللہ سب سے پہلے زمین میں کون سی مسجد بنی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصےٰ (بیت المقدس)

قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ

میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس کا ف۱ پھر فرمایا جہاں تجھ کو نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے بڑی فضیلت

الْفَضْلَ فِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى

نماز پڑھنا ہے ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے

الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ

انہوں نے انس بن مالکؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھلائی دیا (جو مدینہ میں ہے) آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے

هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ف۲ یا اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے اندر جو زمین ہے اس کو حرام

رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

کرتا ہوں ف۳ اس حدیث کو عبداللہ بن زید نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف۴ ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ

کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ (عبداللہ) بن ابی بکرؓ نے عبداللہ

بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن عمرؓ کو حضرت عائشہؓ سے سنکر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہؓ) سے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

کیا تجھ کو معلوم نہیں تیری قوم (قریش) نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں (پایوں) سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے

اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا (تو میں ضرور

بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى أَنَّ

ایسا کرتا) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اسی وجہ سے آپ اُن

ف۱ یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ کعبہ کو تو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور مسجد اقصےٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے دونوں میں تو بہت زیادہ فاصلہ تھا اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے کعبے کو پہلے پہل نہیں بنایا تھا بلکہ پہلی بنا اس کی حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی تو ممکن ہے کہ کعبہ کے بننے کے چالیس برس بعد انہوں نے یا اُن کی اولاد نے مسجد اقصےٰ کی بنا ڈالی ہو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے وقت میں اس کی دوبارہ تعمیر کی ہو

أرأيت قوله حتى إذا استيأس الرسل وظنوا أنهم قد كذبوا أو كذبوا قالت بل

(یہ آیت جو سورۂ یوسف مین ہے) وظنوا انهم قد كذبوا تو یہ كذبوا ہے تشدید سے یا كذبوا تخفیف سے انھون نے کہا كذبوا تشدید سے

كذبهم قومهم فقلت والله لقد استيقنوا أن قومهم كذبوهم وما هو بالظن فقالت

عروہ نے کہا تو پھر معنے کیسے بنینگے) پیغمبرون کو تو اس کا یقین تھا کہ اُن کی قوم والون نے اُن کو جھٹلا (وظنوا) یعنے گمان کیا یہ کیا معنے حضرت عائشہ نے کہا

يا عرية لقد استيقنوا بذلك قلت فلعلها أو كذبوا قالت معاذ الله لم تكن الرسل

چھوٹے عروہ بیشک اُن کو تو یقین تھا مین نے کہا تو شاید اس آیت مین كذبوا ہوگا تخفیف سے یعنے پیغمبر یہ سمجھے کہ اللہ نے جو اُن کی مدد کا وعدہ کیا تھا وہ غلط تھا حضرت

تظن ذلك بربها وأما هذه الآية قالت هم أتباع الرسل الذين آمنوا بربهم وصدقوهم

اپنے پروردگار سے ایسا گمان کر سکتے ہین حضرت عائشہ رض نے کہا مراد یہ ہے کہ پیغمبرون کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور پیغمبرون کی تصدیق

وطال عليهم البلاء واستأخر عنهم النصر حتى إذا استيأست ممن كذبهم من قومهم

کی تھی اُن پر جب خدا کی آزمایش مدت تک رہی اور مدد آنے مین دیر ہوئی اور پیغمبر لوگ اپنی قوم کے جھٹلانے والون سے نا اُمید ہو گئے (سمجھ گئے کہ وہ ایمان

وظنوا أن أتباعهم كذبوهم جاءهم نصر الله قال أبو عبد الله استيأسوا افتعلوا من

اور انھون نے یہ گمان کیا کہ جو لوگ اُن کے تابعدار بنے ہین وہ بھی اُن کو جھوٹا سمجھنے لگینگے اُس وقت اللہ کی مدد آن پہونچی ف امام بخاری نے کہا (سورۂ یوسف مین)

يئست منه من يوسف لا تيأسوا من روح الله معناه الرجاء أخبرني عبدة حدثنا

یئست سے نکلا ہو منہ یعنے حضرت یوسف سے لا تیأسوا من روح الله یعنے اللہ سے امید رکھو مایوس مت ہو مجھکو عبدہ بن عبداللہ نے خبر دی کہا ہم سے عبد الصمد

عبد الصمد عن عبد الرحمن عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه

نے بیان کیا انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد (عبد اللہ بن دینار) سے انھون نے عبد اللہ بن عمر رض سے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

وسلم قال الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف بن يعقوب بن إسحاق

عزت دار عزت دار کے بیٹے عزت دار کے پوتے عزت دار کے پروتے یوسف ہین یعقوب کے بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے

ابن إبراهيم عليهم السلام

وہ ابراہیم علیہم السلام کے بیٹے

باب قول الله تعالى وأيوب إذ نادى ربه أني مسني الضر

باب (حضرت ایوب کا بیان) اور اللہ تعالی کا (سورۂ انبیاء مین) فرمانا اور ایوب کا ذکر کر جب اُنھون نے اپنے پروردگار

وأنت أرحم الراحمين اركض اضرب يركضون يعدون حدثني عبد الله بن

اور تو سب رحم کرنے والون سے بڑھکر رحم کرنے والا ہے (سورۂ ص مین) ارکض برجلك کا معنے اپنا پاؤن زمین پر مار یرکضون کا معنے (سورۂ انبیاء مین) دوڑتے ہین مجھ سے

محمد الجعفي حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة رض عن النبي

عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھون نے ہمام سے انھون نے ابو ہریرہ رض سے اُنھون نے آنحضرت صلی

صلى الله عليه وسلم قال بينما أيوب يغتسل عريانا خر عليه رجل جراد من ذهب فجعل

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایوب پیغمبر ننگے نہا رہے تھے اُن پر سونے کی ٹڈیون کا ایک جھنڈ گر پڑا



يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا

کپڑے میں ٹھونسنے لگے اس وقت پروردگار نے ان کو آواز دی اے ایوب کیا میں نے تجھ کو ان ٹڈیوں سے بے پرواہ نہیں کیا (تجھ کو مالدار نہیں بنایا) انہوں نے

غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ بَابُ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا

تیری برکت (عنایت) سے کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں ف باب (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں

وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا كَلَّمَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ

اور ہم نے اس کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور نزدیک بلا کر اس سے باتیں کیں قربنا کا نجیا یعنی اس سے کلام کیا اور ہم نے اپنی مہربانی سے اس کے بھائی ہارون کو پیغمبر

نَبِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوا نَجِيًّا اعْتَزَلُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعُ

بنایا نجی کا لفظ واحد تثنیہ جمع سب کے لیے بولا جاتا ہے (سورۂ یوسف میں ہے) خلصوا نجیا یعنی اکیلے میں جا کر مشورہ کرنے لگے اس کی جمع انجیہ ہے (سورۂ

أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ بَابُ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

مجادلہ میں) یتناجون بھی اسی سے نکلا ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مومن میں) فرمانا فرعون کے لوگوں میں سے ایک ایماندار شخص (شمعان) کہنے لگا آخر آیت مسرف کذاب تک

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَانْطَلَقَتْ بِهِ

سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا (جب حضرت جبرئیل غار حرا میں آنحضرت سے ملے) آپ وہاں سے حضرت خدیجہ کے پاس لوٹ آئے آپ کا دل دھڑک رہا تھا

إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ

وہ آپ کو ورقہ بن نوفل پاس لے گئیں وہ نصرانی ہو گئے تھے عربی زبان میں انجیل شریف پڑھا کرتے تھے انہوں نے (آنحضرت سے) پوچھا کہو تم کو کیا دکھائی دیتا

فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ

ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا اور جو کہیں میں تمہاری (پیغمبری کے) زمانہ تک زندہ رہا تو تمہاری بہت اچھی مدد کروں گا

نَصْرًا مُؤَزَّرًا النَّامُوسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ

ناموس کہتے ہیں محرم راز کو جس سے آدمی وہ باتیں کہتا ہے جو دوسروں سے چھپاتا ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طہ میں)

وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى آنَسْتُ

فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے آخیر آیت بالوادی المقدس طوی تک آنست کا معنی

أَبْصَرْتُ نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ طُوًى

میں نے آگ دیکھی (تم ٹھیرو) میں اس میں سے ایک چنگاری تمہارے پاس لے آؤں ابن عباس نے کہا مقدس کا معنی مبارک طوی

اسْمُ الْوَادِي سِيرَتَهَا حَالَتَهَا وَالنُّهَى التُّقَى بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا هَوَى شَقِيَ فَارِغًا إِلَّا

اس وادی کا نام تھا (جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے باتیں کیں) سیرتہا یعنی پہلی حالت پر نہی یعنی پرہیزگاری بملکنا یعنی اپنے اختیار سے ھوی یعنی

مِنْ ذِكْرِ مُوسٰى رِدْءًا كَيْ يُصَدِّقُنِيْ وَيُقَالُ مُغِيْثًا اَوْ مُعِيْنًا يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ يَأْتَمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ

اور کوئی خیال دل میں نہ رہا ردءًا یعنے فریادرس یا مددگار یبطُش بضم طا اور یبطِش بکسر طا دونوں طرح قراءت ہے یأتمرون یعنے مشورہ کرتے ہیں

وَالْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ

جذوۃ لکڑی کا ایک موٹا ٹکڑا جس میں سے آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف اُس کے مونہہ پر آگ لگی ہو) سنشد عضدك یعنے ہم تیری مدد کرینگے جب تو کسی چیز کو زور

شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهٗ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُهٗ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْ فِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْ فَاْفَاَةٌ فَهِيَ

دیگو یا تونے اُس کو عضد یعنے بازو و یار (یہ سب تفسیریں ابن عباسؓ سے منقول ہیں) اور دوسرے کہا عقدۃ کا معنے یہ کہ زبان سے کوئی حرف یا تے یا فے نہ نکل سکے

عُقْدَةٌ اَزْرِيْ ظَهْرِيْ فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تَاْنِيْثُ الْاَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ يُقَالُ

ازری یعنے میری پیٹھ فیسحتکم یعنے تم کو ہلاک کرے مثلی امثل کی مونث ہے یعنے تمہارا دین خراب کرنا چاہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں

خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِيْ

خذ المثلی خذ الامثل یعنے اچھی روش اچھا طریقہ سنبھال ثم ائتوا صفا یعنے قطار باندھ کر آؤ عرب لوگ کہتے ہیں آج تو صف میں گیا یا نہیں یعنے نماز کے مقام میں

يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ

فاوجس یعنے موسیٰ کا دل ڈرنے لگا خیفۃ کی اصل خوفۃ تھی واو بوجہ کسرۂ ما قبل کے یے سے بدل دی گئی فی جذوع النخل یعنے

عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهٗ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهٗ لَنُذْرِيَنَّهُ الضِّحُ

علی جذوع النخل خطبك یعنے تیرا حال مساس مصدر ہے کہتے ہیں ماسّہ مساسًا لا مساس یعنے تجھ کو کوئی نہ چھوئے نہ تو کسی کو چھوئے لننسفنہ یعنے

الْحَرُّ قُصِّيْهِ اتَّبِعِيْ اَثَرَهٗ وَقَدْ يَكُوْنُ اَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ

ہے یعنے گرمی قصیہ یعنے اُس کے پیچھے پیچھے چلی جا کبھی قص کا معنے بات کا بیان کرنا اسی سے ہے (سورہ یوسف میں) نحن نقص علیك عن جنب اور

بُعْدٍ وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا تَنِيَا لَا تَضْعُفَا يَبَسًا يَابِسًا

عن جنابۃ اور عن اجتناب سب کا معنے ایک ہے یعنے دور سے مجاہد نے کہا علی قدر یعنے وعدے پر لا تنیا یعنے سستی نہ کرو یبسا یا بسا

مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا اَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى صَنَعَ

من زینۃ القوم یعنے زیور میں سے جو بنی اسرائیل نے فرعون والوں سے مانگ کر لیے تھے فقذفتھا یعنے میں نے اُس کو ڈالدیا القی یعنے بنایا

فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهٗ اَخْطَاَ الرَّبَّ اَنْ لَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ

فنسی اس کا مطلب یہ ہے کہ سامری اور اُس کے لوگ کہتے ہیں موسیٰ نے غلطی کی جو اس بچھڑے کو خدا نہ سمجھ کر دوسری جگہ چلدیا الا یرجع الیھم قولا یعنے وہ بچھڑا اُن کی بات

بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاِذَا

علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہونچا وہاں



هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ

تو جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا کہنے لگے آؤ اچھے بھائی

وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ

اچھے پیغمبر اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن ابی علی نے بھی انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا باب

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے اور (سورۂ نساء میں) اللہ نے موسیٰ سے بولکر باتیں کیں ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے

بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ رَأَيْتُ مُوْسٰى

انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو دیکھا

وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ

وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سرخ رنگ

أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيْمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءَيْنِ فِيْ أَحَدِهِمَا

کے آدمی ہیں ایسے تر و تازہ صاف پاک جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور ابراہیم کی سب اولاد میں زیادہ مشابہ ہوں پھر دو پیالے لائے گئے ایک میں

لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ أَخَذْتَ

دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس وقت (فرشتوں نے) مجھ سے کہا تم نے فطرت پر عمل کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے)

الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو العالیہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے تمہارے پیغمبر کے چچا زاد بھائی یعنی عبداللہ بن

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

عباس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متے (پیغمبر) سے بہتر ہوں

وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيْهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوْسٰى آدَمُ طُوَالٌ

راوی نے یونس کے والد کا نام متے بیان کیا اور آپ نے معراج کی شب کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰ تو گندمی رنگ دراز تھے

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَقَالَ عِيْسٰى جَعْدٌ مَرْبُوْعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ

(دبلے) جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ گھونگھر بال والے میانہ قامت آدمی تھے اور آپ نے مالک فرشتے کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ



الدجال حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین حدثنا ایوب السختیانی عن ابن

ہے اور دجال کا ذکر کیا ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے اُنھوں نے عبد اللہ بن سعید بن

سعید بن جبیر عن ابیہ عن ابن عباس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ وجدھم

جبیر سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود لوگون کو دیکھا

یصومون یوما یعنی عاشوراء فقالوا ھذا یوم عظیم وھو یوم نجی اللہ فیہ موسی و

وہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ نے موسے کو نجات دی اور

اغرق آل فرعون فصام موسی شکرا للہ فقال انا اولی بموسی منھم فصامہ وامر بصیامہ

فرعون کو ڈبا دیا تو موسے نے شکریہ کے طور پر اس دن روزہ رکھا آپ نے (یہ سنکر) فرمایا مین اُن سے زیادہ موسیٰ سے تعلق رکھتا ہون پھر آپ نے

باب قول اللہ تعالی وواعدنا موسی ثلثین لیلۃ واتممناھا بعشر فتم میقات ربہ

باب اللہ تعالی کا (سورہ اعراف مین) فرمانا ہمنے موسیٰ سے تیس رات کا ٹھیرا ؤ کیا اور دس راتین اور بڑھا کر چالیس راتین اُس کے مالک کی میعاد کی

اربعین لیلۃ وقال موسی لاخیہ ھرون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل

پوری کردین اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم مین میرے خلیفہ رہو اور نرمی کرتے رہنا بدمعاشون کے طریق پر مت

المفسدین ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی

چلنا اور جب موسیٰ ہمارے ٹھیرائے ہوئے وقت پر (ایک چلہ کے بعد) آیا اور اسکو مالک پروردگار نے اُس سے باتین کین تو کہنے لگا پروردگار مجھکو

الی قولہ وانا اول المؤمنین یقال دکہ زلزلہ فدکتا فدککن جعل الجبال کالواحدۃ

مجھ کو ہرگز نہین دیکھ سکیگا اخیر آیت وانا اول المؤمنین تک عرب لوگ کہتے ہین دکہ یعنی اُس کو ہلا دیا ف اسی سے ہے (سورہ حاقہ مین) فدکتا دکۃ واحدۃ تثنیہ کا

کما قال اللہ عز وجل ان السموت والارض کانتا رتقا ولم یقل کن رتقا ملتصقتین

ان السموت والارض کانتا رتقا اور یون نہین فرمایا کن رتقا بصیغہ جمع حالانکہ قیاس یہی چاہتا تھا ف۲ رتقا کا معنے جڑے ہوئے ملے ہوئے

اشربوا ثوب مشرب مصبوغ قال ابن عباس انبجست انفجرت واذ نتقنا الجبل رفعنا

ف۳ اشربوا جو سورہ بقرہ میں ہے (اس شرب سے نکلا ہے جو رنگنے کے معنون مین آتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہین ثوب مشرب یعنی کپڑا رنگا ہوا (سورۂ اعراف مین) نتقنا کا معنے ہم نے اٹھایا

حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید رض

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عمرو بن یحیی سے اُنھوں نے اپنے والد یحیی بن عمارہ سے اُنھون نے ابو سعید خدری سے

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائینگے سب سے پہلے مجھکو ہوش آئیگا

فاذا انا بموسی اخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جوزی بصعقۃ

مین کیا دیکھونگا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہین اب معلوم نہین اُن کو مجھ سے پہلے ہوش آجائیگا یا بیہوش ہی نہ ہونگے اسلئے کہ طور پر بیہوش ہو چکے

هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ

ہارون پیغمبر ہیں جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کرو میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے جواب دیا کہنے لگے آؤ اچھے بھائی

وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ اَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ

اچھے پیغمبر اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن ابی علی نے بھی انس سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا باب

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے اور (سورۂ نساء میں) اللہ نے موسیٰ سے بولکر باتیں کیں ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے

ابْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ رَاَيْتُ مُوْسٰى

اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو دیکھا

وَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى فَاِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ

وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سرخ رنگ

اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ فِيْ اَحَدِهِمَا

کے آدمی ہیں ایسے تر و تازہ صاف پاک) جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور ابراہیم سے اُن کی سب اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں (سب پیغمبروں سے) پھر دو پیالے

لَبَنٌ وَفِي الْاٰخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ اَخَذْتَ

دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لیکر پی لیا اُس وقت (فرشتوں نے ف۲ مجھ سے کہا تم نے فطرت پر عمل کیا دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے)

الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی ف۳ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ

کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے کہا میں نے ابو العالیہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے تمہارے پیغمبر کے چچا زاد بھائی یعنی عبداللہ بن

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

عباس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متے (پیغمبر) سے بہتر ہوں ف۴

وَنَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيْهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى اٰدَمُ طُوَالٌ

راوی نے یونس کے والد کا نام لے کر بیان کیا ف۵ اور آپ نے معراج کی شب کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰ تو گندمی رنگ دراز قد

كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَقَالَ عِيْسٰى جَعْدٌ مَّرْبُوْعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ

(میانہ) تھے جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ گھونگر بال والے میانہ قامت آدمی تھے اور آپ نے مالک فرشتے کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ



الدَّجَّالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ

ہے اور دجال کا ذکر کیا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ

جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود لوگوں کو دیکھا

يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ فِيهِ مُوسٰى وَ

وہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ نے موسے کو نجات دی اور

أَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسٰى شُكْرًا لِلّٰهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

فرعون کو ڈبا دیا تو موسے نے شکریہ کے طور پر اس دن روزہ رکھا آپ نے (یہ سنکر) فرمایا میں اُن سے زیادہ موسیٰؑ سے تعلق رکھتا ہوں پھر آپ نے

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَاعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں) فرمانا ہمنے موسیٰؑ سے تیس رات کا ٹھیراؤ کیا اور دس راتیں اور بڑھا کر چالیس راتیں اُس کے مالک کی میعاد کی

أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسٰى لِأَخِيهِ هٰرُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ

پوری کردیں اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میرے خلیفہ رہو اور نرمی کرتے رہنا بدمعاشوں کے طریق پر مت

الْمُفْسِدِينَ وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي

چلنا اور جب موسیٰ ہمارے ٹھیرائے ہوئے وقت پر (ایک چلہ کے بعد) آیا اور اسکو مالک پروردگار نے اُس سے باتیں کیں تو کیا کہنے لگا پروردگار مجھکو

إِلٰى قَوْلِهِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ يُقَالُ دَكَّهُ زَلْزَلَهُ فَدُكَّتَا فَدُكِكْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ

مجھکو ہرگز نہیں دیکھ سکیگا اخیر آیت وانا اول المؤمنین تک عرب لوگ کہتے ہیں دکہ یعنی اُس کو ہلا دیا ف اسی طرح (سورہ حاقہ میں) فدکتا دکۃ واحدۃ تثنیہ کا

كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ

ان السموٰت والارض کانتا رتقا اور یوں نہیں فرمایا کن رتقا بصیغہ جمع (حالانکہ قیاس یہی چاہتا تھا) ف رتقا کا معنے جڑے ہوئے ملے ہوئے

أُشْرِبُوا ثَوْبٌ مُشْرَبٌ مَصْبُوغٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا

ف اشربوا جو سورہ بقرہ میں ہے اُس کا معنی ... عرب لوگ کہتے ہیں ثوب مشرب یعنی کپڑا رنگا ہوا (سورہ اعراف میں) نتقنا کا معنے اُٹھایا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائینگے سب سے پہلے مجھکو ہوش آئیگا

فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ

میں کیا دیکھوں گا موسیٰؑ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں اُن کو مجھ سے پہلے ہوش آجائیگا یا بیہوش ہی نہ ہونگے اسلئے کہ طور پر بیہوش ہوچکے

الطور حدثنی عبد اللہ بن محمد الجعفی حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ہمام

سنے ف مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے ہمام سے

عن ابی ہریرۃ رض قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم

انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے (سلوی کا گوشت سینت کر نہ رکھتے) تو گوشت کبھی

ولولا حواء لم تخن انثی زوجها الدهر باب طوفان من السیل یقال للموت

سڑتا اور جو حوا نہ ہوتیں (حضرت آدم سے دغا نہ کرتیں) تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی چوری نہ کرتی (سورۂ اعراف میں جو آیا ہے) وارسلنا علیہم الطوفان طوفان سے مراد

الکثیر طوفان القمل الحمنان یشبه صغار الحلم حقیق حق سقط کل من ندم فقد سقط

پانی کی بہیا ہے اور بہت مری پڑنے کو بھی طوفان کہتے ہیں قمل سے مراد چیچڑی ہے جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے (گوچڑی) حقیق کا معنے حق اور لازم سقط فی ایدیہم

فی یده

حدیث الخضر مع موسی علیهما السلام

فی یدہ

خضر اور موسےٰ علیہما السلام کا قصہ

حدثنا عمرو بن محمد حدثنا یعقوب بن ابراهیم قال حدثنی ابی عن صالح عن

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے صالح بن کیسان سے

ابن شهاب ان عبید الله بن عبد الله اخبره عن ابن عباس انه تماری هو والحر بن قیس

انھوں نے ابن شہاب سے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا انھوں نے کہا عبد اللہ بن عباس اور حر بن قیس فزاری نے جھگڑا کیا اس باب میں

الفزاری فی صاحب موسی قال ابن عباس هو خضر فمر بهما ابی بن کعب فدعاه ابن عباس

کہ موسیٰ جن کے پاس گئے تھے ان کا ساتھی (جو کشتی میں سوار ہوا ایک بچے کو مارا ایک دیوار سیدھی کی) کون تھا ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت خضر تھے اتنے میں ابی

فقال انی تماریت انا وصاحبی هذا فی صاحب موسی الذی سال السبیل الی لقیه

کہنے لگے مجھ میں اور میرے ان دوست (حر بن قیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کے وہ ساتھی کون تھے جن سے موسیٰ نے ملنا چاہا تھا کیا تم نے

هل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یذکر شانه قال نعم سمعت رسول الله صلی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے آپ اس کا کچھ ذکر کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

الله علیه وسلم یقول بینما موسی فی ملأ من بنی اسرائیل جاءه رجل فقال هل تعلم احدا

آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم کسی ایسے شخص کو

اعلم منک قال لا فاوحی الله الی موسی بلی عبدنا خضر فسال موسی السبیل الیه

بھی جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو انھوں نے کہا نہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی بھیجی ہمارا بندہ خضر تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے ان تک پہنچنے کی

فجعل له الحوت آیة وقیل له اذا فقدت الحوت فارجع فانک ستلقاه فکان یتبع

دعا کی ایک مچھلی کو واسطے ان کے نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب تم مچھلی گم ہو جائے (دریا میں چلدی) تو پیچھے لوٹ آ خضر وہیں ملینگے خیر موسےٰ برابر

الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا

چلتے رہے اُس مچھلی کے انتظار میں تھے کہاں وہ سمندر میں غائب ہو جاتی ہے چلتے چلتے اُن کے خادم (یوشع) نے اُن سے کہا اجی دیکھو جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تو (وہاں عجب معاملہ

أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا

شیطان ہی نے مجھکو اُسکا ذکر کرنا بھلا دیا موسیٰ نے یہ سنکر کہا واہ (ہمارا مطلب) ہم تو اسی فکر میں تھے پھر دونوں (موسیٰ اور یوشع) باتیں کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر

فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

لوٹے وہاں خضر سے ملاقات ہوئی اور وہ معاملہ گذرا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے کہا میں نے ابن عباس رضی سے کہا

عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ

نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے

إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُنہوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ف ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ

سے کہ موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے کسی نے اُن سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ علم رکھتا ہے اُنہوں نے کہا میں اللہ ان پر خفا ہوا

إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ

کیونکہ اُنہوں نے اُس کا علم اللہ پر نہیں رکھا (یوں نہیں کہا کہ اللہ جانتا ہے) اللہ نے فرمایا میرا ایک بندہ (خضر) وہاں ہے جہاں دو دریا (فارس اور روم کے) ملے ہیں وہ

لِي بِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا

مجھے اُس تک کون پہونچائیگا اور کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا میں کیونکر اُس تک پہونچوں ارشاد ہوا ایک مچھلی (مردہ نمک لگی ہوئی) لیکر پٹاری میں رکھ لے

فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ ثَمَّهْ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ

جس جگہ یہ مچھلی گم ہو جائے (زندہ ہو کر دریا میں چلدے) خضر وہیں ملیگا خیر موسیٰ نے ایسا ہی کیا ایک نمک لگی ہوئی مچھلی لیکر پٹاری میں رکھی اور اپنے خادم یوشع

هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ

ابن نون کو ساتھ لیکر چلے جب صخرہ پر پہونچے تو دونوں نے اپنا سر ٹکا دیئے) موسیٰ سو گئے لیکن یوشع جاگتے رہے) مچھلی تڑپی

الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ

اور تڑپ کر سمندر میں گری اور دریا میں چلتی ہوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پانی کی روانی اُس پر سے روک دی

الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا

پانی ایک طاق کی طرح اُس پر بن گیا راوی نے طاق کی وضع بتلائی خیر موسیٰ اور یوشع پھر چلتے ایک دن رات میں سے باقی رہا تھا

ويومهما حتى إذا كان من الغد قال لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا

چلتے رہے جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ نے یوشع سے کہا ابھی ہمارا ناشتا تو لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک کر چور ہو گئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا

ولم يجد موسى النصب حتى جاوز حيث أمره الله قال له فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة

موسیٰ کو تھکن اسی وقت معلوم ہوئی جب اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا اللہ نے حکم دیا تھا یوشع نے کہا (جناب والا) ملاحظہ فرمائیے جب ہم

فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا

تو میں مچھلی کا کہنا ہی بھول گیا شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا مچھلی نے عجیب طور سے دریا کی راہ لی (آنحضرت ﷺ نے فرمایا)

فكان للحوت سربا ولهما عجبا قال له موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا

مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰ اور یوشع کو تعجب ہوا موسیٰ نے کہا ابھی ہم تو اسی فکر میں تھے (کہ مچھلی کہاں نکل بھاگی ہے) اور دونوں باتیں کرتے

رجعا يقصان آثارهما حتى انتهيا إلى الصخرة فإذا رجل مسجى بثوب فسلم موسى فرد

ہوئے اپنے قدموں کے نشان پر لوٹے جب پتھر پر پہنچے وہاں ایک شخص دیکھا کپڑا لپیٹے ہوئے (وہی حضرت خضر تھے) موسیٰ نے اس کو

عليه فقال وأنى بأرضك السلام قال أنا موسى قال موسى بني إسرائيل قال نعم أتيتك

سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تیرے ملک میں سلام کی رسم کہاں ہے موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے

لتعلمني مما علمت رشدا قال يا موسى إني على علم من علم الله علمنيه الله لا تعلمه وأنت

تم کو جو عمدہ (ہدایت کی) باتیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھ کو بھی سکھلا دو ف خضر نے کہا اللہ نے ایک طرح کا علم مجھ کو سکھلایا ہے جس کو تم (اس طرح سے) نہیں جانتے

على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه قال هل أتبعك قال إنك لن تستطيع معي

ف اور تم کو دوسری طرح کا علم سکھلایا ہے جس کو میں (تمہاری برابر) نہیں جانتا خیر موسیٰ نے کہا اب مطلب کی بات سنو میں تمہارے ساتھ رہ سکتا

صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا إلى قوله أمرا فانطلقا يمشيان على ساحل

ہو سکیگا بات یہ ہے کہ جس چیز کی پوری حقیقت تم کو معلوم نہ ہو تم اس پر کیسے خاموش ہو گے (ضرور پوچھ بیٹھو گے) اخیر آیت امرا تک آخر موسیٰ اور خضر دونوں

البحر فمرت بهما سفينة كلموهم أن يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوه بغير نول فلما

چلے سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے ایک کشتی ادھر سے گذری انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہم کو سوار کر لو کشتی والوں نے خضر کو پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا جب موسیٰ

ركبا في السفينة جاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة أو نقرتين

اور خضر دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں ماریں

قال له الخضر يا موسى ما نقص علمي وعلمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا

خضر نے کہا موسیٰ میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی لیا ہے جتنا اس چڑیا نے

العصفور بمنقاره من البحر إذ أخذ الفأس فنزع لوحا قال فلم يفجأ موسى إلا و

اپنی چونچ سے پانی لیا اس کے بعد خضر نے کیا کیا ایک کلہاڑی لی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ موسیٰ

قد قلع لوحا بالقدوم فقال له موسى ما صنعت قوم حملونا بغير نول عمدت إلى

تو خضر نے ایک تختہ بسولے سے نکال ڈالا جب تو موسیٰ (سے رہا نہ گیا) کہنے لگے واہ ان لوگوں نے تو ہم پر احسان کیا بن کرایہ ہم کو سوار کر لیا تم نے اُن کی کشتی ہی

سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع

کو توڑ ڈالا جس کا یہی ہے کہ اُسی میں جو بیٹھے) اُن کے ڈبا دینے کی فکر کی کشتی پھاڑ ڈالی بھائی تم نے یہ بڑا ناجائز کام کیا خضر نے کہا میں تو پہلے ہی تم سے کہہ

معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا فكانت الأولى من

موسیٰ نے معذرت کی کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو اور میرا کام مشکل نہ بناؤ اور تھا بھی یہی موسیٰ سے پہلا سوال بھولے ہی سے کیا

موسى نسيانا فلما خرجا من البحر مروا بغلام يلعب مع الصبيان فأخذ الخضر

تھا (اُن کو اپنی شرط کا خیال نہیں رہا تھا) جب دونوں سمندر سے (خشکی میں) اُترے تو راہ میں ایک لڑکا دیکھا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے

برأسه فقلعه بيده هكذا وأومأ سفيان بأطراف أصابعه كأنه يقطف شيئا فقال

اُس کا سر تھاما اور اس طرح اکھیڑ ڈالا سفیان نے انگلیوں کی نوک سے اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اُچک لیتے ہیں موسیٰ نے کہا واہ جی

له موسى أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال ألم أقل لك إنك

واہ تم نے ناحق ایک بے قصور جان کا خون کیا یہ تو بری حرکت کی خضر نے کہا میں تو (پہلے ہی) کہہ چکا تھا تم سے میرے

لن تستطيع معي صبرا قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني

ساتھ صبر نہیں ہو سکنے کا موسیٰ نے کہا اگر اب کے میں کوئی بات پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک تمہارا عذر معقول ہے

عذرا فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قرية استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا

خیر پھر دونوں چلے ایک بستی والوں پر پہونچے اُن سے کھانا مانگا (بھوکے تھے) اُنہوں نے کھانا نہ دیا (اتفاق سے) اُس بستی میں ایک دیوار

فيها جدارا يريد أن ينقض مائلا أومأ بيده هكذا وأشار سفيان كأنه يمسح شيئا

دیکھی جو جھک کر اب گرنے ہی کو تھی خضر نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی سفیان نے یہ اشارہ اس طرح بتلایا جیسے کوئی

إلى فوق فلم أسمع سفيان يذكر مائلا إلا مرة قال قوم أتيناهم فلم يطعمونا ولم

اوپر کی طرف ہاتھ پھیرائے علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان سے جھک کر کا لفظ (اس حدیث میں) ایک ہی بار سنا پھر موسیٰ نے کہا کیا خوب

يضيفونا عمدت إلى حائطهم لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق بيني وبينك

کھانا تک نہ دیا نہ مہمانی کی تم کو کیا پڑی تھی خواہ مخواہ اُن کی دیوار درست کر دی اچھی مزدوری لیکر کام کرنا تھا خضر نے کہا بس بس ہماری تمہاری

سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه صبرا قال النبي صلى الله عليه وسلم وددنا أن

جدائی کی گھڑی آن پہونچی اب میں جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا اُن کی حقیقت تم سے کہے دیتا ہوں پھر اُنہوں نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف

موسى كان صبر فقص الله علينا من خبرهما قال سفين قال النبي صلى الله عليه وسلم

ہم کو آرزو رہ گئی کاش موسیٰ صبر کرتے تو اور بھی کیفیتیں اُن کی ہم سے بیان کی جاتیں سفیان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



يرحم الله موسى لو كان صبر يقص علينا من أمرهما وقرأ ابن عباس أمامهم ملك يأخذ كل

اللہ موسیٰ پر رحم کرے اگر صبر کرتے تو اور اسرار بھی ہم سے بیان فرماتے ابن عباسؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے وکان امامہم ملک یأخذ کل

سفينة صالحة غصبا وأما الغلام فكان كافرا وكان أبواه مؤمنين ثم قال لي سفيان

سفینۃ صالحۃ غصبا ف وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا کافر تھا اس کے ماں باپ ایماندار تھے علی بن مدینی نے کہا سفیان نے مجھ سے کہا

سمعته منه مرتين وحفظته منه قيل لسفيان حفظته قبل أن تسمعه من عمرو

میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو بار سنی اور یاد کر لی لوگوں نے سفیان سے پوچھا عمرو سے جو تم نے یہ حدیث سنی اس سے پیشتر

أو تحفظته من إنسان فقال ممن أتحفظه ورواه أحد عن عمرو غيري سمعته منه

بھی تم نے کسی اور سے سنکر یہ حدیث یاد کر لی تھی انہوں نے کہا میں اور کس سے سنکر یاد کرتا اور میرے سوا اور کسی نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث روایت

مرتين أو ثلاثا وحفظته منه حدثنا محمد بن سعيد الأصبهاني أخبرنا ابن المبارك

دو یا تین بار سنی اور یاد رکھی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

عن معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنما سمي

انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ان کا نام

الخضر أنه جلس على فروة بيضاء فإذا هي تهتز من خلفه خضراء باب حدثني

خضر اسلئے ہوا وہ ایک سوکھی زمین پر بیٹھے جہاں سبزی کا نام نہ تھا جب وہ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگی ف باب ف مجھ سے

إسحق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه أنه سمع أبا هريرة رض

اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا

يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قيل لبني إسرائيل ادخلوا الباب سجدا و

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا (بیت المقدس میں) سجدہ (رکوع) کرتے ہوئے گھسو

قولوا حطة فبدلوا فدخلوا يزحفون على أستاههم وقالوا حبة في شعرة حدثني

اور کہتے جاؤ حطۃ (گناہ معاف ہوں) انہوں نے بدل دیا سجدہ کے بدلے چوتڑوں پر گھسٹتے اور حطۃ کے بدلے حبۃ فی شعرۃ کہتے گھسے ف مجھ سے

إسحق بن إبراهيم حدثنا روح بن عبادة حدثنا عوف عن الحسن ومحمد وخلاس

اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے انہوں نے امام حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس سے

عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن موسى كان رجلا حييا

غرض ان تینوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ پیغمبر بڑے شرم والے

ستيرا لا يرى من جلده شيء استحياء منه فآذاه من آذاه من بني إسرائيل فقالوا

بدن ڈھانپنے والے تھے ان کے بدن کا کوئی حصہ ف شرم کی وجہ سے کوئی نہ دیکھ سکتا بنی اسرائیل کے بعض لوگوں نے ان کو ستایا کہنے لگے موسیٰ

مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ

جو اس قدر اپنا بدن چھپاتے ہیں تو اس میں کوئی عیب ضرور ہے یا تو برص ہے (کوڑھ) یا فتق یا اور کوئی بیماری　اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا

أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا

کہ موسیٰ کی بے عیبی کھلجائے ایک روز ایسا اتفاق ہوا موسیٰ اکیلے تھے اُنھوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر (ننگے) نہانا شروع کیا　جب

فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ

نہا چکے اور پتھر پر سے کپڑے لینے لگے تو پتھر (بقدرت الٰہی) اُن کے کپڑے لیکر بھاگا موسیٰ نے عصا سنبھالی　اور پتھر کے پیچھے چلے

فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ

کہتے جاتے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے　وہ پتھر (تھما ہی نہیں) بنی اسرائیل کے لوگ جہاں تھے وہاں پہونچکر تھما اُنھوں نے موسیٰ کو ننگا دیکھ لیا اللہ کی مخلوق

مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا

میں بہت اچھے جو عیب وہ لگاتے تھے اُن سے پاک صاف　موسیٰ نے اپنے کپڑے لیکر پہنے　اور پتھر کو عصا سے مارنا شروع

بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يَا

کیا خدا کی قسم پتھر میں اُن کی مار کے نشان موجود ہیں　تین یا چار　یا پانچ اس آیت کا جو سورۂ احزاب میں ہے ایمان

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ

والو اُن لوگوں کی طرح مت ہو جنھوں نے موسیٰ کو ستایا (اُن پر طوفان جوڑی) پھر اللہ نے اُن کے طوفان سے موسیٰ کو پاک کر دیا اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرودار

وَجِيهًا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ

تھے یہی مطلب ہے　ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے　اُنھوں نے اعمش سے　کہا میں نے　ابو وائل سے سُنا وہ

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رض قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ

کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسعود سے سُنا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی جنگ میں) لوٹ کا کچھ مال بانٹا عرب کے بعضے سرداروں کو زیادہ

مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ

اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کر دیا آپ غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر میں نے

الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

غصہ پایا پھر فرمایا اللہ موسیٰ　پیغمبر پر　رحم کرے اُن کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی　لیکن اُنھوں نے　صبر کیا

بَابٌ يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَهُمْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ وَلِيُتَبِّرُوا لِيُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا مَا غَلَبُوا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہ اپنے بتوں کا پوجا کر رہے تھے (اسی سورت میں) متبر کا معنے تباہی نقصان (سورۂ بنی اسرائیل میں)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

ہم سے　یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے اُنھوں نے یونس سے اُنھوں نے ابن شہاب سے　اُنھوں نے ابوسلمہ بن　عبدالرحمٰن سے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي

کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیلو کے پھل چن رہے تھے

الْكَبَاثَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ قَالُوْا

آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھکر چنو (وہ پختہ) اور مزیدار ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا

اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا بَابٌ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

کیا آپ نے (جنگل میں) بکریاں چرائی ہیں (جب تو پیلو کے پھلوں کی ایسی شناخت آپ کو ہے جو سوا جنگل والوں کے اوروں کو نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً الْاٰيَةَ قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ

اللہ تم کو ایک گائے کاٹنے کا حکم دیتا ہے اخیر آیت تک ابو العالیہ نے کہا ف ۲ (اسی سورت میں) عوان کا معنے بچھیری اور بوڑھی کے بیچ میں یعنے ادھیڑ

وَالْهَرِمَةِ فَاقِعٌ صَافٍ لَّا ذَلُوْلٌ لَّمْ يُذِلْهَا الْعَمَلُ تُثِيْرُ الْاَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُوْلٍ تُثِيْرُ الْاَرْضَ

فاقع کا معنے صاف لا ذلول کا معنے کام کاج سے وہ ذلیل نہیں ہوئی تثیر الارض کا یہ مطلب

وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِّنَ الْعُيُوْبِ لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ

وہ محنت والی گائے نہیں ہے جو زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی کا کام کرتی ہو مسلمۃ کا معنے عیبوں سے پاک شیۃ کا معنے سفید داغ صفراء کا معنے سیاہ کریں تو

صَفْرَاءُ كَقَوْلِهٖ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ فَادّٰرَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ بَابُ وَفَاةِ مُوْسٰى وَذِكْرِهٖ بَعْدُ

جیسے (سورہ والمرسلات میں) جمالات صفر ہے یعنے کالے اونٹ فادّٰرأتم کا معنے تم نے اختلاف کیا باب موسیٰ کی وفات اور وفات کے بعد کا حال

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں

اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهٗ

نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل) موسیٰ پیغمبر کے پاس بھیجے گئے جب وہ آئے تو

صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ

موسیٰ نے اُن کو (آدمی سمجھکر) ایک طمانچہ جڑا (اُنکی آنکھ پھوٹ گئی) وہ پروردگار کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا تو نے مجھکو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا

لَهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِمَا غَطَّتْ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا

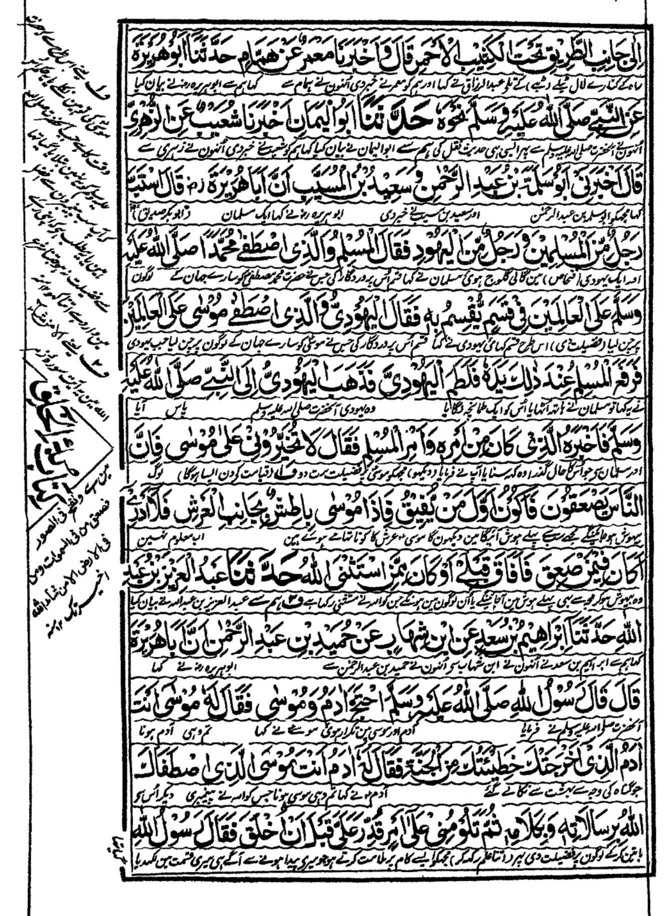
ایک بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھے جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس وہ زندہ رہیگا (عزرائیل آئے اور پروردگار کا یہ پیام پہنچایا) موسیٰ نے عرض کیا پروردگار

قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ قَالَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً

پھر اس کے بعد کیا ہوگا فرمایا پھر مرنا ہے (غرض ہر جاندار کے لیے موت لازمی ہے) ف ۳ موسیٰ نے عرض کیا تو پھر ابھی سہی (اگر لاکھ برس جیے تو کیا فائدہ آخر مرنا)

بِحَجَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ

ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تو تمکو موسیٰ کی قبر بتا دیتا



إلى جانب الطريق تحت الكثيب الأحمر قال وأخبرنا معمر عن همام حدثنا أبو هريرة

راہ کے کنارے لال ٹیلے (ٹبے) کے تلے عبدالرزاق نے کہا اور ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے کہا ہم سے ابوہریرہ رضی نے بیان کیا

عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب أن أبا هريرة رض قال استب

کہا مجھکو ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے خبر دی ابوہریرہ رضی نے کہا ایک مسلمان (ابوبکر صدیق)

رجل من المسلمين ورجل من اليهود فقال المسلم والذي اصطفى محمدا صلى الله عليه

اور ایک یہودی (فنحاص) میں گالی گلوج ہوئی مسلمان نے کہا قسم اُس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ کو سارے جہان کے لوگوں

وسلم على العالمين في قسم يقسم به فقال اليهودي والذي اصطفى موسى على العالمين

پر چن لیا (فضیلت دی) اس طرح قسم کھائی یہودی نے کہا قسم اُس پروردگار کی جس نے موسیٰ کو سارے جہان کے لوگوں پر چن لیا جب یہودی

فرفع المسلم عند ذلك يده فلطم اليهودي فذهب اليهودي إلى النبي صلى الله عليه

نے یہ کہا تو مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اُس کو ایک طمانچہ لگایا وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

وسلم فأخبره الذي كان من أمره وأمر المسلم فقال لا تخيروني على موسى فإن

اور مسلمان سے جو اُس کا حال گذرا وہ کہہ سنایا آپ نے فرمایا (دیکھو) مجھکو موسیٰ پر فضیلت مت دو (قیامت کے دن ایسا ہوگا) لوگ

الناس يصعقون فأكون أول من يفيق فإذا موسى باطش بجانب العرش فلا أدري

بیہوش ہوجائینگے مجھے سب سے پہلے ہوش آئیگا میں دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں

أكان فيمن صعق فأفاق قبلي أو كان ممن استثنى الله حدثنا عبد العزيز بن عبد

وہ بیہوش ہوکر مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آجائینگے یا اُن لوگوں میں ہونگے جن کو اللہ نے مستثنیٰ رکھا ہے ف ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا

الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے ابوہریرہ رضی نے کہا

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتج آدم وموسى فقال له موسى أنت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ میں تکرار ہوئی موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو نا

آدم الذي أخرجتك خطيئتك من الجنة فقال له آدم أنت موسى الذي اصطفاك

جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو نا جس کو اللہ نے پیغمبری دیکر اُس کی

الله برسالاته وبكلامه ثم تلومني على أمر قدر علي قبل أن أخلق فقال رسول الله

باتیں کرکے لوگوں پر فضیلت دی پھر (اتنا علم رکھ کر) مجھکو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدا ہونے سے آگے ہی میری قسمت میں لکھدیا

ف فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله



صلى الله عليه وسلم فحج آدم موسى مرتين حدثنا مسدد حدثنا حصين بن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یوں فرمایا آدم موسیٰ پر غالب آئے ف ۱ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن نمیر نے

نمير عن حصين بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض قال خرج علينا

انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم يوما قال عرضت على الامم ورأيت سوادا كثيرا سد

علیہ وسلم ہمپر برآمد ہوئے فرمانے لگے (دوسرے پیغمبروں کی) امتیں مجھ کو بتلائی گئیں میں نے ایک بڑا گروہ (آدمیوں کا) دیکھا جسنے آسمان کا

الافق فقيل هذا موسى في قومه باب قول الله تعالى وضرب الله مثلا للذين

کنارہ ڈھانک لیا تھا مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اپنی امت کو ساتھ لیے ہوئے ف ۲ باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ تحریم میں) فرمانا اللہ نے ایمان والوں

آمنوا امرأة فرعون الى قوله وكانت من القانتين حدثنا يحيى بن جعفر حدثنا

کے لیے فرعون کی جورو (آسیہ) کی مثال دی اخیر سورت وکانت من القانتین تک ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے

وكيع عن شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة الهمداني عن ابي موسى رض قال قال رسول الله صلى

وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابو موسیٰ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الله عليه وسلم كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء الا آسية امرأة فرعون

مردوں میں تو بہت سے کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں دو ہی کمال کو پہونچیں ایک آسیہ فرعون کی بی بی

ومريم بنت عمران وان فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام

دوسری مریم عمران کی بیٹی اور عائشہ رض کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر

باب ان قارون كان من قوم موسى الآية لتنوء لتثقل قال ابن عباس اولي

باب (قارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ قصص میں) فرمانا قارون موسیٰ کی قوم (یعنے بنی اسرائیل میں سے) تھا اخیر آیت تک ف ۴ لتنوء

القوة لا يرفعها العصبة من الرجال يقال الفرحين المرحين ويكأن الله مثل ألم

جو اولی القوۃ ہیں اس کا معنے یہ کہ مردوں کی ایک جماعت اس کی کنجیاں نہ اٹھا سکتی تھی ف ۵ فرحین کا معنے اترانے والے مغرور ناشکر ویکأن کے معنے کیا

تر ان الله يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر ويوسع عليه ويضيق باب والى مدين

تو نہیں دیکھتا یبسط یعنے روزی کی کشایش کرتا ہے یقدر تنگ کرتا ہے باب (حضرت شعیب کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) فرمانا ہم

اخاهم شعيبا الى اهل مدين لان مدين بلد ومثله واسأل القرية واسأل العير

نے مدین کی طرف شعیب کو بھیجا یعنے مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر ہے (بحر قلزم پر) اس کی مثال جیسے (سورۂ یوسف میں) فرمایا واسأل القریۃ

يعني اهل القرية واهل العير وراءكم ظهريا لم يلتفتوا اليه يقال اذا لم يقض حاجته

یعنے بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لے ظہریا یعنے اُدھر پیٹھ پیچھے ڈال دیا عرب لوگ جب اُنکا کام نہ نکلے تو کہتے



ظهرت حاجتي وجعلتني ظهريا قال الظهري أن تأخذ معك دابة أو وعاء تستظهر

به مكانتهم ومكانهم واحد يغنوا يعيشوا يأيس يحزن آسى أحزن وقال الحسن

إنك لأنت الحليم يستهزءون به وقال مجاهد ليكة الأيكة يوم الظلة إظلال

الغمام العذاب عليهم باب قول الله تعالى وإن يونس لمن المرسلين إلى قوله

فمتعناهم إلى حين وهو مليم قال مجاهد مذنب المشحون الموقر فلولا أنه كان من

المسبحين الآية فنبذناه بالعراء بوجه الأرض وهو سقيم وأنبتنا عليه شجرة

من يقطين من غير ذات أصل الدباء ونحوه وأرسلناه إلى مائة ألف أو يزيدون

فآمنوا فمتعناهم ولا تكن كصاحب الحوت إذ نادى وهو مكظوم كظيم وهو مغموم

حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني الأعمش عن أبي وائل

عن عبد الله رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقولن أحدكم إني خير من

يونس زاد مسدد يونس بن متى حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن

قتادة عن أبي العالية عن ابن عباس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما ينبغي

لعبد أن يقول إني خير من يونس بن متى ونسبه إلى أبيه حدثنا يحيى بن



بكير عن الليث عن عبد العزيز بن ابي سلمة عن عبد الله بن الفضل عن الاعرج عن ابي هريرة
قال بينما يهودي يعرض سلعته اعطي بها شيئا كرهه فقال لا والذي اصطفى موسى على البشر
فسمعه رجل من الانصار فقام فلطم وجهه وقال تقول والذي اصطفى موسى على البشر
والنبي صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا فذهب اليه فقال ابا القاسم ان لي ذمة وعهدا
فما بال فلان لطم وجهي فقال لم لطمت وجهه فذكره فغضب النبي صلى الله عليه وسلم
حتى رئي في وجهه ثم قال لا تفضلوا بين انبياء الله فانه ينفخ في الصور فيصعق
من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من
بعث فاذا موسى اخذ بالعرش فلا ادري احوسب بصعقته يوم الطور ام بعث
قبلي ولا اقول ان احدا افضل من يونس بن متى حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة
عن سعد بن ابراهيم سمعت حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا ينبغي لعبد ان يقول انا خير من يونس بن متى باب واسألهم عن
القرية التي كانت حاضرة البحر اذ يعدون في السبت يتعدون يجاوزون في
السبت اذ تأتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا شوارع الى قوله كونوا قردة خاسئين

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰی وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اَلزُّبُرُ الْکُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُوْرٌ زَبَرْتُ

باب (حضرت داؤد کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمانا ہم نے داؤد کو زبور دی زبور کتاب ہے بر اُس کی جمع ہے زبرت کا معنے ہیں

کَتَبْتُ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ

لکھا (سورۂ سبا میں) اللہ نے فرمایا ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی پہاڑو تسبیح اور پرندوں سے کہا اوّبی معہ مجاہد نے کہا یعنے اُس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتِ الدُّرُوْعِ وَقَدِّرْ فِی السَّرْدِ الْمَسَامِیْرِ وَ

ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا (اُس سے کہہ دیا) اچھی کشادہ زرہیں بنا اور کڑیاں (بُننے کیلئے اور چھلے) اندازے سے جوڑ کیلے بہت پتلے

الْحَلَقَ وَلَا یُدِقَّ الْمِسْمَارَ فَیَتَسَلْسَلَ وَلَا یُعَظِّمَ فَیَفْصِمَ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

نہ کر دے کہ زرہ ہلتی لٹکتی رہے اور نہ اتنے موٹے کہ چھلے کو توڑ دیں اور اچھے کام کیے جاؤ میں تمہارے کاموں کو دیکھ

بَصِیْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ

رہا ہوں ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد پیغمبر علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا سہل کر دیا گیا تھا وہ اپنے

یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ

جانوروں پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے پڑھ لیتے اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے (زرہ بنا کر) کھاتے (دوسرا کوئی روپیہ نہ کھاتے)

رَوَاهُ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ

اس حدیث کو موسی بن عقبہ نے صفوان سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِیْدَ

سے ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سعید بن مسیب

بْنَ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَهٗ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رض قَالَ اُخْبِرَ

اور ابوسلمہ نے خبر دی عبد الرحمن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَقُوْلُ وَاللهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا

علیہ وسلم سے کسی نے یہ بیان کیا میں ایسا کہتا ہوں جب تک زندہ ہوں خدا کی قسم دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں کھڑا رہوں گا تو

عِشْتُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَاللهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں دن کو روزہ رکھوں گا

وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُهٗ قَالَ اِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ

رات کو نماز میں کھڑا رہوں گا میں نے عرض کیا بیشک میں ایسا کہتا تھا آپ نے فرمایا تجھے اتنی طاقت نہیں ایسا کر روزہ رکھ افطار بھی کر رات کو نماز پڑھ



وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ
اور سو بھی ہر مہینے تین روزے رکھا کر کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تین کے تیس ہو گئے) گویا ہمیشہ روزے رکھے

فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ عَدْلُ
مجھے اس سے بھی بڑھ کر طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر داؤد پیغمبر کا روزہ یہی ہے یہ سب روزوں سے افضل

الصِّيَامِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ حَدَّثَنَا
ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ف ہم سے

خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے انہوں نے ابو العباس سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ
ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو کسی نے یہ خبر کر دی ہے تو رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے

وَتَصُومُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ
اور دن کو روزہ رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا سچ ہے (یا رسول اللہ) آپ نے فرمایا جب تو ایسا کرے گا آنکھیں (ضعف سے) اندر گھس جائیں گی اور جان

كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ بِي قَالَ مِسْعَرٌ
تین روزے رکھا کر یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے میں نے عرض کیا مجھے تو (اور زیادہ) قوت معلوم ہوتی ہے

يَعْنِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا
آپ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور جنگ میں دشمن کے سامنے

لَاقَى بَابُ أَحَبِّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبِّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ
سے منہ نہ پھیرتے باب اس بیان میں اللہ کو سب نمازوں میں داؤد کی نماز اور سب روزوں میں داؤد کا روزہ زیادہ پسند ہے داؤد پیغمبر

وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ
عبادت کرتے پھر رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہتا تو سو جاتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے علی بن مدینی نے کہا حضرت عائشہ نے جو کہا

عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ
سحر (میرے پاس) آپ سوتے ہی ہوتے وہ یہی ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس

الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ
ثقفی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کو سب روزوں میں زیادہ



إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ

پسند داؤد پیغمبر کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں بھی اللہ کو زیادہ پسند داؤد پیغمبر کی نماز ہے

كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ بَابُ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ

وہ آدھی رات تک سوتے رہتے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر رات کے چھٹے حصے میں سوتے رہتے باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ صٓ میں (فرمانا ہمارے

ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصْلَ الْخِطَابِ قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ وَلَا

زوردار بندے داؤد کا ذکر کر وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا اخیر آیت فصل الخطاب تک مجاہد نے کہا فصل الخطاب فیصلہ کرنے کی سمجھ (مقدمہ میں)

تُشْطِطْ لَا تُسْرِفْ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً

ولا تشطط ظلم نہ کر اور ہم کو سیدھی راہ بتلا (انصاف کی راہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ایک کم سو دنبیاں (عورتیں) ہیں

يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا مِثْلُ وَ

عورت کو نعجہ کہتے ہیں اور شاۃ بھی کہتے ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی (عورت) ہے یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کر دے اکفلنیھا

كَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءُ ضَمَّهَا وَعَزَّنِي غَلَبَنِي صَارَ أَعَزَّ مِنِّي أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا فِي الْخِطَابِ

کے بھی یہی معنے ہیں جیسے وکفلہا زکریا میں (جو سورۂ آل عمران میں ہے) یعنے زکریا نے اُس کو اپنے سے ملا لیا وعزنی کا معنے مجھ پر غالب ہوا مجھ سے زبردست

يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ

محاورے (بات چیت) میں داؤد نے کہا تیری ایک بھی جو وہ مانگتا ہے ظالم ہے اور بہت سے ساجھی (شراکت دار) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں

الشُّرَكَاءِ لَيَبْغِي إِلَى قَوْلِهِ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ

انما فتناہ ف۲ یعنے ہم نے اُس کو آزمایا ابن عباس رض نے کہا اور عمر بن خطاب رض نے فتّناہ

بِتَشْدِيدِ التَّاءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ

بہ تشدید تا دونوں پڑھا ہے (معنے وہی ہیں) پھر داؤد نے اپنے مالک سے بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے خدا کی طرف رجوع ہو گئے ف۳ ہم سے

يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي صٓ فَقَرَأَ وَ

سہل بن یوسف نے کہا میں نے عوام سے سُنا انہوں نے مجاہد سے کہا میں نے ابن عباس رض سے پوچھا کیا میں سورہ صٓ میں سجدہ (تلاوت) کروں انہوں

مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

نے (سورۂ انعام کی) یہ آیت پڑھی اور ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد و سلیمان یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے اُنہی کے رستہ پر تو بھی چل ابن عباس رض نے کہا تمہارے

سَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

پیغمبر کو بھی حکم ہوا کہ اُن کی پیروی کریں ف۴ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے

أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ

ایوب نے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رض سے اُنہوں نے کہا صٓ کا سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ

کو دیکھا آپ اُس میں سجدہ کرتے تھے　ف۱ باب (حضرت سلیمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ صٓ میں) فرمانا اور ہمنے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا جو

إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ وَقَوْلُهُ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي وَقَوْلُهُ وَ

اچھا بندہ تھا خدا کی طرف اوّاب یعنی رجوع ہونے والا اور توجہ کرنے والا اور سلیمان کا یہ کہنا مالک میری مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی آدمی کو نہ

اتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا

ملے اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا ان لوگوں نے اُس کی پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہی میں پڑھا کرتے تھے (اور سورہ سبا میں) ہمنے ہوا کو سلیمان

شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

اور قطر یعنی لوہے کا چشمہ ہمنے اُس کے لیے پگھلا دیا　　اور کچھ جن اُس کے سامنے اُس کے حکم سے کام کاج کرتے تھے

إِلَى قَوْلِهِ مِنْ مَحَارِيبَ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَا دُونَ الْقُصُورِ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

اخیر آیت محاریب تک مجاہد نے کہا ف۲ محاریب وہ عمارتیں جو محلوں سے کم ہوں تماثیل تصویریں اور لگن جواب یعنی اونٹوں کے حوض برابر

كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ إِلَى قَوْلِهِ

ف۳ ابن عباس رضنے کہا ف۳ زمین کے گڈھے (یعنی کنڈے) برابر اور دیگیں چولہے پر جمی ہوئیں　اخیر آیت الشکور تک

الشَّكُورُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ الْأَرَضَةُ تَأْكُلُ

جب ہم نے اُس پر موت بھیجی تو جنوں کو اُس کی موت کی خبر نہ ہوئی اُس کی منساۃ یعنے عصا کو　دیمک نے　کھا لیا

مِنْسَأَتَهُ عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ إِلَى قَوْلِهِ الْمُهِينِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي فَطَفِقَ مَسْحًا

وہ گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا کہ مر گیا اخیر آیت المہین تک　فطفق مسحا بالسوق

بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ

والاعناق یعنے اُس نے گھوڑوں کی ایال اور اگاڑی پچھاڑی کی رسیوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا ف۴ اصفاد بیڑیاں زنجیریں مجاہد نے کہا

الصَّافِنَاتُ صَفَنَ الْفَرَسُ رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِيَادُ السِّرَاعُ

صافنات وہ گھوڑے جو ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک زمین سے لگا کر کھڑے ہوتے ہیں ف　الجیاد　تیز دوڑنے　والے

جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ أَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ أَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ

جسد سے مراد شیطان ہے (جو حضرت سلیمان کی انگوٹھی پہنکر آپ کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا) رخاء نرمی سے خوشی سے حیث اصاب جہاں وہ جانا چاہتے فامنن

حَرَجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

بے حرج ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے　کہا ہم سے شعبہ نے　اُنہوں نے محمد بن　زیاد سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ

اُنہوں نے ابو ہریرہ رضسے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنوں میں سے ایک راکس (دیو) رات کو مجھ سے بھڑ گیا اُس کا مطلب یہ تھا



عَلَیَّ صَلَاتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبُطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِیْ

میری نماز خراب کردے اللہ نے اس کو میرے قابو میں کردیا میں نے اس کو پکڑ لیا اور یہ چاہا کہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں

الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمٰنَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ

صبح کو تم سب اس کو دیکھو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آئی مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو

مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا عِفْرِیْتٌ مُتَمَرِّدٌ مِّنْ اِنْسٍ اَوْ جَانٍّ مِّثْلُ زِبْنِیَۃٍ جَمَاعَتُھَا

راست نہ آئی میں نے اس کو دھتکار کر بھگا دیا عفریت کہتے ہیں ہر سرکش (شریر) کو آدمی ہو یا جن اس کو عفریت بھی کہتے ہیں جیسے زبنیۃ اس کی

الزَّبَانِیَۃُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ

(فرشتے) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو الزناد سے

عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سلیمان پیغمبر جو داود پیغمبر کے بیٹے تھے یہ

لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَبْعِیْنَ امْرَاَۃً تَحْمِلُ کُلُّ امْرَاَۃٍ فَارِسًا یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ

کہا میں آج رات کو ستر عورتوں پاس جاؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) ہر عورت کے پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہیگا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کریگا

لَہٗ صَاحِبُہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَیْئًا اِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا اَحَدُ شِقَّیْہِ فَقَالَ

ان کے مصاحب نے کہا ان شاء اللہ کہو انہوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت بچہ جنی وہ بھی آدھا (آدھا بدن ندارد)

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَھَا لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ شُعَیْبٌ وَّابْنُ اَبِی الزِّنَادِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ستر کے ستر پیدا ہوتے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد نے ف۲ بجائے

تِسْعِیْنَ وَھُوَ اَصَحُّ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا

ستر کے نوے بیان کیا ہے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے مجھ کو عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے

اِبْرٰھِیْمُ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضہ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ اَوَّلُ قَالَ

ابراہیم تیمی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ذر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سی مسجد (دنیا میں) پہلی بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا

الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَھُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ

مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس

ثُمَّ قَالَ حَیْثُمَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ وَالْاَرْضُ لَکَ مَسْجِدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ

برس پھر فرمایا تجھ کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے ف۳ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رضہ اَنَّہٗ

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے سنا انہوں نے



سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثلي ومثل الناس كمثل رجل استوقد نارا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی اب

فجعل الفراش وهذه الدواب تقع في النار وقال كانت امرأتان معهما ابناهما جاء
پتنگے اور جانور اُس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے پڑتے ہیں) اور ابوہریرہ نے روایت کیا آنحضرت سے کہ دو عورتیں تھیں

الذئب فذهب بابن إحداهما فقالت صاحبتها إنما ذهب بابنك وقالت الأخرى
بھیڑیا آیا ایک کا بچہ اُٹھا لے گیا اُس کے ساتھ والی کہنے لگی تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا (یہ بچہ میرا ہے) دوسری کہنے لگی

إنما ذهب بابنك فتحاكمتا إلى داود فقضى به للكبرى فخرجتا على سليمن بن داود
تیرا بچہ لے گیا دونوں نے حضرت داؤد سے فریاد کی انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا کیونکہ اُس کے قبضے میں تھا اور دوسری گواہ نہ لا سکی پھر دونوں حضرت

فأخبرتاه فقال ائتوني بالسكين أشقه بينهما فقالت الصغرى لا تفعل يرحمك الله
سلیمان کے پاس گئیں اُن سے بیان کیا انہوں نے کہا چھری لاؤ میں اس بچے کے آدھوں آدھ دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دیے دیتا ہوں یہ سنکر چھوٹی عورت بولی

هو ابنها فقضى به للصغرى قال أبو هريرة والله إن سمعت بالسكين إلا يومئذ
اللہ تم پر رحم کرے ایسا نہ کرو وہ اُسی کا (بڑی عورت کا) بچہ ہے (اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی عورت کو دلا دیا (وہ پہچان گئے)

ما كنا نقول إلا المدية باب قول الله تعالى ولقد آتينا لقمن الحكمة أن اشكر لله
کا لفظ اسی دن سنا (جس دن آنحضرت نے یہ حدیث بیان کی) ورنہ ہم تو چھری کو مدیہ کہتے ہیں باب لقمان کا بیان اللہ تعالیٰ کا (سورۂ لقمان میں) فرمانا ہم نے

إلى قوله إن الله لا يحب كل مختال فخور ولا تصعر الأعراض بالوجه حدثنا أبو الوليد
اخیر آیت ان اللہ لا یحب کل مختال فخور تک ولا تصعر پھیرے اپنا منہ مت پھیر ہم سے ابوالولید نے بیان کیا

حدثنا شعبة عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت الذين
کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ

آمنوا ولم يلبسوا إيمانهم بظلم قال أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أينا لم يلبس إيمانه
ایمان لائے اور انہوں نے اپنا ایمان گناہ (ظلم) کی ملونی نہیں کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے

بظلم فنزلت لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم حدثني إسحق أخبرنا
ایمان میں ظلم (گناہ) کی ملونی نہ کی ہو اس وقت (سورۂ لقمان کی) یہ آیت اتری اللہ کے ساتھ شرک نہ کر بیشک شرک بڑا ظلم ہے ہم سے اسحاق بن راہویہ نے

عيسى بن يونس حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رض قال لما
بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا جب یہ

نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا إيمانهم بظلم شق ذلك على المسلمين فقالوا يا
آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملونی نہیں کی تو مسلمان سخت گھبرائے انہوں نے کہا یا رسول اللہ

رسول الله أيّنا لا يظلم نفسه قال ليس ذلك إنما هو الشرك ألم تسمعوا ما قال لقمان لابنه وهو

ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ستم (گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے (اس آیت میں) گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے وہ نہیں سنا

يعظه يا بنيّ لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم باب واضرب لهم مثلا أصحاب

(یاران یا انعم) جو کہا تھا وہ اس کو نصیحت کرتے تھے بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے ف باب (انطاکیہ) میں جو پیغمبر بھیجے گئے تھے

القرية الآية فعززنا قال مجاهد شددنا وقال ابن عباس طائركم مصائبكم باب قول

مجاہد نے کہا فعززنا بثالث یعنے ہم نے تیرے پیغمبر (شلوم) سے اُن کو زور دیا ف ابن عباسؓ نے کہا طائرکم یعنے تمہاری مصیبتیں ف باب حضرت

الله تعالى ذكر رحمة ربك عبده زكريا إذ نادى ربه نداء خفيا قال رب إني وهن العظم

زکریا اور حضرت یحییٰ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا یہ اُس کا بیان ہے جو اللہ نے اپنے بندے زکریا پر مہربانی کی تھی جب اُس نے آہستہ چپکے سے اپنے پروردگار

مني واشتعل الرأس شيبا إلى قوله لم نجعل له من قبل سميا قال ابن عباس مثلا يقال

اور سر سفیدی سے پک گیا اخیر آیت لم نجعل لہ من قبل سمیا تک ف ابن عباسؓ نے کہا

رضيا مرضيا عتيا عصيا يعتو قال رب أنى يكون لي غلام إلى قوله ثلاث ليال سويا ويقال

رضیا کا معنے مرضیا یعنے پسندیدہ بہتر عتیا یا عصیا دونوں قرأتیں ہیں ف عتیا عتا یعتو سے نکلا ہے (یعنے بوڑھا ہو گیا) پیر فرتوت کہتے لگا

صحيحا فخرج على قومه من المحراب فأوحى إليهم أن سبحوا بكرة وعشيا فأوحى فأشار

پھر زکریا محراب سے نکلکر اپنی قوم والوں پاس آئے اشارے سے کہا صبح شام اللہ کی تسبیح کرو فاوحی کے معنے اشارہ کیا

يا يحيى خذ الكتاب بقوة إلى قوله ويوم يبعث حيا حفيا لطيفا عاقرا الذكر والأنثى

یحییٰ زور سے توراۃ کو تھام لے اخیر آیت ویوم یبعث حیا تک حفیا کا معنے مہربان عاقر بانجھ مرد اور بانجھ عورت دونوں کو کہتے ہیں

سواء حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام بن يحيى حدثنا قتادة عن أنس بن مالك

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے

عن مالك بن صعصعة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم حدثهم عن ليلة أسري به ثم

انہوں نے مالک بن صعصعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پھر جبریلؑ چڑھے

صعد حتى أتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد

دوسرے آسمان پر پہونچے دروازہ کھلوایا دربان نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہیں انہوں نے کہا محمد ہیں

قيل وقد أرسل إليه قال نعم فلما خلصت فإذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال

پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب میں وہاں پہونچا دیکھا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں ف

هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالأخ الصالح والنبي

جبریلؑ نے کہا ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ اچھے آئے نیک بھائی نیک پیغمبر



الصالح باب قول الله تعالى واذكر في الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها مكانا

باب حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان (اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر پورب رخ

شرقيا اذ قالت الملائكة يا مريم ان الله يبشرك بكلمة ان الله اصطفى آدم ونوحا و

مکان میں چلی گئی (سورہ آل عمران میں) اے مریم اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ یعنے حضرت عیسیٰ کی خوشخبری دیتا ہے (اسی سورت میں) اللہ نے آدم

آل ابراهيم وآل عمران على العالمين الى قوله يرزق من يشاء بغير حساب قال ابن عباس

اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا اخیر آیت یرزق من یشاء بغیر حساب تک ابن عباس نے کہا

وآل عمران المؤمنون من آل ابراهيم وآل عمران وآل ياسين وآل محمد صلى الله عليه

آل عمران سے مراد ایماندار لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم اور آل یاسین اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو مومن

وسلم يقول ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهم المؤمنون ويقال آل يعقوب اهل

ہوں اور ابن عباس نے کہا اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک تر وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پر چلتے ہیں (موحد ہیں) یعنے مومن آل کا لفظ اصل میں اہل

يعقوب فاذا صغروا آل ردوه الى الاصل قالوا اهيل حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب

تھا آل یعقوب یعنے اہل یعقوب (ہ کو ہمزے سے بدل دیا) تصغیر میں پھر اصل کی طرف لیجاتے ہیں اہیل کہتے ہیں ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

عن الزهري قال حدثني سعيد بن المسيب قال قال ابو هريرة رض سمعت رسول الله

شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابو ہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

صلى الله عليه وسلم يقول ما من بني آدم مولود الا يمسه الشيطان حين يولد فيستهل

آپ فرماتے تھے کوئی آدمی کا بچہ ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہوتے وقت شیطان نہ چھوئے شیطان کے چھونے

صارخا من مس الشيطان غير مريم وابنها ثم يقول ابو هريرة واني اعيذها بك

ہی سے وہ روتا ہے مگر مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابو ہریرہ رض (سورہ آل عمران کی) یہ آیت

وذريتها من الشيطان الرجيم باب واذ قالت الملائكة يا مريم ان الله اصطفاك

اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں باب (سورہ آل عمران میں) وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا

وطهرك واصطفاك على نساء العالمين يا مريم اقنتي لربك واسجدي واركعي

اور پلیدی سے پاک کیا اور ساری جہان کی عورتوں پر تجھ کو برگزیدہ کیا ف مریم اپنے مالک کا پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے

مع الراكعين ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم

ساتھ رکوع کر یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھ کو بتلاتے ہیں اور تو اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھا جب وہ (بنی اسرائیل) اپنی اپنی قلم پھینک

ايهم يكفل مريم وما كنت لديهم اذ يختصمون يقال يكفل يضم كفلها ضمها مخففة

رہے تھے کون مریم کو پالے نہ تو اس وقت موجود تھا جب وہ اس امر میں جھگڑ رہے تھے یکفل یعنے ملا لیتے کفلها ملا لیا بغیر تشدید کے

لَیْسَ مِنْ کَفَالَةِ الدُّیُوْنِ وَشِبْهِهَا حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ

یہ وہ کفالت نہیں ہے جو قرضوں وغیرہ میں کی جاتی ہے یعنی ضمانت وہ دوسرا ہے مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے

قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رض یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ

کہا مجھ کو میرے باپ عروہ بن زبیر نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضہ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ بَابُ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا کی بہتر عورت مریم تھیں عمران کی بیٹی اور دنیا کی بہتر عورت (اپنے زمانہ میں) خدیجہ رضہ تھیں (ام المومنین) باب

قَوْلِهِ تَعَالٰی اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِلٰی قَوْلِهِ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهُ کُنْ فَیَکُوْنُ یُبَشِّرُکِ

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جب فرشتوں نے کہا اے مریم اخیر آیت فانما یقول لہ کن فیکون تک یبشرک

وَیَبْشُرُکِ وَاحِدٌ وَّجِیْهًا شَرِیْفًا وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ الْمَسِیْحُ الصِّدِّیْقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْکَهْلُ

اور یبشرک (مزید اور مجرد) دونوں کا ایک معنی ہیں وجیہا کا معنے شریف ابراہیم نخعی نے کہا ف مسیح صدیق کو کہتے ہیں مجاہد نے کہا کہلا کا

الْحَلِیْمُ وَالْاَکْمَهُ مَنْ یُّبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا یُبْصِرُ بِاللَّیْلِ وَقَالَ غَیْرُهٗ مَنْ یُّوْلَدُ اَعْمٰی حَدَّثَنَا

معنے بردبار ف اکمہ جو دن کو دیکھے پر رات کو نہ دیکھے یہ مجاہد کا قول ہے ف اوروں نے کہا اکمہ مادرزاد اندھا ہم سے

اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ ابوموسی

مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ

اشعری رضہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید

الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

(گوشت روٹی) کی فضیلت اور کھانوں پر مرد تو بہت کامل گذرے ہیں پر عورتوں میں سوا مریم بنت عمران

وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ

اور آسیہ فرعون کی جورو کے کوئی کامل نہیں ہوئی ف عبداللہ بن وہب نے کہا ف مجھکو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نِسَآءُ

سعید بن مسیب نے بیان کیا ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریش کی

قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَآءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰی طِفْلٍ وَّاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ یَقُوْلُ

عورتیں ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنے عربوں میں) اولاد پر بہت مہربان اور خاوند کے مال کا بہت خیال رکھنے

اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَلٰی اِثْرِ ذٰلِکَ وَلَمْ تَرْکَبْ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِیْرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ اَخِی الزُّهْرِیِّ

ابوہریرہ رضہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے مریم عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں ف یونس کے ساتھ اس حدیث کو زہری کے بھتیجے ف

وَاِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. قَوْلُهٗ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

اور اسحاق کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا۔ باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا کتاب والو اپنے دین میں غلو (سختی اور تشدد) نہ کرو اور اللہ کی نسبت

اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

وہی بات کہو جو سچ ہے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کا رسول ہو اور اس کی بات ہے جو اس نے مریم تک پہنچا دی اور ایک روح ہے اس کی طرف

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ

سے تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور تین کا لفظ نہ کہو (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس تینوں خدا ہیں) اس سے بچے رہو

لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا. قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ كَلِمَتُهٗ كُنْ

بیٹی سے پاک ہے آسمان اور زمین کی سب چیزیں اسی کی ملک ہیں اور اللہ بس ہے سارے کام خود کر سکتا ہے (اس کو بیٹا بیٹی کی ضرورت نہیں) ابو عبیدہ نے کہا

فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهٗ وَرُوْحٌ مِّنْهُ اَحْيَاهُ فَجَعَلَهٗ رُوْحًا وَّلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ

اور دوسروں نے کہا اللہ کی روح سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا پھر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان

بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا کہا مجھ سے جنادہ

جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ

ابن ابی امیہ نے انہوں نے عبادہ بن صامت رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ

دوسرا کوئی خدا نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے

وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ

رسول ہیں اور اس کی بات ہیں جو اس نے مریم میں ڈال دی اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور بہشت برحق ہے دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالیٰ (ایک نہ ایک

الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ

دن) اس کو بہشت میں لیجائیگا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے عمیر سے بیان کیا انہوں نے جنادہ سے یہی حدیث اس

اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَآءَ. بَابُ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا

میں اتنا زیادہ ہے بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہیگا باب (سورۂ مریم میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب

نَبَذْنَاهُ اَلْقَيْنَاهُ اعْتَزَلَتْ شَرْقِيًّا مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ فَاَجَآءَهَا اَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ

(انتبذت۔ نبذ سے نکلا ہے جیسے یونس کے قصے میں نبذناہ ہے یعنی ہم نے اس کو ڈال دیا شرقیا پورب رخ کا یعنی مسجد سے یا ان کے گھر سے پورب طرف) فاجاءھا

اَلْجَاَهَا اضْطَرَّهَا تَسَاقَطْ تَسْقُطْ قَصِيًّا قَاصِيًا فَرِيًّا عَظِيْمًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسْيًا

اجاءھا کا معنی اس کو لا چار اور بیقرار کر دیا تساقط گریگا قصیا دور فریا بڑا (بھاری) نسیا ناچیز ابن عباس رض نے ایسا ہی کہا

لم أكن شيئا وقال غيره النسي الحقير وقال أبو وائل علمت مريم أن التقي ذو نهية حين

دوسروں نے کہا نسی کہتے ہیں حقیر چیز کو (یہ سدی سے منقول ہے) ابو وائل نے کہا مریم یہ سمجھیں کہ پرہیزگار وہی ہے جو عقلمند ہو جب انہوں نے جبرئیل

قالت إن كنت تقيا قال وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء سريا نهر صغير

کہا اگر تو متقی ہے (یعنی پرہیزگار ہے اللہ سے ڈرتا ہے) وکیع نے اسرائیل سے روایت کی انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے سریا سریانی زبان میں

بالسريانية حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا جرير بن حازم عن محمد بن سيرين

چھوٹی نہر کو کہتے ہیں ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يتكلم في المهد إلا ثلاثة عيسى و

انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک عیسیٰ ع

كان في بني إسرائيل رجل يقال له جريج كان يصلي جاءته أمه فدعته فقال

دوسرے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جریج نامی وہ نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اس کو بلایا تو وہ (دل میں) کہنے لگا

أجيبها أو أصلي فقالت اللهم لا تمته حتى تريه وجوه المومسات وكان جريج في

میں نماز پڑھے جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں (غرض جواب نہ دیا) اس کی ماں نے بددعا کی اور کہا یا اللہ اس وقت تک نہ مرے جب تک چھنال عورتوں

صومعته فتعرضت له امرأة وكلمته فأبى فأتت راعيا فأمكنته من نفسها فولدت

جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا ایک (فاحشہ) عورت آئی اور جریج سے بدکاری چاہی جریج نے نہ مانا پھر وہ ایک چرواہے پاس گئی اس سے منہ کالا کیا اور ایک

غلاما فقالت من جريج فأتوه فكسروا صومعته وأنزلوه وسبوه فتوضأ وصلى

لڑکا جنی لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی اس نے کہا جریج کا ہے لوگ یہ سنکر (بہت غصے ہوئے کہ ایسا عابد ہو کر بدکاری کرتا ہے) آکر اس کے عبادت خانہ

ثم أتى الغلام فقال من أبوك يا غلام قال الراعي قالوا نبني صومعتك من ذهب

پھر اس بچے پاس آیا (جو پیدا ہوا تھا) اس سے پوچھا او بچے تیرا باپ کون ہے اس نے (ایسی کم عمری میں بات کی) کہا میرا باپ فلانا چرواہا ہے یہ حال دیکھکر لوگ

قال لا إلا من طين وكانت امرأة ترضع ابنا لها من بني إسرائيل فمر بها رجل

اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو تیسرے بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اودھر سے ایک سوار بہت خوش وضع

راكب ذو شارة فقالت اللهم اجعل ابني مثله فترك ثديها وأقبل على الراكب

خوبصورت گذرا عورت اس کو دیکھکر کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو اسی سوار کی طرح کر دیجیو یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ

فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم أقبل على ثديها يمصه قال أبو هريرة كأني أنظر إلى

کرکے کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کیجیو اتنی بات کرکے پھر اپنی ماں کی چھاتی چچوڑنے لگا ابو ہریرہ رضہ نے کہا جیسے میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم يمص إصبعه ثم مر بأمة فقالت اللهم لا تجعل ابني مثل هذه

علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے اپنی انگلی کو چوس کر بتایا کہ وہ لڑکا اس طرح چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گذری جس کو لوگ مارتے جاتے تھے عورت

فَنَزَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ

بچے نے یہ سنکر پیر چھاتی چھوڑ دی اور کہا یا اللہ مجھکو اسی لونڈی کی طرح کیجیو اُس وقت عورت نے اپنے بچے سے پوچھا یہ بات کیا ہے تو خوش وضع سوار کی طرح ہونا نہیں چاہتا

وَهٰذِهِ الْاَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقَتْ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى

اور یہ لونڈی (بیچاری محض بے قصور ہے) لوگ اُس پر طوفان جوڑتے ہیں کہتے ہیں تو نے چوری کی زنا کیا حالانکہ اس (بیچاری) نے کچھ نہیں کیا مجھ سے ابراہیم بن

اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے دوسری سند مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ

جس رات مجھ کو معراج ہوا میں موسیٰ سے ملا عبدالرزاق نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰ کی صورت معمر نے یوں بیان کی دبلے پتلے (یا لنبے)

الرَّاْسِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ لَقِيتُ عِيسٰى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدھے بال والے جیسے شنوءہ (قبیلے) کے لوگ ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اور میں عیسیٰ سے بھی ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی صورت ایسی بیان فرمائی

فَقَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ

میانہ قامت سرخ رنگ ایسے تروتازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم پیغمبر کو بھی دیکھا اُن کی ساری اولاد میں میں اُن سے زیادہ مشابہ

قَالَ وَاُتِيتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ

ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور یہ کہا گیا جو نسا برتن چاہو لے لو

فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ

میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا اُس وقت یہ کہا گیا تم کو فطرت (پیدائشی غذا) کی راہ ملی یا تمنے فطرت کو اختیار کیا دیکھو اگر تم شراب لیتے

الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

تو تمہاری امت خراب ہو جاتی ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو عثمان بن مغیرہ نے

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عِيسٰى وَمُوسٰى وَاِبْرَاهِيمَ

انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (معراج کی رات میں) عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو

فَاَمَّا عِيسٰى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوسٰى فَاٰدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ

دیکھا عیسیٰ تو سرخ رنگ گھونگر بال والے چوڑا سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ گندم گون لنبے سیدھے بال والے تھے جیسے زط کے لوگ ہوتے

الزُّطِّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ

ہیں ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ

عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ

ابن عمر رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگون مین بیٹھکر دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا

إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

اللہ کانا نہین ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا (ایک روایت مین بائین آنکھ کا کانا) ہے اُس کی آنکھ پھولی انگور کی طرح ہو گی

وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ

اور میں رات کو خواب مین اپنے تئین دیکھتا ہون کعبے کے پاس ہون اتنے مین کیا دیکھتا ہون ایک شخص بہت اچھا گیہوان رنگ والا جس کے

تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ

بال کاندھون تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے تھے اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونون ہاتھ دو شخصون کے مونڈھون

رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ

پر رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے مین نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا یہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہین پھر اُن کے پیچھے مینے اور ایک

رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا

شخص کو دیکھا سخت گھونگر بال داہنی آنکھ کا کانا جن لوگون کو مین نے دیکھا ہے اُن سب مین عبد العزے بن قطن کے بہت مشابہ

يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ

(جو جاہلیت کے زمانہ مین مر گیا تھا) وہ اپنے دونون ہاتھ ایک شخص کے مونڈھون پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے مینے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا مسیح دجال

عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ

عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا مین نے ابراہیم بن سعد سے سُنا کہا

حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے زہری نے بیان کیا اُنھون نے سالم سے اُنھون نے اپنے باپ (عبد اللہ بن عمر رضہ) سے اُنھون نے کہا قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ

حضرت عیسیٰ کو یہ نہین کہا کہ وہ سرخ رنگ تھے لیکن یون فرمایا مین خواب مین کعبے کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہون ایک شخص گندم گون سیدھے بال والا

يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا

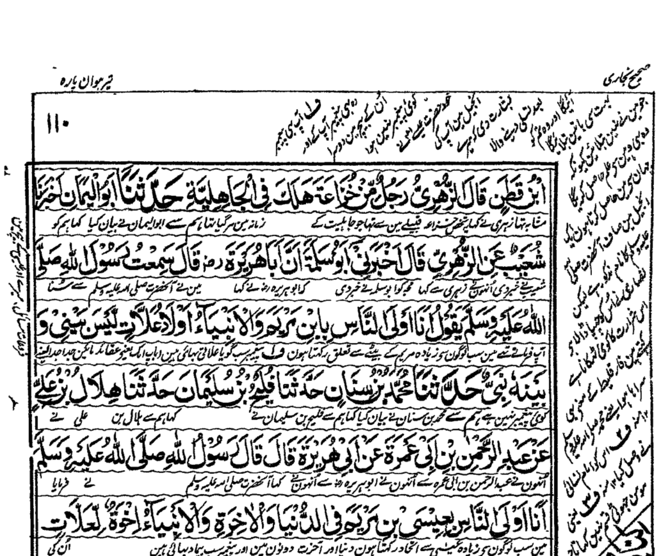
دو آدمیون پر ٹیکا دیے جا رہا ہے اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہ رہا ہے مین نے پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا

ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ

مریم کے بیٹے (عیسیٰ) ہین پھر مینے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سرخ رنگ موٹا گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا اُس کی آنکھ ہے

عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا

پھولا انگور نظر آیا مینے پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا یہ دجال ہے اور لوگون مین (عبد العزے) بن قطن اُس کے بہت



ابن قطن قال الزهري رجل من خزاعة هلك في الجاهلية حدثنا ابو اليمان اخبرنا

مشابہ تھا زہری نے کہا یہ شخص خزاعہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة ان ابا هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى

شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

الله عليه وسلم يقول انا اولى الناس بابن مريم والانبياء اولاد علات ليس بيني و

آپ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں ف پیغمبر سب گویا علاتی بھائی ہیں (باپ ایک یعنی عقائد ماں جدا جدا یعنی

بينه نبي حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح بن سليمان حدثنا هلال بن علي

کوئی پیغمبر نہیں ہے ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے

عن عبد الرحمن بن ابي عمرة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انا اولى الناس بعيسى بن مريم في الدنيا والاخرة والانبياء اخوة لعلات

میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ سے اتحاد رکھتا ہوں دنیا اور آخرت دونوں میں اور پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں ان کی

امهاتهم شتى ودينهم واحد وقال ابراهيم بن طهمان عن موسى بن عقبة

مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں

عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله

نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

صلى الله عليه وسلم وحدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر

اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف اور ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی

عن همام عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأى عيسى بن مريم رجلا

انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری

يسرق فقال له اسرقت قال كلا والله الذي لا اله الا هو فقال عيسى امنت بالله

کرتے دیکھا تو اس سے پوچھا کیوں تو نے چوری کی اس نے کہا ہرگز نہیں قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں حضرت عیسیٰ نے کہا میں اللہ پر ایمان

وكذبت عيني حدثنا الحميدي حدثنا سفيان قال سمعت الزهري يقول

لایا اور اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں اس نے غلطی کی ف ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے

اخبرني عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس سمع عمر رض يقول على المنبر سمعت النبي

مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے حضرت عمر رضہ سے سنا وہ منبر پر کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُوْلُوْا

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھ کو اتنا مت چڑھاؤ (میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے بیٹے کو چڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ

عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ

اللہ کے بندے اللہ کے رسول ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو صالح بن حی نے

أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى

ایک شخص نے جو خراسان کا رہنے والا تھا (نام نامعلوم) شعبی سے کہا شعبی نے جواب دیا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے

الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح ادب تمیز سکھائے (دین کا علم پڑھائے)

تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ

اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کرکے اس سے نکاح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملیگا (آزادی اور نکاح دونوں کا) اور جو شخص

بِعِيْسَى ثُمَّ آمَنَ بِيْ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عیسیٰ پیغمبر پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی ایمان لایا (مسلمان ہوگیا) اس کو بھی دوہرا ثواب ملیگا اور غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور دنیا کے خاوندوں کی اطاعت کرتا رہے اس کو بھی دوہرا ثواب

يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا

ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورۂ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کرینگے یہ ہمارا

كُنَّا فَاعِلِيْنَ فَأَوَّلُ مَنْ يُّكْسَى إِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

وعدہ ہے جو ہم ضرور پورا کرینگے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائینگے (پیغمبروں کو) پھر ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کچھ کو تو داہنی (بہشت

وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی) طرف میں کہونگا (ہائیں ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیے جاتے ہو) یہ تو میرے اصحاب ہیں فرشتے کہینگے تم نہیں جانتے جب سے

فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا

تب میں بھی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ بن مریم نے کہا (جس کو اللہ نے سورہ مائدہ میں نقل کیا) پروردگار میں جب تک ان میں رہا ان کے حال دیکھتا رہا جب

تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

تونے مجھکو اٹھا لیا اس وقت سے تو ہی انکا نگہبان تھا تو سب چیزیں دیکھ رہا ہے اخیر آیت العزیز الحکیم تک

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ذُكِرَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيْصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا

محمد بن یوسف فربری نے کہا ابو عبداللہ (یعنے امام بخاری) نے قبیصہ بن عقبہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحاب سے (عرب کے) وہ لوگ

عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَاتَلَهُمْ اَبُوْ بَکْرٍ رض **بَابُ نُزُوْلِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ**

مراد ہیں جو ابو بکر رضہ صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے ابو بکر نے اُن پر جہاد کیا باب حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اُترنا

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ نے اُنھوں نے صالح بن کیسان سے اُنھوں نے

سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ

اُنھوں نے سعید بن مسیب سے اُنھوں نے ابو ہریرہ رضہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس پروردگار کی

نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم لوگوں میں عادل حاکم ہو کر اُتریں گے صلیب (ترسول) کو توڑ کر پھینک دیں گے

الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ

(تثلیث کو باطل کریں گے) سور کو مار ڈالیں گے جزیہ موقوف کر دیں گے (یا مسلمان ہو یا قتل ہو) اُس وقت روپیہ بہت پھیل پڑے گا کوئی نہ لیگا ایک سجدہ

خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ

دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا ابو ہریرہ رضہ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھو جو اس حدیث کی تائید کرتی ہے (کوئی

اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا حَدَّثَنَا ابْنُ بُکَیْرٍ

کتاب والا ایسا نہ ہوگا جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ اُس پر گواہی دیں گے) ف ۱ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اَبَا

کہا ہم سے لیث نے اُنھوں نے یونس سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے نافع (ابو محمد بن عباس) سے جو ابو قتادہ انصاری کے غلام تھے کہ ابو ہریرہ رضہ

هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم میں اُتریں گے اور

اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ تَابَعَهٗ عُقَیْلٌ وَّالْاَوْزَاعِیُّ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا ف ۲ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور اوزاعی نے بھی روایت کیا ہے ف ۳ شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے

بَابُ مَا ذُکِرَ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ عَنْ رِّبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَیْفَةَ اَلَا

کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے اُنھوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو انصاری رضہ نے حذیفہ رضہ سے کہا تم ہم سے وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے

تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ مَعَ

جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوں حذیفہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي

دجال ملعون جب نکلیگا اُس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہونگے مگر جس کو لوگ آگ سمجھینگے وہ در حقیقت ٹھنڈا پانی اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی

يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ

سمجھینگے وہ جلانے والی آگ ہوگی ف دیکھو تم مین جو کوئی یہ زمانہ پائے تو ظاہر مین جو آگ معلوم ہو اُس مین گر پڑے وہ (حقیقت مین)

فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ

میٹھا ٹھنڈا پانی ہے حذیفہ رضہ نے کہا مینے آپ سے سُنا فرماتے تھے تم سے پہلے اگلے (یعنی اسرائیل کے) لوگون مین ایک شخص تھا (نام نا معلوم)

الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ

موت کا فرشتہ اُس کی روح قبض کرنے کو آیا (قبض کرکے اللہ پاس لے گیا) اُس سے پوچھا گیا تونے کوئی نیکی بھی کی ہے وہ بولا مین تو نہین جانتا اچھی بات

شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ

ہے کہ مین (دنیا مین) خرید فروخت معاملات کیا کرتا تھا لوگون سے تقاضا کرتا تھا پھر جو کوئی مالدار ہوتا اُس کو مہلت دیتا اگر وہ مہلت مانگتا) اور جو

فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ

آخر اللہ تعالی (اسی نیکی کے بدل) اُس کو بہشت مین لیگیا۔ حذیفہ رضہ نے کہا مینے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے (اگلے لوگون مین) ایک شخص (نام نا معلوم)

أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ

مرنے لگا جب زندگی سے نا امید ہوگیا تو اپنے گھر والون کو یہ وصیت کی جب مین مرجاؤن تو بہت ساری لکڑیان اکٹھا کرنا آگ خوب سلگانا مجھکو اُس مین جلا

لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ

گوشت کھا کر ہڈی تک آ پہنچ جائے ہڈی بھی جلکر کوئلہ ہوجائے اُس وقت ہڈیان لیکر اُن کو خوب اچھا پیسنا پھر جس دن زور کی ہوا چلو دیکھتے رہنا اُس دن وہ راکھ

فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ

دریا مین اڑا دینا (کچھ ہوا مین پھیل جائے کچھ سمندر مین) اُس کے گھر والون نے ایسا ہی کیا اللہ تعالی نے اُس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا اُس سے پوچھا تونے ایسا کیون

ابْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عقبہ بن عمرو نے کہا یہ حدیث تو مین نے بھی آنحضرت صلعم سے سنی ہے آپ نے فرمایا یہ شخص کفن چور تھا مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے

أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ

خبر دی کہا مجھکو معمر نے اور یونس نے خبر دی اُنھون نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے اُنھون نے حضرت عائشہ رضہ اور ابن عباس رضہ سے

قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ

اُنھون نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آن پہونچا تو آپ نے چادر سے مونہ چھپانا شروع کیا جب گرمی ہوتی تو آپ مونہ کھولا

كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا

دیتے اور اسی حال مین فرماتے یہود نصاری پر اللہ کی پھٹکار اُنھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد



قبور أنبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر

(عبادت گاہ) بنا لیں آپ (اپنی امت کو) اس سے کا سا کرنے سے ڈراتے تھے۔ ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

حدثنا شعبة عن فرات القزاز قال سمعت أبا حازم قال قاعدت أبا هريرة خمس

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے فرات قزاز سے کہا میں نے ابو حازم سے سنا وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک ابو ہریرہ رضہ کے ساتھ بیٹھا

سنين فسمعته يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو إسرائيل تسوسهم

رہا میں نے ان سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا

الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا

کرتے جب ایک پیغمبر گذر جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہونگے صحابہ نے پوچھا پھر ہم کو

فما تأمرنا قال فوا ببيعة الأول فالأول أعطوهم حقهم فإن الله سائلهم عما استرعاهم

آپ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اس سے جتنے بیعت کر لی ہو) تو اس کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو پہلے

حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني زيد بن أسلم عن عطاء

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے عطاء بن یسار

ابن يسار عن أبي سعيد رضہ أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لتتبعن سنن من قبلكم

سے انہوں نے ابو سعید خدری رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلو گے

شبرا بشبر وذراعا بذراع حتى لو سلكوا جحر ضب لسلكتموه قلنا يا رسول الله

بالشت کے بدل بالشت ہاتھ کے بدل ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے

اليهود والنصارى قال فمن حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث

مراد ہیں یہود اور نصاریٰ آپ نے فرمایا پھر کون ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے

حدثنا خالد عن أبي قلابة عن أنس رضہ قال ذكروا النار والناقوس فذكروا اليهود

کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رضہ سے (نماز کے لیے لوگوں کو بلانے میں) آگ اور گھنٹے کا ذکر آیا کہ یہود اور نصاریٰ

النصارى فأمر بلال أن يشفع الأذان وأن يوتر الإقامة حدثنا محمد بن يوسف

ایسا ہی کیا کرتے ہیں آخر بلال کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار ہم سے محمد بن یوسف بیکندی

حدثنا سفيان عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة رضہ كانت تكره أن يجعل

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے

يده في خاصرته وتقول إن اليهود تفعله تابعه شعبة عن الأعمش حدثنا قتيبة

برا جانتی تھیں اور کہتی تھیں یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں سفیان کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ہم سے قتیبہ بن

ابن سعید حدثنا لیث عن نافع عن ابن عمر رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہارا زمانہ

إنما أجلكم في أجل من خلا من الأمم ما بين صلاة العصر إلى مغرب الشمس وإنما

(دنیا میں رہنا) اگلی امتوں کے زمانہ کے ساتھ ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک (یہ تمہارا زمانہ ہو) اور اگلی امتوں کا سورج نکلنے سے عصر کی نماز

مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي إلى نصف

تک) اور تمہاری اور یہود اور نصاری کی مثال ایسی ہے جیسے ان مزدوروں کی جن کو ایک شخص نے کام پر لگایا اس نے کہا دوپہر دن تک ایک ایک

النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود إلى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال

قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر یہودی لوگوں نے دوپہر دن تک ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب دوپہر سے عصر کی

من يعمل لي من نصف النهار إلى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من

نماز تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر نصاری نے دوپہر سے عصر کی نماز تک

نصف النهار إلى صلاة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلاة العصر

ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک

إلى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين ألا فأنتم الذين يعملون من صلاة

دو دو قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر مسلمانوں یعنے تم لوگوں نے عصر کی

العصر إلى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين ألا لكم الأجر مرتين فغضبت اليهود

نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط کے بدل کام کیا سن رکھو تم کو دوہری مزدوری ملی (اور محنت کم) یہ حال دیکھکر یہود اور

والنصارى فقالوا نحن أكثر عملا وأقل عطاء قال الله هل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا

نصاری غصے ہوئے کہنے لگے ہم نے تو کام زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی اللہ تعالے نے جواب دیا کیا میں نے تمہارا حق (جو تم سے ٹھیرا تھا) کچھ مار رکھا

قال فإنه فضلي أعطيه من شئت حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن

اللہ نے فرمایا تو میرے فضل پر تمہارا کیا اجارہ ہے میں جس پر چاہوں کروں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

عمرو عن طاوس عن ابن عباس قال سمعت عمر رض يقول قاتل الله فلانا ألم يعلم أن

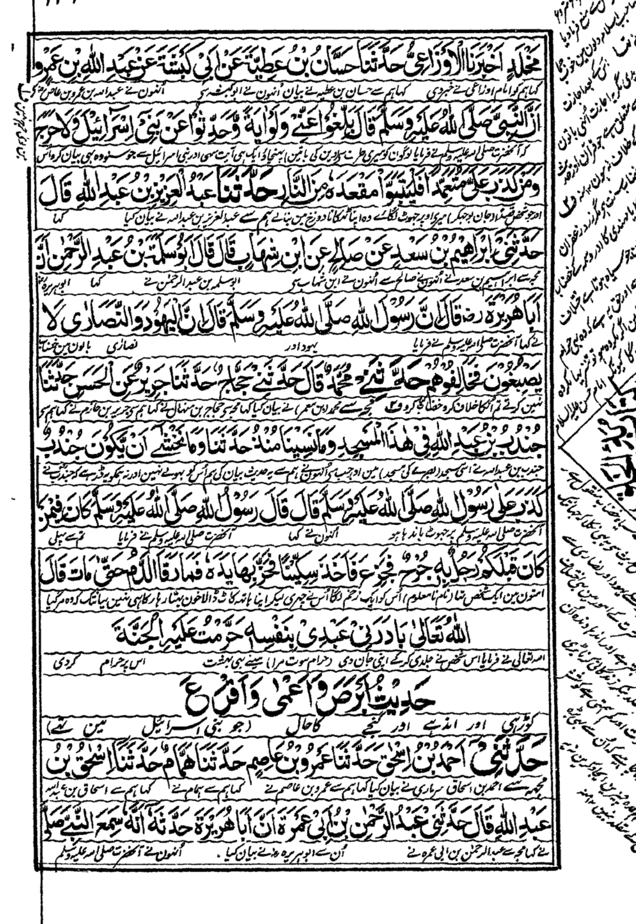
نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاوس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضہ سے سنا اللہ فلاں شخص (سمرہ بن جندب رض)

النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فجملوها فباعوها

کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو انہوں نے کیا کیا اس کو گلا کر بیچا اس کی

تابعه جابر وأبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا أبو عاصم الضحاك بن

ابن عباس کے ساتھ اس حدیث کو جابر رضہ اور ابو ہریرہ رضہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا



مخلد اخبرنا الاوزاعی حدثنا حسان بن عطیة عن ابی کبشة عن عبد الله بن عمرو

کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی کہا ہم سے حسان بن عطیہ نے بیان انہوں نے ابو کبشہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے

ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بلغوا عنی ولو آیة وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو میری طرف سے (دین کی باتیں) پہنچاؤ ایک ہی آیت سہی اور بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس میں

ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار حدثنا عبد العزیز بن عبد الله قال

اور جو شخص قصدا (جان بوجھ کر) میرے اوپر جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا

حدثنی ابراهیم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال قال ابو سلمة بن عبد الرحمن ان

مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا ابوہریرہ نے

ابا هریرة رض قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الیهود والنصاری لا

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری بالوں میں خضاب

یصبغون فخالفوهم حدثنی محمد قال حدثنی حجاج حدثنا جریر عن الحسن حدثنا

نہیں کرتے تم انکا خلاف کرو (خضاب کیا کرو) مجھ سے محمد (بن معمر) نے بیان کیا کہا مجھ سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے

جندب بن عبد الله فی هذا المسجد وما نسینا منذ حدثنا وما نخشی ان یکون جندب

جندب بن عبد اللہ نے اسی مسجد (بصرے کی مسجد) میں اور جب سے انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہم اس کو بھولے نہیں اور نہ ہمکو یہ ڈر ہے کہ جندب نے

کذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فیمن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی

کان قبلکم رجل به جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بها یده فما رقا الدم حتی مات قال

امتوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اُس کو ایک زخم لگا اُس نے چھری لیکر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا خون بہنا بند ہی نہیں ہوا یہاں تک کہ وہ مر گیا

الله تعالی بادرنی عبدی بنفسه حرمت علیه الجنة

اللہ تعالی نے فرمایا اس شخص نے جلدی کر کے اپنی جان دی (حرام موت مرا) میں نے بھی بہشت اس پر حرام کر دی

حدیث ابرص واعمی واقرع

کوڑھی اور اندھے اور گنجے کا حال (جو بنی اسرائیل میں تھے)

حدثنی احمد بن اسحق حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا همام حدثنا اسحق بن

مجھ سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے اسحاق بن عبد

عبد الله قال حدثنی عبد الرحمن بن ابی عمرة ان ابا هریرة حدثه انه سمع النبی صلی

نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے اُن سے ابوہریرہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم وحدثنی محمد حدثنا عبد اللہ بن رجاء اخبرنا ھمام عن اسحٰق بن

سے سنا دوسری سند اور مجھ سے محمد (بن یحییٰ ذہلی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے کہا ہمکو ہمام نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن

عبد اللہ قال اخبرنی عبد الرحمٰن بن ابی عمرۃ ان اباھریرۃ رضہ حدثہ انہ سمع رسول

عبد اللہ سے کہا مجھ کو عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ نے خبر دی ان سے ابو ہریرہ رضہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی بدا للہ ان

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی ایک گنجا ایک اندھا اللہ نے اُن (تینوں) کو

یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن و

آزمانا چاہا ایک فرشتے کو اُن کی طرف بھیجا (پہلے) وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا تو کیا چاہتا ہے اُس نے کہا اچھا رنگ اچھی

جلد حسن قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ فاعطی لونا حسنا وجلدا

کھال (کیونکہ اس حال میں) لوگ مجھ سے نفرت کراہت کرتے ہیں فرشتے نے اُس پر ہاتھ پھیر دیا اُس کے (بدن کا) رنگ اچھا ہو گیا کھال بھی درست

حسنا فقال ای المال احب الیک قال الابل او قال البقر ھو شک فی ذلک ان الابرص

ہو گئی پھر فرشتے نے پوچھا (اب یہ کہہ) دنیا کے مالوں میں سے کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے وہ کہنے لگا اونٹ یا گائے بیل اسحاق راوی نے شک کی

والاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر فاعطی ناقۃ عشراء فقال یبارک لک

کہ کوڑھی نے اونٹ کہا گنجے نے گائے بیل (مگر) ایک نے اونٹ مانگے ایک نے گائے بیل (یہ یقینی ہے) اخیر اُس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے کہا تجھ

فیھا واتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا قد قذرنی

پھر وہ گنجے پاس آیا اُس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے وہ کہنے لگا اچھے بال ہونا یہ گنج پن جاتا رہے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں

الناس قال فمسحہ فذھب واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر

فرشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا وہ چنگا ہو گیا اور بہت اچھے بال نکل آئے پھر فرشتے نے کہا دنیا کا کون سا مال تجھ کو زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا گائے

قال فاعطاہ بقرۃ حاملا وقال یبارک لک فیھا واتی الاعمی فقال ای شیء احب

بیل فرشتے نے ایک گابھن گائے اُس کو دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو گی پھر وہ فرشتہ اندھے پاس گیا پوچھا تو کیا چاہتا ہے کہنے لگا

الیک قال یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ

اللہ میری بینائی مجھ کو پھر دیدے میں لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اُس (کی آنکھوں) پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اُس کی آنکھیں روشن کر دیں اب یہ پوچھا

قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطاہ شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا

تجھ کو دنیا کا کونسا مال زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا بکریاں فرشتے نے اُسکو ایک جننے والی (یا بچہ والی) بکری دی پھر اونٹنیاں اور گائیں بیائیں

فکان لھذا واد من ابل ولھذا واد من بقر ولھذا واد من الغنم ثم انہ اتی الابرص

اور اندھے پاس بکریوں کا ایک جنگل ہو گیا (بہت دنوں) بعد فرشتہ پھر کوڑھی پاس آیا اونٹوں کا اور گنجے پاس گایوں کا

فِی صُورَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ تَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ

اپنی صورت اور شکل مین (جس شکل مین پہلے آیا تھا) کوڑہی پاس آیا کہنے لگا مین ایک محتاج آدمی ہون مسافر میرا سامان سب جاتا رہا اب مین بغیر خدا کی

الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ

مدد اور تیری عنایت کے اپنے ٹھکانے نہین پہونچ سکتا مین تجھسے اُس خدا کے نام پر سوال کرتا ہون جس نے تیرے بدن کا رنگ اچھا کر دیا تیری کھال درست کر دی

عَلَیْہِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ الْحُقُوْقَ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ لَہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ

مجھے ایک اونٹ دے جس پر سفر مین سوار ہو کر اپنے ٹھکانے (وطن) پہونچ جاؤن ... کہنے لگا (بھائی مین بہت قرضدار ہون) بہت آدمیون کا دینا ہے

یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِکَابِرٍ عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ

سب لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور محتاج اللہ نے (اپنی عنایت سے) تجھے یہ سب کچھ دیا کوڑہی نے کہا واہ مین تو بزرگون کے وقت سے مالدار چلا آتا ہون فرشتہ

کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ

نے کہا خیر اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو ویسا ہی (کوڑہی اور محتاج) پھر کر دے پھر وہی فرشتہ اُسی شکل اور صورت مین گنجے کے پاس گیا اُس سے یہی وہی

لِھٰذَا فَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَیْہِ ھٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا

کہا جو کوڑہی سے کہا تھا گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسے کوڑہی نے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا خیر اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو پھر ویسا ہی

کُنْتَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ وَّابْنُ سَبِیْلٍ وَّتَقَطَّعَتْ بِیَ

(گنجا اور محتاج) کر دے (جیسے پہلے تھا) اب اندھے پاس گیا اُس سے کہنے لگا مین ایک محتاج آدمی مسافر ہون میرے پاس سفر کا سامان بالکل نہین رہا

الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ

اب بغیر اللہ کی مدد اور تیری توجہ کے مین اپنے وطن نہین پہونچ سکتا مجھ کو اُس خدا کے نام پر جس نے تیری آنکھین

شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ بَصَرِیْ وَفَقِیْرًا فَقَدْ

(دوبارہ) روشن کین ایک بکری دے جس سے مین سفر مین اپنے ٹھکانے پہونچ جاؤن اندھا یہ سنکر کہنے لگا بیشک مین اندھا تھا اللہ نے مجھ کو بینائی

اَغْنَانِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ مَالَکَ

مالدار کر دیا (اُس کے نام پر تو مانگتا ہے) جو تیرا جی چاہے وہ لے لے مین آج تجھ کو تنگ نہین کرنے کا اللہ کے نام پر جو تو لے لے فرشتہ کہنے لگا

فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی

اللہ نے تم تینون کو آزمایا تھا تجھ سے تو خوش ہوا اور تیرے دونون ساتھیون (کوڑہی اور گنجے) سے ناراض ہوا باب اصحاب کہف کا بیان سورۃ

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ اَلْکَھْفُ الْفَتْحُ فِی الْجَبَلِ وَالرَّقِیْمُ الْکِتٰبُ مَرْقُوْمٌ

کہف مین) اللہ کا فرمانا اے پیغمبر کیا تو سمجھا کہ کہف اور رقیم والے ہماری قدرت کی نشانیون مین عجیب تھے کہف پہاڑ مین جو درہ ہو رقیم کے معنے لکھی ہوئی

مَکْتُوْبٌ مِّنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَلْھَمْنٰھُمْ صَبْرًا شَطَطًا اِفْرَاطًا اَلْوَصِیْدُ

کتاب مرقوم کے معنی بھی لکھی ہوئی ربطنا علی قلوبہم ہمنے ان کے دلون مین صبر ڈالا شططا ظلم و زیادتی وصید

الفناء وجمعه وصائد ووصد ويقال الوصيد الباب مؤصدة مطبقة اصد

آنگن صحن اسکی جمع وصائد اور وصد آتی ہے وصید دروازے کو بھی کہتے ہین (دہلیز کو) موصدة (جو سورہ ہمزہ مین ہے) یعنے بند دروازہ لگی ہوئی

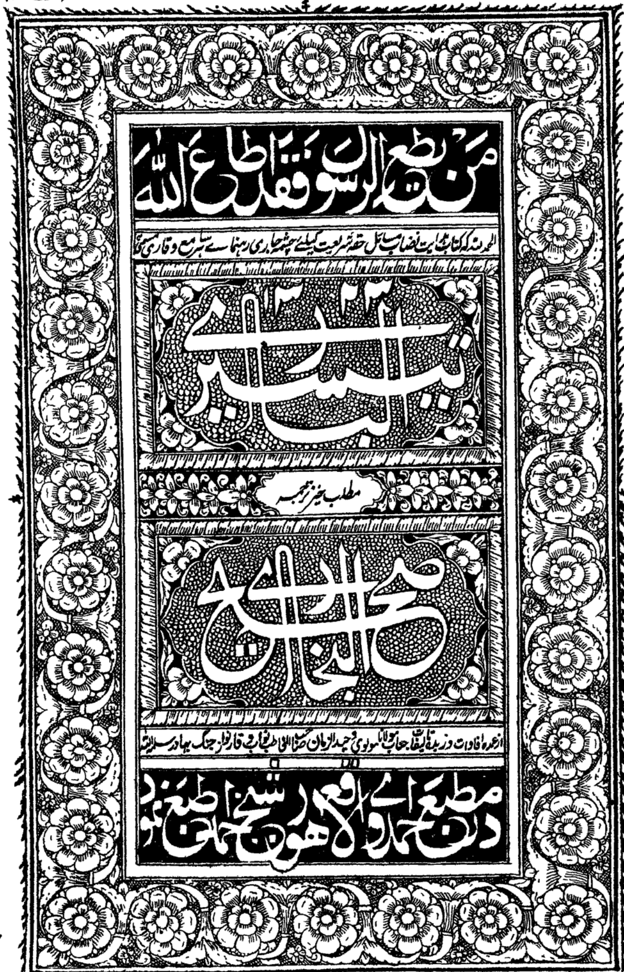
الباب واوصد بعثناهم احييناهم ازكى اكثر ريعا فضرب الله على آذانهم فناموا رجما

کہتے ہین اصد الباب اور اوصد الباب یعنے دروازہ بند کیا بعثناهم یعنے انکو زندہ کیا ازکی یعنے زیادہ ہونیوالا یا پاکیزہ خوش مزہ یا سستا فضرب الله علے

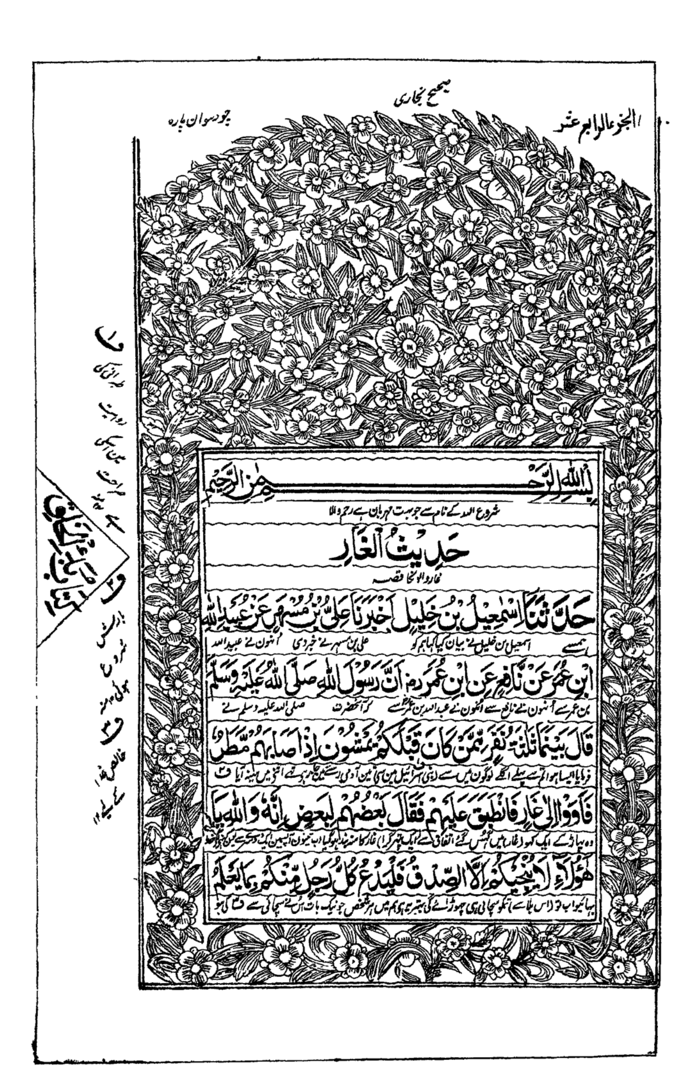
بالغيب لم يستبن وقال مجاهد تقرضهم تتركهم

بالغیب یعنے بے دلیل (محض گمان انکل پچو) مجاہد نے کہا تقرضهم یعنے چھوڑ دیتا ہے (کترا جاتا ہے) ف ١

فہرست پارہ سیزدہم تیسیر الباری شرح وترجمہ اردو صحیح البخاری



نیازمند کے کارخانہ میں ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مالک کارخانہ تاجر کتب لاہور



بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

حديث الغار

غار والوں کا قصہ

حدثنا اسمعيل بن خليل اخبرنا علي بن مسهر عن عبيد الله

ہمسے اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی اُنہوں نے عبید اللہ

ابن عمر عن نافع عن ابن عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال بينما ثلثة نفر ممن كان قبلكم يمشون اذا اصابهم مطر

فرمایا ایسا ہوا تم سے پہلے اگلے لوگوں میں سے (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی راستے میں جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا

فاووا الى غار فانطبق عليهم فقال بعضهم لبعض انه والله يا

وہ پہاڑ کے ایک کھو (غار) میں گھس گئے اتفاق سے (ایک پتھر گرا) غار کا منہ بند ہو گیا اب تینوں آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے خدا

هؤلاء لا ينجيكم الا الصدق فليدع كل رجل منكم بما يعلم

بھائیو اب تو (اس بلا سے) تمکو سچائی ہی چھوڑائے گی بہتر یہ ہو ہم میں ہر شخص جو نیک بات اُس نے سچائی سے کی ہو



أنه قد صدق فيه فقال واحد منهم اللهم إن كنت تعلم أنه كان لي أجير عمل

اسکو بیان کرکے اللہ سے دعا کرے تب ان میں کا ایک یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو خوب جانتا ہے میںنے ایک فرق (تین صاع) چانول پر

لي على فرق من أرز فذهب وتركه وإني عمدت إلى ذلك الفرق فزرعته فصار

ایک مزدور رکہا تہا اس نے میرا کام کیا پہر (غصے میں آکر) اپنے چانول چہوڑکر چلا گیا ف میں نے اسکے حصے کے چانول بوا دیے (بیر دیے) ان

من أمره أني اشتريت بقرا وإنه أتاني يطلب أجره فقلت اعمد إلى تلك البقر

میں اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے اس میں سے گائے بیل خریدے پہر (ایک مدت کے بعد) وہ اپنی مزدوری مانگنے آیا میں نے کہا جا وہ سب گائے بیل (جانور)

فسقها فقال لي إنما لي عندك فرق من أرز فقلت له اعمد إلى تلك البقر فإنها من

ہنکالے جا اس نے کہا میرے تو تیرے پاس (صرف) ایک فرق (تین صاع) چانول ہیں میں نے کہا وہ سب گائے بیل لے جا تیری چانولوں

ذلك الفرق فساقها فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك من خشيتك ففرج عنا

خریدے گئے ہیں آخر وہ ف۲ ان سب کو ہنکا لے گیا یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ (ایمانداری) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کردے

فانساحت عنهم الصخرة فقال الآخر اللهم إن كنت تعلم أنه كان لي أبوان شيخان كبيران

اسی وقت وہ پتھر ہٹ گیا ف۳ اب دوسرا یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میرے دو بوڑھے ضعیف ماں باپ تھے

فكنت آتيهما كل ليلة بلبن غنم لي فأبطأت عليهما ليلة فجئت وقد رقدا وأهلي

ہر رات کو ان کو پلانے کے لیے بکری کا دودہ لایا کرتا ایک رات مجھکو دیر ہوگئی میں جب (دودہ لیکر) آیا تو وہ سو گئے تھے اور میری بی بی

وعيالي يتضاغون من الجوع فكنت لا أسقيهم حتى يشرب أبواي فكرهت أن

بچے سب مارے بہوک کے چلا رہے تھے میری عادت تھی پہلے اپنے ماں باپ کو دودہ پلاتا اسکے بعد ان لوگوں کو خیر مجھکو نیند سے انکا

أوقظهما وكرهت أن أدعهما فيستكنا لشربتهما فلم أزل أنتظر حتى طلع الفجر

جگانا برا معلوم ہوا اور یہ بہی پسند نہ کیا ان کو چہوڑکر چلا جاؤں وہ رات بہر دودہ کا انتظار کرتے اپنی جہونپڑے ہیں پڑے رہیں آخر میں

فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك من خشيتك ففرج عنا فانساحت عنهم الصخرة

یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے میں نے (اپنے ماں باپ کی) یہ (خدمت محض) تیرے ڈر سے کی ہو تو ہماری مشکل دور کردے اسوقت وہ پتھر اور ہٹ گیا

حتى نظروا إلى السماء فقال الآخر اللهم إن كنت تعلم أنه كان لي ابنة عم من

انکو آسمان دکہلائی دینے لگا پہر تیسرا یوں لگا دعا کرنے یا اللہ تو جانتا ہے میری ایک چچازاد بہن تہی جسکو

أحب الناس إلي وأني راودتها عن نفسها فأبت إلا أن آتيها بمائة دينار

میں سب سے زیادہ چاہتا تہا ف میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنا چاہی اس نے نہ مانا کہا میں جب مانوں گی کہ مجھے سو اشرفیاں دے

فطلبتها حتى قدرت فأتيتها بها فدفعتها إليها فأمكنتني من نفسها فلما قعدت

میں گیا اور (کوشش کرکے) سو اشرفیاں لایا وہ اسکے حوالے کردیں اس نے اپنے تئیں مجھے دیدیا ف جب میں اسکی ٹانگوں کے بیچ میں



بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ

(دخول کرنا چاہا) تو کہنے لگی (بھلے آدمی) اللہ سے ڈر اور مہر ناحق طور سے نہ توڑ ف یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا ف۲ سو دینار وہ اشرفیاں بھی چھوڑ آیا

فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا

یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا (زنا نہ کی) تو ہماری مشکل آسان کر اللہ نے انکی مشکل دور کر دی ف وہ تینوں باہر نکل آئے

بَابٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب　ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار (بنی اسرائیل کی)

بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي

ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی ف اتنے میں ایک سوار (نام نامعلوم) انکے سامنے سے گذرا وہ دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو نہ مارنا

حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ

جب تک وہ اس سوار کی طرح نہ ہو جائے ف یہ سنکر وہ بچہ (بقدرت الٰہی) بول اٹھا یا اللہ مجھکو اس سوار کی طرح نہ کیجیو یہ کہکے پھر چھاتی سے دودھ پینے لگا

بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي

ایک عورت گذری (نام نامعلوم) جسکو لوگ کھینچتے گھسیٹے اس سے کھیل کرتے (اسکو مارتے پیٹتے) لیجا رہے تھے تو دودھ پلانیوالی عورت کہنے لگی یا اللہ میرے بچے کو اس عورت

مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي وَتَقُولُ

کی طرح نہ کیجیو (جب تو ماں نے پوچھا ارے یہ کیا معاملہ ہے) بچہ کہنے لگا وہ سوار جو پہلے گذرا تھا کافر (ظالم) ہے اور عورت کو لوگ کہتے ہیں تو زنا کراتی ہے وہ کہتی ہے

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا

اللہ بس ہے وہ میری پاکدامنی جانتا ہے اور لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے اللہ بس ہے　ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا ہم سے

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي

عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھکو جریر بن حازم نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ

ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں پر گھوم رہا تھا پیاس کے مارے مرنے

الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا

کو تھا بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اسکو دیکھا (جلدی سے) اپنا موزہ اتارا ف کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس سبب سے اسکو

بِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بخشدیا ف ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے



أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ

انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا انہوں نے بالوں کا ایک چوٹلہ لیا

كَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

جو چوبدار کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے آنحضرت صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ

اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے سے ف منع فرماتے تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ اسی وقت تباہ ہوئے جب

اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ

انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا ف ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہمسے ابراہیم بن سعد نے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ

تمسے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جنکو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا (گو وہ پیغمبر نہ تھے) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو

مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

تو عمر رض ہونگے ف ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہمسے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے

شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالصدیق ناجی (بکر بن قیس) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس نے ایک کم سو آدمیوں کو (ظلم سے ناحق) ف مار ڈالا پھر

خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ

(نادم ہو کر) مسئلہ پوچھنے نکلا ف ایک درویش پادری (راہب) کے پاس آیا اس سے پوچھا میری توبہ قبول ہوگی اسنے کہا نہیں یہ سنتے ہی اسنے اسکو بھی مار ڈالا اور لوگوں سے

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا

(نام نامعلوم) دوسرے نے کہا ف تو فلانی بستی میں جا رستے میں اسکو موت آن پہنچی پر (مرتے مرتے) اسنے اپنا سینہ اس بستی کی

فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ

اب رحمت اور عذاب دونوں کے فرشتے جھگڑنے لگے ف اللہ تعالیٰ نے نصرہ بستی کو حکم دیا اس شخص سے نزدیک

تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى

ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا اس سے دور ہو جا پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں ناپو (لمبان)

۵

هٰذِهٖ اَقْرَبُ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا اَبُو
وہ نصرہ سے ایک بالشت نیادہ نزدیک ہے پھر وہ بخش دیا گیا ف ہمسے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو

الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَّسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ رَكِبَهَا
علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کیطرف منہ کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی (نام نامعلوم) گائے کو ہانک رہا تھا اسپر سوار ہو گیا

فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ
اسکو مارا وہ گائے (بقدرت الٰہی) بول اٹھی ہم جانور سواری کے لیے نہیں بنائے گئے کھیتی کے لیے بنائے گئے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھکر کہا سبحان اللہ گائے بات

فَقَالَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ
آنحضرت ص نے فرمایا میں تو اسپر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی حالانکہ ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تھے ف ۲ پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (نام نامعلوم) اپنی

فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰی كَاَنَّهٗ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا
ایک بکری لے بھاگا یہ شخص اسکے پیچھے لگا بھیڑیے کے منہ سے بکری چھڑالی اسوقت بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بول اٹھا اب تو تونے میرے منہ سے چھڑالی

مِنِّیْ فَمَنْ لَّهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ یَّتَكَلَّمُ قَالَ
لیکن (قیامت کے قریب) درندوں کے دن جب میرے سوا بکری کا کوئی چرواہا نہ ہوگا اسوقت کون چھڑائیگا لوگ یہ دیکھکر (تعجب سے) کہنے لگے سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے

فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنْ
آنحضرت ص نے فرمایا مجھکو تو اسکا یقین ہے اور ابوبکر اور عمر کو بھی حالانکہ وہ اسوقت وہاں موجود نہ تھے امام بخاری نے کہا اور ہمسے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا ہمسے سفیان بن

سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ حَدَّثَنَا
سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت ص سے پھر یہی حدیث روایت کی ہم سے

اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ
اسحق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ف ۳ دوسرے شخص (نام نامعلوم) سے گھر مول لیا جس نے مول لیا تھا اس نے

فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّیْ اِنَّمَا
اس گھر میں سونا بھرا ہوا ایک گھڑا پایا اور بائع سے کہنے لگا بھائی یہ تھیلا لیجا میں نے

اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِیْ لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ
تجھ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا بائع کہنے لگا میں نے گھر بیچا

الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي

اسمیں جو کچھ تہا وہ بھی بیچا ف آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (داور یا پیغمبر) کے پاس گئے اُنہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے ایک نے کہا میرا

غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ

ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے اُنہوں نے کہا ایسا کرو ان دونوں کا آپس میں نکاح کرو یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو

وَتَصَدَّقَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

اور خیرات بھی کرو ف ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھسے امام مالک نے اُنہوں نے محمد بن منکدر

وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

اور ابو النضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے اونہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اونکے والد نے

سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ

اسامہ بن زید رضؓ سے پوچھا (عامر نے سنا) تم نے طاعون کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے

فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ

اسامہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو (پہلے پہل) بنی اسرائیل کے ایک

بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَ

گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں فرمایا اگلے لوگوں پر (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ اور

إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجْكُمْ إِلَّا فِرَارًا

جب اُس ملک میں پہیلے جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو ابو النضر نے کہا بھاگنے کے سوا اور کوئی غرض نہو تو مت

مِنْهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

نکلو ف ہمسے موسےٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہمسے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہمسے عبداللہ بن

بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ

بریدہ نے اُنہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سے اُنہوں نے کہا میں نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ

آنحضرت صلعم سے طاعون کو پوچھا آپ نے بیان کیا طاعون ایک عذاب ہے اللہ جس پر چاہتا ہے

عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ

یہ عذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ رحمت ہے جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کرکے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی

فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ

میں ٹھیرا رہے (بھاگے نہیں) اسکا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت قسمت میں لکھدی ہے وہی پیش آئیگی تو اسکو



أجر شهيد حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن عروة عن

شہید کا ثواب ملیگا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے

عائشة رض أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقال ومن يكلم

حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب مخزومی عورت (فاطمہ بنت اسود) نے چوری کی تو قریش والوں کو فکر پیدا ہوئی ف۲ انہوں نے کہا

فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد

اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی جرأت اسامہ بن زید کے سوا جو

حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه أسامة فقال رسول الله صلى الله عليه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب (چہیتا) ہے اور کوئی نہیں کر سکتا خیر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا

وسلم أتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب ثم قال إنما أهلك الذين قبلكم

اسامہ تو اللہ کی ٹھیرائی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے خطبہ سنایا پھر فرمایا لوگو، تم سے پہلے جو لوگ تھے (بنی اسرائیل)

أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه

وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے ف۳ اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے

الحد وايم الله لو أن فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها حدثنا آدم

خدا کی قسم اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ف۴ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا

حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن ميسرة قال سمعت النزال بن سبرة الهلالي

ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن میسرہ نے انہوں نے کہا میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا

عن ابن مسعود رض قال سمعت رجلا قرأ وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ

انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص (عمرو بن عاص) کو سنا وہ قرآن اور طرح پڑھ رہا تھا اس کے خلاف جیسے آنحضرت

خلافها فجئت به النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فعرفت في وجهه الكراهية

کو پڑھتے سنا تھا میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا جب میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر ناراضی پائی گئی

وقال كلاكما محسن ولا تختلفوا فإن من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا حدثنا

آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو ف۵ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ف۶ تم سے پہلے لوگ (بنی اسرائیل) اسی قسم کے جھگڑوں سے تباہ ہو گئے ف۷ ہم سے

عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق قال عبد الله كأني

عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ (حفص بن غیاث) نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق بن سلمہ نے کہا عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا جیسے

أنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم يحكي نبيا من الأنبياء ضربه قومه فأدموه

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے ان کی قوم نے ان کو مار کر لہولہان کر دیا



وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ حَدَّثَنَا

وہ اپنے منہ سے خون کو پونچھتے جاتے اور یہ کہتے یا اللہ میری قوم والوں کو بخشدے وہ نہیں جانتے ف ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن عبد الغافر سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ

انہوں نے آنحضرت صلعم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا اللہ نے اسکو بہت سا مال دیا تھا وہ

لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مُتُّ

مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کیوں میں تمہارا کیسا باپ تھا انہوں نے کہا بہت اچھا باپ ف اس نے کہا میں نے عمر بھر میں کبھی کوئی نیکی نہیں کی جب میں

فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

تو ایسا کرنا مجھکو جلا ڈالنا پھر (میری ہڈیاں) خوب پیسنا جسدن آندھی چلے وہ راکھ اڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا ف اللہ نے اسکا سارا بدن اکٹھا

فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

فرمایا ارے تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ نے اس پر رحم کیا اور معاذ عنبری نے کہا

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ

وسلم سے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی

ابْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بن حراش سے عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری رض نے حذیفہ رض سے کہا تم ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں بیان کرتے جو

وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ

تم نے آپ سے سنی ہو حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے ایک شخص ف مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی

إِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى

جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں اکٹھا کرنا اور آگ سلگا کر مجھکو جلا ڈالنا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہونچ تو ہڈیاں

عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ

(خوب باریک) پیس ڈالنا اور جسدن بہت گرمی ہو یا یوں فرمایا جسدن خوب ہوا چل رہی ہو مجھکو اڑا دینا ف اللہ نے اسکو جمع

لِمَ فَعَلْتَ قَالَ خَشْيَتَكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا مُوسَى

تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے (اے خداوند) آخر اللہ نے اسکو بخشدیا عقبہ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلعم سے سنی ہے ہم سے موسی نے

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِيْ يَوْمٍ رَاحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبد الملک نے اس روایت میں یوم راح ہے (سوا شک کے) ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا

عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

کہا ہمسے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن

عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ

عتبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا

النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا

اپنے نوکر سے کہتا دیکھو جسکو تو مفلس پائے اوسکو معاف کر دینا شاید اللہ ہی ہمارا قصور معاف کرے

قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا

آپ نے فرمایا جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اسکو بخشدیا مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہمسے ہشام نے کہا ہمکو

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُّسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ اِذَا اَنَا

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہا جب میں

مُتُّ فَاحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِيْ ثُمَّ ذَرُّوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبَنِّيْ

مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا پھر ہوا میں اڑا دینا قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھکو پکڑ پایا تو ایسا عذاب کریگا

عَذَابًا مَّا عَذَّبَهٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِيْ مَا فِيْكِ

ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا خیر جب وہ مر گیا تو اوسکے بیٹوں نے یہی کیا اللہ تعالی نے زمین کو حکم دیا جو کچھہ (اسکے بدن کے اجزا) تجھہ میں ہیں وہ سب

مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ

اکٹھا کر زمین نے اکٹھا کر دیا وہ سامنے کھڑا ہوا پروردگار نے پوچھا ارے تو نے یہ کیا کیا وہ بولا خداوند تیرے ڈر سے اللہ نے اسکو بخشدیا

لَهٗ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا

ابو ہریرہ کے سوا دوسرے صحابہ نے اس حدیث میں خشیتک کے بدل مخافتک کہا دونوں معنے ایک ہیں) مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے

جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جویرہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے

وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا

فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت (نام نامعلوم) کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسکو اس نے مرنے تک قید کر رکھا تھا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں گئی نہ کھانا دیا



وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

نہ پانی دیا نہ اوسکو چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی ہم سے احمد بن یونس نے

ابْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ

بیان کیا انھوں نے زہیر سے کہا ہم سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو نے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ

بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں نے اگلے پیغمبروں کے کلام جو پائے اُن میں یہ بھی ہے جب

تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ

تجھکو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے کہا میں نے ربعی

ابْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ

ابن حراش سے سنا وہ ابو مسعود انصاری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو

مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

لوگوں نے پایا یہ بھی ہے جب تجھکو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھکو سالم نے خبر دی (اُنکے والد) عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص غرور کے راہ سے اپنی تہبند (لٹکائے) کھینچتا جا رہا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا قیامت تک زمین میں تڑپتا (دھنستا چلا)

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

اور اترتا جائیگا یونس کے ساتھ اسحدیث کو عبدالرحمن بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا ہم سے موسی بن اسمعیل نے

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا مجھ سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا

انہوں نے آنحضرت صلعم سے آپ نے فرمایا ہم (دنیا میں) اخیر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب (امتوں) سے آگے ہونگے

الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَ

ہم سے پہلے الگلی کتاب ملی اور ہم کو اُن کے بعد (اخیر میں) جس میں لوگوں نے اختلاف کیا یہود کے نزدیک (جمعہ کا) دن

بَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ

کل ہے اور نصاری کے نزدیک پرسوں (اتوار کا دن) ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کا دن) ہے جسمیں وہ اپنا سر اور بدن دھوئے



حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے

قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ

معاویہ بن ابی سفیان جب آخری بار مدینہ میں آئے ف تو انہوں نے ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک مٹھا نکال کر

شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بتلایا کہنے لگے میں سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہ کرتا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعْرِ ‧ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ

تو اسکو یعنے بالوں کا جوڑ لگانے کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں) فریب فرمایا ف آدم کے ساتھ اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

کتاب مناقب یعنے فضیلتوں کے بیان میں ف۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ حجرات میں) فرمانا لوگو ہم نے تم کو ایک مرد ایک عورت (آدم اور حوا) سے پیدا کیا اب فضیلت نسب سے نہیں بلکہ تقویٰ اور

شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي

پرہیزگاری سے) اور تمہاری شاخیں اور قبیلے (جدا جدا) اسلیے کیے کہ پہچانے جاؤ (نہ اسلیے کہ فخر کرو) اور سورۂ نساء میں فرمایا اللہ سے ڈرو جسکا نام لیکر

تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

سوال کیا کرتے ہو اور ناتا توڑنے سے بیشک اللہ تمکو تک رہا ہے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح باپ دادوں سے فخر کرنا منع ہے اس کا بیان

الشُّعُوبُ النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ

شعوب جمع ہے شعب کی شعب اوپر کا خاندان اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے کا (یعنی اسکی شاخ) ف ہمسے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَجَعَلْنَاكُمْ

کہا ہمسے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے

شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

تمہاری خاندان قبیلے کیے خاندان یعنے شعوب بڑے بڑے قبیلے اور قبیلے ان کی شاخیں ہمسے محمد

بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ

ابن بشار نے بیان کیا کہا ہمسے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھسے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا



عن ابيه عن ابي هريرة رض قال قيل يا رسول الله من اكرم الناس قال اتقاهم

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب میں زیادہ عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو

قالوا ليس عن هذا نسألك قال فيوسف نبي الله حدثنا قيس بن حفص حدثنا

انہوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (نسب کے رو سے پوچھتے ہو) تو یوسف بن اللہ کے پیغمبر ہمسے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الواحد حدثنا كليب بن وائل قال حدثتني ربيبة النبي صلى الله عليه و

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہمسے کلیب بن وائل نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ نے

سلم زينب بنت ابي سلمة قال قلت لها ارأيت النبي صلى الله عليه وسلم اكان

زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا میں نے ان سے کہا تم کیا سمجھتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

من مضر قالت فممن كان الا من مضر من بني النضر بن كنانة حدثنا

مضر قبیلے سے تھے انہوں نے کہا اور کس قبیلے سے آخر آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے ف ہمسے

موسى حدثنا عبد الواحد حدثنا كليب حدثتني ربيبة النبي صلى الله

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہمسے کلیب نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عليه وسلم واظنها زينب قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء

ربیبہ نے موسیٰ نے کہا میں سمجھتا ہوں زینب بنت ابی سلمہ مراد ہیں ف کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے

والحنتم والمقير والمزفت وقلت لها اخبريني النبي صلى الله عليه وسلم ممن كان

اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور مقیر ف (وہ بھی روغنی برتن) سے منع فرمایا کلیب کہتے ہیں میں نے ان سے کہا بتلاؤ تو آنحضرت کس قبیلے سے تھے

من مضر كان قالت فممن كان الا من مضر كان من ولد النضر بن كنانة حدثني

کیا مضر سے انہوں نے کہا اور کس قبیلے سے آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں تھے (نضر مضر کی اولاد میں سے تھا) مجھ سے

اسحق بن ابراهيم اخبرنا جرير عن عمارة عن ابي زرعة عن ابي هريرة رض عن رسول

اسحق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمکو جریر نے خبر دی انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم قال تجدون الناس معادن خيارهم في الجاهلية

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاتے ہو ف جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے شریف گنے جاتے تھے

خيارهم في الاسلام اذا فقهوا وتجدون خير الناس في هذا الشأن اشدهم له

وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں ف اور حکومت اور سرداری کے زیادہ لائق انکو پاؤگے جو حکومت اور سرداری کو بہت

كراهية وتجدون شر الناس ذا الوجهين الذي ياتي هؤلاء بوجه وياتي هؤلاء

ناپسند کرتا ہو ف اور آدمیوں میں سب سے برا اسکو پاؤگے جو دو رخا (منافق دوغلا) ہو ان لوگوں میں ایک منہ لیکر آئے دوسرے لوگوں میں دوسرا منہ

ف کیا عمدہ کلیہ ارشاد فرمایا جو شخص دنیا کے عہدے اور خدمت سے بھاگے اسکی درخواست نہ کرے بلکہ برا سمجھے تو جان لو کہ وہی خدمت کے لیے موزوں ہے کیونکہ اسکو خدا کا

بوجهه حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا المغيرة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة

لیکر جائے (یعنی رکابی مذہب) ف۱ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمان نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) لوگ امامت اور خلافت میں قریش کے تابعدار ہیں

تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم والناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم

جیسے (عرب کے) کافر (کفر کے زمانہ میں) قریش کے تابع تھے ف۱ اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے اور شریف تھے وہی

في الاسلام اذا فقهوا تجدون من خير الناس اشد الناس كراهية لهذا الشان حتى

اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں تم بہت اچھا آدمی اسکو پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو برا سمجھتا ہو یہاں تک کہ

يقع فيه باب حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة حدثني عبد الملك عن

اسمیں گرفتار ہو جائے ف۲ باب ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عبدالملک نے

طاوس عن ابن عباس الا المودة في القربى قال فقال سعيد بن جبير قربى محمد

طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورہ حم عسق میں ہے) قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی سعید بن جبیر نے ان سے پوچھا گیا

صلى الله عليه وسلم فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش الا

آنحضرت صلعم کے رشتہ دار مراد ہیں یہ کہا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرت صلعم کو رشتہ داری

وله فيه قرابة فنزلت عليه الا ان تصلوا قرابة بيني وبينكم حدثنا علي

تو یہ آیت اتری یعنی میں تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اسی کا خیال رکھو ف۳ ہم سے علی

ابن عبد الله حدثنا سفيان عن اسمعيل عن قيس عن ابي مسعود يبلغ به النبي صلى

ابن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے وہ آنحضرت

الله عليه وسلم قال من ههنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب

صلعم کا فرمودہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا اس طرف سے (دنیا میں) فتنے آئے ہیں اور آپ نے پورب کی طرف اشارہ کیا اور بے ادبی اور سخت دلی

في الفدادين اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر في ربيعة ومضر حدثنا

ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور گایوں کے دم پاس چلاتے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں ف۴ ہم سے

ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابو

هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الفخر والخيلاء في

ہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فخر اور تکبر

والوں کی تعریف ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ



الفدادين اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم والايمان يمان والحكمة يمانية سميت
چلانے والے اونٹ والوں میں ہے اور نرم دلی ملائمت بکری والوں میں ہے اور ایمان یمن والا ہے اور حکمت (حدیث) بھی یمن والی ہے امام بخاری نے کہا

اليمن لانها عن يمين الكعبة والشام عن يسار الكعبة والمشئمة الميسرة واليد
یمن کو یمن اسلیے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کے سیدھی جانب ہے اور شام کو شام اسلیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں جانب واقع ہے مشأمہ بائیں ہاتھ

اليسرى الشؤمى والجانب الايسر الاشأم

بائیں ہاتھ کو شومی اور بائیں جانب کو اشأم

باب مناقب قريش

باب قریش کی فضیلت کا بیان

حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال كان محمد بن جبير بن مطعم يحدث انه بلغ
ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ

معوية وهو عنده في وفد من قريش ان عبد الله بن عمرو بن العاص يحدث انه
معاویہ بن ابی سفیان کو جب وہ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر ہو چکی کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ

سيكون ملك من قحطان فغضب معوية فقام فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال
عنقریب عرب کا بادشاہ ایک قحطانی ہوگا معاویہ یہ سنکر غصے ہوئے اور (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر کہا

اما بعد فانه بلغني ان رجالا منكم يحدثون احاديث ليست في كتاب الله ولا
اما بعد مجھکو یہ خبر ہو چکی ہے کہ تم میں بعضے لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور نہ

تؤثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاولئك جهالكم فاياكم والاماني التي
آنحضرت صلی اللہ علیہ سے منقول ہیں دیکھو یہ جاہل لوگ ہیں ان سے اور ان کے خیالات سے بچو جن خیالات نے

تضل اهلها فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الامر في
انکو گمراہ کر دیا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری

قريش لا يعاديهم احد الا كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين حدثنا ابو
قریش میں رہیگی جو کوئی انکی دشمنی کریگا اللہ اسکو سرنگون (اوندھا) کردیگا جب تک دین اور شریعت کو قائم رکھیں گے ہم سے ابو

الوليد حدثنا عاصم بن محمد قال سمعت ابي عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله
الولید نے بیان کیا کہا ہمسے عاصم بن محمد نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم قال لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي منهم اثنان حدثنا يحيى بن
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ خلافت قریش ہی میں رہیگی جب تک (دنیا میں) انکے دو آدمی بھی باقی رہیں ہمسے یحیی بن

بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن جبير بن مطعم
بکیر نے بیان کیا کہا ہمسے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے جبیر بن مطعم سے

قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمٰنُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا

انہوں نے کہا میں اور عثمان بن عفان دونوں ملکر آنحضرت ص پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نے (ذوی القربی کا حصہ) بنی مطلب کو دیا

وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِّنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ

اور ہم (بنی امیہ) اور بنی مطلب آپ سے ایک ہی رشتہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا (یہ صحیح ہے) مگر بنی ہاشم

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَّقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی ہے ف ۱ اور لیث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا ف ۲ انہوں نے عروہ بن زبیر سے

قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ اُنَاسٍ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ اِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَتْ اَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ

انہوں نے کہا عبداللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لیکر حضرت عائشہ رض پاس گئے حضرت عائشہ بنی زہرہ پر بہت مہربان تھیں

لِقَرَابَتِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ

کیونکہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت تھی ف ۳ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے

سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

سعد بن ابراہیم سے دوسری سند ف ۴ یعقوب بن سعد بن ابراہیم نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ سے عبدالرحمن

ابْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ہرمز اعرج نے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قُرَيْشٌ وَّالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى

قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیرخواہ ہیں

دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

اور اللہ اور رسول کے سوا انکا کوئی حمایتی نہیں ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَحَبَّ الْبَشَرِ اِلٰى عَائِشَةَ

ابوالاسود نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض صدیق

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ

کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبداللہ بن زبیر سے محبت تھی عبداللہ ان سے بہت سلوک کیا کرتے (وہ انکی خالہ تھیں) حضرت عائشہ رض

شَيْئًا مِّمَّا جَاءَهَا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤْخَذَ عَلٰى

کوئی چیز رکھ نہ چھوڑتیں جو کچھ اللہ تعالی دیتا وہ خیرات کر دیتیں یہ حال دیکھ کر عبداللہ نے کہا انکا ہاتھ روکنا چاہیے (اتنی خیرات نہ کریں)

يَدَيْهَا فَقَالَتْ اَيُؤْخَذُ عَلٰى يَدَيَّ عَلَيَّ نَذْرٌ اِنْ كَلَّمْتُهٗ فَاسْتَشْفَعَ اِلَيْهَا بِرِجَالٍ

انہوں نے کہا ہاں میرا ہاتھ روکا جاتا ہے خیر مجھ پر خدا کی نذر ہے اگر میں اس سے بات کروں ف ۵ عبداللہ نے حضرت عائشہ کو منانے کو لیے قریش

ف ۱ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں [illegible]

ف ۲ اسکو خود امام بخاری نے [illegible]

ف ۳ [illegible]

ف ۴ [illegible]

ف ۵ حضرت عائشہ رض [illegible]



مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہیال (یعنی بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (ابن الزبیر کا قصور معاف کرو) انہوں نے نہ مانا آخر

لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ

بنی زہرہ کے کئی لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہیال والے تھے جیسے عبدالرحمن بن اسود بن عبد

يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ

یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ سے کہا ہم لوگ جب حضرت عائشہؓ کے پاس (اندر آنے کی) اجازت مانگیں (وہاں جا کر بیٹھیں) تم ایک دم پردے میں گھس جانا

فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ

انہوں نے سب آزاد کر دیے اور برابر بردے آزاد کرتی رہیں چالیس بردے آزاد کیے پھر کہنے لگیں کاش میں جب قسم کھائی تھی (منت مانی تھی) تو میں

حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغُ مِنْهُ بَابٌ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا

کوئی خاص کام بیان کر دیتی جس کو کر کے میں فارغ ہو جاتی باب قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا ہم سے

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ

عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انسؓ سے کہ حضرت عثمانؓ نے

دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ

زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث

ابْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا

بن ہشام کو بلوایا انہوں نے مصحف لکھے اور حضرت عثمان نے ان تینوں قرشی لوگوں (عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمن) سے کہا جب

اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا

تم میں اور زید بن ثابت میں (جو انصاری ہیں) کچھ (محاورے کا) اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھو اس لیے کہ

نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بَابٌ نِسْبَةُ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى

قرآن قریش کے محاورے پر اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا باب یمن والوں کا حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں ہونا انہی یمن والوں میں سے اسلم کی

ابْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ

قوم بھی جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے اسلم افصٰی کا بیٹا وہ حارثہ کا وہ عمرو کا وہ عامر کا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے

ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رض قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ

بن ابی عبید سے کہا ہم سے سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے چند لوگوں پاس

مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا

تشریف لے گئے جو بازار میں تیراندازی کر رہے تھے آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارا باپ (اسمٰعیلؑ بھی) تیرانداز تھے



وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْمِي

اور آپ نے فرمایا میں اس جماعت کے ساتھ ہوں یہ سنکر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیا آپ نے پوچھا کیوں انھوں نے کہا آپ تو اُدھر ہیں اب ہم

وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ بَابٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا

کیسے تیر ماریں اس وقت آپ نے فرمایا نہیں تیر لگاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں باب ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا

عبد الوارث نے انھوں نے حسین بن واقد سے انھوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابو الاسود

الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

دیلی نے ابو ذر سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ

جس نے دوسرے شخص کو جان بوجھکر اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا اور جو شخص اپنے تئیں دوسری قوم کا بتلائے وہ

فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ

اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے حریز نے کہا مجھ سے عبد الواحد

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بن عبد اللہ نصری نے کہا میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ

نے فرمایا بڑا بہتان (اور سخت جھوٹ) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے یا جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھا کہے میں نے دیکھا ہے

يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

انھوں نے ابو جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبد القیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا

پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم میں اور

وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ

آپ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں پہونچ سکتے ہیں اگر آپ ہم کو دین کی کوئی بات بتلا دیں تو ہم آپ سے سیکھ لیں

عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ

اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں ان کو بھی بتلا دیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں اللہ پر

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۤءِ الزَّكَاةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَ

گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دیا کرو جو کچھ لوٹ مین کماؤ اُس کا پانچوان حصہ (امام کے پاس) داخل کیا

اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاۤءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

اور مین تم کو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور روغنی برتن سے منع کرتا ہون ف ا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

نے خبر دی اُنھون نے زہری سے اُنھون نے سالم بن عبد اللہ سے عبد اللہ بن عمر رض نے کہا مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ

سے سُنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو فساد اس طرف سے پھوٹے گا پورب کی طرف اشارہ کیا جہان سے

يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ بَابُ ذِكْرِ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ حَدَّثَنَا

شیطان کا سر نکلتا ہے ف ۲ باب اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع قبیلون کا بیان ہم سے

اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے اُنھون نے سعد بن ابراہیم سے اُنھون نے عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج سے اُنھون نے ابو ہریرہ رض سے اُنھون نے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے

مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا

خیر خواہ ہین اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہین ف ۳ مجھ سے محمد بن عزیز زہری نے بیان کیا کہا ہم سے

يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

یعقوب بن ابراہیم نے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے صالح سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا اُن کو عبد اللہ بن عمر رض نے خبر دی

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا ف ۴ اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا

اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

اور عصیہ ع ۵ نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی ف ۵ مجھ سے محمد ابن سلام یا ابن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ

اُنھون نے ایوب سے اُنھون نے محمد بن سیرین سے اُنھون نے ابو ہریرہ رض سے اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اسلم کو اللہ نے

سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ

بچا دیا اور غفار کو اللہ نے بخش دیا ع ۶ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن



بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے

أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ جہینہ اور مزینہ

وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي
اور اسلم اور غفار بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر

عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ
ابن صعصعہ سے ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے ف۱ آپ نے فرمایا نہیں جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم

وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں ف۲ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ
غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے سُنا

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ
انہوں نے اپنے باپ سے کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ سے اُن لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال اسباب چرایا کرتے

مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
تھے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگوں نے محمد بن ابی یعقوب نے کہا میں سمجھتا ہوں عبدالرحمٰن نے جہینہ کا بھی ذکر کیا شعبہ نے کہا یہ شک محمد بن ابی یعقوب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ
علیہ وسلم نے فرمایا بتلا اسلم اور غفار اور مزینہ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کو بھی کہا یہ (چاروں) بنی

بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا اگلے چاروں خراب اور برباد ہوئے اقرع نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس

بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ اُن سے بہتر ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے

أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ
ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ کے

شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ
یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ یا مزینہ کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے

بَابُ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

باب کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم میں داخل ہے ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ

شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) پوچھا تم لوگوں میں

فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی شخص غیر (دوسرے قبیلے کا) بھی ہے انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے آپ نے فرمایا

ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ

کسی قوم کا بھانجا تو اسی قوم میں داخل ہے باب زمزم کے قصے کا اور ابوذر کے اسلام لانے کا بیان ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہا ہم سے

سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا

سلم بن قتیبہ نے کہا مجھ سے مثنیٰ بن سعید قصیر (بونے) نے کہا مجھ سے ابوجمرہ نے کہا عبداللہ بن

ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ

عباس نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ بیان کروں ہم نے کہا ہاں بیان کیجیے کہا ابوذر نے کہا میں غفار

غِفَارٍ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِي انْطَلِقْ إِلَى هَذَا

(قبیلے) کا ایک شخص تھا ہم کو یہ خبر پہونچی تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے میں نے اپنے بھائی سے کہا تم مکے جاکر

الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللهِ

اس سے ملو بات کرو اور اس کا حال مجھ سے بیان کرو وہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا لوٹ کر آیا تو میں نے اس سے پوچھا کیا دیکھا وہ کہنے لگا خدا کی قسم

لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَخَذْتُ

میں نے ایک شخص دیکھا جو اچھی بات کا حکم کرتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے کہا اس خبر سے تو میری تسلی نہیں ہوئی آخر میں نے

جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ

ایک دسترخوان (جس میں توشہ تھا) لیا اور لکڑی سنبھالی اور مکے پہونچا وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا اور مجھے آپ کا حال پوچھنا مناسب معلوم نہ ہوا

مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ

میں زمزم کا پانی پیتا رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا حضرت علی رض میرے سامنے سے گزرے اور کہنے لگے تم مسافر معلوم ہوتے ہو

قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ

میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو میرے گھر چلو میں ان کے ساتھ چلا نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا

وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ

نہ میں نے بیان کیا صبح کو پھر میں مسجد آ گیا میرا مطلب یہ تھا کسی سے آنحضرت کو پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ تھا جو آپ کا پتہ بتلائے

بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ

پھر حضرت علیؓ میرے سامنے سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو یعنی مجھ کو اپنا ٹھکانا نہیں ملا　ف۱　میںنے کہا نہیں اُنہوں نے کہا تو میرے ساتھ چل

مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ

اب اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہو تیرا مطلب کیا ہے کس کام کے لیے اس شہر میں آیا ہے میںنے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ کسی سے نہ کہو تو میں　تم سے بیان　کروں

قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ

اُنہوں نے کہا میں ایسا ہی کرونگا تب میں نے کہا ہم کو یہ خبر پہونچی تھی کہ یہاں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں　جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں　میں نے پہلے

أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ

اپنے بھائی کو اُن سے بات کرنے کے لیے بھیجا تھا مگر وہ لوٹ کر آیا اور قابل تشفی کوئی خبر نہ لایا آخر میں خود آیا میں اُن سے ملنا چاہتا ہوں اُنہوں نے کہا تو نے اچھا رستہ

رَشَدْتَ هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ

پایا (مجھ سے ملا) میں بھی اُنہی شخص کے پاس جاتا ہوں پھر کر پیچھے پیچھے چلا آ جس جگہ میں گھسوں تو بھی گھس اگر رستے میں ایسا کوئی دیکھونگا کہ جس کا ڈر ہو تو

عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى

میں تجھ کو اشارہ کرونگا (ایک دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤنگا جیسے اپنا جوتہ صاف کرتا ہوں تو وہاں سے چلدے غرض حضرت علیؓ چلے میں بھی اُن کے ساتھ چلا یہانتک

دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ

کہ وہ (ایک مکان میں) گھسے میں بھی گھسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے میںنے عرض کیا مجھ کو اسلام سکھلایئے　آپ نے

فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ فَإِذَا

بتلایا میں اُسی جگہ (اُسی وقت) مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر اپنے ایمان کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں　لوٹ جا　جب

بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ

تجھ کو ہماری غلبہ کی خبر پہونچے اُس وقت چلا آ میںنے عرض کیا یا رسول اللہ قسم اُس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ ان کافروں کے بیچ

فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پھر ابوذر مسجد میں آئے قریش کے کافر وہاں بیٹھے تھے اُنہوں نے کہا قریش کے لوگو میں تو اس کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی　سچا معبود نہیں

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَقَامُوا فَضُرِبْتُ

اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اور اُس کے بھیجے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی اُنہوں نے کہا اٹھو اس بیدین کی خبر لو اُنہوں نے مار ڈالنے کی نیت

لِأَمُوتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلًا

سے مجھکو خوب مارا عباسؓ (آنحضرت صلعم کے چچا) نے مجھے دیکھ لیا وہ آ کر مجھ پر جھک گئے اور کافروں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے ارے خرابی (کیا غضب کرتے ہو)

مِنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارٍ فَأَقْلَعُوا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ

مار ڈالتے ہو اور تمہاری سوداگری کا اور آنے جانے کا رستہ اُسی قوم پر سے ہے　ف۲　یہ سنکر اُنہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں (مسجد میں)



فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ

آیا اور جیسا کل پکارا تھا اُسی طرح پکارا قریش کے کافروں نے کہا اٹھو اس کی خبر لو جیسے کل مجھ پر تاب پڑی تھی ویسے ہی پھر پڑنے لگی

وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ

حضرت عباس رضہ بھی آن پہونچے اور مجھ پر جھک گئے اور وہی کہا جو اُنہوں نے کل کہا تھا ابن عباس رضہ نے کہا ابوذر رضہ کا

إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

اسلام اس طرح شروع ہوا باب قحطان کا بیان ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضه

کہا مجھ کو سلیمان بن بلال نے اُنہوں نے ثور بن زید سے اُنہوں نے ابوالغیث سالم سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ

اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اُس وقت تک نہ آئیگی جب تک قحطان کا ایک شخص

يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکیگا باب جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے ہم سے محمد ابن سلام نے بیان

أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا

کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی اُنہوں نے جابر رضہ سے سنا

يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى

وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اُس وقت آپ کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے تھے

كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا

ان مہاجرین میں ایک آدمی بڑا دل لگی باز آدمی تھا اُس نے کیا کیا ایک انصاری کے سرین پر ضرب لگائی انصاری

شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ

اُس پر اپنی ذات والوں کو مدد کے لیے پکارا انصاری نے کہا ارے انصار دوڑو میری فریاد سنو مہاجر نے کہا ارے مہاجرو دوڑیو (غل) سنکر

فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے نکل آئے فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسی پھر پوچھا قصہ کیا ہے

شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں نے بیان کیا کہ ایک مہاجر نے انصاری کے سرین پر مار لگائی آپ نے فرمایا

دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ

ایسی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو اور عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) کیا کہنے لگا مہاجر ہمارے اوپر اپنی قوم والوں کو

رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

اچھا مدینہ پہونچکر (ہم سمجھ لینگے) عزت دار ذلیل کو نکال باہر کریگا ف حضرت عمر رضہ نے عرض کیا حکم ہو تو اس نا پاک پلید کا سر

هٰذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ

اڑا دوں (یعنے عبداللہ بن ابی کا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت کر لوگ کہینگے محمد اپنے اصحاب کو

يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

قتل کرتے ہیں ف۲ مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ

ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ

سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے

زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

زبید سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (مصیبت

مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

میں) گالوں پر (تھپیڑے) مارے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کی باتیں ف۳ نکالے وہ ہم میں سے نہیں (مسلمانوں میں سے نہیں) باب خزاعہ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یحیی بن آدم نے خبر دی کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا انہوں نے ابو حصین

حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو

سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو

ابْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ابن لحی بن قمعہ بن خندف خزاعہ والوں کا باپ تھا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ

زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے (قرآن شریف سورہ مائدہ اور انعام میں جو آیا ہے) بحیرہ وہ جانور جس کا دودھ بتوں کے نام پر

وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ

کوئی اس کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا (جیسے سانڈ) اس پر کوئی بوجھ نہ

عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ

لادتا سعید نے کہا ابو ہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی کو دیکھا وہ

لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بَابُ جَهْلِ

اپنی آنتیں (انتڑیاں) دوزخ میں کھینچ رہا تھا اسی نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی ف باب عرب کی



العرب حدثنا ابو النعمان حدثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن سعيد بن جبير

جہالت کا بیان ف۱ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

عن ابن عباس رض قال اذا سرك ان تعلم جهل العرب فاقرأ ما فوق الثلاثين ومائة في

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا اچھا لگے تو سورۂ انعام کی ایک سو تیس آیتوں سے زیادہ پڑھ لے

سورة الانعام قد خسر الذين قتلوا اولادهم سفها بغير علم الى قوله قد ضلوا و

وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ ہیں راہ پانے والے نہیں

ما كانوا مهتدين باب من انتسب الى آبائه في الاسلام والجاهلية وقال ابن

اس آیت تک ف۲ باب اپنی مسلمان یا کافر باپ داداوں کی طرف نسبت دینا اور ابن عمر

عمر وابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن

اور ابو ہریرہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عزت دار عزت دار کا بیٹا عزت دار کا پوتا عزت

الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحق بن ابراهيم خليل الله وقال البراء عن النبي

دار کا پروتا یوسف پیغمبر تھے جو یعقوب کے بیٹے اسحاق کے پوتے ابراہیم خلیل اللہ کے پروتے تھے ف۳ اور براء نے کہا انہوں نے آنحضرت

صلى الله عليه وسلم انا ابن عبد المطلب حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابي

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں ہوں بیٹا عبد المطلب کا ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے

حدثنا الاعمش حدثنا عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض قال لما

کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب

نزلت وانذر عشيرتك الاقربين جعل النبي صلى الله عليه وسلم ينادي يا بني

(سورۂ شعراء کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر اپنے نزدیک رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا تو آپ پکارنے لگے بنی فہر

فهر يا بني عدي لبطون قريش وقال لنا قبيصة اخبرنا سفيان عن حبيب بن

کے لوگو بنی عدی کے لوگو یہ سب قریش کے خاندان تھے امام بخاری نے کہا ہم سے ف۴ قبیصہ نے کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے

ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك

حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب (سورۂ شعراء کی) یہ آیت اتری اپنے نزدیک والے

الاقربين جعل النبي صلى الله عليه وسلم يدعوهم قبائل قبائل حدثنا ابو

رشتہ داروں کو ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلے کو دعوت دینا شروع کی ہم سے ابو الیمان

اليمان اخبرنا شعيب اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رض ان النبي

نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی



صلى الله عليه وسلم قال يا بني عبد مناف اشتروا انفسكم من الله يا بني عبد المطلب

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد مناف کے بیٹو تم اپنی جانوں کو (نیک عمل کر کے) اللہ سے بچالو عبد المطلب کے بیٹو تم اپنی

اشتروا انفسكم من الله يا ام الزبير بن العوام عمة رسول الله يا فاطمة بنت محمد

جانوں کو اللہ سے بچالو زبیر کی ماں میری پھوپھی فاطمہ رض میری بیٹی

اشتريا انفسكما من الله لا املك لكما من الله شيئا سلاني من مالي ما شئتما باب

تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ میں خدا کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں اختیار رکھتا ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگ لو باب

قصة الحبش وقول النبي صلى الله عليه وسلم يا بني ارفدة حدثنا يحيى بن بكير

حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (حبشیوں سے) یہ فرمانا اے بنی ارفدہ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان ابا بكر رض دخل عليها

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیق رض ان کے پاس

وعندها جاريتان في ايام منى تدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه و

آئے اس وقت (انصار کی) دو چھوکریاں منا کے دنوں میں گا رہی تھیں دف بجا رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا

سلم متغش بثوبه فانتهرهما ابو بكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم عن وجهه

کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے ابو بکر رض نے ان کو جھڑکا (ان کی آواز سنتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کھولا فرمایا

فقال دعهما يا ابا بكر فانها ايام عيد وتلك الايام ايام منى وقالت عائشة رض

ابو بکر ان کو گانے بجانے دے یہ عید کے (خوشی کے) دن ہیں اور وہ دن منا کے دن تھے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں گیارہویں بارہویں) اور حضرت عائشہ

رايت النبي صلى الله عليه وسلم يسترني وانا انظر الى الحبشة وهم يلعبون في المسجد

نے (اسی سند سے) کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (اپنی پیٹھ کے پیچھے) چھپائے ہوئے تھے میں مسجد میں حبشیوں کا کھیل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھ رہی

فزجرهم عمر فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعهم امنا بني ارفدة يعني من الامن

تھی حضرت عمر رض نے ان کو ڈانٹا (مسجد میں یہ کھیل کیسا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو بنی ارفدہ تم بیفکر ہو کر کھیلو

باب من احب ان لا يسب نسبه حدثني عثمن بن ابي شيبة حدثنا

باب اپنے باپ دادا کو برا کہوانا نہ چاہنا مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

عبدة عن هشام عن ابيه عن عائشة رض قالت استاذن حسان النبي صلى الله

عبدہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم في هجاء المشركين قال كيف بنسبي فقال حسان لاسلنك منهم كما

علیہ وسلم سے اجازت چاہی (کہ) مشرکوں کی ہجو کروں آپ نے فرمایا میں بھی تو ان ہی کے خاندان میں سے ہوں حسان نے کہا میں (اپنی شاعری کی)



تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ ۔ وَعَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض

اس طرح نکال لونگا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں اور ہشام نے اپنے والد سے یہی روایت کی ہیں حضرت عائشہ رضہ کے سامنے حسان کو برا کہنے لگا

فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَا جَاءَ فِي

تو انہوں نے کہا حسان کو برا نہ کہہ (سبحان اللہ کیا پاک نفسی تھی) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا تھا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

ناموں کا بیان (سورہ فتح میں ہے) محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (صحابہ)

اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهٖ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

کافروں پر سخت ہیں اور سورہ صف میں ہے اس کا نام احمد ہوگا مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رض

کہا مجھ سے معن نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی

الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ

یعنی مٹنے والا اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوا دیگا اور حاشر یعنے لوگ میرے بعد حشر کیے جاینگے اور عاقب یعنے خاتم النبیین کہ میرے بعد دنیا میں کوئی

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض

هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو تعجب نہیں آتا اللہ تعالی قریش کی گالیاں

عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بَابُ

لعنت مجھ پر سے کیونکر ٹال دیتا ہے وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں میں تو محمد ہوں باب

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيْمٌ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیم نے کہا ہم سے

سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَ

سعید بن میناء نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور

مَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ

دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس گھر میں



يدخلونها ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة حدثنا قتيبة بن سعيد

جانے لگے اور تعجب کرنے لگے یا یہ کہتے کہ یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا ف۱ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حدثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رض ان

کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا

بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به

اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں پھرتے ہیں

ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم

تعجب کرتے ہیں (ایسا آراستہ گھر) یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی تو اینٹ میں ہوں میں خاتم النبیین ہوں

النبيين حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے

عن عروة بن الزبير عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم توفي وهو

انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر

ابن ثلث وستين وقال ابن شهاب واخبرني سعيد بن المسيب مثله باب

تریسٹھ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا ف۲ باب

كنية النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

حميد عن انس رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في السوق فقال رجل يا

حمید سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا

ابا القسم فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فقال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي

ابو القاسم آپ نے ادھر دیکھا (تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپ سے نہ تھا) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو ف۳

حدثنا محمد بن كثير اخبرنا شعبة عن منصور عن سالم عن جابر رض عن النبي

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر رض سے آنحضرت صلی

صلى الله عليه وسلم قال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي حدثنا علي بن عبد الله

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو پر میری کنیت مت رکھو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا



حدثنا سفين عن ايوب عن ابن سيرين قال سمعت ابا هريرة يقول قال ابو القسم

کہا ہم سے سفیان نے اُنہوں نے ایوب سختیانی سے اُنہوں نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا کہ ابوالقاسم

صلى الله عليه وسلم سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي باب حدثني اسحق

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو باب مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا

اخبرنا الفضل بن موسى عن الجعيد بن عبد الرحمن رايت السائب بن يزيد ابن

کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی اُنہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید کو دیکھا

اربع وتسعين جلدا معتدلا فقال قد علمت ما متعت به سمعي وبصري الا

چورانوے برس کی عمر لیکن اچھے خاصے ٹھاٹے مضبوط وہ کہنے لگے میں جانتا ہوں میرے جو حواس کان آنکھ سب اب تک کام دیتے رہے

بدعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خالتي ذهبت بي اليه فقالت يا

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے میری خالہ ف مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی اور کہنے لگی یارسول اللہ

رسول الله ان ابن اختي شاك فادع الله قال فدعا لي باب خاتم النبوة

اس بچہ کے لیے دعا فرمایئے یہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ نے میرے لیے دعا فرمائی باب مہر نبوت کا بیان (جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں

حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا حاتم عن الجعيد بن عبد الرحمن قال سمعت

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے کہا میں نے سائب بن یزید سے

السائب بن يزيد قال ذهبت بي خالتي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت

سنا میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی کہنے لگی

يا رسول الله ان ابن اختي وقع فمسح راسي ودعا لي بالبركة وتوضا فشربت

یارسول اللہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا دی آپ نے وضو کیا میں نے آپ کے

من وضوئه ثم قمت خلف ظهره فنظرت الى الخاتم بين كتفيه قال ابن عبيد

وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی (جیسے حجلہ کا انڈا) ابو عبیداللہ

الله الحجلة من حجل الفرس الذي بين عينيه قال ابراهيم بن حمزة مثل زر

نے کہا حدیث میں جو حجلہ کا لفظ ہے یہ گھوڑے کے حجل سے نکلا ہے حجل کہتے ہیں اُس سفیدی کو جو گھوڑے کے دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہوتی ہے ابراہیم

الحجلة باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو عاصم عن عمر بن

بن حمزہ نے کہا مسہری کے بٹن کی طرح باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا اُنہوں نے عمر بن سعید بن

سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكة عن عقبة بن الحرث قال صلى ابو بكر رض

ابی حسین سے اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے عقبہ بن حارث سے اُنہوں نے کہا ابوبکر رضہ نے عصر کی نماز



العصر ثم خرج يمشي فرأى الحسن يلعب مع الصبيان فحمله على عاتقه وقال
پڑھی پھر پیادہ باہر تشریف لے گئے (رستہ میں) امام حسن علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے آنہوں نے امام کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور
بأبي شبيه بالنبي لا شبيه بعلي وعلي يضحك حدثنا أحمد بن يونس حدثنا
کہنے لگے میرا باپ تجھ پر تصدق ہو (بالکل) آنحضرت صلعم کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں حضرت علی رضہ یہ سنکر ہنس رہے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم
زهير حدثنا إسمعيل عن أبي جحيفة رض قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وكان
سے زہیر نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے انہوں نے ابو جحیفہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا امام حسن ع آپ کے
الحسن يشبهه حدثنا عمرو بن علي حدثنا ابن فضيل حدثنا إسمعيل بن
مشابہ تھے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے
أبي خالد قال سمعت أبا جحيفة رض قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وكان الحسن
کہا میں نے ابو جحیفہ رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسن رض
ابن علي عليهما السلام يشبهه قلت لأبي جحيفة صف لي قال كان أبيض قد
آپ کے مشابہ تھے اسمعیل نے کہا میں نے ابو جحیفہ سے کہا بھلا آنحضرت صلعم کی صورت بیان کرو انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال کھچڑی
شمط وأمر لنا النبي صلى الله عليه وسلم بثلث عشرة قلوصا قال فقبض النبي صلى الله عليه وسلم
ہو گئے تھے (کچھ سیاہ کچھ سفید) اور آپ نے تیرہ اونٹ ہم کو دینے کے لیے حکم فرمایا لیکن یہ اونٹ ابھی ہم نے نہیں لیے تھے کہ آپ
قبل أن نقبضها حدثنا عبد الله بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن
کی وفات ہو گئی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے
وهب أبي جحيفة السوائي قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ورأيت بياضا من تحت
وہب بن عبداللہ ابو جحیفہ سوائی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے ہونٹ کے تلے
شفته السفلى العنفقة حدثنا عصام بن خالد حدثنا حريز بن عثمن أنه سأل
یعنی عنفقہ پر سفیدی تھی ف ۲ ہم سے عصام بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے حریز بن عثمان نے انہوں نے عبداللہ
عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال أرأيت النبي صلى الله عليه وسلم
ابن بسر سے پوچھا جو صحابی تھے کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا
كان شيخا قال كان في عنفقته شعرات بيض حدثني ابن بكير قال حدثني
آپ بوڑھے تھے انہوں نے کہا آپ کے عنفقہ پر کچھ بال سفید تھے مجھ سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث
الليث عن خالد عن سعيد بن أبي هلال عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن قال سمعت
نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے

انس بن مالک یصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان ربعۃ من القوم لیس بالطویل

انس بن مالکؓ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے کہتے تھے آپ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے

ولا بالقصیر ازھر اللون لیس بابیض امھق ولا آدم لیس بجعد قطط ولا سبط

نہ ٹھنگنے ف سفید رنگ نہ الیسے بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھونگر بال والے جیسے حبشی ہوتے ہیں نہ بالکل سیدھے بال اتری

رجل انزل علیہ وھو ابن اربعین فلبث بمکۃ عشر سنین ینزل علیہ وبالمدینۃ

آپ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اس وقت وحی اتری اس کے بعد آپ دس برس تک مکہ میں رہے قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ

عشر سنین ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء قال ربیعۃ فرایت شعرا

میں رہے (وفات کے وقت) آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے کہا میں نے آپ کا ایک بال

من شعرہ فاذا ھو احمر فسألت فقیل احمر من الطیب حدثنا عبد اللہ بن یوسف

دیکھا تھا وہ سرخ تھا میں نے وجہ پوچھی (یا انسؓ سے سبب پوچھا) تو کہا خوشبو لگاتے لگاتے سرخ ہو گیا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

اخبرنا مالک بن انس عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن عن انس بن مالک رض انہ سمعہ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے وہ کہتے تھے

یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد نہ

بالابیض الامھق ولیس بالآدم ولیس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی

ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح) نہ بالکل گندمی (زرد رنگ) نہ سخت گھونگر بال والے نہ بالکل سیدھے بال والے اللہ نے آپ کو چالیسویں

راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر سنین فتوفاہ اللہ

برس کے اخیر میں پیغمبری دی پھر دس برس آپ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں بعد اس کے اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اس

ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء حدثنا احمد بن سعید ابو

وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے ہم سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا

عبد اللہ حدثنا اسحٰق بن منصور حدثنا ابراھیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحٰق قال

ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے

سمعت البراء یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجھا واحسنہ

انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوش رو اور (خوبصورت) اور اخلاق میں بھی سب سے

خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر حدثنا ابو نعیم حدثنا ھمام عن

اچھے تھے نہ تو بہت لمبے (ڈول) نہ ٹھنگنے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے



قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ

قتادہ سے کہا میں نے انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انہوں نے کہا نہیں (آپ کو سفیدی کہاں تھی) دونوں کنپٹیوں

فِي صُدْغَيْهِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

پر ذرا سی سفیدی آ گئی تھی ف ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے

عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (یعنے سینہ چوڑا) آپ کے بال

يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ

کانوں کی لو تک پہنچتے تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا (یعنے دھاری دار) پہنے دیکھا آپ سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا یوسف بن ابی اسحاق

أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ

نے اپنے باپ سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے ف ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحاق

سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

سے انہوں نے کہا براء بن عازب سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا انہوں نے کہا نہیں چاند کی طرح (گول اور چمکدار)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِّيصَةِ

ف ہم سے ابو علی حسن بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے مصیصہ میں (جو ایک شہر ہے نہر جیحون پر)

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابو جحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو (سخت گرمی میں)

وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ

بطحاء کے میدان کی طرف نکلے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپ کے

يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ

سامنے برچھی گڑی تھی (جو آپ کے سامنے سترہ کرنے کو) اس حدیث میں عون نے اپنے باپ سے ف انہوں نے ابو جحیفہ سے یہ زیادہ کیا ہے کہ اس برچھی کے پرے سے

وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ

لوگوں نے کیا کھڑے ہوگئے اور آپ کے مبارک ہاتھ تھام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لیے) پھیرنے لگے ابو جحیفہ نے کہا میں نے بھی آپ کا ہاتھ تھاما

فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ حَدَّثَنَا

اور اپنے منہ پر رکھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا ف ہم سے

عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبداللہ نے



عن ابن عباس رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اجود الناس واجود ما يكون

بیان کیا انھوں نے ابن عباس رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو بہت

في رمضان حين يلقاه جبريل وكان جبريل عليه السلام يلقاه في كل ليلة

ہی سخی رہتے جب جبریل آپ سے ملا کرتے وہ رمضان کی ہر رات کو آپ سے ملتے

من رمضان فيدارسه القرآن فلرسول الله صلى الله عليه وسلم اجود بالخير من

اور قرآن کا آپ سے دور کرتے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے دنوں میں) لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ

الريح المرسلة حدثنا يحيى حدثنا عبد الرزاق حدثنا ابن جريج قال اخبرني

سخی ہوتے ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو

ابن شهاب عن عروة عن عائشة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها

ابن شہاب نے خبر دی انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس

مسرورا تبرق اسارير وجهه فقال الم تسمعي ما قال المدلجي لزيد واسامة وراى

گئے آپ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں آپ نے فرمایا عائشہ تو نے مدلجی کی بات سنی ف ۱ اس نے زید اور اسامہ (ان کے بیٹے) کے پاؤں

اقدامهما ان بعض هذه الاقدام من بعض حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث

دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں ف ۲ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب ان عبد الله بن كعب

انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب سے کہ عبد اللہ بن کعب نے کہا

قال سمعت كعب بن مالك يحدث حين تخلف عن تبوك قال فلما سلمت على رسول

میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا قصہ بیان کرتے تھے کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم وهو يبرق وجهه من السرور وكان رسول الله صلى

کو سلام کیا آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا اور جب آپ کو

الله عليه وسلم اذا سر استنار وجهه حتى كانه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه

خوشی ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے ف ۳ اور ہم آپ کی خوشی اس سے پہچان لیتے

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو عن سعيد

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انھوں نے سعید

المقبري عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت من خير

مقبری سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حضرت آدم سے لیکر) برابر آدمیوں کے

قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بہتر قرنوں میں ہوتا آیا (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا ف ۱ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان

ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

کیا کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ

اُنہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شروع میں) پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے (جیسے نصاریٰ اور یورپ والے کرتے ہیں) اور مشرک

يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لوگ مانگ نکالا کرتے اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم نہ آتا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ

تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے) پسند فرماتے پھر اُس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

لگے ف ۲ ہم سے عبدان نے بیان کیا اُنہوں نے ابو حمزہ سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابو وائل

وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرو رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بد زبان نہ تھے

فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا حَدَّثَنَا عَبْدُ

نہ بدزبان بنتے اور فرماتے تھے تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (لوگوں سے کشادہ پیشانی ہنس مکھی نرمی سے بات کریں) ہم سے عبد اللہ

اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ

بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت

مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اُس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ

كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا

نہ ہوتا اگر گناہ ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اُس سے الگ رہتے اور آپ نے کبھی اپنی ذات کے لیے بدلا نہیں لیا ف ۳ ہاں

أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ

جب اللہ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ کے لیے اُس سے بدلا لیتے ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے اُنہوں نے ثابت سے

عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُنہوں نے انس رض سے اُنہوں نے کہا میں نے نہ کوئی سنگین نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا

ف ۱ قرن عرب میں بیس سال یا چالیس سال کا یا ساٹھ سال کا یا اسی سال کا یا ایک سو بیس برس کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

ف ۲ اور پیشانی کے بال لٹکانا موقوف کیا ۱۲ منہ

ف ۳ آنحضرت نے جو ابن خطل یا عقبہ بن ابی معیط یا کعب بن اشرف یا ابو رافع کو قتل کرایا وہ بھی اپنی ذات کے لیے نہ تھا بلکہ ان لوگوں نے اللہ کے دین میں خلل ڈالنا اور لوگوں کو بہکانا شروع کیا تھا اس لیے اُن سے بدلا لیا گیا اگر آپ اپنی ذات کے لیے بدلا لیتے تو اُس یہودن کو ضرور سزا دیتے جس نے بکری میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا یا اُس منافق کو قتل کراتے جس نے لوٹ کا مال تقسیم کرتے وقت کہا تھا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ



وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

اور نہ میں نے کوئی بو یا خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بو یا خوشبو سے بہتر سونگھی

سَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے انہوں نے

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چھوکری سے زیادہ شرم تھی جو کنواری ابھی پردے میں رہتی ہے

خِدْرِهَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالرحمن بن مہدی نے دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے یہی بیان کیا پھر

وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ

کو آپ جب کسی بات کو برا سمجھتے تو آپ کے چہرہ پر معلوم ہو جاتا۔ مجھ سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ

انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا اگر آپ کا دل

اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ

چاہتا تو اس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (برائی نہ کرتے) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے

ابْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ اسدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ

علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ (پیٹ سے) الگ رکھتے اتنے کہ آپ کی بغل کی سفیدی ہم لوگ دیکھتے ابن بکیر نے بکر

حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

سے یہ روایت کی اس میں یوں ہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رض حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے کہ انس رضی اللہ عنہ نے اُن سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا

كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى

میں اپنے دونوں ہاتھ (اتنے اونچے) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں اس میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں

يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا

کی سفیدی دکھلائی دیتی ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دُفِعْتُ اِلَى النَّبِيِّ

مالک بن مغول نے کہا میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى

پہونچ گیا اُس وقت آپ ابطح میں (محصب میں) ایک ڈیرے میں ٹھیرے ہوئے تھے اتنے میں بلال (ڈیرے کے) سخت گرمی کے وقت دوپہر کو

بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ

باہر نکلے انہوں نے نماز کے لیے اذان دی پھر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لیکر باہر گئے لوگ اس پر

النَّاسُ عَلَيْهِ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

گرے ہر ایک لینے لگا پھر اندر آئے اور برچھی نکالی اس وقت آپ باہر نکلے گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی

وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ

چمک دیکھ رہا ہوں برچھی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی

رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا

دو رکعتیں (قصر کیا) آپ کے سامنے سے (برچھی کے اس پار) گدھے عورتیں جا رہی تھیں مجھ سے حسن بن صباح بزار نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

سفیان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ٹھیر ٹھیر کر باتیں

يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کرتے کوئی گننے والا چاہتا تو اخیر تک اُن کو گن لیتا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے

اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ فُلَانٍ جَاءَ

انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا عروہ تجھے ابو فلاں (ابو ہریرہ رضہ) پر تعجب

فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ

نہیں آتا وہ میرے حجرے کے ایک کونے پر آن بیٹھا اور لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے مجھے سنانے میں

وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ

نفل نماز پڑھ رہی تھی ہنوز نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اٹھ کر چلدیا اگر (وہ ٹھیرتا) میں اس کو پاتی تو اُس کی خبر لیتی آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم کبھی اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو

بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں (ظاہر میں) سوتی تھیں دل غافل نہیں ہوتا تھا اس کو سعید بن میناء نے جابر رضہ سے



عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن سعيد

المقبري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة رضي الله عنها كيف كانت صلوٰة

رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان قالت ما كان يزيد في رمضان

ولا غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي أربع ركعات فلا تسأل عن حسنهن

وطولهن ثم يصلي أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلثا فقلت

يا رسول الله تنام قبل أن توتر قال تنام عيني ولا ينام قلبي حدثنا إسمعيل

قال حدثني أخي عن سليمن عن شريك بن عبد الله بن أبي نمر سمعت أنس بن

مالك يحدثنا عن ليلة أسري بالنبي صلى الله عليه وسلم من مسجد الكعبة جاءه

ثلثة نفر قبل أن يوحى إليه وهو نائم في مسجد الحرام فقال أولهم أيهم هو

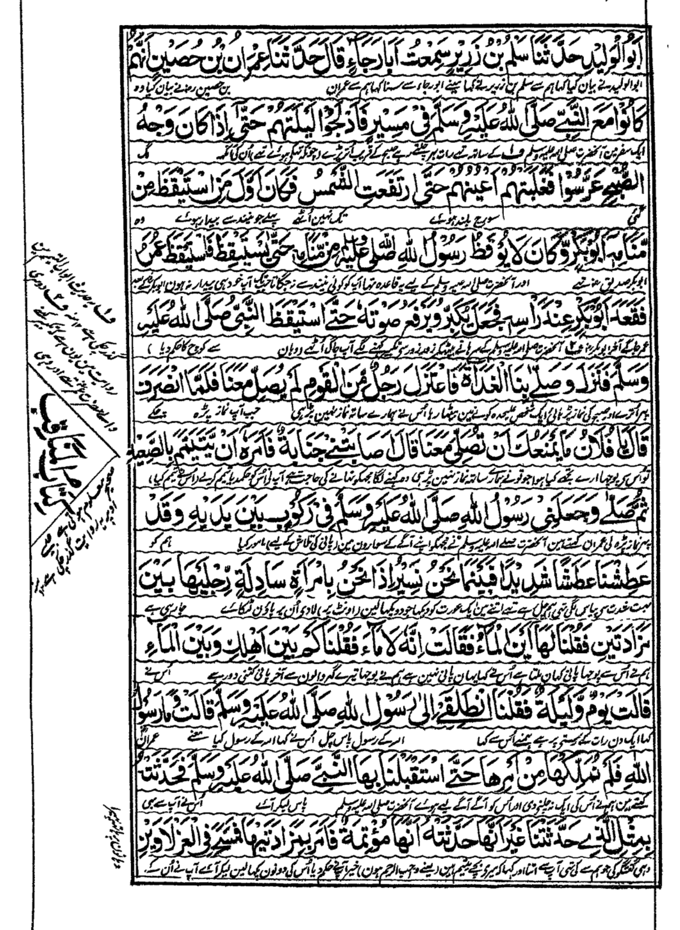
فقال أوسطهم هو خيرهم وقال آخرهم خذوا خيرهم فكانت تلك فلم يرهم حتى

جاءوا ليلة أخرى فيما يرى قلبه والنبي صلى الله عليه وسلم نائمة عيناه

ولا ينام قلبه وكذلك الأنبياء تنام أعينهم ولا تنام قلوبهم فتولاه جبريل

ثم عرج به إلى السماء باب علامات النبوة في الإسلام حدثنا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (معجزوں) نبوت کی نشانیوں کے بیان میں



أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا میں نے ابو رجاء سے سنا کہا ہم سے عمران بن حصین رضنے بیان کیا وہ

كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ

ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات بھر چلتے رہے صبح کے قریب اتر پڑے (چونکہ تھکے ہوئے تھے) اُن کی آنکھ لگ

الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ

گئی سورج بلند ہوئے تک نہیں اُٹھے پہلے جو نیند سے بیدار ہوئے وہ

مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ قاعدہ تھا آپ کو کوئی نیند سے نہ جگاتا جب تک آپ خود ہی بیدار نہ ہوں ابوبکر کے بعد

فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عمر جاگے آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہانے بیٹھ کر زور زور سے تکبیر کہنے لگے آپ جاگ اُٹھے وہاں سے کوچ کا حکم دیا)

وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ

پھر اُترے اور صبح کی نماز پڑھائی ایک شخص علیحدہ کونے میں بیٹھا رہا اُس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے

قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ

تو اُس کو پوچھا ارے تجھے کیا ہوا جو تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے لگا مجھ کو نہانے کی حاجت ہے آپ نے اُس کو حکم دیا تیمم کر لے (اُس نے تیمم کیا)

ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ

پھر نماز پڑھ لی عمران کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا ہم کو

عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ

بہت شدت سے پیاس لگی تھی ہم چل رہے تھے اتنے میں ایک عورت کو دیکھا جو دو پکھالیں (اونٹ پر) لادے اُن پر پاؤں لٹکائے جا رہی ہے

مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ

ہم نے اُس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے اُس نے کہا یہاں پانی نہیں ہے ہم نے پوچھا تیرے گھر والوں سے آخر پانی کتنی دور ہے اُس نے

قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ

کہا ایک دن رات کے رستے پر ہے ہم نے اُس سے کہا اللہ کے رسول پاس چل اُس نے کہا اللہ کے رسول کیا معنے عمران

اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ

کہتے ہیں ہم نے اُس کی ایک نہ چلنے دی اور اُس کو آگے آگے لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اُس نے آپ سے بھی

بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ

وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی آپ سے اتنا اور کہا کہ میرے بچے یتیم ہیں (یعنے وجب الرحم ہوں) خیر آپ نے حکم دیا اُس کی دونوں پکھالیں لیکر آئے آپ نے اُن کے

فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ

پھر ہم چالیس آدمیوں نے جو پیاسے تھے خوب چھک کر پانی پیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھر لیا فقط اونٹوں کو نہیں

لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ

پلایا ف اس پر بھی وہ دونوں پکھالیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی (اُن کے سوتے سے) ٹپک رہا تھا ف اُس کے بعد آپ نے (لوگوں سے) فرمایا تمہارے پاس

الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى

روٹی کے ٹکڑے کھجور اکٹھا کی جب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے ملی یا تو وہ سب لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے یا (حقیقت میں) پیغمبر ہے جیسے لوگ کہتے ہیں پھر

اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کے قوم والوں کو اُس کے سبب سے ہدایت دی وہ بھی مسلمان ہو گئی اُس کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ

ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آپ زوراء میں (جو ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں) تشریف

وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ

رکھتے تھے وہاں پانی کا ایک برتن آپ پاس لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹنے لگا سب لوگوں نے وضو کر لیا

قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

قتادہ نے کہا میں نے انس رض سے پوچھا تم اُس وقت کتنے آدمی تھے انس نے کہا تین سو ہونگے یا تین سو کے قریب ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان

ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ

کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے انس بن مالک رض سے اُنہوں نے کہا

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آن پہونچا تھا لوگ وضو کا پانی ڈھونڈ رہے تھے

فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پانی نہ ملا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ

ہاتھ پانی کے برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا اُس میں سے وضو شروع کرو سب لوگوں نے آخری آدمی تک نے

تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بھی وضو کر لیا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے تلے سے پھوٹ رہا تھا ہم سے عبدالرحمٰن بن

ابْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ

مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حزم بن مہران نے بیان کیا کہا میں نے امام حسن بصری سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن مالک رض نے بیان کیا

ف۱ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اونٹوں کو بھی پلایا ف۲ بعض حدیث میں تنض ہے بعض میں تنضح اور بعض نسخوں میں تنضرج ہے بعضوں میں

تنصلی بعضوں میں تنصب سب کا ایک ہی مطلب ہے۔

خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی بَعْضِ مَخَارِجِہٖ وَمَعَہٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَانْطَلَقُوْا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر میں نکلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے چلتے چلتے

یَسِیْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَمْ یَجِدُوْا مَآءً یَّتَوَضَّؤُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ

نماز کا وقت آن پہونچا پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کریں آخر لوگوں میں سے ایک شخص گیا ف۱ وہ تھوڑا سا پانی

بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ یَّسِیْرٍ فَاَخَذَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَہُ الْاَرْبَعَ

ایک پیالے میں لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی لیا اور وضو کیا پھر اپنی چاروں انگلیاں اُس پیالے

عَلَی الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّؤُوْا فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ حَتّٰی بَلَغُوْا فِیْمَا یُرِیْدُوْنَ مِنَ

پر پھیلا دیں اور لوگوں سے فرمایا اُٹھو وضو کرو سب نے وضو کر لیا جو اُن کا مطلب تھا یعنے وضو کرنا وہ پورا ہو گیا

الْوُضُوْءِ وَکَانُوْا سَبْعِیْنَ اَوْ نَحْوَہٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ یَزِیْدَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ

یہ لوگ ستر آدمی تھے یا ستر کے قریب ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا اُنہوں نے یزید بن ہارون سے سُنا کہا ہمکو حمید نے خبر دی

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَامَ مَنْ کَانَ قَرِیْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ یَتَوَضَّاُ وَبَقِیَ قَوْمٌ

اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے کہا نماز کا وقت آن پہونچا جن لوگوں کا گھر مسجد (نبوی) سے قریب تھا وہ تو اپنے گھر جا کر) وضو کر آئے کچھ لوگ رہ گئے

فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَۃٍ فِیْہِ مَآءٌ فَوَضَعَ کَفَّہٗ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پتھر کا ایک کونڈا لائے جس میں پانی تھا آپ نے اپنی ہتیلی اُس کے اندر رکھی کونڈا چھوٹا تھا آپ ہتیلی

اَنْ یَّبْسُطَ فِیْہِ کَفَّہٗ فَضَمَّ اَصَابِعَہٗ فَوَضَعَہَا فِی الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ کُلُّہُمْ جَمِیْعًا

اُس میں پھیلا نہ سکے آخر آپ نے انگلیاں ملا کر ہتیلی کونڈے میں رکھی پھر سب لوگوں نے وضو کر لیا

قُلْتُ کَمْ کَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ

حمید نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ کتنے آدمی تھے ف۲ اُنہوں نے کہا اسّی آدمی تھے ف۳ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ عَطِشَ

نے کہا ہم سے حصین نے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے اُنہوں نے کہا حدیبیہ کے دن

النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ فَتَوَضَّاَ فَجَہَشَ

لوگ پیاسے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا لوٹا رکھا تھا لوگ اُسی کی طرف لپکے

النَّاسُ نَحْوَہٗ فَقَالَ مَا لَکُمْ قَالُوْا لَیْسَ عِنْدَنَا مَآءٌ نَتَوَضَّاُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَیْنَ یَدَیْکَ

(پیاس کے مارے کیا کرتے) آپ نے پوچھا ہے کیا اُنہوں نے عرض کیا نہ ہمارے پاس پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو بس یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے

فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الرَّکْوَۃِ فَجَعَلَ الْمَآءُ یَثُوْرُ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ فَشَرِبْنَا

رکھا ہے آپ نے اپنا ہاتھ اُس لوٹے میں رکھدیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشموں کی طرح اُبلنے لگا ہمنے پیا بھی

ف۱ [illegible]

ف۲ [illegible]

ف۳ [illegible]

ف۴ [illegible]

علیحدہ علیحدہ واقعہ کا ذکر ہے اب اُن میں جمع کرنے اور اختلاف رفع کرنے کے لئے تکلف کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً حَدَّثَنَا

اور وضو بھی کیا سالم نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا ہم تو پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ ہوتے تو بھی یہ پانی ہمکو کافی ہو جاتا ف۱

مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا حدیبیہ میں ہم لوگ

أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ

چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ ایک کنوئے کا نام تھا ہمنے اس کا سب پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ

علیہ وسلم کنوئے کے مینڈھ پر بیٹھے اور ذرا سا پانی منگوایا کلی کی وہ کلی اسی کنوئے میں ڈالدی تھوڑی دیر نہیں گذری تھی

ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

کہ کنوئیں میں پانی ہی پانی ہو گیا ہمنے خوب چھک کر پیا اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہو گئے یا (پانی پیکر) الٹے ف۲ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ قَالَ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے سنا انہوں نے کہا ابو طلحہ نے

أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ

ام سلیم (میری والدہ) سے کہا میں نے (آج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز میں ناتوانی پائی میں سمجھتا ہوں آپ

فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ

بھوکے ہیں تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا ہے اور جو کی کئی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی

خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نکالی اس میں وہ روٹیاں لپیٹ کر دبا کر میرے ہاتھ میں دیدیں ف۳ تھوڑی اوڑھنی میرے بدن پر باندھ دی ف۴ پھر مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا

قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ

میں جو گیا تو کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہیں میں وہاں پہنچکر

عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ

(خاموش) کھڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی آپ نے فرمایا کچھ کھانا دیکر

فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ

عرض کیا جی یہ سنتے ہی آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو اٹھو آپ تشریف لے چلے میں آپ سے

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ

آگے ہی (لپک کر) ابو طلحہ پاس پہونچا ان سے کہدیا کہ آنحضرت ص اتنے بہت آدمیوں کو لیے ہوئے آرہے ہیں ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱ کیونکہ آپ کی انگلیوں سے اللہ نے چشمہ جاری کر دیا تھا پھر پانی کی کیا کمی تھی ۱۲ منہ

ف۲ راوی کو شک ہے کہ روایت رکابنا کہا یا صدرت رکابنا ۱۲ منہ

ف۳ بغل میں چھپا دیں ۱۲ منہ

ف۴ ام سلیم کی یہ غرض تھی کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ انس روٹیاں لیے جاتا ہے [illegible]

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ
لوگوں کو لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو اُن کو کھلا ویں ام سلیم نے کہا اللہ اور رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب

أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ
جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں) خیر ابو طلحہ آگے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ
ساتھ ہی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیم

سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ
تیرے پاس جو کچھ (کھانا) ہے وہ لے آ ام سلیم وہی روٹیاں لیکر آئیں آپ نے فرمایا ان کو چورا کرڈالو

وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا
ام سلیم نے کپی نچوڑ کر اس میں سے کچھ گھی نکالا وہی سالن ہوا پھر آپ نے جو کچھ دعا کرنی تھی وہ دعا کی

شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا
ف اور ابو طلحہ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلالے انہوں نے بلایا وہ کھا کر سیر ہو کر باہر چلے گئے پھر

قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ
آپ نے فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلالے اُن کو بھی بلایا وہ بھی آئے کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا آپ اور دس آدمیوں کو بلا لے

فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَ
ابو طلحہ نے بلایا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چلدیے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا انہوں نے بلایا غرض اسی طرح سب لوگوں نے کھایا

شَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو
اور پیٹ بھر کر سب لوگ ستر یا اسی آدمی تھے ف ۲ مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد

أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ
زبیری نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے

قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
انہوں نے کہا ہم تو معجزوں کو خدا کی برکت اور عنایت سمجھتے تھے اور تم اُن سے ڈرتے ہو ف ۳ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ
کے ساتھ تھے پانی کی کمی ہو گئی آنحضرت نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اُس کو لیکر آؤ آخر ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا

قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ فَلَقَدْ
آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالدیا اور فرمایا آؤ برکت والا پانی لو برکت خدا کی طرف سے ہے عبد اللہ نے کہا

ہو یہ تمہاری غلطی ہے کیا ... کی بعضی نشانیاں تخویف کی ہوتی ہیں جیسے گہن وغیرہ اور بعضی نشانیاں جیسے کھانے پینے میں برکت یہ عنایت اور فضل ہیں ۱۲ منہ

رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ

میں نے خود دیکھا آپ کی انگلیوں میں سے پانی (فوارے کی طرح) پھوٹ رہا تھا اور ہم تو (آنحضرت کے زمانہ میں) کھاتے وقت کھانے

تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ

کی تسبیح سنتے تھے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے کہا

حَدَّثَنِي جَابِرٌ رض أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

مجھ سے جابر رضؓ نے انہوں نے کہا میرے والد (عبداللہ بن عمرو بن حرام) شہید ہوگئے وہ قرضدار تھے پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے کہا

إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ

میرے باپ نے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کوئی جائیداد (ادا کرنے کو) نہیں ہے وہی کھجور ہے جو اُن کے درختوں پر سے اُترے گی کئی سال کی کھجور بھی اُن کے قرضہ

مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ

کو کافی نہ ہوگی آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیے آپ کو دیکھ کر قرضخواہ لوگ مجھ کو برا بھلا نہ کہنے لگے (فرمایا اچھا) آپ تشریف لائے اور (باغ میں) کھجور کے ڈھیر گرد پھرے

فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ

اور دعا کی دوسرے ڈھیر کے چاروں طرف (پھرے) اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا کھجور نکالو سب کا قرض ادا ہو گیا اور جتنی کھجور قرضخواہوں کو دی گئی اتنی ہی اور بچ رہی

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمٰنَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے باپ (سلیمان) سے کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے اُن سے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ صفہ والے (مسجد نبوی کے سائبان والے) محتاج (بیچارے) لوگ تھے ایک بار آپ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ

یوں فرمایا دیکھو جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان محتاجوں میں سے) لیجائے (اپنے ساتھ کھلالے) اور جس کے پاس چار

عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ

آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں آدمی لیجائے یا (دو آدمی) پانچواں چھٹا یا ایسا ہی کچھ فرمایا (راوی کو شک ہے) خیر ابوبکر رضؓ تین آدمی اپنے ساتھ (لائے)

بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلٰثَةٌ قَالَ فَهُوَ أَنَا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے ابوبکر تین آدمی لائے اور گھر میں میں تھا میرے

وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ

ماں باپ ابوعثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں عبدالرحمٰن نے یہ کہا اور میری جورو اور خادم جو میرے اور ابوبکرؓ کے دونوں گھروں میں کام کرتا تھا

وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ

اور ایسا ہوا ابوبکرؓ نے تو رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا اور عشاء کی نماز تک وہیں ٹھہرے رہے عشاء پڑھ کر (ان تین آدمیوں کو ساتھ لیے ہوئے)

فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ

گھر پر آئے اور مہمانوں کو گھر پر چھوڑ کر) اتنی دیر گھر پر ٹھیرے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے ع وہاں سے آئے جتنی رات گذری

اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَعَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ

اللہ تعالیٰ کو منظور تھی اُن کی بی بی (ام رومان) نے کہا تم کہاں چلے گئے تھے تمہارے مہمان یوں ہی بیٹھے ہیں ابوبکر نے کہا تو نے اُن کو کھانا دیا (ام رومان) نے کہا

أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ

کھانا اُن کے سامنے رکھا گیا پر انہوں نے نہیں کھایا کہنے لگے ابوبکر آئینگے تو ہم کھائینگے آخر مجبور ہو گئے عبدالرحمن کہتے ہیں میں ف چھپ گیا ابوبکر نے مجھ کو پکارا

فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ

بہت برا بھلا کہا کاٹ کوسا اور مہمانوں سے کہنے لگے چلو اب تم کھاؤ اور خود قسم کھائی میں کبھی نہیں کھاؤنگا عبدالرحمن نے کہا ہم جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے

إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ

سے کھانا اور بڑھ جاتا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اُس سے بھی زیادہ ہو گیا ابوبکر نے دیکھا

فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ

تو کھانا جوں کا توں بلکہ زیادہ انہوں نے اپنی بی بی سے کہا بنی فراس کی بہن ف (یہ کیا معاملہ ہے) انہوں نے کہا کچھ نہیں قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی کھانا تو

مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ

جتنا پہلے تھا اب اُس سے تگنا ہو گیا ہے پھر ابوبکر نے بھی اُس میں سے کھایا اور کہنے لگے میں نے جو قسم کھائی تھی (کہ کھانا نہیں کھاؤنگا) شیطان کا اغوا تھا ابوبکر نے

أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا

نے ایک لقمہ اُس میں سے کھایا پھر وہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے صبح تک وہاں رکھا رہا ہم مسلمانوں اور (کافروں) کی ایک

وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ

قوم میں عہد تھا عہد کی میعاد گذر گئی (اُن سے لڑنے کے لیے فوج جمع کی گئی) پھر ہم بارہ ٹکڑیاں ہو گئے ف ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے

اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

خدا معلوم مگر اتنا معلوم ہے کہ آپ نے ان نقیبوں کو لشکر والوں کے ساتھ بھیجا حاصل یہ کہ فوج والوں نے اُس میں سے کھایا یا عبدالرحمن نے کچھ ایسا ہی کہا ف

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس سے اور حماد نے اس حدیث کو یونس سے بھی روایت کیا انہوں نے ثابت سے

أَنَسٍ رض قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے انس سے انہوں نے کہا مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط آیا

فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ

آپ جمعہ کا خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا ف کہنے لگا یا رسول اللہ گھوڑے (چارہ نہ ملنے سے) مر گئے

هلكت الشاء فادع الله يسقينا فمد يديه ودعا قال انس وان السماء لمثل الزجاجة

بکریاں بھی تباہ ہو گئیں اللہ سے دعا فرمائیے وہ ہم پر پانی بھیجے آپ نے دونوں ہاتھ لمبے کیے دعا فرمائی انس رضہ نے کہا اُس وقت آسمان آئینہ کی طرح صاف تھا

فهاجت ريح انشأت سحابا ثم اجتمع ثم ارسلت السماء عزاليها فخرجنا نخوض الماء

ابر کا نام نہ تھا اتنے میں آندھی آئی اُس نے ابر کو اٹھایا اکٹھے کئے پھر وہ ابر کھل گیا اور آسمان نے گویا اپنے دہانے کھول دیے ہم جو مسجد سے نکلے تو پانی میں ہو کر

حتى اتينا منازلنا فلم نزل نمطر الى الجمعة الاخرى فقام اليه ذلك الرجل او غيره

ہو کر اسی حال سے اپنے گھر پہونچے پھر اُس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ میں پھر وہی شخص یا اور کوئی کھڑا ہوا

فقال يا رسول الله تهدمت البيوت فادع الله يحبسه فتبسم ثم قال حوالينا ولا علينا

کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا فرمائیے پانی موقوف کرے آپ مسکرائے پھر آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا

فنظرت الى السحاب تصدع حول المدينة كانه اكليل حدثنا محمد بن المثنى

انس نے کہا میں نے دیکھا (اسی وقت) ابر پھٹ کر مدینہ کے اردگرد سر پیچ کی طرح ہو گیا ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا

حدثنا يحيى بن كثير ابو غسان حدثنا ابو حفص واسمه عمر بن العلاء اخو ابي عمرو

کہا ہم سے ابو غسان یحییٰ بن کثیر نے کہا ہم سے ابو حفص عمر بن علاء نے جو ابی عمرو بن علاء کا بھائی

بن العلاء قال سمعت نافعا عن ابن عمر رض كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب

تھا کہا میں نے نافع سے سُنا انہوں نے ابن عمر رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر ٹیکا دیکر

الى جذع فلما اتخذ المنبر تحول اليه فحن الجذع فاتاه فمسح يده عليه وقال

خطبہ سنایا کرتے جب منبر بنا تو آپ اُس پر چلے گئے لکڑی (زار زار آواز سے) رونا شروع کیا ف آخر آنحضرت صلعم اُس لکڑی پاس آئے اُس پر ہاتھ

عبد الحميد اخبرنا عثمن بن عمر اخبرنا معاذ بن العلاء عن نافع بهذا ورواه

عبد الحمید نے ف اس حدیث کو روایت کیا کہا ہم کو عثمان بن عمر نے خبر دی کہا ہم کو معاذ بن علاء نے انہوں نے نافع سے اور ابو عاصم نے

ابو عاصم عن ابن ابي رواد عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

اس کو میمون ف ابن ابی رواد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

حدثنا ابو نعيم حدثنا عبد الواحد بن ايمن قال سمعت ابي عن جابر بن عبد الله

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے کہا میں نے اپنے باپ سے سُنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقوم يوم الجمعة الى شجرة او نخلة فقالت امراة

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور کی ڈالی سے ٹیکا دیکر کھڑے ہوا کرتے (خطبہ سنانے) انصار کی ایک

من الانصار او رجل يا رسول الله الا نجعل لك منبرا قال ان شئتم فجعلوا له

عورت یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو منبر نہ بنوا دیں آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی پھر انہوں نے منبر طیار

مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ

کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے درخت نے اس طرح پھوٹ کر رونا شروع کیا جیسے بچہ چلا کر روتا ہے آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِي

صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اُتر آئے اور اُس درخت کو سینے سے لگا لیا تب وہ اُس بچہ کی طرح بار یک آواز کرنے لگا جس کو تسلی دیتے ہیں آپ نے

عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ

فرمایا یہ درخت اس بات پر روتا ہے کہ پہلے اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی (عبدالحمید) نے اُنھوں نے

ابْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

سلیمان بن بلال سے اُنھوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنھوں نے حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک سے

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ

اُنھوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا اُنھوں نے کہا (آنحضرت ص کے زمانہ میں) مسجد کی چھت پر کھجور کی ڈالیاں پڑی تھیں آپ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ

جب خطبہ سناتے تو اُن ڈالیوں میں سے ایک ڈالی پر ٹیکا دیتے جب آپ کے لیے منبر طیار کیا گیا اور آپ اُس پر بیٹھے

عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

تو ہم نے اُس ڈالی میں سے ایسی آواز سنی جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی (درد زہ کی شدت سے) چلاتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

لائے اپنا ہاتھ اُس پر رکھا وہ چپ ہو گئی ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے

عَنْ شُعْبَةَ ح حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ

اُنھوں نے شعبہ سے دوسری سند اور مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے اُنھوں نے شعبہ سے اُنھوں نے اعمش سے کہا میں نے

أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ

ابو وائل سے سنا وہ حذیفہ سے روایت کرتے تھے حضرت عمرؓ نے (صحابہ سے) کہا تم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فتنہ اور فساد کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ

باب میں کس کو یاد ہے حذیفہؓ نے کہا مجھ کو جیسے آنحضرت ص نے فرمایا ویسا ہی یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا اچھا بیان

لَجَرِيءٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ

کرو تم تو احادیث بیان کرنے میں بڑے بہادر معلوم ہوتے ہو حذیفہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو جو فساد ف ۲ اُسکے گھر والوں مال

تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ

نماز روزہ اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا ان عبادتوں سے اُس کا اثر کفارہ ہو جاتا ہے حضرت عمر نے کہا میں اس فساد کو



وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا

بوجھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئیگا اُس سے آپ کہا ہیں مبتلا ہونیکے حذیفہ نے کہا امیر المومنین تم کو اُس کا کیا ڈر ہے تمہارے اور اُس کے درمیان تو

مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا

ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا حذیفہ نے کہا توڑا جائیگا حضرت عمر نے کہا پھر تو اُس کا بند ہونا بھی مشکل ہے

عَلِمَ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ

یہ دروازہ پہچانتے تھے انہوں نے کہا ہاں جیسے اس کا یقین تھا آج کے بعد کل کا دن آئیگا میں نے اُن سے ایک حدیث بیان کی جو انکل پچو بات نہ تھی

فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ حَدَّثَنَا

ابو وائل کہتے ہیں ہم حذیفہ سے پوچھتے ہوئے ڈرے (دروازہ کیا ہے) ہم نے مسروق کو کہا انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود عمر تھے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتَّى

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اُس وقت تک نہیں آئیگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو جو بال کے جوتے پہنیں گے (یا اُنکے بال اتنے بڑھے ہونگے پاؤں تک) اور

تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ

جب تک ترکوں سے نہ لڑو جنکی آنکھیں چھوٹی منہ سرخ ناکیں پھیلی ہونگی اُن کے چہرے ایسے جیسے تہ بر تہ ڈھالیں (گول اور بڑے)

الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ وَ

اور تم حکومت کے لیے سب سے بہتر اُس کو پاؤ گے جو حکومت کو برا جانے (ناپسند کرے) یہاں تک کہ اُس میں پھنس جائے

النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ

اور لوگ کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسلام میں بھی شریف ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئیگا تم میں کوئی

زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ حَدَّثَنِي

اپنے سارے گھر بار مال دولت سے بڑھکر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کریگا مجھ سے

يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

یحیی ابن موسی یا ابن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ

نے فرمایا قیامت اُس وقت تک نہیں آئیگی جب تک تم خوز اور کرمان والوں یعنی عجمیوں (ایرانیوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ

فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهُ

ناکیں پھیلی آنکھیں چھوٹی ہونگی اُن کے منہ گویا تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں جوتوں پر بال لگے ہوئے ہیں یحیی کے سوا اس حدیث کو

غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ

اور دوسرے نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اسمٰعیل نے کہا

أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھکو قیس نے خبر دی کہا ہم ابو ہریرہ رض کے پاس آئے وہ کہنے لگے میں تین برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت

ثَلٰثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ

میں رہا ان تین برسوں میں جیسے مجھکو آپ کی حدیث یاد کرنے کی حرص رہی ویسی کبھی نہیں رہی میں نے آپ سے سنا آپ نے

وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ

اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا قیامت کے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑوگے جن کے جوتوں پر بال ہونگے ع وہ بازر لوگ ہیں

وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

سفیان نے ایک بار اس حدیث کو روایت کرکے یوں کہا یہ بازر لوگ ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے

حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُونَ

آپ فرماتے تھے تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑوگے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور ایسے لوگوں سے

قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

جن کے مونہ تہ برتہ ڈھالوں کی طرح ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ

آپ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑینگے تم ان پر غالب ہوگے (یہ قیامت کے قریب) یہ حال ہوگا ف کہ پتھر بات کریگا کہیگا

يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

مسلمان ادھر آ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کر ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے

عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ

انہوں نے عمرو سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے

زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ

مسلمان جہاد کرینگے ان سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہینگے ہاں ہے

ع بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں

ف یہ بات اس وقت ہوگی جب حضرت عیسیٰ اتریں گے اور یہودی لوگ دجال کے لشکر ہونگے حضرت عیسیٰ دجال کو ماریں گے اور اس کے لشکر والے جا بجا مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونگے ۱۲

فیفتح علیہم ثم یغزون فیقال لہم ھل فیکم من صحب من صحب الرسول صلی اللہ

پھر اُسکی برکت سے انکی فتح ہوگی اُسکے بعد ایسا زمانہ آئیگا) لوگ جہاد کرینگے اُن سے پوچھینگے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر صاحب کے صحابی کی صحبت میں

علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لہم حدثنی محمد بن الحکم اخبرنا النضر اخبرنا

رہا ہو (تابعی ہو) لوگ کہینگے ہاں ہے پھر (اُسکی برکت سے) انکی فتح ہوگی مجھ سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو

اسرائیل اخبرنا سعد الطائی اخبرنا محل بن خلیفۃ عن عدی بن حاتم قال

اسرائیل نے کہا ہمکو سعد طائی نے کہا ہم کو محل بن خلیفہ نے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اُنہوں نے کہا

بینا انا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتاہ رجل فشکا الیہ الفاقۃ ثم اتاہ اٰخر

ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) اُس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا (نام نامعلوم)

فشکا قطع السبیل فقال یا عدی ھل رأیت الحیرۃ قلت لم ارھا وقد انبئت عنہا

اُس نے راہ کی بے امنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے (ایک بستی ہے کوفہ کے پاس) میں نے عرض کیا جی نہیں لیکن میں نے اُس کا نام سنا ہے

قال فان طالت بک حیاۃ لترین الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ

آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لیگا ایک اکیلی عورت ہودج میں (اونٹ پر) بیٹھکر حیرے سے چلیگی اور (مکہ) پہونچکر کعبہ کا طواف کریگی

لا تخاف احدا الا اللہ قلت فیما بینی وبین نفسی فاین دعار طیئ الذین قد

اُس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا (صحابہ کے وقت میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا اُس وقت بنی طے کے ڈاکو کہاں چلے جائینگے جنہوں نے شہروں

سعروا البلاد ولئن طالت بک حیاۃ لتفتحن کنوز کسری قلت کسری بن ہرمز

کو تباہ کر دیا (فساد کی آگ سلگا رکھی ہے) آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لیگا تم مسلمان لوگ کسریٰ کے خزانے فتح کروگے میں نے عرض کیا کسریٰ کون ہرمز کا بیٹا

قال کسری بن ہرمز ولئن طالت بک حیاۃ لترین الرجل یخرج ملء کفہ من ذھب

آپ نے فرمایا ہاں ہرمز کا بیٹا (جو اُس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ لیگا ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی (زکوۃ) نکالیگا یہ

او فضۃ یطلب من یقبلہ منہ فلا یجد احدا یقبلہ منہ ولیلقین اللہ احدکم

چاہیگا کوئی لے لے تو بھی کوئی نہ لیگا (اس قدر لوگ مالدار ہونگے) اور تم میں سے ہر کوئی (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملیگا

یوم یلقاہ ولیس بینہ وبینہ ترجمان یترجم لہ فیقولن الم ابعث الیک رسولا

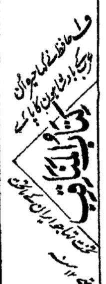
اُس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار بلا واسطہ باتیں کریگا) فرمائیگا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا

فیبلغک فیقول بلی فیقول الم اعطک مالا وافضل علیک فیقول بلی فینظر

میرا حکم سنا دے وہ عرض کریگا بیشک تو نے بھیجا فرمائیگا کیا میں نے تجھ کو مال دولت نہیں دیا اور بہت نہیں دیا وہ عرض کریگا بیشک دیا پھر داہنی

عن یمینہ فلا یری الا جہنم وینظر عن یسارہ فلا یری الا جہنم قال عدی سمعت

طرف دیکھیگا تو دوزخ بائیں طرف دیکھیگا تو دوزخ (ہر طرف دوزخ ہی نظر آئیگی اور کچھ نہیں) عدی نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم





النبي صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا النار ولو بشقة تمرة فمن لم يجد شقة تمرة

سے سنا آپ فرماتے تھے دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی سہی (راہ خدا میں) دیکر اگر یہ بھی کسی کو نہ ملے

فبكلمة طيبة قال عدي فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة

تو اچھی (ملائم) بات کرکے ف عدی نے کہا آنحضرت نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی میں نے دیکھ لیا کہ اکیلی ایک عورت ہودج میں اونٹ پر بیٹھکر حیرہ سے آتی ہے کعبہ کا

لا تخاف إلا الله وكنت فيمن افتتح كنوز كسرى بن هرمز ولئن طالت بكم حياة لترون

اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا اور ان لوگوں میں بھی میں شریک تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کیے اب اگر تم لوگ اور زندہ رہوگے تو یہ بات بھی دیکھ لوگے

ما قال النبي أبو القاسم صلى الله عليه وسلم يخرج ملء كفه حدثني عبد الله حدثنا

کہ آدمی مٹھی بھر سونا چاندی نکالیگا کوئی نہ لیگا ف مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

أبو عاصم أخبرنا سعدان بن بشر حدثنا أبو مجاهد حدثنا محل بن خليفة سمعت

ابو عاصم نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے ابو مجاہد نے بیان کیا کہا ہم سے محل بن خلیفہ نے کہا میں نے

عديا كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم حدثني سعيد بن شرحبيل حدثنا الليث

عدی سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی (جو اوپر مذکور ہوئی) مجھ سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

عن يزيد عن أبي الخير عن عقبة بن عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما فصلى

انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (مدینہ کے باہر) نکلے اور احد

على أهل أحد صلاته على الميت ثم انصرف إلى المنبر فقال إني فرطكم وأنا

کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں (یعنی دعا کی) پھر مسجد کے منبر پر آئے اور فرمایا میں تم لوگوں کا (قیامت کے دن) پیش خیمہ ہونگا اور

شهيد عليكم إني والله لأنظر إلى حوضي الآن وإني قد أعطيت خزائن مفاتيح

اور میں تم پر گواہی دونگا قسم خدا کی میں اب اس وقت اپنے حوض (یعنے حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں

الأرض وإني والله ما أخاف بعدي أن تشركوا ولكن أخاف أن تنافسوا فيها

دلوا دیں اور قسم خدا کی مجھکو تمہیر یہ ڈر نہیں کہ تم پھر شرک کرنے لگوگے مگر مجھے یہ ڈر ہے کہیں دنیا میں پڑ کر ایک دوسرے سے رشک اور حسد نہ کرنے لگو ف

حدثنا أبو نعيم حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن أسامة رض قال

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زید رضہ سے انہوں نے

أشرف النبي صلى الله عليه وسلم على أطم من الآطام فقال هل ترون ما أرى

کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے فرمایا تم وہ فساد اور فتنے دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں

إني أرى الفتن تقع خلال بيوتكم مواقع القطر حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب

بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں کے اندر گر رہے ہیں ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی



عن الزهري قال حدثني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام

انھوں سے زہری کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اُن سے زینب بنت ابی سلمہ نے اُن سے ام المومنین ام حبیبہ رضہ نے

حبيبة بنت ابي سفين حدثتها عن زينب بنت جحش ان النبي صلى الله عليه و

اُن سے ام المومنین زینب بنت جحش نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلم دخل عليها فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من

گھبرائے ہوئے اُن کے پاس پہونچے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اُس آفت سے آن پہونچی جو نزدیک ہے

ردم ياجوج وماجوج مثل هذا وحلق باصبعه وبالتي تليها فقالت زينب فقلت

آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی آپ نے انگوٹھے اور پاس کی انگلی کا حلقہ کر کے بتلایا ام المومنین زینب نے عرض کیا

يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث وعن الزهري حدثتني

یا رسول اللہ کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے پھر بھی ہم تباہ ہو جائینگے آپ نے فرمایا ہاں جب خرابی بہت پھیل جائے اور اسی سند سے زہری سے روایت

هند بنت الحرث ان ام سلمة قالت استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال سبحان

ہے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا ام المومنین ام سلمہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے فرمایا سبحان اللہ

الله ماذا انزل من الخزائن وماذا انزل من الفتن حدثنا ابو نعيم حدثنا عبد

کیا کیا خزانے اُترے (جو مسلمانوں کو ملینگے) اور کیا کیا فساد فتنے اُترے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز

العزيز بن ابي سلمة بن الماجشون عن عبد الرحمن بن ابي صعصعة عن ابيه عن

بن ابی سلمہ نے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے

ابي سعيد الخدري رض قال قال لي اني اراك تحب الغنم وتتخذها فاصلحها واصلح

ابو سعید خدری رض سے انھوں نے مجھ سے (یعنی ابو صعصعہ سے) کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو بکریاں چرانا اور جنگل میں رہنا بہت پسند ہے تو بکریوں کو اچھی طرح رکھ

رعامها فاني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ياتي على الناس زمان تكون

اُنکی ناکیں صاف اور پاک رکھ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا اُس وقت سب مالوں

الغنم فيه خير مال المسلم يتبع بها شعف الجبال او سعف الجبال في مواقع

میں مسلمان کے لیے بہتر بکریاں ہونگی اُنکو لیکر پہاڑوں کی چوٹیوں [illegible] میں (بستی سے الگ) اپنا دین

القطر يفر بدينه من الفتن حدثنا عبد العزيز الاويسي حدثنا ابراهيم عن

بچا کر فتنوں سے بھاگتا پھریگا ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم نے انھوں نے

صالح بن كيسان عن ابن شهاب عن ابن المسيب وابي سلمة بن عبد الرحمن ان

صالح بن کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ



أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا

ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے ہونگے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے

خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي وَمَنْ يُشْرِفْ

بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص ان کو دیکھنا چاہیگا

لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ

وہ ان میں جا پڑیگا وہ فتنے اس کو تباہ کر دینگے ف اور جو شخص ان فتنوں سے بچنے کی کوئی پناہ کی جگہ پائے تو وہاں جا کر پناہ لے ف اور اسی سند سے زہری سے

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ

مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن مطیع بن اسود سے انہوں نے نوفل بن معاویہ

مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ

سے یہی حدیث مگر ابوبکر نے اپنی روایت میں اتنا اور بڑھایا کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے یعنے عصر کی نماز جس کی

فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ

وہ نماز جاتی رہے گویا اسکے بال بچے مال اسباب سب لٹ گئے (تباہ ہوگئے) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أَثَرَةٌ

انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب

وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ

تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہونگی جنکو تم برا سمجھو گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسوقت میں آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو حق تمہارے ذمہ ہے

وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ

اور اپنا حق اللہ سے مانگو ف مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعمر اسمعیل بن

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي

ابراہیم نے کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے

هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ

ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ (یعنے بنی امیہ) لوگوں کو تباہ کریگا

قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا

صحابہ نے عرض کیا پھر آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کاش لوگ اس سے الگ رہیں ف محمود بن غیلان نے کہا ہم سے ابوداود طیالسی نے بیان کیا

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو

کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابوالتیاح سے کہا میں نے ابوزرعہ سے سنا ف ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحیے

ابن یحیی بن سعید الاموی عن جدہ قال کنت مع مروان وابی ھریرۃ فسمعت ابا

بن سعید اموی نے اُنھوں نے اپنے دادا (سعید) سے اُنھوں نے کہا میں مروان اور ابوہریرہ رضہ کے ساتھ تھا میں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا

ھریرۃ یقول سمعت الصادق المصدوق یقول ھلاک امتی علی یدی غلمۃ من قریش

وہ کہتے تھے میں نے پیغمبر صلعم سے سنا جو سچے تھے سچے کیے گئے تھے فرماتے تھے میری اُمت کی تباہی قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھ پر ہوگی

فقال مروان غلمۃ قال ابو ھریرۃ ان شئت ان اسمیھم بنی فلان وبنی فلان حدثنا

مروان نے کہا چھوکروں کے ہاتھ پر ابوہریرہ رضہ نے کہا اگر تو چاہے تو میں اُن کے نام بھی بیان کردوں فلانے کے بیٹے فلانے کے بیٹے ف ۲ ہم سے

یحیی بن موسی حدثنا الولید قال حدثنی ابن جابر قال حدثنی بسر بن عبید اللہ الحضرمی

یحیی بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے ابن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے

قال حدثنی ابو ادریس الخولانی انہ سمع حذیفۃ بن الیمان یقول کان الناس یسألون

کہا مجھ سے ابو ادریس خولانی نے اُنھوں نے حذیفہ بن یمان سے سُنا وہ کہتے تھے لوگ آنحضرت صلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی

اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں آپ سے برائیوں کو (جو آپ کے بعد ہونے والی ہیں) پوچھا کرتا اس ڈر سے کہیں میں اُن میں نہ پھنس جاؤں

فقلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہالت اور برائی میں تھے اللہ تعالی نے (آپ کو بھیجکر) یہ خیر و برکت ہمکو دی اب اس کے بعد کیا پھر

الخیر من شر قال نعم قلت وھل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن قلت

برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا پھر اُس کے بعد بھلائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں مگر اُس میں دھواں ہوگا یعنے کچھ برائی ملی ہوئی خالص نیکی نہ ہوگی میں نے

وما دخنہ قال قوم یھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذلک

پوچھا دھواں کیا آپ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہونگے جو میری طریق (حدیث) پر نہیں چلینگے اُنکی کوئی بات اچھی ہوگی کوئی بری ف ۳ میں نے پوچھا پھر اس کے

الخیر من شر قال نعم دعاۃ الی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا

بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے بلاتے ہونگے جس نے اُنکی بات سُنی اُنھوں نے اُس کو دوزخ میں جھونک دیا میں نے

رسول اللہ صفھم لنا فقال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی

عرض کیا یا رسول اللہ اُن کا حال تو بیان فرمایے آپ نے فرمایا وہ ظاہر میں ہماری قوم میں (یعنے مسلمان) ہونگے ہماری زبان بولینگے ف ۴ میں نے عرض کیا آپ مجھکو کیا

ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ

میں یہ زمانہ پاؤں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا تو مسلمانوں کی جماعت اور برحق امام کے تابع رہیو میں نے کہا اگر اُس وقت جماعت یا امام برحق نہ ہو (جیسے ہمارے زمانہ میں ہے)

ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی

آپ نے فرمایا تو سب فرقوں سے الگ رہ اگر تو جنگل درخت کی جڑ چبا تا رہے (اور کچھ تیرے پاس کھانے کو نہ ہو) اور مر جائے تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے اُن کی صحبت



ذلك حدثني محمد بن المثنى قال حدثني يحيى بن سعيد عن إسمعيل حدثني قيس

میں جانتے نہیں) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسمعیل سے کہا مجھ سے قیس نے بیان کیا

عن حذيفة رض قال تعلم أصحابي الخير وتعلمت الشر حدثنا الحكم بن نافع حدثنا

انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں (صحابیوں) نے تو آنحضرتؐ سے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات دریافت کئے ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا

شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة أن أبا هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله

ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يقتتل فئتان دعواهما واحدة حدثني عبد

قیامت اس وقت تک نہیں قائم ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعوے ایک ہی ہو ف مجھ سے عبداللہ بن محمد نے

الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة رض عن

نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے

النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يقتتل فئتان فيكون بينهما

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں میں

مقتلة عظيمة دعواهما واحدة ولا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون

بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر

قريبا من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب

نہ ہولیں ہر ایک یہ کہیگا میں اللہ کا رسول ہوں ف ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا سعيد الخدري رض قال

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوسعید خدری نے کہا ایک بار

بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم قسما أتاه ذو الخويصرة

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ (حنین کی) لوٹ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا

وهو رجل من بني تميم فقال يا رسول الله اعدل فقال ويلك ومن يعدل إذا

جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کرو (انصاف) آپ نے فرمایا ارے کمبخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو پھر دنیا

لم أعدل قد خبت وخسرت إن لم أكن أعدل فقال عمر يا رسول الله ائذن

میں کون انصاف کریگا اگر میں ظالم ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہوگئی ف حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجیے تو

لي فيه فأضرب عنقه فقال دعه فإن له أصحابا يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم

اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا جانے دے اس کے جوڑ کے کچھ لوگ پیدا ہونگے تم میں کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا

وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ

اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھیگا قرآن پڑھینگے مگر وہ حلق کے نیچے نہیں اُترنے کا ف یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے (زوردار) تیر

السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ

جانور سے پار ہو جاتا ہے اُس کے پھال میں دیکھیے تو کچھ نہیں پٹھے میں دیکھیے تو کچھ نہیں

ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ

بانس میں دیکھیے تو کچھ نہیں (نہ گوشت نہ خون) امام بخاری نے کہا حدیث میں جو نضی کا لفظ ہے اُس کا معنے تیر کی لکڑی (یعنے بانس) پھر پر میں دیکھیے تو

شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ

کچھ نہیں وہ تو لید اور خون میں سے پہلے ہی کے ساتھ نکل گیا ف۳ اُن لوگوں کی نشانی یہ ہوگی ایک شخص اُن میں ہوگا سیہ فام اُس کا ایک بازو عورت کی پستان کی طرح یا

مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي

گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا (ہل رہا ہوگا) یہ لوگ اُس وقت ظاہر ہونگے جب مسلمانوں میں پھوٹ ہو جائیگی ابو سعید خدری رضی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں

سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی نے ان لوگوں کو قتل

قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ

کیا میں اُن کے ساتھ تھا اُنہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اُس شخص کو ڈھونڈھو جس کا پتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا لوگوں نے ڈھونڈھا تو اُسی صفت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

کا ایک شخص اُن میں لا ف ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے

خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رض إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

خیثمہ سے اُنہوں نے سوید بن غفلہ سے اُنہوں نے کہا حضرت علی رض کہتے تھے جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ

تو یہ سمجھ کر کہو کہ آسمان سے تلے گر پڑنا مجھ کو اس سے آسان ہے کہ آنحضرت پر جھوٹ باندھوں اور جب میں اپنی طرف سے کوئی

فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بات کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے

يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ

اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو چھوٹے چھوٹے دانت والے کم عقل (بے وقوف) ہونگے بات تو وہ کہینگے جو سارے جہان کی باتوں سے افضل ہے

الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ

ف وہ دین اسلام سے اس طرح صاف نکل جائینگے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ایمان اُن کے حلق کے تلے نہیں اُترنے کا

فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

تم اُن لوگوں کو جہاں پاؤ مار ڈالو اُن کے مار ڈالنے میں قیامت کے دن ثواب ملیگا مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان

ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى

کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے اُنہوں نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے اُنہوں نے خباب بن ارت سے اُنہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ

صلے اللہ علیہ وسلم اپنی چادر پر ٹیکا دیے کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے ہم نے آپ سے کافروں کی ایذا دہی کا شکوہ کیا اور عرض کیا آپ ہمارے لیے اللہ کی

لَنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ

مدد کیوں نہیں مانگتے دعا کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلے ایماندار تھے ان کے لیے زمین میں گڈھا کھودا جاتا ہے پھر گڈھے میں اُن کو گاڑ کر

بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ

آرہ لاتے وہ سر پر چلایا جاتا دو ٹکڑے کیے جاتے (پناہ بخدا) پھر بھی وہ اپنی (سچے) دین سے نہ پھرتے اور لوہے کی

بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ

کنگھیاں اُن کی ہڈی اور پٹھوں تک چلاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے خدا کی قسم

لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ

پروردگار اس دین کو ضرور پورا کریگا ایک شخص سوار ہو کر صنعا سے (جو یمن کا پائے تخت ہے) حضر موت تک جائیگا اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہوگا یا ڈر ہوگا

عَلَى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا

تو بھیڑیے کا ہوگا اپنی بکریوں پر لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہم سے

ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عون نے کہا مجھکو موسیٰ بن انس نے خبر دی اُنہوں نے انس بن مالک رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا

ثابت بن قیس کو ڈھونڈھا (وہ مجلس میں حاضر نہ تھے) ایک شخص (سعد بن معاذ) نے کہا یا رسول اللہ میں اُنکی خبر لاتا ہوں وہ گیا دیکھا تو ثابت اپنے گھر میں سر جھکا کر

فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

(مغموم) بیٹھے ہیں اُس نے پوچھا کیا حال ہے ثابت کہنے لگے برا حال ہے اُن کی عادت تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ

باتیں کیا کرتے تھے اُنہوں نے کہا میرے اعمال مٹ گئے اور میں دوزخی ہو گیا یہ سنکر وہ شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا آپ سے عرض کیا

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ

موسیٰ بن انس کہتے ہیں لوٹ کر گیا تو بڑی خوشخبری لیکر آپ نے اُس شخص سے فرمایا ثابت کے پاس جا

ابن معاذ یا سعد بن عبادہ یا ابو مسعود ۱۲ منہ
ف: اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ حجرات میں یہ آیت اتاری اے مسلمانو اپنی آواز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند نہ کرو نہیں تو تمہارے نیک اعمال مٹ جائینگے ۱۲ منہ

إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

اور کہہ تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا ایک شخص (اسید بن حضیر) سورۂ کہف پڑھ رہے تھے

وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اُن کے گھر میں گھوڑا بندھا تھا وہ بدکنے لگا ثابت نے (اور خیال کیا) اسکو سلام کیا ف۲ کیا دیکھتے ہیں کہ ابر ہے جو سایہ کر رہا ہے انہوں نے آنحضرت

وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ حَدَّثَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا قرآن پڑھتا رہ یہ سکینہ ہے جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے اُتری ف۳ ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رض إِلَى أَبِي فِي

کہا ہم سے ابو اسحاق نے میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے ابو بکر رضا میرے مکان میں والد کے پاس آئے

مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ

اُن سے ایک پالان خریدی والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے براء سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اُٹھا کر لے چلے میں اُٹھا کر اُن کے ساتھ چلا

وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ

اور والد اس کی قیمت کے روپیہ پرکھوانے نکلے والد نے اُن سے پوچھا ابو بکر تم وہ قصہ بیان کرو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غار

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا

ثور سے) نکل کر چلے تھے (یعنی ہجرت کا قصہ) انہوں نے کہا ہاں ایسا ہوا ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے دن دن بھر ٹھیک دوپہر جب ہوئی اُس وقت رستہ

الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا

میں کوئی نہ تھا ایک چٹان لمبی ہم کو دکھلائی دی اس کے ایک طرف سایہ تھا ہم وہاں اُتر پڑے

عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ

اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کردی تاکہ آپ آرام فرمائیں اور پوستین بچھا دی

فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ذرا) آرام فرمایئے میں آپ کے گرداگرد سب طرف نظر رکھونگا ف۴ آپ سو رہے اور میں ادھر اُدھر نگاہ ڈالنے کی نیت سے

فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ

نکلا میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا وہ بھی ہماری طرح اس سایہ میں ٹھیرنا چاہتا تھا میں نے اُس سے پوچھا تو کس

ف ثابت بن قیس بن شماس مشہور صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جان نثار تھے بعضوں کی عادت ہوتی ہے بات کرنے میں بلند آواز سے بات کی یہی ان کی عادت تھی نہ ازراہ نفاق بشارت کی وجہ سے ثابت بالنجات رضی اللہ عنہ [illegible]

باب

يا غلام فقال لرجل من اهل المدينة او مكة قلت افي غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب

لڑکے تمہارا صاحب کون ہے اُس نے ایک کہ یا مدینہ والے شخص کا نام تبلایا ف میں نے پوچھا بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اُس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا مجھ کو

قال نعم فاخذ شاة فقلت انفض الضرع من التراب و الشعر و القذى قال فرايت البراء

میں نے کہا ہاں پھر اُس نے ایک بکری سنبھالی میں نے کہا ذرا اس کے تھن مٹی بال کچرے وغیرہ سے پاک کرلے ابواسحاق نے کہا میں نے براء کو دیکھا

يضرب احدى يديه على الاخرى ينفض فحلب في قعب كثبة من لبن و معي

وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بکری کے تھن جھاڑنا تبلاتے تھے میں نے اس طرح تھنوں کو صاف کیا آخیر اس نے ایک لکڑی کے پیالے میں تھوڑا دودھ دوہا میرے ساتھ

اداوة حملتها للنبي صلى الله عليه و سلم يرتوي منها يشرب و يتوضأ فاتيت النبي

پانی کی چھاگل بھی تھی جو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھا لایا تھا آپ اس سے سیراب ہوتے اُس میں سے پانی پیتے اور وضو کرتے میں دودھ لیکر آنحضرت

صلى الله عليه و سلم فكرهت ان اوقظه فوافقته حين استيقظ فصببت من الماء

صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو جگانا برا جانا میں اُس وقت تک ٹھیرا رہا جب تک آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ پر تھوڑا پانی ڈالدیا وہ

على اللبن حتى برد اسفله فقلت اشرب يا رسول الله قال فشرب حتى رضيت

نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ پیجیے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا (یعنے خوب پیا)

ثم قال الم يان للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس و اتبعنا سراقة

پھر فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے عرض کیا جی آگیا خیر ہم سورج ڈھلے وہاں سے روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (گھوڑے پر

بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي

سوار ہمکو پکڑنے کے لیے آرہا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (اب ہم پکڑے گئے) دشمن آپہونچے آپ نے فرمایا کا ہیکو رنج کرتا ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے ف پھر آپ نے

صلى الله عليه و سلم فارتطمت به فرسه الى بطنها ارى في جلد من الارض شك

سراقہ پر بددعا کی اُس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا زہیر نے کہا مجھ کو شک ہے یہ بھی کہا یا نہیں کہ زمین سخت تھی

زهير فقال اني اراكما قد دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب

ف تب سراقہ کہنے لگا میں جانتا ہوں تم دونوں نے مجھ پر بددعا کی اب تم دعا کرکے مجھ کو چھڑاؤ میں یہ ذمہ لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں آئیگا

فدعا له النبي صلى الله عليه و سلم فنجا فجعل لا يلقى احدا الا قال كفيتكم ما هنا

آپ نے دعا کی ف اس بلا سے نجات پائی پھر سراقہ نے یہ شروع کیا جب کوئی کافر ملتا اُس سے کہدیتا ادہر جانے کی حاجت نہیں میں دیکھ آیا ہوں ادہ

فلا يلقى احدا الا رده قال و وفى لنا حدثنا معلى بن اسد حدثنا عبد

اُس کو پھیر دیتا سراقہ نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا کیا ہم سے معلے بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز

العزيز بن مختار حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رض ان النبي صلى الله عليه و

ابن مختار نے کہا ہم سے خالد نے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ

ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار پاس عیادت کو جاتے

يَعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ

تو فرماتے کوئی فکر نہیں انشاءاللہ یہ بیماری گناہ سے پاک کر دیگی آپ نے اس گنوار سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشاءاللہ وہ کہنے لگا آپ فرماتے ہیں فکر نہیں

طَهُوْرٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ اَوْ تَثُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہرگز ایسا نہیں ہے یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فرتوت پر جوش مار رہا ہے یا زور کر رہا ہے جو قبر میں لیجائے بغیر نہیں چھوڑیگا آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

اچھا تو ایسا ہی ہوگا ف۱ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد العزیز نے

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَاَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ

انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا ایک شخص نصرانی تھا ف۲ وہ مسلمان ہوگیا اور سورہ بقرہ اور آل عمران اُس نے پڑھ لی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يَدْرِيْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهٗ فَاَمَاتَهُ

وسلم کا منشی بن گیا قرآن لکھا کرتا تھا پھر ف۳ نصرانی ہوگیا اور کمبخت یہ کہنے لگا محمد کیا جانیں ہیں جو انکو لکھ دیتا وہی جانتے آخر مر گیا

اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ لَمَّا هَرَبَ

لوگوں نے اُس کو زمین میں داب دیا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اُس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے اُس کے لوگ (دوسرے نصرانی) کہنے لگے یہ محمد اور اُنکے

مِنْهُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهٗ فَاَعْمَقُوْا فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا

اصحاب کا کام ہے جب اُن کو چھوڑ کر بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو آ کر، قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش باہر ڈالدی آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھودی اور

هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهٗ وَ

ہونہ ہو یہ محمد اور اُن کے اصحاب کا کام ہے یہ اُن میں سے بھاگ کر چلا آیا اس لیے اُس کی قبر کھود ڈالی پھر (سہ بارہ) اور گہری قبر کھود کر جہاں تک

اَعْمَقُوْا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَاَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ

گہری کر سکے اُس کو گاڑا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اُس کی لاش باہر پڑی ہے جب اُن کو یقین ہو گیا کہ یہ آدمیوں کا کام نہیں ہے (خدا کا غضب ہے)

فَاَلْقَوْهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ

اُس کو یوں ہی چھوڑ دیا ف۴ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھے سعید بن مسیب

ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ

نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہے

كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ

وہ مرا تو پھر دوسرا کسریٰ نہیں ہونے کا اور اب جو قیصر (روم کا بادشاہ) ہے وہ مرا تو دوسرا قیصر نہیں ہونے کا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں

بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ
محمد کی جان ہے تم اُن کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کروگے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے اُنہوں نے عبدالملک

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَ
بن عمیر سے اُنہوں نے جابر بن سمرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جہاں کسرےٰ مرا پھر دوسرا کسرےٰ کوئی نہ ہوگا اور جہاں قیصر مرا پھر دوسرا کوئی قیصر

ذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
نہ ہوگا) یہ بھی فرمایا کہ اُن کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائینگے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے

عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ
عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا اُنہوں نے ابن عباس رضہ سے اُنہوں نے کہا مسیلمہ کذاب

الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ
ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مدینہ میں) آیا کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد اپنا خلیفہ مجھ کو کر دیں

الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ
تو میں اُنکا تابعدار ہو جاتا ہوں اور اپنے بہت سے معتقدوں کو ساتھ لیکر آیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس آئے (اُس کو سمجھانے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اُس وقت آپ کے ہاتھ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ
کھجور کی ایک چھڑی تھی آپ مسیلمہ اور اُس کے لوگوں کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے

الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَإِنِّي
تو میں تجھ کو نہ دوں (خلافت تو بڑی چیز ہے) اور پروردگار کی جو مرضی ہے اُس کو تو ٹال نہیں سکتا اگر تو اسلام سے پیٹھ موڑیگا اللہ تجھ کو تباہ کریگا اور

لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
میں سمجھتا ہوں خواب میں جو مجھکو تیرے باب میں دکھلایا گیا تھا تو وہی ہے ابن عباس رضہ نے کہا ابوہریرہ رضہ نے مجھ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا
علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں مجھے فکر ہوگئی ف۲ پھر

فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي
خواب ہی میں مجھکو بتلایا گیا اُن پر پھونک مارئیے پھونکا تو دونوں اُڑ گئے اس کی تعبیر یہی ہے دو جھوٹے (پیغمبر) میرے بعد نکلینگے ف۳

فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ حَدَّثَنِي
ایک اُن میں کا اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ والا ف۴ مجھ سے

ف۱ یہ مسیلمہ بنی حنیفہ میں سے تھا ... اپنے ساتھ بہت سے اپنے معتقدوں کو لایا تھا ...

ف۲ ... سونا پہننا مردوں کو درست نہیں ...

ف۳ ... نبوت کا دعویٰ کیا ...

ف۴ اسود عنسی اور مسیلمہ دونوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اسود تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مارا گیا اور مسیلمہ ابوبکر صدیق رضہ کی خلافت میں ...

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ

محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا

أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي

ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے میں سمجھتا ہوں (یہ شک محمد بن علاء نے کیا) انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں خواب میں

أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ

کیا دیکھتا ہوں جیسے میں مکہ سے ہجرت کرکے ایسے ملک میں گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا خیال یمامہ یا ہجر کی طرف گیا پر معلوم ہوا وہ یثرب (مدینہ

الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا

منورہ) ہے اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ایک تلوار میں نے ہلائی وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی ٹوٹنے

هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا

کی تعبیر وہ ہے جو احد کے جنگ میں مسلمان شہید ہوئے پھر دوسری بار جو ہلائی تو خاصی اچھی ہو گئی اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ نے

هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ

مکہ فتح کرا دیا اور مسلمان سب اکٹھا ہو گئے اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں اور اللہ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے

فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي

گایوں سے مراد مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور اللہ کا کام بہتر ہے اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی اور سچائی کا

آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ

بدلہ جو اس نے جنگ بدر کے بعد ہم کو عنایت فرمایا ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے فراس سے انہوں نے عامر سے انہوں نے

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ

مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہ چلتی ہوئی آئیں ان کی چال بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ

کی چال تھی آپ نے فرمایا بیٹی آؤ اچھی آئیں پھر ان کو اپنی داہنی

يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا

یا بائیں طرف بٹھلایا اور چپکے سے ایک بات ان سے کہی وہ رونے لگیں میں نے ان سے کہا روتی کیوں ہو پھر آپ نے چپکے سے ایک

حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ

بات ان سے کہی تو وہ ہنس دیں میں نے (اپنے دل میں) کہا ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اتنا جلد آدمی رنج کے بعد ہی ہنس دے میں نے ان سے پوچھا

فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی اس وقت

عليه وسلم فسألتها فقالت أسر إلي أن جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة وإنه

ہیں تو میں نے ان سے پوچھا اب تو بیان کرو انہوں نے کہا پہلے آپ نے چپکے سے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیل ایک بار قرآن کا دور مجھ سے کیا کرتے تھے اس سال

عارضني العام مرتين ولا أراه إلا حضر أجلي وإنك أول أهل بيتي لحاقا بي فبكيت

دو بار دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی اور تم میرے سب گھر والوں میں مجھ سے پہلے ملوگی یہ سنکر میں رو دی

فقال أما ترضين أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة أو نساء المؤمنين فضحكت

پھر آپ نے (چپکے سے) فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ ساری بہشت کی عورتوں کی تم سردار ہوگی یا یوں فرمایا ساری مسلمان عورتوں کی یہ سنکر میں ہنس دی

لذلك حدثني يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عروة عن عائشة

ف مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيه فسارها

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخر بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حضرت فاطمہ اپنی صاحبزادی کو بلایا اور چپکے سے ان

بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني

سے کچھ فرمایا وہ رو دیں پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ف ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپ نے

النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرني أنه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت

یہ فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں یہ سنکر میں رونے لگی

ثم سارني فأخبرني أني أول أهل بيته أتبعه فضحكت حدثنا محمد بن عرعرة

پھر آپ نے فرمایا آپ کے گھر والوں میں میں سب سے پہلے آپ سے ملونگی یہ سنکر (خوشی سے) میں ہنس دی ف ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا

حدثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب رض

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

يدني ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف إن لنا أبناء مثله فقال إنه من

ابن عباسؓ کو اپنے نزدیک بٹھلاتے ف عبد الرحمن بن عوف نے دیکھ کر کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کی طرح ہیں ف حضرت عمر کہنے لگے اس

حيث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الآية إذا جاء نصر الله والفتح فقال

کی وجہ علم ہے (یا تم بھی جان لوگے) پھر حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے یہ آیت پوچھی اذا جاء نصر اللہ والفتح انہوں نے کہا

أجل رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلمه إياه قال ما أعلم منها إلا ما تعلم

یہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی موت کی خبر دی ہے ف حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو ف

حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن بن سليمان بن حنظلة بن الغسيل حدثنا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے کہا ہم سے



عكرمة عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات

عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں ایک

فيه بملحفة قد عصب بعصابة دسماء حتى جلس على المنبر فحمد الله وأثنى عليه

چادر اوڑھے ہوئے سر کو ایک چکنے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے منبر پر بیٹھکر پہلے جیسے چاہیے اللہ کی تعریف کی پھر

ثم قال أما بعد فإن الناس يكثرون ويقل الأنصار حتى يكونوا في الناس بمنزلة الملح

فرمایا اما بعد سب لوگ تو بڑھ رہے ہیں لیکن انصار گھٹ جائیں گے یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے

في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم

پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار پیدا کرے جس سے کسی کو فائدہ پہونچا سکے کسی کو نقصان (یعنی حاکم بن جائے) تو وہ انصار کے نیک شخص کی

ويتجاوز عن مسيئهم فكان آخر مجلس جلس به النبي صلى الله عليه وسلم حدثني عبد

توقدر کرے اور برے کی برائی سے درگذر کرے (معاف کردے) بس یہ آپ کی (آخری وعظ تھی) آخری مجلس تھی ف ہم سے عبداللہ بن

الله بن محمد حدثنا يحيى بن آدم حدثنا حسين الجعفي عن أبي موسى عن الحسن عن

محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے حسین جعفی نے انہوں نے ابو موسی سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے

أبي بكرة رض أخرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم الحسن فصعد به على المنبر

ابوبکرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز امام حسن علیہ السلام کو باہر نکالا اور منبر پر لیکر ان کو چڑھ گئے

فقال ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين حدثنا

فرمایا لوگو میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں ملاپ کردے ف ہم سے

سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن حميد بن هلال عن أنس بن مالك رض

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالک سے

أن النبي صلى الله عليه وسلم نعى جعفرا وزيدا قبل أن يجيء خبرهم وعيناه تذرفان

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ کے شہید ہونے کی خبر پہلے ہی سے دیدی ف آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری

حدثني عمرو بن عباس حدثنا ابن مهدي حدثنا سفيان عن محمد بن المنكدر

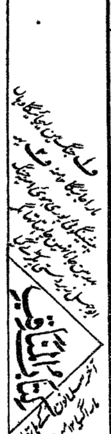
مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے

عن جابر رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم هل لكم من أنماط قلت وأنى يكون

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس قالین ہیں ہم نے عرض کیا (ہم غریب لوگ ہیں) ہمارے

لنا الأنماط قال أما إنه سيكون لكم الأنماط فأنا أقول لها يعني امرأته أخري عني

پاس قالین کہاں سے آئے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (عمدہ عمدہ) قالین ہونگے جابر رض نے کہا میں جورو سے کہتا ہوں



أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا

سرکا دو کہتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تمہارے پاس قالین ہونگے تو میں چپ ہوجاتا ہوں

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسی نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ

انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ عمرے کی نیت سے (مکہ) گئے تو امیہ

فَنَزَلَ عَلٰى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ

بن خلف (مشہور کافر) پاس اترے کیونکہ امیہ جب شام کا سفر کیا کرتا تو مدینہ میں سعد رض کے

بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ

پاس اترا کرتا امیہ نے سعد سے کہا ذرا ٹھیرا رہ جب دوپہر ہو اور لوگ غافل ہو جائیں (اپنے اپنے گھروں کو

النَّاسُ انْطَلَقْتَ فَطُفْتَ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِي

چلدیں) تو جا کر طواف کر لیجیو (کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) خیر سعد طواف کر رہے تھے اتنے میں ابوجہل آن پہونچا کہنے لگا یہ کون

يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ

طواف کر رہا ہے سعد نے کہا میں ہوں سعد ابوجہل نے کہا واہ کیا نڈرے سے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں

آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ

نے تو محمد ﷺ اور ان کے ساتھ والوں کو پناہ دی ہے سعد نے کہا بیشک دونوں میں گلگپ ہونے لگی امیہ نے سعد سے کہا ابوالحکم (یعنے ابوجہل

عَلٰى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ

ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کر وہ اس مقام کا سردار ہے سعد نے (ابوجہل) سے کہا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو کعبے کے طواف سے روکے گا

بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ

تو میں بھی تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دونگا امیہ یہی کہتا رہا ارے سعد اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو روکتا

يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ

رہا آخر سعد غصے ہوئے اور امیہ سے کہنے لگے چل بھی پرے ہٹ میں نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تجھ کو ابوجہل ہی قتل کرائیگا

قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ

ف امیہ نے کہا مجھ کو سعد نے کہا ہاں تجھ کو اور کس کو دے تب تو امیہ کہنے لگا خدا کی قسم محمد ﷺ کی بات جھوٹی نہیں ہوتی اور اپنی جورو پاس آیا

فَقَالَ أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا

کہنے لگا تو نے سنا میرا مدینہ کا بھائی (یعنے سعد بن معاذ) کیا کہتا ہے اس نے پوچھا کیا کہتا ہے امیہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے اس نے یہ سنا ہے

يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيخُ

کہ ابوجہل مجھکو قتل کرائیگا اُس کی جورو نے کہا خدا کی قسم محمد کی بات جھوٹی نہیں ہوتی پھر ایسا ہوا بدر کے دن جب مکہ کے لوگ لڑنے کو نکلے اور

قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ

بلانے والا آیا تو اُس کی جورو نے یاد دلایا کہ تیرے مدینہ کے بھائی نے کیا کہا تھا امیہ نے چاہا میں نہ جاؤں مگر ابوجہل نے کہا واہ

أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللَّهُ

تم یہاں کے رئیس ہو کر نہ چلو یہ کیسے ہو سکتا ہے خیر تم ایسا کرو ایک دو دن کی راہ ہمارے ساتھ چلو آخر امیہ گیا اور اللہ نے اُس کو قتل کرایا

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

مجھ سے عبدالرحمن بن شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مغیرہ نے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ

فرمایا میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا ایک میدان میں جمع ہیں پہلے ابوبکر رض کھڑے ہوئے اور کنوے سے ایک یا دو ڈول نکالے

وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا

مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ اُن کو بخشے پھر عمر نے وہ ڈول سنبھالا اُن کے ہاتھ میں جاتے ہی وہ ایک بڑا (موٹھ کا) ڈول ہو گیا

فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ

میں نے ایسا شہ زور پہلوان اُن کی طرح کام کرنے والا نہیں دیکھا اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو بھی پلا پلا کر ٹھکانوں میں لے گئے ف۱ اور ہمام

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبَيْنِ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ

نے ابوہریرہ رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے ابوبکر رض نے دو ڈول نکالے (بغیر شک کے) مجھ سے عباس بن ولید نرسی

ابْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ

نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے اُنہوں نے اپنے والد سے کہا ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا اُنہوں نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا کہ حضرت

أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ

جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اُس وقت تشریف لائے کہ آپ کے پاس بی بی ام سلمہ رض بیٹھی ہوئی تھیں

ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ

پھر وہ کھڑے ہو گئے (چلے گئے) اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رض سے پوچھا یہ کون تھے (تم جانتی ہو) اُنہوں نے کہا

هَذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ

دحیہ کلبی تھے ام سلمہ رض نے کہا خدا کی قسم میں تو اُن کو دحیہ ہی سمجھی رہی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو

ف۱ جہاں پانی پی کر بیٹھتے ہیں ... [illegible] یہ ہے کہ پہلے ابوبکر رض کو خلافت ملیگی وہ تھوڑے دن ... [illegible]



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا

خطبہ میں وہی باتیں سنا رہیں جو جبریل نے آپ سے کہی تھیں ف سلیمان نے کہا میں نے ابو عثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی اُنہوں

قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ **بَابُ** قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ

نے کہا اسامہ بن زید سے **باب** اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں) فرمانا یہ کافر پیغمبر کو اپنے بیٹوں کے برابر پہچانتے ہیں ف مگر ایک

فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ

فرقہ اُنکا جان بوجھ کر حق بات چھپاتا ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

ابْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اُنہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

یہ بیان کیا اُن میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی (آپ کیا حکم دیتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا

سَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ

تم توراۃ میں سنگسار کرنے کے باب میں کیا پاتے ہو ف اُنہوں نے کہا ہم تو زانی اور زانیہ کو فضیحت کرتے ہیں اور اُنکو کوڑے لگاتے ہیں عبداللہ

ابْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ

ابن سلام نے (یہ سنکر) کہا تم جھوٹے ہو توراۃ میں سنگسار کرنے کا حکم ہے توراۃ لاؤ (وہ لائے) جب اُس کو کھولا تو ایک یہودی نے کیا کیا رجم کی آیت

عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ

پر اپنا ہاتھ رکھکر اُس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اُٹھا

فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا

جب ہاتھ اُٹھایا تو رجم کی آیت نکلی اُس وقت کہنے لگے محمد تم نے سچ کہا بیشک توراۃ میں رجم کا حکم ہے پھر آپ نے حکم دیا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى

وہ دونوں یہودی اور یہودن (جنہوں نے زنا کی تھی) رجم کیے گئے عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں نے یہودی مرد کو دیکھا وہ (رجم کے وقت) عورت

الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ **بَابُ** سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

پر جھکا پڑتا تھا اُسکو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا **باب** مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہنا

وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

اور آپ کا شق القمر (چاند پھٹ جانا) اُن کو دکھلانا ف ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ

اُنہوں نے ابن ابی نجیح سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابو معمر سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اُنہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم شقتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشهدوا

زمانہ میں دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا دیکھو گواہ رہنا ف

حدثني عبد الله بن محمد حدثنا يونس حدثنا شيبان عن قتادة عن انس

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس

ابن مالك وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن

ابن مالک سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم کو سعید نے انہوں نے

انس بن مالك رض انه حدثهم ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی

ان يريهم اية فاراهم انشقاق القمر حدثني خلف بن خالد القرشي حدثنا

کوئی نشانی بتلایئے ف آپ نے چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھلایا ف مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے بیان کیا کہا ہم سے

بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن عراك بن مالك عن عبيد الله بن عبد الله بن

بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی سے

مسعود عن ابن عباس رض ان القمر انشق في زمان النبي صلى الله عليه وسلم باب

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھٹا تھا ف باب ف

حدثني محمد بن المثنى حدثنا معاذ قال حدثني ابي عن قتادة حدثنا انس

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان

ان رجلين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خرجا من عند النبي صلى الله عليه

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم في ليلة مظلمة ومعهما مثل المصباحين يضيئان بين ايديهما فلما

وسلم کے پاس سے نکلے دو چراغ کی طرح ان کے سامنے روشن جا رہے تھے جب وہ الگ الگ

افترقا صار مع كل واحد منهما واحد حتى اتى اهله حدثنا عبد الله بن

ہوئے تو پھر ایک کے ساتھ ایک چراغ رہ گیا یہاں تک کہ دونوں اپنے گھر پہنچ گئے ف ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے

ابي الاسود حدثنا يحيى عن اسمعيل حدثنا قيس سمعت المغيرة بن شعبة عن

بیان کیا کہا ہم سے یحیی نے انہوں نے اسمعیل سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا انہوں نے

النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال ناس من امتي ظاهرين حتى ياتيهم امر الله

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے ف یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جاوے (یعنی قیامت) یا

وَهُمْ ظَاهِرُونَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

موت) وہ جب تک غالب ہی رہینگے ف ا ہم سے حمیدی نے بیان کیا ہم سے ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے

عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ

عمیر بن ہانی نے بیان کیا انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت

مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ

میں ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہیگا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے یا ان کا مخالف ہو وہ کچھ انکا نقصان نہ کر سکیگا یہانتک کہ اللہ کا حکم

أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ

آن پہونچیگا وہ اسی حالت پر رہینگے عمیر نے کہا مالک بن یخامر نے کہا معاذ بن جبل نے کہا یہ لوگ (ہمارے زمانہ میں) شام میں ہیں ف

مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

معاویہ کہتے تھے دیکھو یہ مالک بن یخامر ہے جو کہتا ہے میں نے معاذ سے سنا یہ لوگ شام کے ملک میں ہیں ف ۳ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی

عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ

نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو شبیب بن غرقدہ نے کہا میں نے اپنے قبیلہ والوں سے سنا وہ عروہ سے نقل کرتے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ

تھے (جو ابوالجعد کے بیٹے صحابی تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا کہ ایک بکری خرید لاؤ وہ گئے بازار میں دو بکریاں ایک دینار

شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي

کو خریدیں پھر ان میں سے ایک ایک دینار کو بیچ ڈالی اور ایک بکری ایک دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے ان کی تجارت میں برکت

بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا

کی دعا کی پھر عروہ کا یہ حال (آپ کی دعا کی برکت سے) ہوگیا اگر مٹی خریدتے تو اس میں بھی فائدہ ہوتا سفیان نے کہا حسن بن عمارہ نے یہ حدیث

بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ

ہم کو شبیب سے روایت کی اور کہا شبیب نے اس کو عروہ سے سنا میں شبیب پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے خود عروہ سے

مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

نہیں سنی لیکن اپنے قبیلہ والوں سے سنی وہ عروہ سے نقل کرتے تھے البتہ عروہ سے میں نے یہ سنا ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي

نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے شبیب نے کہا میں نے عروہ کے گھر میں

دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

ستر گھوڑے بندھے دیکھے سفیان نے کہا آنحضرت نے جو عروہ سے بکری خریدنے کے لیے فرمایا تھا شاید وہ قربانی کی بکری ہوگی ف ۵ ہم سے مسدد نے بیان کیا



حدثنا يحيى عن عبيد الله قال اخبرني نافع عن ابن عمر رض ان رسول الله صلى الله
کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھکو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عليه وسلم قال الخيل في نواصيها الخير الى يوم القيامة حدثنا قيس بن حفص
گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت بندھی ہوئی ہے ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا
حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن ابي التياح قال سمعت انسا عن النبي
کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم کو شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے انس رضہ سے سنا انہوں نے
صلى الله عليه وسلم قال الخيل معقود في نواصيها الخير حدثنا عبد الله بن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت بندھی ہے ف ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان
مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة رض عن
کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت
النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل لثلاثة لرجل اجر ولرجل ستر وعلى رجل
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں ایک کے لیے ثواب ہیں ایک کے لیے معاف یعنی مباح ایک کے لیے گناہ
وزر فاما الذي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله فاطال لها في مرج او روضة
ثواب اس کے لیے ہیں جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) اس کو باندھے اور اس کی رسی رمنے یا چمن میں لمبی کردے وہ جہاں تک اس کی
فما اصابت في طيلها من المرج او الروضة كانت له حسنات ولو انها قطعت
لمبائی میں اس رمنے یا چمن میں چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائینگی اگر انہوں نے رسی تڑالی
طيلها فاستنت شرفا او شرفين كانت ارواثها حسنات له ولو انها مرت
اور ایک یا دو زغن بھرے تو ان کی لید اس کے لیے نیکیاں ہونگی اور اگر وہ ندی پر جاکر خود
بنهر فشربت ولم يرد ان يسقيها كان ذلك له حسنات ورجل ربطها تغنيا
پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو تب بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جائینگی معاف اس کے لیے ہیں جو اپنی رفع احتیاج کے لیے
وسترا وتعففا لم ينس حق الله في رقابها وظهورها فهي له كذلك ستر ورجل
ضرورت پوری کرنے کسی پر سواری کے اٹھانے سے اس نیت سے کہ اللہ کا حق ان کی گردن اور پیٹھ میں فراموش نہ کرے ف عذاب اس کے لیے ہیں جو
ربطها فخرا ورياء ونواء لاهل الاسلام فهي وزر وسئل النبي صلى الله عليه وسلم
فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی کی نیت سے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ نے) بستی کے
عن الحمر فقال ما انزل علي فيها الا هذه الاية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال
گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی الگ حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی جامع آیت (سورہ زلزلت کی) جو کوئی رتی برابر نیکی

باب الخيل لثلاثة

ف ان حدیثوں کی مناسبت ترجمہ باب سے کچھ معلوم نہیں ہوتی شاید ... کی روایت میں جو گھوڑوں کا ذکر آیا تو امام بخاری نے ... ابوہریرہ رضہ کی حدیث کو جو

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

کریگا وہ اُس کو دیکھ لیگا اور جو کوئی رائی برابر برائی کرے وہ اُس کو دیکھ لیگا ف آخری ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے اُنھوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے

خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ

خیبر میں پہنچ گئے یہودی لوگ کدالیں ٹوکرے وغیرہ (آلات زراعت) لیکر نکلے تھے جب اُنھوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد پورے لشکر سمیت آن پہنچے

يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا

قلعہ کی طرف بھاگے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا خیبر خراب ہوا ہم جہاں اُن لوگوں کی جگہ میں

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

اُترے جو ڈرائے جاتے ہیں تو اُن کی صبح منحوس ہوئی ف مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن ابی

الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

فدیک نے بیان کیا اُنھوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب سے اُنھوں نے سعید مقبری سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے

سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ

بہت سی باتیں سنتا ہوں پھر اُن کو بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلا میں نے پھیلائی آپ نے ہاتھ سے ایک لپ اُس میں ڈالا ف

ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدَهُ

فرمایا اس کو (اپنے بدن سے) لگالے میں نے لگالیا اُس روز سے میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا ف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فضیلت (امام بخاری نے کہا) جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو

وَسَلَّمَ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

یا آپ کو دیکھا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو ف وہ صحابی ہے ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ

اُنھوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید خدری نے بیان کیا آنحضرت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا جماعتیں کی جماعتیں جہاد کرینگی آن



فَيَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي

سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے وہ کہینگے ہاں ہے پھر اُس کی برکت سے فتح ہوگی) پھر ایک زمانہ لوگوں پر

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ

ایسا آئیگا جماعتیں کی جماعتیں جہاد کرینگی اُن سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو کسی صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ

وہ کہینگے ہاں ہے تب اُن کی فتح ہوگی پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا جماعتیں کی جماعتیں جہاد کرینگی

النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُن سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تبع تابعی ہو)

فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ

وہ کہینگے ہاں ہے پھر انکی فتح ہوگی ف۱ ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہمکو شعبہ نے اُنہوں نے ابوجمرہ کو

سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سُنا کہا میں نے عمران بن حصین سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي

میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اُن لوگوں کا جو اُن کے بعد ہیں (یعنے تابعین کا) پھر اُن لوگوں کا جو انکے بعد ہیں ف۲ عمران کہتے ہیں مجھ کو

أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَ

یاد نہیں آنحضرت نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا ف۳ آپ نے فرمایا پھر ان کے بعد تو ایسے لوگ پیدا ہونگے جنکی گواہی کوئی نہ چاہیگا

يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ حَدَّثَنَا

اور چوری کرینگے انکا کوئی بھروسا نہیں کریگا اور منت مانینگے لیکن منت پوری نہیں کرینگے اور (حرام کا مال کھا کھا کر خوب موٹے بنینگے ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض أَنَّ

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے عبیدہ بن قیس سلمانی سے اُنہوں نے عبداللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ

ابن مسعود رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانہ کے لوگ سب سے اچھے ہیں پھر جو اُن کے بعد پھر جو اُن کے بعد پھر تو ایسے لوگ پیدا

يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا

ہونگے جن کی قسم گواہی سے پہلے اور گواہی قسم سے پہلے ہوگی ف۴ منصور نے کہا ابراہیم نخعی کہتے تھے (ہمارے بزرگ) جبکہ ہم بچے تھے ہمکو

عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ

مارتے تھے اگر ہم گواہی یا عہد کا نام لیتے ف۵ باب مہاجرین کی فضیلت ف ان مہاجرین میں



أبو بكر عبد الله بن أبي قحافة التيمي رض وقول الله تعالى للفقراء المهاجرين الذين أخرجوا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جن کا نام عبداللہ تھا ابو قحافہ کے بیٹے اور اللہ تعالی نے (سورۂ حشر میں) ان مہاجرین کا ذکر کیا اُن مفلس گھر چھوڑنیوالوں کیواسطے

من ديارهم وأموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله أولئك

جو اپنے گھر اور مال سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور رسول کی مدد کرنے کو آئے ہیں

هم الصادقون وقال إلا تنصروه فقد نصره الله إلى قوله إن الله معنا قالت عائشة

وہی لوگ سچے ہیں اور (سورۂ توبہ میں) فرمایا اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو تو اللہ اُسکی مدد کر چکا ہے اخیر تک یعنے غار ثور میں حضرت عائشہ رض

وأبو سعيد وابن عباس رض وكان أبو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم في الغار حدثنا

اور ابو سعید خدری رض اور ابن عباس رض کہتے ہیں غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے ہم سے

عبد الله بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن البراء قال اشترى أبو بكر رض من

عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے ابوبکر رض نے میرے والد عازب رض سے ایک پالان

عازب رحلا بثلاثة عشر درهما فقال أبو بكر لعازب مر البراء فليحمل إلي رحلي فقال

تیرہ درم کو خریدی پھر اُن سے کہا ذرا تم براء (اپنے بیٹے) سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اُٹھا کر لے چلے والد نے کہا نہیں

عازب لا حتى تحدثنا كيف صنعت أنت ورسول الله صلى الله عليه وسلم حين خرجتما

نہیں کہنے کا جب تک تم مجھ سے وہ قصہ بیان نہ کرو تم پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گذرا

من مكة والمشركون يطلبونكم قال ارتحلنا من مكة فأحيينا أو سرينا ليلتنا ويومنا

جب مکہ کے کافر تمہاری تلاش میں تھے انہوں نے کہا (وہ قصہ یہ ہے) ہم مکہ سے چل کر رات بھر اور دوسرے دن برابر چلتے رہے

حتى أظهرنا وقام قائم الظهيرة فرميت ببصري هل أرى من ظل فآوي إليه

ظہر کے وقت تک جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے نگاہ دوڑائی کہیں سایہ پاؤں تو وہاں ٹھہر جاؤں

فإذا صخرة أتيتها فنظرت بقية ظل لها فسويته ثم فرشت للنبي صلى الله عليه وسلم

پھر ایک چٹان دکھلائی دی اُس کے پاس گیا دیکھا تو وہاں سایہ ہے میں نے وہ جگہ برابر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھایا

فيه ثم قلت له اضطجع يا نبي الله فاضطجع النبي صلى الله عليه وسلم ثم انطلقت

عرض کیا یا رسول اللہ آپ ذرا لیٹ جائیے آپ لیٹے رہے اور میں یہ دیکھنے چلا

أنظر ما حولي هل أرى من الطلب أحدا فإذا أنا براعي غنم يسوق غنمه إلى الصخرة

کہیں لوگ ہماری تلاش میں نہ آتے ہوں مجھ کو بکریوں کا ایک چرواہا (گڈریا) ملا جو اسی چٹان کی طرف اپنی بکریاں ہانکے لیے جا رہا تھا وہ

يريد منها الذي أردنا فسألته فقلت له لمن أنت يا غلام قال لرجل من قريش سماه

بھی سایہ کی جگہ چاہتا تھا میں نے اُس سے پوچھا ارے تو کس کا غلام ہے اُس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا

فعرفته فقلت هل في غنمك من لبن قال نعم قلت فهل أنت حالب لنا قال نعم

جس کو میں پہچانتا تھا پھر میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہے میں نے کہا ہمکو ذرا سا دودھ دوہ دیگا اس نے کہا اچھا

فأمرته فاعتقل شاة من غنمه ثم أمرته أن ينفض ضرعها من الغبار ثم أمرته أن

میں نے کہا تو دودھ دوہ اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کا پاؤں تھاما میں نے کہا ذرا اسکا تھن گرد غبار وغیرہ سے صاف کر لے پھر میں نے اس سے کہا

ينفض كفيه فقال هكذا ضرب إحدى كفيه بالأخرى فحلب كثبة من لبن وقد

اپنی ہتھیلیوں کو جھٹک دے اس نے ایسے کیا ہر ایک ہتھیلی دوسری ہتھیلی پر مار کر بتلایا پھر ایک پیالہ بھر دودھ دوہا اور میں نے

جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إداوة على فمها خرقة فصببت على اللبن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک چھاگل ساتھ لے لی تھی اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اس میں ٹھنڈا پانی تھا) میں وہ پانی اس دودھ پر ڈالا

حتى برد أسفله فانطلقت به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فوافقته قد

اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا پھر میں اس کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلا دیکھا تو آپ بیدار ہو چکے ہیں

استيقظ فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قلت قد آن الرحيل

میں نے کہا یا رسول اللہ پیجیے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا (خوب پیا) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

يا رسول الله قال بلى فارتحلنا والقوم يطلبونا فلم يدركنا أحد منهم غير سراقة بن

کوچ کا وقت آن پہونچا آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش ہی میں تھے ہمکو کسی نے بھی نہ پایا ایک سراقہ بن

مالك بن جعشم على فرس له فقلت هذا الطلب قد لحقنا يا رسول الله فقال لا

مالک بن جعشم گھوڑے پر سوار آن پہونچا میں نے (اسکو دیکھکر) عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ڈھونڈھنے والے آن پہونچے آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کر

تحزن إن الله معنا حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن ثابت عن أنس عن

اللہ ہمارے ساتھ ہے ف ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے

أبي بكر رض قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم وأنا في الغار لو أن أحدهم نظر

ابوبکر صدیق سے انہوں نے کہا جب ہم غار (ثور) میں چھپے تھے (اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہمکو ڈھونڈھ رہے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں

تحت قدميه لأبصرنا فقال ما ظنك يا أبا بكر باثنين الله ثالثهما باب قول

سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا ابوبکر تیرا خیال کدھر ہے ان دو شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا پروردگار

النبي صلى الله عليه وسلم سدوا الأبواب إلا باب أبي بكر قاله ابن عباس رض عن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دینا (مسجد کی طرف) سب دروازے بند کر دو ابوبکر رض کا دروازہ کھلا رہنے دو یہ ابن عباس رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم حدثني عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا فليح قال

سے روایت کی ہے ف ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا



حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ خَطَبَ رَسُولُ

مجھ سے سالم ابوالنضر نے اُنہوں نے بسر بن سعید سے اُنہوں نے ابو سعید خدری سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ

لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے جو اللہ پاس (کرامت اور نعمت ہی) اُس کو اختیار کرے

ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اُس بندے نے اللہ کے پاس جانا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر رض رو دیے ابو سعید کہتے ہیں ہمکو اُن کے رونے پر تعجب ہوا ہم نے کہا ان کو رونے کی کیا وجہ اگر آنحضرت

وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا حال بیان کیا اُس کو اختیار ملا (تو ملا یا نہ ملا) پھر ہمکو معلوم ہوا وہ بندہ خود آنحضرت ہی تھے آپ ہی کو اختیار ملا تھا اور

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی خطبہ میں) یہ بھی فرمایا سب لوگوں میں ابوبکر کا احسان مال اور صحبت کے رو سے مجھ پر زیادہ ہے اور

وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ

جو میں اپنے پروردگار کے سوا کسی اور کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر رض کو بناتا البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت اُن سے ہے

لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ

دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے سب بند کر دیے جائیں صرف ابوبکر رض کا دروازہ رہنے دو باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رض

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى

صدیق کی دوسرے صحابہ پر فضیلت ف ا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے اُنہوں نے یحییٰ

ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

بن سعید سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض بَابُ قَوْلِ

ابوبکر رض کو افضل سمجھتے پھر عمر رض کو پھر عثمان رض کو ف ۲ باب آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رض کو بناتا یہ ابو سعید خدری سے مروی ہے ف ۳ ہم سے مسلم بن ابراہیم

إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي

سے آپ نے فرمایا اگر میں (اللہ کے سوا) کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رض کو بناتا لیکن وہ میرے (دینی) بھائی اور دوست ہیں

حدثنی معلی وموسی قالا حدثنا وهيب عن ايوب وقال لو كنت متخذا خليلا

ہم سے معلی بن اسد اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے اُنہوں نے ایوب سے یہی روایت اُس میں یوں ہے اگر میں کسی کو جانی

لاتخذته خليلا ولكن اخوة الاسلام افضل حدثنا قتيبة حدثنا عبد الوهاب عن ايوب

دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ کیا کم ہے　ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے اُنہوں نے ایوب سے

مثله حدثنا سليمن بن حرب اخبرنا حماد بن زيد عن ايوب عن عبد الله بن

ایسی ہی حدیث ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے عبداللہ بن

ابى مليكة قال كتب اهل الكوفة الى ابن الزبير فى الجد فقال اما الذى قال رسول

ابی ملیکہ سے اُنہوں نے کہا کوفہ والوں نے ف عبداللہ بن زبیر کو دادا کے (میراث کے) باب میں لکھا ع اُنہوں نے جواب دیا جس کے حق میں آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا من هذه الامة خليلا لاتخذته انزله ابا

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اُسکو بناتا یعنی ابوبکرؓ نے یہ کہا ہے دادا باپ کی طرح ہے جب میت

يعنى ابا بكر باب حدثنا الحميدى ومحمد بن عبد الله قالا حدثنا ابراهيم

کا باپ نہ ہو)　باب　ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی اور محمد بن عبداللہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

بن سعد عن ابيه عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال اتت امراة النبى صلى الله

نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) آنحضرت

عليه وسلم فامرها ان ترجع اليه قالت ارايت ان جئت ولم اجدك كانها تقول

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے کچھ فرمایا پھر آئیو اُس نے کہا بتلایئے اگر میں آؤں (اور آپ نہ ملیں (آپ کی وفات ہو جائے)

الموت قال عليه السلام ان لم تجدينى فاتى ابا بكر حدثنى احمد بن ابى الطيب

آپ نے فرمایا اگر میں نہ ملوں تو ابوبکرؓ کے پاس آنا ف　ہم سے احمد بن ابی الطیب نے بیان کیا

حدثنا اسمعيل بن مجالد حدثنا بيان بن بشر عن وبرة بن عبد الرحمن عن همام

کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی مجالد نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے اُنہوں نے وبرہ بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے ہمام

قال سمعت عمارا يقول رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه الا خمسة

سے اُنہوں نے کہا میں نے عمار بن یاسرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ (یعنی مسلمان)

اعبد وامراتان وابو بكر حدثنى هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد

غلام دو عورتیں ف اور ابوبکر صدیقؓ　ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے

حدثنا زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله عن عائذ الله ابى ادريس عن ابى الدرداء

کہا ہم سے زید بن واقد نے اُنہوں نے بسر بن عبیداللہ سے اُنہوں نے ابو ادریس عائذ اللہ سے اُنہوں نے ابوالدرداءؓ سے



قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابوبکر صدیق رض آئے اپنے کپڑے کا کونا اٹھائے اپنے

حَتّٰى أَبْدٰى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ

گھٹنے کھولے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے صاحب (یعنے ابوبکر رض) کسی سے لڑکر آئے ہیں انہوں نے سلام کیا

وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ

اور آنحضرت سے کہا اور بیٹھے پھر کہنے لگے مجھ میں اور خطاب کے بیٹے (یعنے حضرت عمر رض) میں کچھ تکرار ہوگئی تھی میں نے جلدی میں ان کو سخت سست کہدیا پھر میں شرمندہ

يَغْفِرَ لِي فَأَبٰى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ

اور ان سے معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا ف اب میں آپ پاس آیا ہوں (آپ ان کو سمجھایئے) یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا ابوبکر رض اللہ تمکو بخشے تین بار یہی فرمایا پھر

فَأَتٰى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ

اور ابوبکر رض کے گھر پر آئے پوچھا ابوبکر رض یہیں ہیں لوگوں نے کہا نہیں ہیں ف آخر حضرت عمر رض بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ کو سلام کیا

فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتّٰى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ

آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا حضرت ابوبکر رض ڈر گئے (کہیں آنحضرت حضرت عمر رض پر خفا نہ ہوں) وہ دو زانو (مودب) ہو بیٹھے اور عرض کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي

یارسول اللہ خطا میری تھی (میں ہی نے عمر رض کو سخت سست کہا تھا) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو سمجھو اللہ نے مجھ کو

إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي

تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھکو جھوٹا کہا ف اور ابوبکر رض نے مجھ کو سچا کہا ف اور اپنے مال اور جان سے میری خدمت کی تو میرے دوست کا ساتھ

صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

چھوڑتے ہو یا نہیں آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکر رض کو کسی نے نہیں ستایا ف ہم سے معلے بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا

الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رض أَنَّ

ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو عثمان سے کہا مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا آنحضرت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل کی لڑائی پر سردار بنا کر بھیجا ف وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے پوچھا یارسول اللہ سب لوگوں

أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ

میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ رض سے پوچھا مردوں میں فرمایا ان کے والد (ابوبکر صدیق رض) سے پوچھا پھر کس سے فرمایا عمر بن خطاب سے

ابْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

پھر کئی اور صحابہ کے نام آپ نے لیے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن

أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
عبد الرحمن بن عوف نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا

وسلم يقول بينما راع في غنمه عدا عليه الذئب فأخذ منها شاة فطلبه الراعي
آپ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا اُس کی ایک بکری لیکر بھاگا چرواہا اُس کے پیچھے لگا

فالتفت إليه الذئب فقال من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري وبينا
بھیڑیے نے اُسکی طرف دیکھا کہنے لگا درندوں کے دن (جو قیامت کے قریب آئیگا) بکری کا چرانے والا میرے سوا کون ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ایک

رجل يسوق بقرة قد حمل عليها فالتفتت إليه فكلمته فقالت إني لم أخلق لهذا
شخص گائے ہانک رہا تھا اُس پر بوجھ لادے تھا گائے نے اُس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس لیے پیدا نہیں ہوئی

ولكني خلقت للحرث قال الناس سبحان الله قال النبي صلى الله عليه وسلم فإني
میں تو کھیتی کا کام کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہوں لوگ یہ حال دیکھکر کہنے لگے سبحان اللہ (تعجب کی بات ہے) گائے باتیں کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أومن بذلك وأبو بكر وعمر بن الخطاب رض حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله
میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ بھی ایمان لائے ۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی

عن يونس عن الزهري قال أخبرني ابن المسيب سمع أبا هريرة رض قال سمعت
اُنھوں نے یونس سے اُنھوں نے زہری سے کہا مجھکو سعید بن مسیب نے خبر دی اُنھوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيتني على قليب عليها دلو فنزعت منها
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا میں نے ایک کنواں دیکھا اُس پر ایک ڈول رکھا تھا میں نے اُس میں سے

ما شاء الله ثم أخذها ابن أبي قحافة فنزع بها ذنوبا أو ذنوبين وفي نزعه ضعف
چند ڈول نکالے جتنے اللہ کو منظور تھے بعد اُس کے ابوبکر رضہ نے اُس کو لیا اُنھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ

والله يغفر له ضعفه ثم استحالت غربا فأخذها ابن الخطاب فلم أر عبقريا من
اُنکی ناتوانی معاف کرے پھر وہ ڈول ایک چرسہ ہو گیا عمر نے اُس کو لیا میں نے ایسا شہ زور پہلوان نہیں دیکھا جو اُن

الناس ينزع نزع عمر حتى ضرب الناس بعطن حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله
کی طرح کھینچتا ہو اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے

أخبرنا موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رض قال قال رسول الله
کہا ہمکو موسیٰ بن عقبہ نے اُنھوں نے سالم بن عبد اللہ سے اُنھوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة فقال أبو بكر
نے فرمایا جو شخص غرور کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکا کر چلے قیامت کے دن اللہ اُس کو (رحمت کی نگاہ سے) دیکھنے کا بھی نہیں یہ سنکر ابوبکر رضہ نے عرض کیا

إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

(میں کیا کروں) میرا کپڑا (چلنے میں) ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جھک کر چلنے ہوں گے) مگر ہاں خود خیال رکھوں اور مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوسٰى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ

فرمایا تو غرور کی راہ سے تھوڑے ایسا کرتا ہے ف موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم سے کہا کیا عبد اللہ

عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا

ابن عمر رضہ نے یوں (اس حدیث میں) کہا ہے جو کوئی اپنی ازار لٹکائے انہوں نے کہا میں نے تو ان سے یہی سنا جو کوئی اپنا کپڑا لٹکائے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضہ نے کہا

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اس کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپیہ دو گھوڑے دو کپڑے)

الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ

اس کی راہ میں دے) وہ (قیامت کے دن) بہشت کے دروازوں سے یوں بلایا جائیگا (فرشتے کہینگے) اللہ کے بندے ادھر آ یہ دروازہ بہت اچھا ہے پھر جو کوئی

مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ

نمازی ہوگا (نفل بہت پڑھتا ہوگا) وہ نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے

الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہوگا وہ خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزہ دار ہوگا

الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ (و) بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِي يُدْعٰى

وہ روزے کے دروازے سے جس کا نام ریان ہے بلایا جائیگا یہ سنکر ابو بکر صدیق رضہ نے عرض کیا جو کوئی ایک ہی دروازے

مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

سے بلایا جائے اس کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن یا رسول اللہ ایسا بھی کوئی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا

نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو ایسے ہی لوگوں میں ہوگا ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن

ابْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضہ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انتقال فرمایا ابو بکر رضہ اس وقت سنح میں تھے (جو مسجد نبوی سے ایک میل پر ہے) اسمعیل راوی نے کہا یعنی عوالی میں

فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا

عمر رضا آپ کی خبر سنکر کھڑے ہوے کہنے لگے اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں عمر کہا کرتے تھے قسم خدا کی اس وقت میرے

كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ

دل میں یہی آتا تھا ف۱ اور میں کہتا تھا اللہ آپ کو ضرور اس بیماری سے اچھا کر کے اٹھائیگا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں قلم کرینگے ف۲ اتنے میں ابو بکر

أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ

صدیق رضا آئے اور انہوں نے (اندر جا کر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سے کپڑا اٹھایا آپ کو بوسہ دیا کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ

حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا

زندگی اور موت دونوں حال میں اچھے اور پاکیزہ ہیں قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالی آپ کو دو بار موت کا مزہ نہیں چکھانے کا ف۳

الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا

قسم کھانیوالے ذرا تامل کر جب ابو بکر رضا نے بات کرنا شروع کی تو عمر (خاموش ہو کر) بیٹھ رہے ابو بکر رضا نے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر کہا (لوگو دیکھو) اگر

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ

کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا (یہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی نہیں ہیں کبھی نہیں مرینگے) تو محمد صلعم تو مر چکے اور جو کوئی اللہ کو پوجتا تھا محمد صلعم کو اس کا بندہ اور رسول

اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ

سمجھتا تھا) تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں اور ابو بکر رضا نے (سورہ زمر کی) یہ آیت پڑھی اے پیغمبر تو بھی مرنے والا ہے وہ بھی مرینگے اور ف۴ محمد اور کچھ نہیں

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ

پیغمبر ہیں ان سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے ہیں کیا وہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے اور جو کوئی ایڑیوں کے بل پھر جائے

يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ

وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں کریگا (اپنا بگاڑ کریگا) اور اللہ شکر کرنے والوں کو شکر کا بدلہ قریب دیگا ف۵ لوگ چیخ مار کر رونے لگے ف۶ اور انصار سب سعد

الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ

ابن عبادہ کے گھر میں اکٹھا ہوئے بنی ساعدہ کے چھتے میں اور (مہاجرین سے) کہنے لگے اب ایسا کرو ایک امیر ہماری قوم کا رہے ایک امیر تمہاری قوم کا

إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ

(دونوں ملکر حکومت کریں) انصار کی خبر سنکر ابو بکر رضا اور عمر رضا اور ابو عبیدہ بن جراح رضا وہاں پہونچے حضرت عمر رضا نے بات کرنا چاہی لیکن ابو بکر رضا نے

أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ بِذٰلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي خَشِيتُ

فرمایا ذرا خاموش رہو عمر کہا کرتے تھے میں جو اس وقت (ابو بکر رضا سے پہلے) بات کرنا چاہی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک عمدہ تقریر سوچ رکھی تھی ف۷ میں ڈرتا

أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ

تھا کہیں ابو بکر رضا اس کو بیان نہ کر سکیں لیکن ابو بکر رضا نے باتیں شروع کیں تو نہایت ہی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ انہوں نے انصار سے یہ کہا امیر تو ہم ہی رہینگے

وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ

تم لوگ وزیر (اور مشیر) ہو سنتے ہو ف حباب بن منذر ف کہنے لگے ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا ایک امیر ہم میں کا رہیگا ایک امیر تم میں کا ابوبکر رضہ نے

أَبُو بَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا

کہا یہ نہیں ہو سکتا ہم امیر بنینگے تم وزیر رہو وجہ یہ ہے کہ قریش کے لوگ سارے عرب میں شریف خاندان اور انکا ملک (یعنی مکہ) عرب کے بیچوں بیچ میں ہے لہذا تم

عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلٰى رَسُولِ

یا ابو عبیدہ بن جراح سے بیعت کر لو عمر نے یہ سنکر کہا (واہ) نہیں ہم تو تمہی سے بیعت کرینگے تم ہمارے سردار ہو اور ہم سب میں افضل ہو اور آنحضرت صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ

اللہ علیہ وسلم کو تم سے ہم سب سے زیادہ محبت تھی غرض حضرت عمر نے ابوبکر رضہ کا ہاتھ تھاما اُن سے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کر لی اب ایک شخص کہنے لگا

بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا ف حضرت عمر رضہ نے کہا اللہ انکو تباہ کرے ف اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے نقل کیا ف اور عبدالرحمن بن قاسم نے

الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

کہا مجھ سے میرے والد قاسم بن محمد نے بیان کیا حضرت عائشہ رضہ نے کہا (وفات کے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ آسمان کی طرف لگ گئی آپ فرمانے

قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ

لگے (یا اللہ) بلند رفیقوں ف میں (مجھ کو رکھ) تین بار یہی فرمایا اور یہی حدیث بیان کی حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں ابوبکر رضہ اور عمر رضہ نے جو جو خطبے سنائے اُن میں

إِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ

ہر ایک سے اللہ نے فائدہ دیا عمر نے لوگوں کو ڈرایا اور یہ ظاہر کیا کہ اُن میں نفاق موجود ہے ف پھر اللہ نے انکا خیال حق کی طرف پھیر دیا اور ابوبکر رضہ نے جو

بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا

حق بات تھی ہدایت کی بات ف ان لوگوں کو سمجھا دی اور انکو بتلا دیا جو اُن پر لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور وہ یہی آیت کو وما محمد

مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ

الا رسول اخیر شاکرین تک پڑھتے نکلے ف ۱۳ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ

کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جامع بن ابی راشد نے کہا ہم سے ابو یعلی نے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے

قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ

انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی مرتضی رضہ) سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں بہتر (افضل) کون ہیں انہوں نے کہا ابوبکر رضہ

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ

میں نے پوچھا پھر کون انہوں نے کہا عمر رضہ اور مجھے ڈر ہوا کہیں پھر پوچھوں تو وہ کہہ دیں عثمان رضہ میں نے خود کہا پھر آپ انہوں نے کہا میں تو عام مسلمانوں میں سے ایک



المسلمین حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن عبد الرحمن بن القسم عن

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے

ابیہ عن عائشۃ رض انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض

اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے

اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ

جب بیداء یا ذات الجیش میں ہوئے (دونوں مقام ہیں مدینہ کے قریب) تو میرا ہار ٹوٹ (کر گر) گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فاتی

اس کو ڈھونڈھنے کے لیے ٹھیر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھیر گئے وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا یہ حال دیکھ کر

الناس ابا بکر فقالوا الا تری ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ

لوگ ابوبکر صدیق کے پاس گئے اُن سے کہا تم دیکھتے ہو عائشہ رض نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹھیرا دیا آپ کے

وسلم وبالناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فجاء ابو بکر ورسول اللہ صلی

ساتھ لوگوں کو بھی ٹھیرا دیا اس مقام میں جہاں پانی نصیب نہیں نہ اُن کے ساتھ پانی ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں ابوبکر یہ سنکر آئے اس وقت آنحضرت

اللہ علیہ وسلم واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبست رسول اللہ صلی

صلے اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہنے لگے تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسی

اللہ علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء قالت فعاتبنی وقال ما شاء

جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ملتا نہ اُن کے ساتھ پانی ہے غرض ابوبکر نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا برا بھلا

اللہ ان یقول وجعل یطعننی بیدہ فی خاصرتی فلا یمنعنی من التحرک الا مکان

وہ انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچا دینے لگے میں ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی

سر میرے ران پر تھا اس وجہ سے نہ ہل سکی آپ سویا کیے صبح ہوئی

اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ ایۃ التیمم فتیمموا فقال اسید بن حضیر ما ہی باول

تو پانی ندارد اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری فتیمموا اسید بن حضیر (صحابی انصاری) کہنے لگے ابوبکر رض کا خاندان

برکتکم یا ال ابی بکر فقالت عائشۃ فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا

پر کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے

العقد تحتہ حدثنا ادم بن ابی ایاس حدثنا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت

نیچے ملا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان

ذكوان يحدث عن ابي سعيد الخدري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا تسبوا اصحابي فلو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا
میرے اصحاب کو برا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں کوئی احد پہاڑ برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے مد یا آدھے مد (غلہ) کے برابر

نصيفه تابعه جرير وعبد الله بن داود وابو معاوية ومحاضر عن الاعمش حدثنا
نہیں ہو سکتا ف۲ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور عبداللہ بن داؤد اور ابو معاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ف۳ ہم سے

محمد بن مسكين ابو الحسن حدثنا يحيى بن حسان حدثنا سليمان عن شريك بن
ابو الحسن محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان نے کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے شریک بن ابی نمر

ابي نمر عن سعيد بن المسيب قال اخبرني ابو موسى الاشعري انه توضأ في بيته
سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھ کو ابو موسیٰ اشعری نے خبر دی انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا

ثم خرج فقلت لالزمن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاكونن معه يومي هذا
پھر باہر نکلے دل میں کہا میں آج دن بھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑونگا آپ کے پاس ہی رہونگا خیر

قال فجاء المسجد فسأل عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج ووجه ههنا فخرجت
وہ مسجد میں آئے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہیں باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں میں بھی آپ

على اثره اسأل عنه حتى دخل بئر اريس فجلست عند الباب وبابها من جريد
کے قدموں کے نشان پر چلا لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا ف۴ چلتے چلتے معلوم ہوا کہ آپ اریس کے باغ میں گئے ہیں ف۵ میں باغ کے دروازے

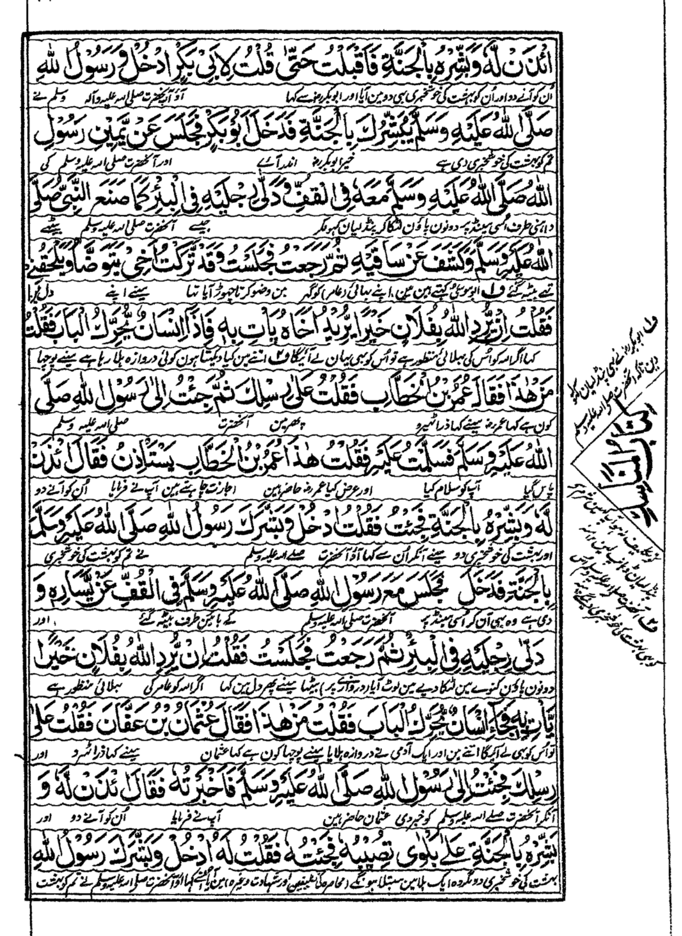
حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته فتوضأ فقمت اليه فاذا هو
جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کر چکے تو میں آپ کی طرف چلا دیکھا تو آپ اریس کنوئیں کی

جالس على بئر اريس وتوسط قفها وكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر فسلمت
منڈیر پر بیٹھے ہیں اس کے بیچا بیچ میں اور دونوں پنڈلیاں کھولکر کنوئیں میں لٹکا دی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا

عليه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاكونن بواب رسول الله
پھر میں لوٹ آیا اور باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (دل میں) کہا آج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء ابو بكر فدفع الباب فقلت من هذا فقال ابو
دربان رہونگا ف۶ اتنے میں ابو بکر رض آئے اور دروازے کو دھکیلا میں نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر رض

بكر فقلت على رسلك ثم ذهبت فقلت يا رسول الله هذا ابو بكر يستأذن فقال
میں نے کہا ذرا ٹھیرو اور میں گیا جاکر آنحضرت سے عرض کیا ابو بکر رض آئے ہیں (اندر آنیکی) اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا



ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ

اُن کو آنے دو اور اُن کو بہشت کی خوشخبری بھی دو میں آیا اور ابوبکرؓ سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ

تم کو بہشت کی خوشخبری دی ہے خیر ابوبکرؓ اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى

داہنی طرف اُسی مینڈ پر دونوں پاؤں لٹکا کر پنڈلیاں کھول کر جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي

تھے بیٹھ گئے ف۱ ابوموسیٰ کہتے ہیں میں اپنے بھائی (عامر) کو گھر میں وضو کرتا چھوڑ آیا تھا بیٹھتے اپنے دل میں

فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ

کہا اگر اللہ کو اُس کی بھلائی منظور ہے تو اُس کو بھی یہاں لے آئیگا ف۲ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کوئی دروازہ ہلا رہا ہے میں نے پوچھا

مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کون ہے کہا عمرؓ میں نے کہا ذرا ٹھیرو پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ

پاس گیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا عمرؓ حاضر ہیں اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا اُن کو آنے دو

لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بہشت کی خوشخبری دو میں نے آکر اُن سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی خوشخبری

بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَ

دی ہے وہ بھی آن کر اُسی مینڈ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور

دَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا

دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیے میں لوٹ آیا اور دروازے پر بیٹھا میں نے پھر دل میں کہا اگر اللہ کو عامر کی بھلائی منظور ہے

يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى

تو اُس کو بھی لے آئیگا اتنے میں اور ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے کہا عثمان میں نے کہا ذرا ٹھیرو اور

رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَ

آنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی عثمان حاضر ہیں آپ نے فرمایا اُن کو آنے دو اور

بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ

بہشت کی خوشخبری دو مگر وہ ایک بلا میں مبتلا ہونگے (محاصرہ کی تکلیفیں اور شہادت وغیرہ) میں نے آکے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت

ف۱ ابوبکرؓ نے بھی پنڈلیاں کھولکر ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ف۲ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

صلى الله عليه وسلم بالجنة على بلوى تصيبه فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس

کی بشارت دی ہے مگر ایک بلا کے بعد جو تم پر آئیگی وہ بھی آئے دیکھا تو سینڈ کا ایک کنارہ ف۱ بھر گیا ہے ف۲ آخر وہ

وجاهه من الشق الآخر قال شريك قال سعيد بن المسيب فأولتها قبورهم حدثني

دوسرے کنارے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے کہا سعید بن مسیب نے اس حدیث کی تاویل یوں کی کہ ان لوگوں کی قبریں اسی طرح ہونگی ف۳ ہم

محمد بن بشار حدثنا يحيى عن سعيد عن قتادة أن أنس بن مالك رض حدثهم أن النبي

سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحیےٰ بن سعید قطان نے انہوں نے قتادہ سے اُن سے انس بن مالک رضہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم صعد أحدا وأبو بكر وعمر وعثمن فرجف بهم فقال اثبت أحد

علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ بھی چڑھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا احد ٹھیرا رہ

فإنما عليك نبي وصديق وشهيدان حدثني أحمد بن سعيد أبو عبد الله حدثنا

تجھ پر اور کوئی نہیں ایک پیغمبر ہیں ایک صدیق دو شہید ف۴ ہم سے احمد بن سعید ابو عبداللہ رباطی نے بیان کیا کہا ہم سے

وهب بن جرير حدثنا صخر عن نافع أن عبد الله بن عمر رض قال قال رسول الله صلى

وہب بن جریر نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم بينما أنا على بئر أنزع منها جاءني أبو بكر وعمر فأخذ أبو بكر الدلو فنزع

فرمایا میں نے ایک بار (خواب میں) دیکھا میں ایک کنوے پر کھڑا پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابو بکر رضہ اور عمر رضہ آئے پہلے ابو بکر رضہ نے ڈول لیا اور

ذنوبا أو ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم أخذها ابن الخطاب من يد

ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ اُن کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے نے ابو بکر رضہ کے ہاتھ سے

أبي بكر فاستحالت في يده غربا فلم أر عبقريا من الناس يفري فريه فنزع حتى ضرب

لے لیا وہ ڈول ایک بڑا چرسہ ہوگیا (موٹھ کا ڈول) میں نے تو ایسا شہ زور سردار نہیں دیکھا جو اُن کی طرح کام کر سکے انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں

الناس بعطن قال وهب العطن مبرك الإبل يقول حتى رويت الإبل فأناخت

نے اپنے اونٹوں کو حوض سے پلا کر سیراب کر لیا ف۵ وہب نے کہا حدیث میں عطن کا لفظ ہے اُس کے معنے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے

حدثني الوليد بن صالح حدثنا عيسى بن يونس حدثنا عمر بن سعيد بن

ہم سے ولید بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عیسےٰ بن یونس نے کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین

أبي الحسين المكي عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس رض قال إني لواقف في قوم

مکی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے میں اُن لوگوں میں کھڑا تھا

فدعوا الله لعمر بن الخطاب وقد وضع على سريره إذا رجل من خلفي قد وضع مرفقه

جو حضرت عمر رضہ کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے اُنکا جنازہ رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے اپنی کہنی میرے



عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي
كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ
فَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ
مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي
فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ
أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ بَابُ
مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رض حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ
مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ
امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا

بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ

دیکھا اُس کی ایک طرف ایک لڑکی وضو کر رہی تھی میںنے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا میںنے چاہا اُس محل کو اندر سے جاکر دیکھوں مگر عمر

غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی ف۱ عمر رضی یہ سنکر رو دیے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر صدقے بھلا میں آپ پر غیرت کرونگا ف۲ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے اُنھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو سعید بن مسیب نے خبر دی ابو ہریرہ رض نے کہا

قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ

ایک بار ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میںنے خواب میں اپنے تئیں بہشت میں دیکھا

فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ

وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میںنے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر کا میںنے اُن کی غیرت یاد کی

فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ

اور وہاں سے پیٹھ موڑ کر چلا آیا ف۳ وہ رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کرونگا ہم سے محمد بن صلت ابو جعفر

أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ

کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے اُنھوں نے یونس سے اُنھوں نے زہری سے کہا مجھکو حمزہ نے خبر دی اُنھوں نے

أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتّٰى

اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رض) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا سوتے میں میںنے دودھ پیا اتنا کہ میں دودھ

أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ

کی تازگی دیکھنے لگا میرے ناخون یا ناخونوں پر بہ رہی ہے پھر میںنے (اپنا بچا ہوا دودھ) عمر کو دیدیا صحابہ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ

الْعِلْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ

علم ف۴ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے عبید اللہ نے کہا

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے ابو بکر بن سالم نے اُنھوں نے سالم سے اُنھوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ

میںنے خواب میں دیکھا میں ایک کنوے سے ڈول نکال رہا ہوں جس پر چرخ لکڑی کا لگا ہے ف۵ اتنے میں ابو بکر آئے اُنھوں نے کمزوری کے ساتھ

نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي

ایک یا دو ڈول نکالے اللہ اُن کو بخشے پھر عمر آن پہونچے تو وہ ڈول ایک بڑا چرسا ہو گیا میںنے تو عمر کی طرح کوئی شہ زور سردار نہیں دیکھا

فَرِيَّهُ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ

جو اُنکا سا کام کر سکے اتنا پانی نکالا کہ لوگ سب سیراب ہوگئے اور اپنے اونٹوں کو اُن کے ٹھکانے (بٹھا کر) لے گئے ف ابن جبیر نے کہا ف

يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ مَبْثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

یحیٰی بن زیاد فراء نے کہا ف زرابی کہتے ہیں بچھونوں کو جنکے حاشیے باریک بیل ہوں بہت کثرت سے ہوتے ہیں ف ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ

بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے اُنہوں نے صالح سے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد الحمید بن عبد الرحمٰن نے خبر دی

أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

اُن کو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے کہ اُن کے والد سعد بن ابی وقاص نے دوسری سند ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ

ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے صالح سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عبد الحمید بن عبد الرحمٰن بن زید سے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُولِ

اُنہوں نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اُنہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہا حضرت عمر رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ

سے اندر آنے کی اجازت مانگی اُس وقت قریش کی عورتیں (آپ کی بی بیاں) آپ سے باتیں کر رہی تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں

عَلٰى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ

اُن کی آواز آپ کی آواز پر غالب ہوگئی تھی جوں ہی حضرت عمر رضہ نے اندر آنیکی اجازت چاہی وہ لپک کر سب پردے میں چلدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ

وسلم نے اُنکو اجازت دی وہ اندر آئے اُس وقت آپ ہنس رہے تھے حضرت عمر رضہ نے کہا

أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ

اللہ آپکو ہنستا رکھے (معاملہ کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر جو ابھی میرے پاس بیٹھی

اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ

تھیں تعجب آیا جوں ہی اُنہوں نے تمہاری آواز سنی وہ لپک کر پردے میں چلدیں حضرت عمر رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ

يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

سے وہ زیادہ ڈرتیں پھر حضرت عمر رضہ نے اُن عورتوں سے کہا ارے اپنی جانوں کی دشمن (یہ کیا غضب ہے) مجھ سے تو ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

سے نہیں ڈرتیں اُنہوں نے (پردے ہی میں سے) جواب دیا ہاں بیشک تم سخت اکھل کھری ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہیں آنحضرت



رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس کرو خطاب کے بیٹے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو

الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

ایک رستے میں چلتا دیکھتا ہے تو وہ اُس رستے کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے (اتنا ڈرتا ہے) شیطان یہ ہے (ابلیس) ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا

يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ حَدَّثَنَا

کہا ہم سے یحیےٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہم برابر عزت

عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ

عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید نے اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے سنا

يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ

جب حضرت عمرؓ جنازے پر رکھے گئے تمام لوگ اُس کے گرد ہو گئے اُن کے لیے دعا کرتے تھے جنازے کی نماز پڑھتے تھے ابھی جنازہ اُٹھایا نہیں گیا تھا میں بھی

فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا

میں اُس وقت گھبرا گیا جب پیچھے سے ایک شخص نے میرا مونڈھا ہاتھ سے ملا کیا دیکھتا ہوں حضرت علیؓ ہیں کہنے لگے عمرؓ اللہ تم پر رحم کرے تم اپنے بعد کوئی ایسا شخص

أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ

نہیں چھوڑ گئے کہ میں اُس کے سے اعمال لے کر اللہ سے ملنے کی آرزو کروں قسم خدا کی مجھ کو تو یہی گمان غالب تھا اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (بہشت میں)

صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا

رکھے گا میں جانتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بار سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے میں گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں اندر آیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ

وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

میں باہر نکلا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے

سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

سعید بن ابی عروبہ نے امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے محمد بن سواء اور کہمس بن منہال نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ

اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس بن مالکؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ

ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے پہاڑ ہلنے لگا آپ نے لات ماری اور فرمایا احد ٹھہر جا تجھ پر ہے کون ایک پیغمبر ہیں

أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

ایک صدیق اور دو شہید ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے

عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَنِيْ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَاْنِهٖ يَعْنِيْ

عمر بن محمد نے ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضہ نے مجھ سے کچھ اپنے والد حضرت عمر رضہ کے حالات پوچھے

عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ

میں نے بتلائے پھر انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پھر دین میں اتنی کوشش کرنے والا

كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

اور ایسا سخی جیسے عمرؓ تھے کسی کو کبھی نہیں دیکھا ف۱ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ

حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضہ سے ایک شخص (ذوالخویصرہ یا ابو موسیٰؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئیگی

فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى

آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا طیاری کی ہے اس نے کہا کچھ نہیں اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ

رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو قیامت کے دن انہی کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے انسؓ نے کہا یہ حدیث سنکر ہم اتنا خوش ہوئے ویسا خوش کسی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بات سے ہم نہیں ہوئے انس رضہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ اِيَّاهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ اَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا

ابوبکر رضہ اور عمر رضہ سے محبت رکھتا ہوں مجھے امید ہے اس محبت کی وجہ سے میں انکے ساتھ ہونگا گو میں انکے سے عمل نہ کر سکا ف۲ ہم سے

يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کو کشف (الہام) ہوا کرتا تھا ف۳ میری

فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہو تو وہ عمر ہونگے ف۴ زکریا بن ابی زائدہ نے سعد سے انہوں نے ابو سلمہ سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں

مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ رِجَالٌ يُّكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْ اُمَّتِيْ

ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (انکو الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہو

مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ

تو وہ عمر ہونگے ابن عباس نے (سورہ حج میں) یوں پڑھا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے عقیل نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض

ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان دونوں نے کہا ہم نے ابوہریرہ رض سے سنا

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا حملہ کر کے ایک بکری لے بھاگا

مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ

چرواہے نے پیچھا کیا بکری چھڑا لی تب بھیڑیا کہنے لگا (آج تو نے چھڑا لی) درندے کے دن میرے سوا بکری

السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُوْمِنُ

کا کون چرواہا ہوگا لوگوں نے یہ دیکھکر کہا سبحان اللہ (عجیب قدرت ہے) بھیڑیا بات کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نے فرمایا میں تو اسپر ایمان لایا اور ابوبکر رض اور عمر بھی حالانکہ ابوبکر رض اور عمر رض وہاں موجود نہ تھے ہم سے یحیٰے بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی انہوں نے ابوسعید خدری رض سے

الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا لوگ

عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ

میرے سامنے لائے جاتے ہیں بعضوں کی قمیص تو ایسے اونچے ہیں کہ چھاتی تک ہو پہنچتے ہیں بعضوں کے یہاں تک بھی نہیں ہو پہنچتے اور عمر رض

عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الدِّينَ حَدَّثَنَا

جو سامنے لائے گئے انکا قمیص اتنا لنبا تھا جس کو وہ کھینچ رہے تھے (اتنا لنبا تھا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین

الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ

صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا ہمکو ایوب نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے

الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا

مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا جب حضرت عمر خنجر سے زخمی کیے گئے (عین نماز میں) تو بیقراری کرنے لگے ابن عباس رض انکو تسلی دینے لگے کہنے لگے امیر

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ

المومنین کچھ اندیشہ نہیں بھلا تم نہیں مرو گے یا اگر مرو تو بھی تمکو فکر نہ کرنا چاہیے) تمنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور اچھی طرح آپ کو ساتھ



صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ

گذاری جب آپ کی وفات ہوئی تو تم سے راضی مرے پھر تم نے ابوبکر رض سے صحبت کی اُن سے بھی اچھی طرح گذاری وہ بھی تم سے راضی

وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ

مرے پھر لوگوں سے تمہاری صحبت رہی (یعنی رعایا سے) اگر تم (خدانخواستہ) مر بھی جاؤ گے تو سب کو راضی

وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ

چھوڑ کر مرو گے حضرت عمر رض نے یہ جواب دیا (ابن عباس) تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ذکر کرتے ہو اور آپ کی مرتے دم تک رضامندی

فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا

رضامندی یہ تو اللہ کا ایک بڑا احسان تھا جو اُس نے مجھ پر کیا اسی طرح ابوبکر رض کی صحبت کا جو تم نے ذکر کیا اور مجھ سے راضی رہ کر اُن کا مرنا

ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ

یہ بھی اللہ کا احسان تھا۔ تم جو میری بے قراری دیکھتے ہو (وہ کچھ زخم یا تکلیف کے ڈر سے نہیں) بلکہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی

أَصْحَابِكَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فکر سے ف قسم خدا کی اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اُس کو دیکر اپنے تئیں چھڑا لوں

قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ف ۲ حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے ابن عباس رض سے

دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

کہ میں حضرت عمر رض پاس گیا پھر یہی حدیث بیان کی ف ۳ ہم سے یوسف بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا مجھ سے

عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

عثمان بن غیاث نے کہا مجھ سے ابوعثمان نہدی نے ابوموسی سے اُنہوں نے کہا میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ (بیر اریس)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ف ۴ اتنے میں ایک شخص آیا اُس نے کہا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ

کھول دے اور اُس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو ابوبکر رض ہیں میں نے اُنکو بہشت کی خوشخبری دی جو آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ وسلم نے فرمائی تھی اُنہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور دوسرا شخص آیا دروازہ کھلوانے لگا آپ نے فرمایا

سَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

کھول دے اور اُس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو عمر رض ہیں میں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی وہ اُنکو سنادی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى

انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور شخص آیا کھولنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھولدے اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے مگر ذرا (دنیا میں) اُس کو

تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ

مصیبت ہوگی میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمان ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا میں نے اُن سے کہہ دیا انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور

اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ

کہا اللہ مددگار ہے (مصیبت پر وہی صبر دیگا) ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو حیوہ بن شریح نے خبر دی

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے (جو طلحہ بن عبیداللہ کے چچازاد بھائی تھے) انہوں نے کہا ہم آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حضرت عمر رض کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے **باب** حضرت عثمان بن عفان کی فضیلت جن

عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رض وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ

کی کنیت ابو عمرو تھی وہ قریشی اموی تھے ف۲ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا ف۳ کنواں کھودے اُس کے لیے

الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

بہشت ہے حضرت عثمان رض نے اسکو کھدوا دیا ف۴ آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کر دے یعنی غزوہ تبوک کا اسکے لیے بہشت ہے حضرت عثمان نے اسکا سامان

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رض

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابو موسے رض سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیر اریس) میں داخل ہوئے مجھکو یہ حکم دیا باغ کے دروازے پر پہرہ دوں ف۵ اتنے میں ایک شخص آیا

يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ

اُس نے اجازت مانگی آپ نے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا تو ابو بکر رض ہیں پھر دوسرا شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ نے

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ

فرمایا اجازت دے اور اُس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو عمر رض ہیں پھر ایک اور شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ تھوڑی دیر خاموش ہو رہے بعد

قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ حَمَّادٌ

اُس کے فرمایا اجازت دے اور اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے مگر ایک مصیبت کے بعد میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمان رض ہیں حماد بن سلمہ نے کہا

وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ

ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم دونوں نے ابو عثمان سے سنکر یہ حدیث نقل کی وہ ابو موسی سے ایسی ہی روایت کرتے تھے



وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدِ انْكَشَفَ عَنْ

عاصم نے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی جگہ اپنے گھٹنے یا گھٹنا کھولے بیٹھے تھے (ابوبکر رضہ اور عمر رضہ کے آنے پر بھی

رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي

کھولے رہے) جب حضرت عثمان رضہ آئے تو آپ نے اپنا گھٹنا ڈھانک لیا ف ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے والد

أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ

نے اُنہوں نے یونس سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی اُن کو عبید اللہ بن عدی بن خیار نے

أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ

مجھ سے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا تم (اپنے ماموں) عثمان رضہ سے اُن

تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے مقدمہ میں کیوں گفتگو نہیں کرتے ف۲ لوگ اُس پر بہت ناراض ہیں ف۳ خیر جب حضرت عثمان رضہ نماز کے لیے برآمد

قُلْتُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ

ہوئے میں نے اُن سے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اُس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے اُنہوں نے کہا بھلے آدمی تجھ سے پناہ امام بخاری نے

مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ

مانگتا ہوں ف یہ سنکر میں لوگوں پاس لوٹ آیا اتنے میں حضرت عثمان رضہ کی طرف سے ایک بلانیوالا آیا میں گیا تو اُنہوں نے پوچھا وہ خیر خواہی کی

إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنْ

اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اُن پر قرآن اُتارا اور تم اُن لوگوں میں سے ہو

اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ

جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانا اور تم نے تو دو ہجرتیں بھی کیں (ایک حبش ایک مدینہ کی طرف) اور آنحضرت صلی اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ قَالَ

علیہ وسلم کی صحبت میں رہے آپ کی روش کو خود دیکھا بات یہ ہے کہ لوگ ولید کی بہت شکایتیں کرتے ہیں اُنہوں نے پوچھا

أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا

عبید اللہ تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (آپ کی صحبت اٹھائی ہے) میں نے کہا نہیں ف۵ مگر آپ کی شریعت کی باتیں جو ایک

يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کنواری عورت کو بھی پردے میں پہونچتی ہیں مجھ کو بھی پہونچیں ف۶ حضرت عثمان رضہ نے یہ سنکر خطبہ پڑھا کہنے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد

وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ

کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا کہنا مانا اور جو حکم آنحضرت صلعم اللہ کے پاس سے لائے تھے آپ پر میں ایمان لایا

الهجرتين كما قلت وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعته فوالله ما عصيته

اور میں نے دو ہجرتیں کیں جیسے تو کہتا ہے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا آپ سے بیعت کی پھر قسم خدا کی نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی

ولا غششته حتى توفاه الله ثم ابو بكر مثله ثم عمر مثله ثم استخلفت افليس

نہ آپ سے دغابازی کی یہاں تک کہ اللہ نے (آپ کو دنیا سے) اُٹھا لیا پھر ابوبکر رض سے بھی میری ایسی ہی صحبت رہی عمر رض سے بھی ایسی ہی پھر میں خلیفہ ہوا کیا اُنکا

لي من الحق مثل الذي لهم قلت بلى قال فما هذه الاحاديث التي تبلغني عنكم

جو حق مسلمانوں پر تھا ف میرا بھی حق وہی نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق وہی ہے انہوں نے کہا تو پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تمہاری طرف سے

اما ما ذكرت من شان الوليد فسناخذ فيه بالحق ان شاء الله ثم دعا عليا

البتہ ولید کی (نالائق) حرکتوں کی جو تو نے شکایت کی ہے اُس کی سزا جو واجبی ہے وہ ہم اُس کو دینگے پھر حضرت عثمان رض نے حضرت علی رض کو بلایا اور ان کو حکم دیا

فامره ان يجلده فجلده ثمانين حدثني محمد بن حاتم بن بزيع حدثنا

کہا ولید کو حد لگاؤ اُنہوں نے اسی کوڑے حد کے لگائے ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے

شاذان حدثنا عبد العزيز بن ابي سلمة الماجشون عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر

کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے اُنہوں نے عبیداللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے

قال كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان

اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکر رض کے برابر کسی (صحابی) کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمر رض کے برابر پھر عثمان رض کے

ثم نترك اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم تابعه عبد الله عن

برابر پھر آپ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں (سب برابر) ف۳ شاذان کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن صالح نے بھی عبدالعزیز

عبد العزيز حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابو عوانة حدثنا عثمن هو

سے روایت کیا ف۴ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے اُنہوں

ابن موهب قال جاء رجل من اهل مصر حج البيت فرى قوما جلوسا فقال من هؤلاء

نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) مصر کا رہنے والا (مکہ میں) آیا اُس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں کو بیٹھا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ

القوم قال هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن

ہیں اُنہوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں اُس نے پوچھا یہ بوڑھا شخص اُن میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر رض ہیں تب اُس نے کہا اے ابن عمر

عمر اني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم فقال

میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھکو بتلاؤ کیا تم جانتے ہو کہ عثمان رض احد کے دن بھاگ نکلے تھے اُنہوں نے ہاں بیشک ف۵ پھر اُس نے

تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهد قال نعم قال تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان

کہا تم جانتے ہو کہ عثمان رض بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے اُنہوں نے کہا ہاں بیشک پھر اُس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان بیعت رضوان

باقی صفحہ ۹۴

فلم یشهدها قال نعم قال الله اکبر قال ابن عمر تعال ابین لک اما فراره یوم احد

انہوں نے کہا ہاں بیشک تب تو وہ شخص کہنے لگا اللہ اکبر ف۵ ابن عمرؓ نے کہا ادھر آ میں تجھ سے ان باتوں کی حقیقت بیان کرتا ہوں احد کی لڑائی

فاشهد ان الله عفا عنه وغفر له واما تغیبه عن بدر فانه کانت تحته بنت رسول

میں بھاگنا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے انکا یہ قصور بخش دیا اور معاف کر دیا ف۱ اور بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا تو اسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آنحضرت صلے

الله صلی الله علیه وسلم وکانت مریضة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی (رقیہؓ) تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مدینہ میں رہ کر ان کی دوا دارو کرو تم کو

لک اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احد

ایک شہید کا ثواب ملیگا اور (لوٹ کے مال میں) حصہ بھی ملے گا ف۲ لیکن بیعت الرضوان میں غائب ہونا (وہ تو فضیلت ہی ہے) اگر مکہ والوں میں آنحضرت صلعم

اعز ببطن مکة من عثمان لبعثه مکانه فبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم عثمان

کے نزدیک حضرت عثمانؓ سے زیادہ کوئی عزت والا ہوتا تو اسی کو اپنی طرف سے بھیجتے آپ نے حضرت عثمانؓ کو (مکہ کے کافروں پاس) بھیجا تھا حضرت عثمانؓ

وکانت بیعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الی مکة فقال رسول الله صلی الله علیه

وہیں گئے ہوئے تھے کہ بیعۃ الرضوان ہوئی اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیدھے

وسلم بیده الیمنی هذه ید عثمان فضرب بها علی یده فقال هذه لعثمان فقال

ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر مارا فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے ف۳ عبداللہ بن عمرؓ

له ابن عمر اذهب بها الآن معک حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن سعید عن

نے اُس شخص سے کہا یہ تینوں جواب اپنے ساتھ لیکر جا ف۴ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیےٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سعید ابن ابی عروبہ سے

قتادة ان انسا رض حدثهم قال صعد النبی صلی الله علیه وسلم احدا ومعه

قتادہ سے اُن سے انسؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ

ابو بکر وعمر وعثمان فرجف وقال اسکن احد اظنه ضربه برجله فلیس علیک

ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھیر جا انسؓ کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں آپ نے اپنا پاؤں اُس پر مارا اور فرمایا تجھ پر

الا نبی وصدیق وشهیدان

ہے کون پیغمبر (ہیں) اور صدیق اور دو شہید

باب قصة البیعة والاتفاق علی عثمان بن عفان وفیه مقتل عمر بن الخطاب

باب بیعت کا قصہ اور حضرت عثمانؓ پر صحابہ کا اتفاق کرنا اور اس باب میں حضرت امیر المومنین عمرؓ کی شہادت کا بیان ہے

حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا ابو عوانة عن حصین عن عمرو بن میمون

ہم سے موسےٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے

قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَبْلَ اَنْ يُّصَابَ بِاَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ

اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رض کو اُن کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا وہ حذیفہ بن یمان اور

ابْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمٰنَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا اَتَخَافَانِ اَنْ تَكُوْنَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ

عثمان بن حنیف پاس ٹھیرے کہنے لگے تم نے (عراق کے ملک میں) کیا کیا یہ اندیشہ تو نہیں کہ تم نے زمین پر ایسی جمع نہ لگائی ہو جس کی گنجایش نہ

مَا لَا تُطِيْقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا اَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيْقَةٌ مَا فِيْهَا كَبِيْرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا اَنْ تَكُوْنَا

ہو ف انہوں نے کہا نہیں ہم نے اتنی ہی جمع مقرر کی ہے جتنی زمین میں طاقت تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے ف۲ حضرت عمر رض نے کہا دیکھو پھر سمجھ لو

حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِيَ اللّٰهُ لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ

تم نے ایسی جمع تو نہیں لگائی ہے جس کی زمین میں گنجایش نہ ہو انہوں نے کہا نہیں حضرت عمر رض نے کہا خیر اگر اللہ نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق والوں

لَا يَحْتَجْنَ اِلٰى رَجُلٍ بَعْدِيْ اَبَدًا قَالَ فَمَا اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا رَابِعَةٌ حَتّٰى اُصِيْبَ قَالَ اِنِّيْ

کی بیوہ عورتوں کو ایسا بے ڈر کر دونگا کہ میرے بعد اُن کو کبھی کسی مرد کی احتیاج نہ رہے ف۳ عمرو بن میمون نے کہا اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ وہ زخمی

لَقَائِمٌ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ اُصِيْبَ وَكَانَ اِذَا مَرَّ بَيْنَ

کئے گئے میں کھڑا تھا کہ میرے اور اُن کے بیچ میں عبداللہ بن عباس رض کے سوا اور کوئی نہ تھا اُن کی عادت تھی جب نماز یوں کی دو صفوں میں سے گذرتے

الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوْا حَتّٰى اِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَاَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ

تو فرماتے سیدھے ہو جاؤ صف برابر کرو جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا اُس وقت آگے بڑھ کر تکبیر کہتے (یعنے تکبیر تحریمہ) ف۵ اور اکثر ایسا ہوتا

اَوِ النَّحْلَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهٗ

یا سورہ نحل یا ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تا کہ لوگ جمع ہو جائیں (اُنکو جماعت ملجائے) خیر انہوں نے تکبیر کہی تھی اتنے میں میں نے سنا

يَقُوْلُ قَتَلَنِيْ اَوْ اَكَلَنِي الْكَلْبُ حِيْنَ طَعَنَهٗ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا

وہ کہہ رہے ہیں (کمبخت) کتے نے مجھ کو مار ڈالا یا کھا لیا پھر یہ مردود پارسی ف دو دھاری چھری لیے ہوئے بھاگا ف اور

يَمُرُّ عَلٰى اَحَدٍ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا اِلَّا طَعَنَهٗ حَتّٰى طَعَنَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ

داہنے بائیں جو مسلمان ملا اُس کو ایک ضرب لگا دی یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا اُن میں سات شخص مر گئے

فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ اَنَّهٗ مَاْخُوْذٌ

یہ حال دیکھ کر ایک مسلمان (حطان) نے اُس پر چادر پھینکی جب اُس نے سمجھا کہ اب میں پکڑا گیا تو اپنا

نَحَرَ نَفْسَهٗ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهٗ فَمَنْ يَّلِيْ عُمَرَ فَقَدْ رَاَى

گلا آپ کاٹ لیا ف اور حضرت عمر رض نے کیا کیا عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کے اُن کو امام کر دیا (کہ نماز پوری کریں) جو لوگ حضرت عمر رض کے قریب تھے

الَّذِيْ اَرٰى وَاَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ غَيْرَ اَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ

انہوں نے تو یہ سب حال دیکھا اور دور والے مقتدیوں کو خبر ہی نہیں ہوئی مگر قراءت میں انہوں نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی

عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَلَاةً خَفِيفَةً

تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے عبد الرحمٰن بن عوف نے جلدی سے ہلکی پھلکی نماز پوری کی

فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ

جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر رض نے عبد اللہ بن عباس سے کہا دیکھو تو میرا قاتل کون ہے ف ایک گھڑی تک وہ گھومے (خبر لیتے رہے) پھر آئے اور

الْمُغِيرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

مغیرہ کا غلام ہے حضرت عمر رض نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے کہا ہاں حضرت عمر رض نے کہا اللہ اسکو تباہ کرے میں نے تو اسکے لیے انصاف کا حکم دیا تھا ف۲ پھر

لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ

مجھکو ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں قتل کرایا جو اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو ابن عباس رض تم اور تمہارے والد تو یہ چاہتے تھے کہ یہ پارسی علجے مدینہ میں

الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا

خوب آباد ہوں ابن عباس رض نے کہا اگر تم چاہو تو میں ان سب علجوں کو قتل کرا دوں حضرت

قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ

عمر رض نے کہا یہ کیا لغو بات ہے جب انہوں نے تمہاری زبان (عربی) بولی اور تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا ف۳ خیر حضرت عمر

فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَأْسَ وَ

ہم بھی اُن کے ساتھ ہی گئے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں گذری ف۴ کوئی کہتا تھا کچھ ڈر کا مقام نہیں ہے ف۵

قَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ

کوئی کہتا تھا مجھکو تو ڈر ہے (وہ جانبر نہ ہونگے) آخر شربت انکے پلانے کو لائے انہوں نے پیا تو وہ پیٹ سے باہر نکل گیا پھر دودھ لائے وہ

فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ

بھی زخم سے باہر نکل پڑا جب سب نے جان لیا وہ بچنے والے نہیں عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم اُن کے پاس گئے لوگ آئے اُن کی تعریف کر رہے تھے اتنے

وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللّٰهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ

میں ایک جوان (انصاری) آیا کہنے لگا امیر المومنین تم خوش ہو جاؤ اللہ نے جو نعمت تمکو عنایت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ

صحبت سے مشرف ہوئے اور بہت لوگوں سے پہلے اسلام لائے تم خود جانتے ہو پھر حاکم بنے تو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کی ان سب کے بعد شہادت

قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ

حضرت عمر رض نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزو یہ ہے کاش برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ وبال پڑے ف۶ جب وہ جوان جانے لگا اُسکا تہ بند

رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا

اُس کپڑے کو پھر بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے میرے بھتیجے ذرا اپنی ازار اونچی رکھ تیرا کپڑا بھی صاف رہیگا ف۷ اور تیرے پروردگار کا حکم بھی ادا ہوگا ف۹

عبد الله بن عمر انظر ما علي من الدين فحسبوه فوجدوه ستة وثمانين الفا او نحوه قال

پھر عبداللہ (اپنے صاحبزادے) سے کہنے لگے دیکھو تو میرے اوپر قرضہ کتنا ہے لوگوں نے حساب کیا تو چھیاسی ہزار درم یا کچھ ایسا ہی قرضہ نکلا حضرت عمرؓ نے

ان وفى له مال آل عمر فاده من اموالهم والا فسل في بني عدي بن كعب فان لم تف

کہا اگر میری اولاد کا مال اس قرضہ کو کافی ہو تو اُن کے مالوں میں سے یہ قرض ادا کر دینا ورنہ (میری قوم) بنی عدی بن کعب سے سوال کرنا اگر اُن کے بھی (قرض ادا نہ)

اموالهم فسل في قريش ولا تعدهم الى غيرهم فاد عني هذا المال انطلق الى عائشة ام

ہو سکے تو قریش کے لوگوں سے مانگنا بس قریش کے سوا اوروں سے نہ مانگنا دیکھو اس طرح میرا قرض ادا کر دیجیو اور تو حضرت عائشہؓ کے پاس جا اُن

المؤمنين فقل يقرأ عليك عمر السلام ولا تقل امير المؤمنين فاني لست اليوم

سے یوں کہہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں (کیونکہ جانکنی میں داخل ہوں دوسرے

للمؤمنين اميرا وقل يستأذن عمر بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه فسلم واستأذن

ایسی تکلیف میں ہوں کہ امارت کا کام نہیں کر سکتا) خیر سلام کے بعد اُن سے یوں کہہ عمر آپ کی اجازت مانگتا ہے اگر اجازت دیجیے تو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس

ثم دخل عليها فوجدها قاعدة تبكي فقال يقرأ عليك عمر بن الخطاب السلام و

اندر گئے تو دیکھا وہ خود (حضرت عمرؓ کے غم میں) بیٹھی رو رہی ہیں خیر عبداللہ نے کہا عمر بن خطاب رضہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور

يستأذن ان يدفن مع صاحبيه فقالت كنت اريده لنفسي ولأوثرنه به اليوم

آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس گڑنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا وہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر آج میں انکو اپنی ذات پر مقدم

على نفسي فلما اقبل قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء قال ارفعوني فاسنده رجل

رکھوں گی جب عبداللہ لوٹ کر آئے تو لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا یہ عبداللہ آ گئے حضرت عمرؓ نے کہا مجھکو ذرا اٹھاؤ ایک شخص نے اُن کو

اليه فقال ما لديك قال الذي تحب يا امير المؤمنين اذنت قال الحمد لله ما

اٹھا کر اپنے اوپر ٹیکا دیا ف۱ انہوں نے عبداللہ سے پوچھا کہو کیا خبر لایا عبداللہؓ نے کہا وہی جو آپ کی آرزو تھی حضرت عائشہؓ نے اجازت دیدی کہنے لگے الحمدللہ

كان من شيء اهم الي من ذلك فاذا انا قضيت فاحملوني ثم سلم فقل يستأذن عمر بن

اس سے بڑھ کر میرا اور کوئی مطلب نہ تھا اب جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر ف۲ لیجانا اور راہ ہی سے انکو سلام کہنا اور کہنا عمر خطاب کا بیٹا آپ

الخطاب فان اذنت لي فادخلوني وان ردتني ردوني الى مقابر المسلمين و

کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ (اس وقت بھی) اجازت دیں تو میری لاش حجرے میں لیجانا وہاں گاڑ دینا ورنہ مسلمانوں کے مقبرے (بقیع) میں دفن کر دینا

جاءت ام المؤمنين حفصة والنساء تسير معها فلما رأيناها قمنا فولجت عليه

ف۳ ام المومنین حفصہ (اپنے والد کی خبر سنکر) آئیں عورتیں ساتھ لیے آئیں جب ہم نے اُن کو دیکھا تو ہم سب کھڑے ہو گئے ف۴ وہ باپ کے پاس گئیں

فبكت عنده ساعة واستأذن الرجال فولجت داخلا لهم فسمعنا بكاءها من الداخل

اور ایک گھڑی روتی رہیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی مردوں کے گھستے ہی وہ اندر ف۵ چلی گئیں ہم باہر سے اُن کے رونے کی آواز سنتے رہے

ڈر یہ تھی کہ اس بیٹے اگر اُس وقت بھی اجازت دیں تو معلوم ہوگا کہ خوشی سے انہوں نے اجازت دی تھی

ف۵ رضی اللہ عنہ وارضاہ ... وہاں سے سرک گئے ... مکان میں

فقالوا أوص يا أمير المؤمنين استخلف قال ما أجد أحق بهذا الأمر من هؤلاء النفر أو

لوگوں نے کہا اے امیر المومنین کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا خلافت کا حق دار ان چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں ہے جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ

الرهط الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان و

وسلم مرتے دم تک راضی رہے انہوں نے علی رض اور عثمان رض اور زبیر رض اور

الزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن وقال يشهدكم عبد الله بن عمر وليس له من الأمر

طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف کا نام لیا ف اور کہا کہ عبداللہ بن عمر رض (مشورے میں) تمہارے ساتھ شریک رہیگا مگر خلافت میں اسکا کوئی حق

شيء كهيئة التعزية له فإن أصابت الإمرة سعدا فهو ذاك وإلا فليستعن به أيكم

نہیں یہ عبداللہ کو تسلی دینے کے لیے کہا ف پھر اگر خلافت سعد کو مل گئی تو بہتر ہے ورنہ جو کوئی خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے ف اور میں نے جو انکو کوفہ

أمر فإني لم أعزله عن عجز ولا خيانة وقال أوصي الخليفة من بعدي بالمهاجرين

کی حکومت سے انکو موقوف کر دیا تھا تو اس وجہ سے نہیں کہ وہ لیاقت نہ رکھتے تھے یا انہوں نے کچھ خیانت کی تھی یہ بھی کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اُس کو یہ وصیت

الأولين أن يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم حرمتهم وأوصيه بالأنصار خيرا الذين

کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے حقوق کو پہچانے اور انکی عزت اور حرمت کا خیال رکھے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار سے عمدہ سلوک کرے جنہوں نے

تبوؤا الدار والإيمان من قبلهم أن يقبل من محسنهم وأن يعفى عن مسيئهم وأوصيه

اور ان سے پہلے ایمان کو جگہ دی اور دار الایمان (یعنے مدینہ) میں گھر کا ٹھکانا بنایا جو اُن میں نیک لوگ ہیں انکی قدر کرے اور جو قصوروار ہوں اُن سے درگذر

بأهل الأمصار خيرا فإنهم ردء الإسلام وجباة المال وغيظ العدو وأن لا يؤخذ

کرے اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے قوت بازو ہیں اور انہی کی وجہ سے آمدنی ہوتی ہے وہ کافر انکو دیکھکر غصہ

منهم إلا فضلهم عن رضاهم وأوصيه بالأعراب خيرا فإنهم أصل العرب ومادة

رضامندی کے ساتھ اتنا ہی روپیہ لیا جائے جو اُن کے پاس انکی ضرورتوں سے بچ رہتا ہو میں یہ بھی اُس کو وصیت کرتا ہوں کہ عرب لوگوں سے عمدہ سلوک کرے

الإسلام أن يؤخذ من حواشي أموالهم وترد على فقرائهم وأوصيه بذمة الله و

سے بنا ہے ف اور زکوٰۃ میں اُن کے وہی مال لیے جائیں جو عمدہ اور اعلیٰ نہوں ف پھر انہی کے محتاجوں کو دیدیے جائیں میں یہ بھی اُس کو وصیت کرتا ہوں کہ

ذمة رسوله صلى الله عليه وسلم أن يوفى لهم بعهدهم وأن يقاتل من ورائهم

ذمی کافروں کی بھی جو اللہ اور رسول کے ذمہ میں آئے ہیں خبر رکھے اپنا عہد جو اُن سے کیا ہے پورا کرے انکو اُن کے دشمنوں سے بچائے اُن سے اتنا ہی

ولا يكلفوا إلا طاقتهم فلما قبض خرجنا به فانطلقنا نمشي فسلم عبد الله بن عمر

کام لے جتنا وہ کرسکتے ہیں خیر جب (تیسرے روز) انکا انتقال ہو گیا اور ہم انکا جنازہ لیکر پیدل نکلے تو عبداللہ بن عمر رض نے حضرت عائشہ رض کو سلام کیا

قال يستأذن عمر بن الخطاب قالت أدخلوه فأدخل فوضع هنالك مع صاحبيه

اور کہا عمر بن خطاب رض آپ سے اجازت مانگتے ہیں انہوں نے کہا لاؤ انکو اندر لاؤ وہ اسی حجرے میں اپنے دونوں ساتھیوں ف کے ساتھ دفن کیے گئے ف

فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلٰثَةٍ

جب اُن کے دفن سے فراغت ہوئی تو یہ چھیوں آدمی جنکے حضرت عمر رضہ نے نام لیے تھے ایک جگہ اکٹھا ہوئے عبدالرحمن بن عوف نے کہا ایسا کرو تم چھیوں آدمی تین آدمیوں

مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ

کو اپنے میں سے مختار کردو زبیر نے کہا میں نے تو علی رضہ کو اختیار دیا طلحہ رضہ نے کہا میں نے عثمان رضہ کو اختیار دیا　سعد رضہ نے کہا

سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ

میں نے عبدالرحمن بن عوف رضہ کو اختیار دیا (یہ تینوں اپنے اپنے اختیار دے کر بیچ میں سے نکل گئے اب تین رہ گئے) عبدالرحمن بن عوف رضہ نے کہا علی اور عثمان رضہ تم دونوں میں کوئی خلافت کا طلب

فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ

نہ ہو ہم اُسی کو خلیفہ بنا لینگے اللہ اور اسلام گواہ ہے میں اُسی کو تجویز کرونگا جو میرے نزدیک افضل ہے یہ سنتے ہی عثمان رضہ اور علی رضہ خاموش ہو گئے

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ

عبدالرحمن نے کہا تم دونوں مجھکو مختار کرتے ہو قسم خدا کی میں اُس کے خلیفہ بنانے میں کوتاہی نکرونگا جو افضل ہے دونوں نے کہا اچھا ہم نے تمکو مختار کیا پہلے انہوں نے

أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ

ایک کا (حضرت علی رضہ کا) ہاتھ تھاما اور کہنے لگے تم کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے　اور تمہارا اسلام بھی　پرانا ہے

مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمٰنَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ

تم خود جانتے ہو اللہ تمہارا نگہبان اگر میں تمکو خلیفہ بناؤنگا تو تم عدل اور انصاف کرو گے اور اگر میں عثمان رضہ کو خلیفہ بناؤنگا تو تم انکا حکم سنو گے انکی بات

ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ

پھر حضرت عثمان رضہ سے تنہائی کی اُن سے بھی یہی گفتگو کی جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے عثمان رضہ اپنا ہاتھ اُٹھاؤ عبدالرحمن نے اُن سے بیعت کی

فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ

حضرت علی رضہ نے بھی اُن سے بیعت کی اور سارے مدینہ والے گھس پڑے سب نے حضرت عثمان رضہ سے بیعت کر لی ف۲ باب جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب

الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رض وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ

کی فضیلت جنکی کنیت ابوالحسن تھی اور وہ قرشی ہاشمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں فرمایا علی میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے ف　اور

وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

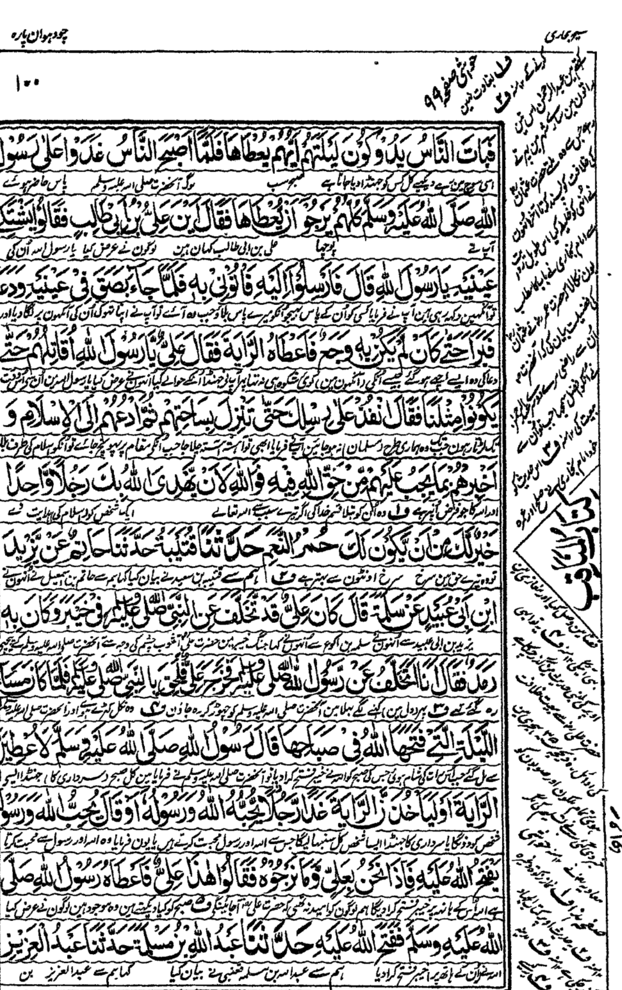
حضرت عمر رضہ نے اُن کی نسبت یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے راضی رہے ف　ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابو حازم سے　انہوں نے　سہل بن سعد سے　کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ

فرمایا کل میں ایسے شخص کو (سرداری کا) جھنڈا دونگا　جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا　سہل رضہ نے کہا لوگ　رات بھر



فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ

اسی سوچ میں رہے دیکھیے کل کس کو جھنڈا دیا جاتا ہے صبح سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي

آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن کی

عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ

تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا کسی کو اُن کے پاس بھیجو اُنکو میرے پاس بلاؤ جب وہ آئے تو آپ نے اپنا تھوک اُن کی آنکھوں پر لگا دیا اور

فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى

دعا کی وہ ایسے اچھے ہو گئے جیسے اُنکی (آنکھوں میں) کوئی شکوہ ہی نہ تھا پھر آپ نے جھنڈا اُنکے حوالے کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اُن سے اس وقت

يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ

تک لڑتا رہوں جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا ابھی تو آہستہ آہستہ چلا جا جب اُنکے مقام پر پہونچ جائے تو اُنکو اسلام کی طرف بلا

أَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا

اور اسکا جو فرض اُن پر ہے ف۱ وہ اُن کو بتلا قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے اللہ تعالے ایک شخص کو (اسلام کی) ہدایت دے

خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ

تو وہ تیرے حق میں سرخ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ف۲ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے انہوں نے

ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ

یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جنگ خیبر میں حضرت علیؓ آشوب چشم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ

رہ گئے تھے ف۳ پھر (دل میں) کہنے لگے بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہ جاؤں ف۴ وہ نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ

سے مل گئے جب اُس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے خیبر فتح کرا دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل صبح (سرداری کا) جھنڈا ایسے

الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

شخص کو دونگا یا سرداری کا جھنڈا ایسا شخص کل سنبھالیگا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا

يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ہے اللہ اُس کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیگا ہم لوگوں کو امید نہ تھی کہ حضرت علیؓ آجائینگے ف۵ صبح کو کیا دیکھتے ہیں وہ موجود ہیں لوگوں نے عرض کیا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

اللہ نے اُن کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ

ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے ایک شخص (نام نامعلوم) سہل بن سعد پاس آیا اور کہنے لگا فلاں شخص (یعنے مروان) مدینہ کا حاکم منبر کے

يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ

پاس بیٹھکر حضرت علی رضہ کو برا کہتا ہے سہل نے پوچھا کیا کہتا ہے اُس نے کہا اُنکو ابو تراب کہتا ہے ف۱ سہل یہ سنکر ہنسے اور کہنے لگے خدا کی قسم کنیت

إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ

تو علی رضہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور علی رضہ کو یہ کنیت بہت پسند تھی دوسرا نام اتنے پسند نہ تھے ابو حازم نے کہا اُس وقت میں نے سہل

سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي

سے درخواست کی ابو العباس ف۲ اسکا قصہ بیان کرو انہوں نے کہا ایسا ہوا حضرت علی رضہ جناب فاطمہ زہرا رضہ پاس تشریف لے گئے وہاں ف۳ سے نکلکر

الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ

مسجد میں جا کر لیٹ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ رضہ پاس آئے پوچھا تمہارے چچا کا بیٹا ف۴ کہاں ہے انہوں نے کہا مسجد میں ہیں یہ سنکر آپ

فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ

دیکھا تو اُنکی چادر پیٹھ پر سے گر گئی ہے اور پیٹھ میں مٹی لگ گئی ہے آپ اپنے ہاتھ سے اُنکی پیٹھ کی مٹی پونچھنے لگے

ظَهْرِهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ

اور فرمانے لگے ابو تراب اُٹھکر بیٹھ ابو تراب اُٹھکر بیٹھ ف۵ ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی

عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ

نے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نافع بن ارزق) عبداللہ بن عمر رضہ پاس آیا حضرت

عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللَّهُ

عثمان رضہ کو پوچھا ف۶ عبداللہ نے اُنکی خوبیاں بیان کیں پھر کہا شاید تجھ کو یہ برا لگتا ہے وہ کہنے لگا ہاں ف۷ عبداللہ نے کہا (چل دور ہو) اللہ تیری

بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ

ناک کو خاک لگائے (تجھ کو ذلیل کرے) پھر اُس نے حضرت علی رضہ کو پوچھا عبداللہ نے اُنکی خوبیاں بیان کیں اور کہا علی رضہ ایسے تھے اُنکا گھر آنحضرت صلی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ

اللہ علیہ وسلم کے بیچا بیچ تھا ف۸ کہنے لگے یہی شاید تجھ کو برا لگتا ہے اُس نے کہا ہاں عبداللہ نے کہا (چل دور ہو) اللہ تیری ناک میں خاک لگائے

انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

جا تجھ سے جو ہو سکے میرا بگاڑ کر لے مجھ کو کچھ نہ کیجیو ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى

انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابن ابی لیلے سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے حضرت علی رضہ نے بیان کیا حضرت فاطمہ زہرا کو چکی پیتے پیستے تکلیف ہوئی

من اثر الرحی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فانطلقت فلم تجدہ فوجدت عائشۃ

ہاتھ میں نشان ہو گئے انہوں نے شکایت کی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے حضرت فاطمہؓ ایک قیدی مانگنے آنحضرت کے پاس گئیں لیکن

فاخبرتہا فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ عائشۃ بمجیء فاطمۃ فجاء النبی

چلی آئیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا اور ان کی تکلیف کا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذہبت لاقوم فقال علی مکانکما

یہ سنکر رات کو ہمارے گھر تشریف لائے ہم دونوں میاں بی بی لیٹ چکے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو

فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری وقال الا اعلمکما خیرا مما سالتما

اور آپ ہم میاں بی بی کے بیچ میں بیٹھ گئے میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی ف آپ نے فرمایا میں تم کو اس سے جو تم ایک غلام مانگتے ہو

اذا اخذتما مضاجعکما تکبرا اربعا وثلثین وتسبحا ثلثا وثلثین وتحمدا ثلثا

جب تم اپنے بچھونے پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ یہ

وثلثین فہو خیر لکما من خادم حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا

خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شعبۃ عن سعد قال سمعت ابراہیم بن سعد عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ

شعبہ نے انہوں نے سعد سے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہرون من موسی حدثنا علی

حضرت علیؓ سے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہوتے تم اور میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰ کے پاس تھا ف ہم سے

ابن الجعد اخبرنا شعبۃ عن ایوب عن ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی رضہ قال اقضوا

علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا جیسے تم پہلے

کما کنتم تقضون فانی اکرہ الاختلاف حتی یکون للناس جماعۃ او اموت کما

فیصلہ کیا کرتے تھے ویسا ہی اب بھی فیصلہ کرو ف میں خلاف کو برا جانتا ہوں اس وقت تک کہ لوگ سب ف جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے

مات اصحابی فکان ابن سیرین یری ان عامۃ ما یروی عن علی الکذب باب

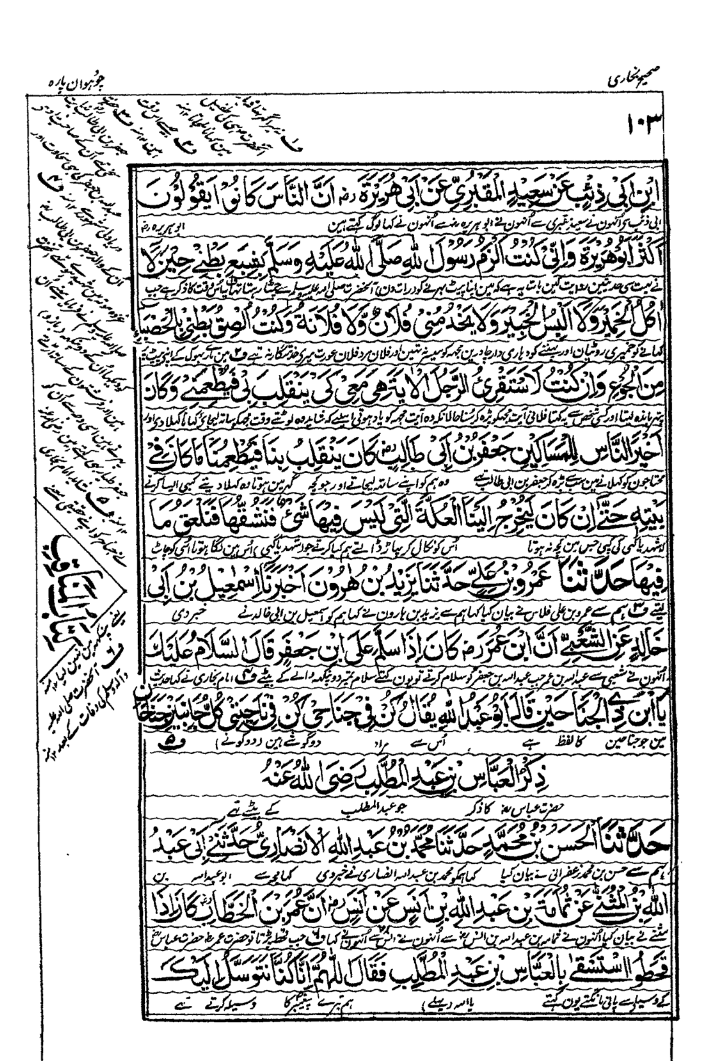
ساتھیوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی طرح دنیا سے چلا جاؤں ابن سیرین نے کہا حضرت علیؓ سے اکثر روایتیں ف غلط اور جھوٹ ہیں ف باب

مناقب جعفر بن ابی طالب وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشبہت خلقی وخلقی

جعفر بن ابی طالب کی فضیلت ف جو ہاشمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہے ف

حدثنا احمد بن ابی بکر حدثنا محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبد اللہ الجہنی عن

ہم سے احمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبداللہ جہنی نے انہوں نے ابن



ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ رضہ ان الناس کانوا یقولون

ابی ذئب سے اُنھوں نے سعید مقبری سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضہ سے اُنھوں نے کہا لوگ کہتے ہیں ابوہریرہ رضہ

اکثر ابو ھریرۃ وانی کنت الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشبع بطنی حتی لا

نے بہت سی حدیثیں روایت کیں بات یہ ہے کہ میں اپنا پیٹ بھرنے کو (رات دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چپٹا رہتا تھا جس وقت کا ذکر ہے جب

آکل الخمیر ولا البس الحبیر ولا یخدمنی فلان ولا فلانۃ وکنت الصق بطنی بالحصباء

کھانے کو خمیری روٹیاں اور پہننے کو دھاری دار چادریں مجھ کو میسر نہ تھیں اور فلاں مرد فلاں عورت میری خدمتگار نہ تھے اور میں مارے بھوک کے اپنے پیٹ پر

من الجوع وان کنت لاستقرئ الرجل الآیۃ ھی معی کی ینقلب بی فیطعمنی وکان

پتھر باندھ لیتا اور کسی شخص سے یہ کہتا فلانی آیت مجھ کو پڑھ کر سنا حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی اس لئے کہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھ کو ساتھ لیجائے کھانا کھلادے اور

اخیر الناس للمساکین جعفر بن ابی طالب کان ینقلب بنا فیطعمنا ما کان فی

محتاجوں کو کھلانے میں سب سے بڑھ کر جعفر بن ابی طالب تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لیجاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا وہ کھلا دیتے کبھی ایسا کرتے

بیتہ حتی ان کان لیخرج الینا العکۃ التی لیس فیھا شیء فنشقھا فنلعق ما

کہ شہد یا گھی کی کپی جس میں کچھ نہ ہوتا اُس کو نکال کر پھاڑ ڈالتے ہم کیا کرتے جو شہد یا گھی اُس میں لگا ہوتا اُسی کو چاٹ

فیھا حدثنا عمرو بن علی حدثنا یزید بن ھرون اخبرنا اسمعیل بن ابی

لیتے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی

خالد عن الشعبی ان ابن عمر رضہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک

اُنھوں نے شعبی سے عبداللہ بن عمر جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کہتے سلام تم پر دو پنکھ والے کے بیٹے امام بخاری نے کہا حدیث

یا ابن ذی الجناحین قال ابو عبد اللہ یقال کن فی جناحی کن فی ناحیتی کل جانبین جناحان

میں جو جناحین کا لفظ ہے اُس سے مراد دو گوشے ہیں (دو کونے)

ذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عباس رضہ کا ذکر جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے

حدثنا الحسن بن محمد حدثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنی ابی عبد

ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہا مجھ سے ابو عبداللہ بن

اللہ بن المثنی عن ثمامۃ بن عبد اللہ بن انس عن انس رضہ ان عمر بن الخطاب کان اذا

مثنی نے بیان کیا اُنھوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضہ سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے کہا جب قحط پڑتا تو حضرت عمر رضہ حضرت عباس رضہ

قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک

کے وسیلے سے پانی مانگتے یوں کہتے یا اللہ (پہلے) ہم تیرے پیغمبر کا وسیلہ کرتے تھے



بنبينا صلى الله عليه وسلم فتسقينا وإنا نتوسل إليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون

تو ہم کو پانی پلاتا تھا اب تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں ہم کو پانی پلا اور پانی برساتا

باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنقبة فاطمة عليها السلام

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں اور حضرت فاطمہ زہراء

بنت النبي صلى الله عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة سيدة نساء

علیہا السلام کی فضیلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ سردار ہے بہشت والی

أهل الجنة حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عروة

عورتوں کی ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے

ابن الزبير عن عائشة أن فاطمة عليها السلام أرسلت إلى أبي بكر تسأله ميراثها

بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ نے حضرت ابوبکر سے کہلا بھیجا اپنا ترکہ مانگتی تھیں

من النبي صلى الله عليه وسلم فيما أفاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم تطلب صدقة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپ کو دیے تھے اور آپ کے صدقے میں سے

النبي صلى الله عليه وسلم التي بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر فقال

جو مدینہ میں تھا اور فدک میں سے اور خیبر کے خمس میں جو بچ رہتا اس میں سے ابوبکر صدیق

أبو بكر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا فهو صدقة

(جواب میں) کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے

إنما يأكل آل محمد من هذا المال يعني مال الله ليس لهم أن يزيدوا على المأكل

البتہ آنحضرت کی آل اسی مال میں سے کھائیگی جو اللہ کا مال ہے بس کھانے کے سوا اور کوئی تصرف اس مال میں نہیں کر سکتے

وإني والله لا أغير شيئا من صدقات النبي صلى الله عليه وسلم التي كانت عليها

اور میں تو خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے جو آپ کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے

في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ولأعملن فيها بما عمل فيها رسول الله صلى الله

اُن میں کوئی تبدل تغیر نہیں کرنے کا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں بھی وہی کروں گا

عليه وسلم فتشهد علي ثم قال إنا قد عرفنا يا أبا بكر فضيلتك وذكر قرابتهم من

پھر حضرت علی رضو ابوبکر رضہ کے پاس آئے کہنے لگے ابوبکر رضہ ہم کو تمہاری بزرگی کا اقرار ہے لیکن انہوں نے اپنی قرابت کا جو آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم وحقهم فتكلم أبو بكر فقال والذي نفسي

صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور اپنے حقوق کا ذکر کیا ابوبکر رضہ نے گفتگو شروع کی کہنے لگے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھکو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے ف

اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ قَالَ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم کو خالد نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے واقد سے کہا میں نے

سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رضـ قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے والد سے سنا وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے تھے وہ ابوبکر صدیق رضہ سے انہوں نے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آپکے اہل بیت میں

فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ

رکھو (اہل بیت کی تعظیم کرتے رہو اُن پر محبت رکھو) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے

ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ رضہ میرا ایک

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اسکو ناحق (غصہ دلائے رستائے) اس نے مجھکو غصہ دلایا ف ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا

مرض موت میں حضرت فاطمہ اپنی صاحبزادی کو بلایا پہلے (کان میں) چپکے سے اُن سے کچھ فرمایا وہ رونے لگیں پھر اُن کو بلایا

فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَاَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اُن سے پوچھا یہ کیا بات تھی انہوں نے کہا پہلے آپ نے یہ فرمایا

وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ

کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ سے یہ فرمایا کہ میرے گھر

اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَقَالَ ابْنُ

والوں میں سب سے پہلے تو میرے پاس آئے گی اس وقت میں ہنس دی ف باب حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت ف ابن عباس رضہ نے کہا وہ

عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّوْنَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے ف اور حواریون کو (جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے) حواری اسلیے کہتے تھے کہ وہ سپید کپڑے پہنا کرتے تھے

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا



أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ

مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی اُس نے کہا حضرت عثمان رض کو ایک سال جب نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہو گئی تھی نکسیر پھوٹی اور بہت سخت اتنی

حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوهُ قَالَ

کہ وہ حج کو نہ جا سکے اور انہوں نے وصیت کی اُس وقت قریش کا ایک شخص (نام نامعلوم) انکے پاس گیا کہنے لگا تم کسی کو خلیفہ کر جاؤ انہوں نے پوچھا کیا لوگ

نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ

ہاں حضرت عثمان رض نے پوچھا کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں یہ سنکر وہ چپ ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا اس نے بھی یہی کہا کسی کو خلیفہ کر جائیے

عُثْمَانُ وَقَالُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا

حضرت عثمان رض نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا کس کو چاہتے ہیں یہ سنکر وہ چپ ہوا حضرت عثمان رض نے کہا شاید وہ زبیر بن عوام کا خلیفہ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عثمان رض نے کہا اُس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جتنے لوگوں کو میں جانتا ہوں زبیر اُن سب میں بہتر ہیں اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي

اُن سے محبت رکھتے تھے ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو والد (عروہ) نے خبر دی

سَمِعْتُ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيلَ ذَاكَ قَالَ

وہ کہتے تھے میں نے مروان سے سُنا وہ کہتا تھا میں حضرت عثمان رض پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا کیا لوگ اسکا ذکر

نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ

کا انہوں نے کہا [illegible] تم خود جانتے ہو کہ زبیر تم سب میں بہتر ہیں تین بار یہی کہا ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے ہم سے

بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ

احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا ایسا

يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى

ہوا میں اور عمر بن ابی سلمہ دونوں کمسن تھے جنگ احزاب میں عورتوں بچوں میں چھوڑ دیے گئے پھر میں نے جو نگاہ کی دیکھا تو زبیر اپنے گھوڑے پر سوار

فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ

ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے یہودیوں پاس گئے اور آئے جب میں لوٹ کر آیا (جنگ ہو چکی) تو میں نے کہا بابا میں نے دیکھا تم بار بار آ جا رہے تھے

قَالَ وَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

اُنہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا جی ہاں اُنہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا ہے جو

يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بنی قریظہ پاس جائے اُنکی خبر لائے میں گیا (خبر لایا) جب لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

ماں اور باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا میں نے یوں فرمایا تجھ پر میرے ماں باپ صدقے (سبحان اللہ کیا فضیلت ہے) ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا

ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے کہا یرموک کے دن ف۱ صحابہ نے

سَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ

زبیر سے کہا اجی کافروں پر حملہ کرو ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں یہ سنکر زبیرؓ نے حملہ کیا کافروں نے (تلوار کی) دو ماریں اُن کے

عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ

مونڈھے پر لگائیں اُن دونوں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کی لڑائی میں اُنپر لگی تھی عروہ نے کہا میں اپنی انگلیاں کھیلنے میں ان زخموں میں ڈالتا

الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ

کھیلتا (اُن میں جوف رہ گیا تھا) باب طلحہ بن عبیداللہ کی فضیلت ف۲ حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے تک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

طلحہ سے راضی رہے ف۳ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے

مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

معتمر بن سلیمان نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابو عثمان نہدی سے اُنہوں نے کہا بعضی لڑائیوں میں (جنگ احد میں) جن میں آنحضرت

تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ رہا سوا طلحہ اور سعد بن ابی وقاص کے یہ ابو عثمان نے اُن دونوں سے سنکر نقل کیا

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ واسطی نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے اُنہوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنہوں نے کہا میں

يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ

نے طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ف۴ بچایا تھا بالکل شل ف۵ ہو گیا تھا ف۶ باب سعد بن ابی وقاص کی فضیلت

ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ

ف جو بنی زہرہ میں سے ہیں بنی زہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننھیال کے لوگ تھے اُن کے والد کا نام مالک ہے



ابن مالك حدثني محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب قال سمعت يحيى قال
سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبي صلى الله عليه
وسلم أبويه يوم أحد حدثنا مكي بن إبراهيم حدثنا هاشم بن هاشم عن
عامر بن سعد عن أبيه قال لقد رأيتني وأنا ثلث الإسلام حدثني
إبراهيم بن موسى أخبرنا ابن أبي زائدة حدثنا هاشم بن هاشم بن
عتبة بن أبي وقاص قال سمعت سعيد بن المسيب يقول سمعت سعد
ابن أبي وقاص يقول ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه ولقد
مكثت سبعة أيام وإني لثلث الإسلام تابعه أبو أسامة حدثنا هاشم
حدثنا عمرو بن عون حدثنا خالد بن عبد الله عن إسماعيل عن قيس
قال سمعت سعدا رضي الله عنه يقول إني لأول العرب رمى بسهم في
سبيل الله وكنا نغزو مع النبي صلى الله عليه وسلم وما لنا طعام إلا ورق
الشجر حتى إن أحدنا ليضع كما يضع البعير أو الشاة ما له خلط ثم أصبحت
بنو أسد تعزرني على الإسلام لقد خبت إذا وضل عملي وكانوا وشوا به إلى

عُمَرَ قَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو

کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھ سکتے　باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپکے ابو العاص بن ربیع تھے وہ حضرت

الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

زینب کے شوہر تھے)　ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے　انھوں نے زہری سے　کہا مجھ　سے

عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ

امام زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا اُن سے مسور بن مخرمہ نے کہ حضرت علی رضہ نے ابو جہل کی بیٹی (جویریہ) کو شادی کا پیغام　دیا

بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ

یہ خبر حضرت فاطمہ رضہ کو پہونچی　وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں　عرض کیا آپ کی قوم والے یہ کہتے ہیں　آپ کو اپنی بیٹیوں

لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کے ستانے پر کوئی غصہ نہیں آتا (اسی کا اثر ہے) اب علی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں یہ سنکر آنحضرت　صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ

ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا) مسور کہتے ہیں میں نے خود سنا آپ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے ایک بیٹی ابو العاص بن ربیع کو　دی

فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَاللهِ

اُس نے جو بات کہی وہ سچی کی (ڈاماد بیوی سے مراد یہ جانتے رہو کہ) فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے اُس کو جو بات بری لگے میں بھی ناپسند کرتا ہوں　خدا کی قسم یہ تو ہونے

لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ

والا نہیں کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن (کمبخت ابو جہل ملعون) کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں رہیں (اجتماع نقیضین ہو)

فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ

سنتے ہی حضرت علی رضہ نے اُس پیام کو دھتا بتایا　محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب سے روایت کی انھوں نے امام زین العابدین سے انھوں

مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى

نے مسور سے اتنا زیادہ ہے　کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس میں سے ایک داماد (ابو العاص) کی تعریف

عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

کی فرمایا انھوں نے دامادی کا پورا حق ادا کیا جو بات کہی　سچ کر دکھائی　جو وعدہ کیا　وہ پورا　کیا

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

باب زید بن حارثہ کی فضیلت (وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے)　براء بن عازب نے

الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا حَدَّثَنَا خَالِدُ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے زید سے فرمایا　تو ہمارا بھائی اور ہمارا یار ہے　ہم سے خالد بن مخلد نے



ابن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عبد الله بن دينار عن عبد الله بن

بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ

عمر رضي الله عنهما قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم بعثا وأمر عليهم أسامة

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا (جس کو بعث اسامہ کہتے ہیں) اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو

ابن زيد فطعن بعض الناس في إمارته فقال النبي صلى الله عليه وسلم أن

مقرر کیا (جو نوعمر اور کم سن تھے) بعضے لوگوں نے اسامہ کی سرداری پر طعن کیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا لوگو

تطعنوا في إمارته فقد كنتم تطعنون في إمارة أبيه من قبل وايم الله إن

اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہو تو کیا تعجب ہے اس کے باپ کی سرداری پر بھی طعنہ کیا تھا قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا

كان لخليقا للإمارة وإن كان لمن أحب الناس إلي وإن هذا لمن أحب الناس

اور ان لوگوں میں تھا جو سب سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں اور زید کے بعد یہ اسامہ بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے

إلي بعده حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے

عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي قائف والنبي صلى الله عليه

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میرے پاس ایک قیافہ جاننے والا (مدلجی) آیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم شاهد وأسامة بن زيد وزيد بن حارثة مضطجعان فقال إن هذه

بھی موجود تھے اسامہ اور ان کے باپ زید دونوں لیٹے ہوئے تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہا

الأقدام بعضها من بعض قال فسر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم وأعجبه

یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں اس بات کو سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے آپ کو بہت بھلی لگی

فأخبر به عائشة باب ذكر أسامة بن زيد حدثنا قتيبة بن سعيد

آپ نے حضرت عائشہ رضہ سے بیان کی باب اسامہ بن زید کا بیان ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حدثنا ليث عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمهم شأن

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کی

المرأة المخزومية فقالوا من يجتري عليه إلا أسامة بن زيد حب رسول

فکر پیدا ہوئی انہوں نے (آپس میں) کہا اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی اسامہ کے سوا جو آپ کا چہیتا ہے اور

الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا علي حدثنا سفيان قال ذهبت أسأل الزهري

کون جرأت کر سکتا ہے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں زہری سے مخزومی عورت



عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْمِلْ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِي

کی حدیث پوچھنے گیا وہ مجھ پر پکار اٹھے علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا پھر تم نے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی انہوں نے کہا میں نے اس کو ایوب بن موسی

كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

کی کتاب میں پایا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کی لوگوں نے کہا اس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کریگا

يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ

کسی کی جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہی کیفیت تھی جب ان میں کوئی شریف

فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

چوری کرتا اس کا تو ہاتھ نہ کاٹتے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) چوری کرتا اسکا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور میں تو اگر فاطمہ (میری بیٹی)

بَابٌ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا

باب ہم سے حسن بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عباد یحیی بن عباد نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ

الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى

ماجشون نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی ایک دن عبداللہ بن عمرؓ مسجد (نبوی) میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اور کہے

رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ مَنْ هَذَا لَيْتَ هَذَا عِنْدِي

کپڑے اتنے نیچے (ہن کر) مسجد کے ایک کونے میں اپنے کپڑے کو گھسیٹ رہا ہے عبداللہ بن دینار نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے (مجھ سے) کہا دیکھ تو یہ کون ہے

قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ

ایک آدمی (نام نامعلوم) کہنے لگا ابو عبدالرحمن تم اس کو نہیں پہچانتے یہ محمد ہے اسامہ بن زید کا بیٹا جب تو ابن عمرؓ نے (شرمندگی سے) اپنا سر جھکا

ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

لیا پھر کہنے لگا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے (جیسے اس کے باپ دادا سے

سَلَّمَ لَأَحَبَّهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا

آپ محبت کرتے تھے ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا ہم سے ابو عثمان

أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسنؓ کو

كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

کو اٹھا لیتے تھے اور فرماتے یا اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور نعیم بن حماد نے عبداللہ بن مبارک سے



أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ
روایت کی کہا ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید کے غلام (حرملہ) نے بیان کیا کہ حجاج بن ایمن ام ایمن کا پوتا

أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ
(جو آنحضرت کی کھلائی اور اسامہ کی والدہ تھیں) اور ایمن اسامہ کا ماں جایا بھائی تھا ف وہ انصاری آدمی تھا عبداللہ بن عمر نے اسکو ف دیکھا نماز میں

لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ
اس نے رکوع اور سجدہ پوری طور سے ادا نہیں کیا عبداللہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا

الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ
کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن نمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے حرملہ نے کہا

مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ
جو اسامہ بن زید کا غلام تھا وہ عبداللہ بن عمر رض کے ساتھ تھا اتنے میں حجاج بن ایمن آئے

فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هٰذَا
انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع اور سجدہ نہیں کیا عبداللہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو عبداللہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے

قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن عبداللہ نے کہا ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ
اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام ایمن اور انکی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان سے بیان کیا ف امام بخاری نے کہا میرے

أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنَاقِبِ
بعضے دوستوں نے (یعقوب بن سفیان نے) اس حدیث کو سلیمان بن عبدالرحمن سے روایت کیا اس میں اتنا بڑھایا کہ ام ایمن آنحضرت کی کھلائی تھیں باب

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت ف ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے

عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی شخص کچھ خواب دیکھتا

قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى
تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں تو آپ سے بیان کروں



النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ

میں مجرد کنوارا جوان تھا آپ کے زمانہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا

میں نے خواب میں کیا دیکھا جیسے دو فرشتے آئے وہ مجھ کو پکڑ کر دوزخ کی طرف

بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ

لے گئے کنوئے کی طرح تہ بر تہ اس کی بندش ہو اور جیسے کنوئے پر دو کونے اٹھے ہوتے ہیں (جن پر لکڑیاں لگائی جاتی ہیں) ایسے ہی اس پر بھی دو

وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا

کیا دیکھتا ہوں اس میں کچھ لوگ وہ بھی ہیں جنکو میں پہچانتا ہوں میں اس وقت یہی کہنے لگا اللہ کی پناہ دوزخ سے اللہ کی پناہ دوزخ سے [illegible]

مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ

فرشتوں سے … آکر ملا مجھ سے کہنے لگا کچھ مت ڈر میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہؓ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ

علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھتا ہوتا سالم نے کہا

سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ

اس کے بعد سے عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے (تہجد اور عبادت میں مصروف رہتے تھے) ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ

کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے

أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ

اپنی بہن ام المومنین حفصہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبداللہ

اللهِ …… رَجُلٌ صَالِحٌ بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ

نیک بخت آدمی ہے باب عمار بن یاسرؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی فضیلت کا بیان

عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ

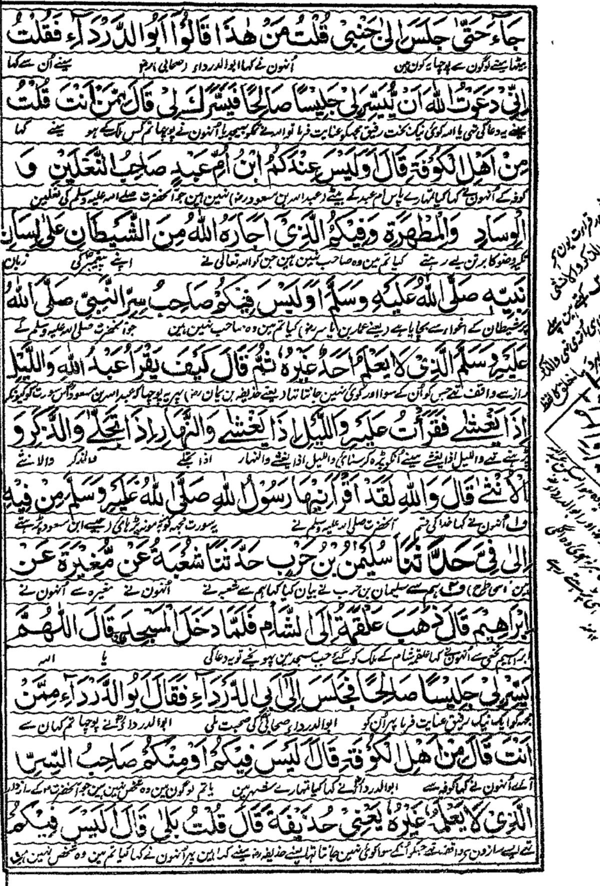
ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ

انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا میں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ دعا کی یا اللہ

اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ

مجھ کو کوئی نیک رفیق عنایت فرما … میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ان کے پاس جاکر بیٹھا اتنے میں ایک بوڑھا آکر میرے بازو



جاء حتى جلس إلى جنبي قلت من هذا قالوا أبو الدرداء فقلت

بیٹھا بیٹھتے لوگون سے پوچھا یہ کون ہین اُنہون نے کہا ابوالدرداء (صحابی) ہین تو مین نے اُن سے کہا

إني دعوت الله أن ييسر لي جليسا صالحا فيسرك لي قال ممن أنت قلت

مین نے یہ دعا کی تھی یا اللہ کوئی نیک بخت رفیق مجھکو عنایت فرما تو اللہ نے تمکو بھیجدیا اُنہون نے پوچھا تم کس ملک کے ہو مین نے کہا

من أهل الكوفة قال أوليس عندكم ابن أم عبد صاحب النعلين و

کوفہ کے اُنہون نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود رض) نہین ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعلین

الوساد والمطهرة وفيكم الذي أجاره الله من الشيطان على لسان

تکیہ وضو کا برتن لیے رہتے کیا تم مین وہ صاحب نہین ہین جن کو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کی زبان

نبيه صلى الله عليه وسلم أوليس فيكم صاحب سر النبي صلى الله

پر شیطان کے اغوا سے بچایا ہے (یعنے عمار بن یاسر رض) کیا تم مین وہ صاحب نہین ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم الذي لا يعلم أحد غيره ثم قال كيف يقرأ عبد الله والليل

راز سے واقف تھے جس کو اُن کے سوا اور کوئی نہین جانتا تھا (یعنے حذیفہ بن یمان رض) پھر یہ پوچھا کہ عبداللہ بن مسعود اس سورت کو کیونکر

إذا يغشى فقرأت عليه والليل إذا يغشى والنهار إذا تجلى والذكر و

پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی مین نے اُنکو پڑھ کر سنائی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی

الأنثى قال والله لقد أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم من فيه

ف اُنہون نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھکو منہ در منہ پڑھائی (جیسے ابن مسعود پڑھتے

إلى في حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن مغيرة عن

ہین اسی طرح) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہون نے مغیرہ سے اُنہون نے

إبراهيم قال ذهب علقمة إلى الشام فلما دخل المسجد قال اللهم

ابراہیم نخعی سے اُنہون نے کہا علقمہ شام کے ملک کو گئے جب مسجد مین پہونچے تو یہ دعا کی یا اللہ

يسر لي جليسا صالحا فجلس إلى أبي الدرداء فقال أبو الدرداء ممن

مجھکو ایک نیک رفیق عنایت فرما پھر اُن کو ابوالدرداء صحابی کی صحبت ملی ابوالدرداء نے پوچھا تم کہان سے

أنت قال من أهل الكوفة قال أليس فيكم أو منكم صاحب السر

آئے اُنہون نے کہا کوفہ سے ابوالدرداء نے کہا کیا تمہارے شہر مین یا تم لوگون مین وہ شخص نہین ہین جو آنحضرت کے رازدار

الذي لا يعلمه غيره يعني حذيفة قال قلت بلى قال أليس فيكم

تھے اپنے سارے بھیدون سے واقف تھے جنکو آپکے سوا کوئی نہین جانتا تھا یعنے حذیفہ رض مین نے کہا ہین پھر اُنہون نے کہا کیا تم مین وہ شخص نہین ہے



أَوَمِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ

جنکو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان کی کے شر سے بچا رکھا ہے یعنے

الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ

عمار بن یاسر رضہ میں نے کہا ہاں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلعم کی مسواک رکھتے

أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ

تھے یا تکیہ (یا راز سے واقف تھے) میں نے کہا ہاں (یعنے عبداللہ بن مسعود رضہ) انہوں نے کہا عبداللہ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی و

إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي

النہار اذا تجلی آگے کیونکر میں نے کہا والذکر والانثی کہنے لگے یہاں کے لوگ بھی عجیب ہیں برابر میرے پیچھے پڑے رہے مجھ سے غلطی کرانے کو بھی

عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي

تھے جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کے سوا اور طرح بتاکر باب ابوعبیدہ بن جراح کی

عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

فضیلت رضی اللہ عنہ ف ہم سے عمرو بن علی فلاس نے کہا ہم سے

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ

عبدالاعلی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے کہا مجھ سے انس بن مالک رضہ نے بیان کیا

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین (جو امانت اور دیانت میں سب سے بڑھ کر ہو) گذرا ہے اور ہمارے امین اس امت کے

الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ابو عبیدہ بن جراح ہیں ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ

نے نجران (ایک شہر ہے یمن کے قریب) والوں (نصاریٰ) سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو جو پکا امانت دار ہے

أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَابُ

بھیجوں گا صحابہ منتظر رہے دیکھیے آپ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابوعبیدہ رضہ کو بھیجا باب

ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

مصعب بن عمیر کی فضیلت باب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت ف ۲



قال نافع بن جبير عن أبي هريرة عانق النبي صلى الله عليه وسلم الحسن

اور نافع بن جبیر نے ابو ہریرہؓ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنی گردن سے چمٹا لیا

حدثنا صدقة حدثنا ابن عيينة حدثنا أبو موسى عن الحسن سمع

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے

أبا بكرة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن إلى جنبه

ابو بکرہ صحابی سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا اور امام حسن آپ کے بازو (پہلو) میں

ينظر إلى الناس مرة وإليه مرة ويقول ابني هذا سيد ولعل الله أن

تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن کی طرف آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے

يصلح به بين فئتين من المسلمين حدثنا مسدد حدثنا المعتمر قال

دو بڑے گروہوں میں ملاپ کرا دے　ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا

سمعت أبي قال حدثنا أبو عثمان عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن

میں نے والد (سلیمان) سے سنا کہا ہم سے ابو عثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید رضہ سے انہوں نے

النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يأخذه والحسن ويقول

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ اُن کو اور اسامہ کو گود میں لے لیتے اور فرماتے

اللهم إني أحبهما فأحبهما أو كما قال حدثني محمد بن الحسين

یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر یا کچھ ایسا ہی فرماتے (راوی کو شک ہے) ہم سے محمد بن حسین بن

ابن إبراهيم قال حدثني حسين بن محمد حدثنا جرير عن محمد عن

ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں

أنس بن مالك رضي الله عنه أتي عبيد الله بن زياد برأس الحسين

نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا عبید اللہ بن زیاد پاس امام حسینؑ کا سر مبارک لایا

عليه السلام فجعل في طست فجعل ينكت وقال في حسنه شيئا

گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے (آپ کی ناک اور آنکھ پر) مارنے لگا اور آپ کے حسن کی نسبت کچھ کہنے

فقال أنس كان أشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان

لگا انس نے کہا (اپنی چھڑی سرکا) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے انکی داڑھی

مخضوبا بالوسمة حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال

اور سر کے بالوں پر وسمے کا خضاب تھا　ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا

أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

مجھکو عدی نے خبر دی کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسنؓ آپ کے کاندھے پر سوار تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس کو محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ابوبکر صدیقؓ کو دیکھا انہوں نے امام حسن کو (کاندھے پر) اٹھا لیا کہتے تھے میرا باپ تجھ پر صدقے آنحضرت کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہیں ہے اور حضرت علیؓ ہنس رہے تھے

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

ہم سے یحییٰ بن معین اور صدقہ بن فضل نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال ان کے اہل بیت کے باب میں رکھو

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے اور عبدالرزاق نے یوں کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انسؓ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ امام حسن بن علیؓ سے زیادہ کوئی نہ تھا

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

حاشیہ:

مناقب الحسن والحسین

ف ۱ دوسری روایت میں ہے ... اور حضرت علیؓ نے ... اسی طرح ... امام حسن ... حضرت صلعم کے ... امام حسین ... حضرت علیؓ کی ... یعنی ...

ف ۲ ... تھے ان کی محبت اور عزت کرو ... اسی طرح امام حسن ... ان کو ستاؤ مت ... زیادہ مشابہت اس کی ...

ف ۳ یہ کچھ حصر نہیں امام حسن زیادہ مشابہ تھے کچھ حصہ میں اور امام حسین کچھ حصہ میں جیسے اوپر گزر چکا ہے ... اس کو امام احمد اور عبد بن حمید نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ زہری کا سماع انسؓ سے معلوم ہو جائے ...



ابن عمر وسألہ عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال أهل

سے سُنا اُن سے (ایک عراق والے) شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص مکھی کو مار

العراق يسألون عن الذباب وقد قتلوا ابن ابنة رسول الله صلى الله

ڈالے تو عبداللہ نے کہا (واہ اچھے رہے) عراق والے مکھی کو مار ڈالنا کیسا ہے یہ پوچھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین

عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاى من الدنيا

کو انہوں نے (بے تکلف) مار ڈالا (خدا کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا تھا یہ دونوں دنیا میں

باب مناقب بلال بن رباح مولى ابي بكر رضى الله عنهما وقال النبي

باب بلال بن رباح رض کی فضیلت　جو ابوبکر صدیق رض کے غلام تھے　اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم سمعت دف نعليك بين يدى في الجنة حدثنا

وسلم نے اُن سے فرمایا　میں نے تیری جوتیوں کی　چٹ چٹ آواز بہشت میں سُنی (تو وہاں چل رہا تھا) ف ہم سے

ابو نعيم حدثنا عبد العزيز بن ابي سلمة عن محمد بن المنكدر اخبرنا جابر

ابو نعیم نے بیان کیا　کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے　انہوں نے محمد بن منکدر سے　کہا ہم کو جابر

بن عبد الله رضى الله عنهما قال كان عمر يقول ابو بكر سيدنا واعتق

ابن عبداللہ رض نے خبر دی　حضرت عمر رض یوں کہا کرتے　ابوبکر رض ہمارے سردار تھے　انہوں نے بلال رض کو

سيدنا يعنى بلالا حدثنا ابن نمير عن محمد بن عبيد حدثنا اسمعيل

آزاد کیا وہ بھی ہمارے سردار ہیں ف ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبید سے کہا ہم سے اسمعیل نے بیان کیا

عن قيس ان بلالا قال لابي بكر ان كنت انما اشتريتني لنفسك فامسكني

انہوں نے قیس سے کہ بلال رض نے ابوبکر صدیق رض سے کہا اگر تم نے مجھ کو اپنی ذات اپنے فائدے کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو رہنے دو

وان كنت انما اشتريتني لله فدعني وعمل الله باب ذكر ابن عباس رضى

اور جو اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو جانے دو میں اللہ کا کام (جہاد کرونگا) ف باب　عبداللہ بن عباس رض کی فضیلت

الله عنهما حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن خالد عن عكرمة

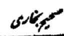
ف ہم سے مسدد نے بیان کیا　کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے

عن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره وقال اللهم

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا　اور فرمایا　یا اللہ

علمه الحكمة حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث وقال علمه الكتاب

اس کو حکمت (قرآن اور حدیث) سکھلا دے ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے پھر یہی روایت بیان کی اس میں یوں ہے



حَدَّثَنَا مُوسٰی حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهٗ بَابُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ہم سے موسیٰ بن وہیب نے بیان کیا انہوں نے خالد سے پھر ابومعمر کی طرح حدیث بیان کی باب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ أَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ یَّأْتِیَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَأُصِیْبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِیْبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِیْبَ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی أَخَذَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ

ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنادی ابھی قاصد نہیں آیا تھا پھر فرمایا پہلے (سرداری کا) جھنڈا زید نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالد رضی اللہ عنہ نے یہ جھنڈا لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلٰی أَبِیْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب سالم بن معقل کی فضیلت جو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے

حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرٰهِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذُکِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَّا أَزَالُ أُحِبُّهٗ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهٖ وَسَالِمٍ مَوْلٰی أَبِیْ حُذَیْفَةَ وَأُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِیْ بَدَأَ بِأُبَیٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو کے سامنے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا عبداللہ رضی اللہ عنہ تو وہ شخص ہے جس سے میں ہمیشہ محبت رکھوں گا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے قرآن چار آدمیوں سے پڑھو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پہلے انکا نام لیا اور سالم سے جو ابوحذیفہ کا غلام ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مسروق نے کہا عبداللہ نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے پہلے ابی کا نام لیا یا پہلے معاذ کا

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت

کتاب المناقب

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق سے سنا

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا

انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدزبان فحش گو نہ تھے

وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْآنَ

آپ نے فرمایا مجھ کو وہ لوگ تم میں پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا قرآن چار شخصوں سے سیکھو

مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

عبداللہ بن مسعود اور سالم سے جو ابو حذیفہ رض کے غلام تھے اور ابی بن کعب رض

وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

اور معاذ بن جبل سے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے

عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا

انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا میں نے (مسجد میں جاکر) دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھکو کسی نیک آدمی کی

فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ أَيْنَ

صحبت عنایت فرما اتنے میں ایک بوڑھے کو دیکھا جو چلا آرہا ہے جب وہ نزدیک آیا تو میں نے دل میں کہا شاید اللہ نے میری دعا قبول کی اس نے پوچھا

أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ

تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفہ سے اس نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین اور تکیہ اور وضو

وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ

کا برتن اٹھانے والا (عبداللہ بن مسعود رض) نہیں ہے کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو شیطان سے پناہ دی گئی (عمار بن یاسر رض) کیا تم میں وہ

الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

اس کے سوا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا (حذیفہ رض) خیر یہ تو بتلا ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود رض) واللیل اذا یغشی کو کیونکر پڑھتے تھے میں نے یوں

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ

والنھار اذا تجلی والذکر والانثی اس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھی یہ سورت اس طرح سے پڑھائی کہ آپ کا منہ میرے منہ کے

إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

سامنے تھا اب یہ لوگ (شام کے رہنے والے) چاہتے ہیں کہ مجھ سے اور طرح پڑھوائیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ

شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم نے حذیفہ رض سے پوچھا کوئی شخص ایسا



قَرِيبَ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ
بتلاؤ جو خصلت اور طریق مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو اُس سے ہم دین کا علم حاصل کرین اُنھون نے کہا مین تو خصلت اور طریق

أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ
اور وضع مین ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود رض) سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب نہین پاتا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي
ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے

أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ
میرے باپ (یوسف) نے ابو اسحاق سے بیان کیا مجھ سے اسود بن یزید نے کہا مین نے ابو موسی اشعری رض سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا
سُنا وہ کہتے تھے مین اور میرا بھائی دونون یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہم دیر تک یہی سمجھے رہے کہ عبد اللہ

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى
ابن مسعود رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین سے کوئی شخص ہین کیونکہ وہ اور اُن

مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ
کی والدہ برابر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آتے (جاتے) رہتے باب معاویہ بن ابی سفیان رض کا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ
تذکرہ ف ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے معافی بن عمران ازدی نے اُنھون نے عثمان بن

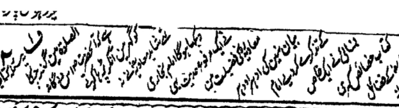
الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ
اسود سے اُنھون نے ابن ابی ملیکہ سے اُنھون نے کہا کہ معاویہ نے وتر کی ایک رکعت پڑھی عشا کے بعد اُن کے پاس

مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ
ابن عباس رض کا ایک غلام (کریب) بیٹھا تھا وہ ابن عباس رض پاس آیا عہ ابن عباس رض نے کہا جانے بھی دے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ
کی صحبت اُٹھائی ہے ف۲ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر رض نے کہا مجھ سے ابن ابی

أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ
ملیکہ نے ابن عباس رض سے کہا گیا کیا تم امیر المومنین معاویہ رض پر کچھ اعتراض رکھتے ہو اُنھون نے تو وتر کی ایک

إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
رکعت پڑھی ابن عباس رض نے کہا اچھا کیا وہ مجتہد ہین ف۳ ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے



حدثنا شعبة عن ابي التياح قال سمعت حمران بن ابان عن معوية رض قال انكم لتصلون

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا انہوں نے معاویہ سے انہوں نے (لوگوں سے) کہا تم وہ نماز پڑھتے

صلوة لقد صحبنا النبي صلى الله عليه وسلم فما رأيناه يصليهما ولقد نهى عنهما يعني الركعتين

ہو کہ ہم لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے مگر آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع کیا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں

بعد العصر باب مناقب فاطمة عليها السلام وقال النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة

(سنت کی) پڑھنے سے ف باب علیہا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ

سيدة نساء اهل الجنة حدثنا ابو الوليد حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار

تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے ف ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے

عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة بضعة

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو

مني فمن اغضبها اغضبني حدثنا يحيى بن قزعة انا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن

کوئی فاطمہ رض کو (ناحق) غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے

عروة عن عائشة قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة ابنته في شكواه التي قبض فيها فسارها

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موت میں حضرت فاطمہ رض اپنی صاحبزادی کو

بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني النبي صلى الله عليه وسلم

بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنسنے لگیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا پہلے تو آنحضرت

فاخبرني انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول اهل بيته اتبعه

چپکے سے یہ فرمایا کہ اس بیماری میں آپ کی وفات ہو جائے گی اس پر میں رونے لگی پھر چپکے سے یہ فرمایا کہ آپ کے گھر والوں میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی

فضحكت باب فضل عائشة رض حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال ابو

اس پر (خوش ہو کر) میں ہنس دی باب حضرت عائشہ رض کی فضیلت ف ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس

سلمة ان عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما يا عائش هذا جبريل يقرئك السلام فقلت

کہا حضرت عائشہ نے کہا ایک دن آنحضرت صلعم ان سے فرمانے لگے عائشہ یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا

وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا ارى تريد رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا آدم حدثنا شعبة

وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ تو وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو ہم کو نہیں دکھائی دیتیں یہ انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا ہم سے آدم بن ابی ایاس

قال وحدثنا عمرو اخبرنا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة عن ابي موسى الاشعري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

دوسری سند ہم سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو موسی اشعری رض سے آنحضرت



كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ

مردوں میں تو بہت کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو

فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا

کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی ف اور عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ف ہم سے

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہوں نے انس بن مالکؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ حَدَّثَنِي

سنا آپ فرماتے تھے عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی اور کھانوں پر ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا ہم سے ابن عون نے انہوں نے قاسم بن

بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

محمد سے حضرت عائشہؓ بیمار ہوئیں تو ابن عباسؓ (عیادت کو) آئے۔ کہنے لگے ام المومنینؓ

تَقْدَمِينَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي

تم تو ایسی جگہ جاؤ گی جہاں تمہارے سچے پیش خیمے موجود ہیں یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ

بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے

أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ

ابووائل سے سنا انہوں نے کہا جب حضرت علیؓ نے عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا اس لیے کہ کوفہ والوں کو مدد دیں ف عمار نے خطبہ سنایا

عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ

کہنے لگے بیشک مجھکو اس کا یقین ہے کہ حضرت عائشہ دنیا اور آخرت دونوں میں آنحضرتؐ کی بی بی ہیں مگر اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے

لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

دیکھو تم خدا کے حکم کی ف تابعداری کرتے ہو یا حضرت عائشہؓ کی ف ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے اسماء (اپنی بہن) سے ایک ہار مانگ کر لیا

فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا

وہ گر گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیون کو اُس کے ڈھونڈ ہنے کے لیے بھیجا (رستے ہین)

فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کا وقت آن پہونچا (پانی نہ تھا) اُن لوگون نے بے وضو نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ

تو آپ سے شکایت کی اُس وقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر رضہ (حضرت عائشہ رضہ سے) کہنے لگے اللہ تم کو جزائے خیر دے

خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ

خدا کی قسم جب تمپر کوئی آفت آئی تو اللہ نے تمکو بچا دیا اور مسلمانون کو اُس مین فائدہ

لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ

کیا ف ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنہون نے

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ

ہشام سے اُنہون نے اپنے والد (عروہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت مین بھی باری باری بی بیون کے پاس رہتے

يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ

حضرت عائشہ رضہ کے پاس جانے کی آپ کو لو لگی رہتی پوچھتے کل مین کہان رہونگا کل مین کہان رہونگا حضرت عائشہ رضہ نے کہا جب میرا

عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

دن ہوا تو آپ چپ ہو رہے ف ہم سے عبداللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ

کہا ہم سے ہشام نے اُنہون نے اپنے والد (عروہ) سے اُنہون نے کہا لوگ آنحضرت کو تحفے بھیجنے مین حضرت عائشہ رضہ کی باری کے منتظر رہتے

قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ

ف حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین میری سوکنین سب ام سلمہ رضہ پاس گئین اور کہنے لگین ام سلمہ رضہ خدا کی قسم لوگ جان بوجھکر اپنے تحفے

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِي رَسُولَ

اُس دن بھیجتے ہین جس دن حضرت عائشہ رضہ کی باری ہوتی ہے ہم بھی ف حضرت عائشہ رضہ کیطرح اپنی بھلائی چاہتی ہین (یہ کیا بات) تم آنحضرت صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ

اللہ علیہ وسلم سے کہو آپ لوگون کو حکم دے دین جس بی بی پاس ہون جسکی باری ہو وہین حصے بھیجدیا کرو (حضرت عائشہ رضہ پاس جانے کے

مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ

منتظر نہ رہو) ام سلمہ رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے سو نہ پھیر لیا (جواب نہ دیا)



عَنِّیْ فَلَمَّا عَادَ اِلَیَّ ذَکَرْتُ لَهٗ ذٰلِکَ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَلَمَّا کَانَ فِی الثَّالِثَةِ ذَکَرْتُ لَهٗ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ

انہوں نے دوبارہ عرض کیا جب بھی جواب نہ دیا جب سہ بارہ عرض کیا تو فرمایا ام سلمہ رض

لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْکُنَّ غَیْرَهَا

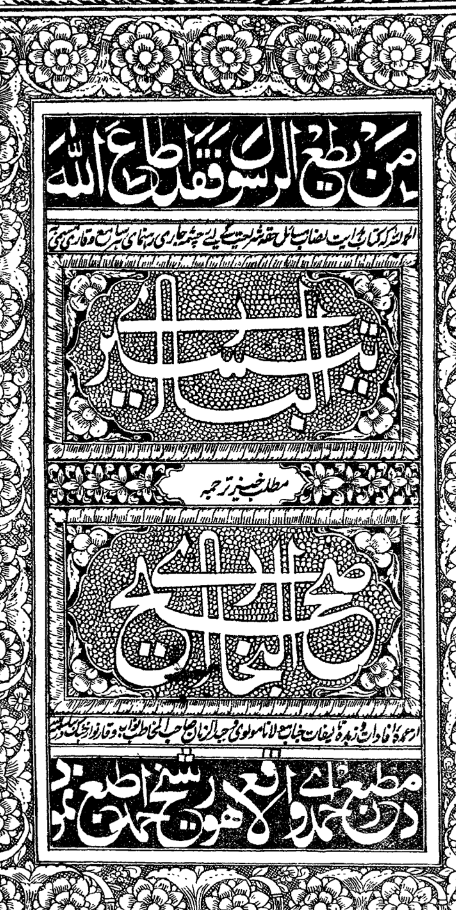
عائشہ رض کے باب میں مجھ کو نہ ستاؤ قسم خدا کی تم میں سے کسی بی بی کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں) مجھ پر وحی نہیں اتری سوا عائشہ رض کے ف

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ وَیَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الْخَامِسَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

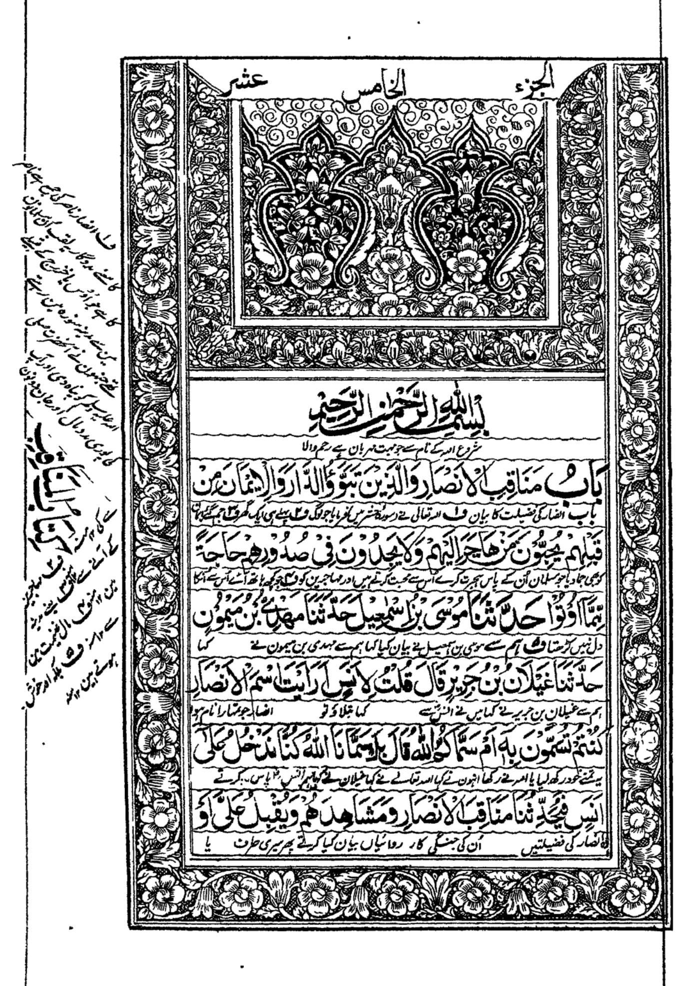
الحمدللہ چودہواں پارہ تمام ہوا ف۲ اب پندرہواں پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالے

فہرست مطالب پارہ چہاردہم تیسیر الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح بخاری

تمت


من يطع الرسول فقد اطاع الله
الحمد للہ کہ کتاب ہدایت انتساب مسائل حقہ شرعیہ کے لیے چشمہ جاری رہنمای سالک
تیسیر الباری
مطلب خیز ترجمہ
صحیح البخاری
از محمود افادات زبدۃ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بنواب وقار نواز جنگ

[illegible]



الجزء الخامس عشر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب مناقب الانصار والذين تبوؤا الدار والايمان من

باب انصار کی فضیلت کا بیان ف۱ اللہ تعالی نے (سورۂ حشر میں) فرمایا جو لوگ ف۲ پہلے ہی ایک گھر ف۳ جم گئے تھے

قبلهم يحبون من هاجر اليهم ولا يجدون في صدورهم حاجة

کو بھی جما دیا جو مسلمان اُن کے پاس ہجرت کرے اُس سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو ف۴ جو کچھ ہاتھ آئے اُس سے انکا

مما اوتوا حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا مهدي بن ميمون

دل نہیں کڑھتا ف۵ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا

حدثنا غيلان بن جرير قال قلت لانس أرأيت اسم الانصار

ہم سے غیلان بن جریر نے کہا میں نے انس رضی سے کہا بتلاؤ تو انصار جو تمہارا نام ہوا

كنتم تسمون به ام سماكم الله قال بل سمانا الله كنا ندخل على

یہ تم نے خود رکھ لیا یا اللہ نے رکھا انہوں نے کہا اللہ تعالے نے رکھا غیلان نے کہا ہم انس رضی پاس جا کر بیٹھتے

انس فيحدثنا مناقب الانصار ومشاهدهم ويقبل علي او

انصار کی فضیلتیں اُن کی جنگی کارروائیاں بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا

ف۱ ازد یمن کا ایک قبیلہ ہے انصار سب اُس کی اولاد سے تھے

ف۲ بعاث یا بغاث ایک مقام ہے مدینے کے پاس وہاں انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی

عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَیَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ

یا ازد ف۱ قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا ہم

بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں

كَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نے کہا بعاث کا دن ف۲ بھی وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کے پیشتر لایا اُس میں بڑی مصلحت تھی (جب آپ مدینہ میں تشریف

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ

لائے تو انصار کا یہ حال تھا اُن میں پھوٹ پڑی ہوئی اُن کے سردار کچھ مقتول کچھ مجروح (زخمی) اللہ نے اُس دن کو آگے کیا اپنے

لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دُخُوْلِهِمْ فِی الْاِسْلَامِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے تاکہ وہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہوجائیں ف۳ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَتِ

کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے ابو التیاح سے اُنہوں نے کہا میں نے انس رضؓ سے سُنا جس دن مکہ

الْاَنْصَارُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاَعْطٰی قُرَیْشًا وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُیُوْفَنَا تَقْطُرُ

فتح ہوا اور آپ نے لوٹ کا (سارا) مال قریش کے لوگوں کو دیدیا ف۴ تو انصار کے بعضے (نوجوان) لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو بڑے تعجب

مِنْ دِمَاءِ قُرَیْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا

کی بات ہے ہم میں ف۵ اور لوٹ کے مال جو ہم نے کمائے وہ اُنکو دیئے جاتے ہیں یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے انصار کو بلا بھیجا

الْاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا یَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِیْ

پوچھا یہ کیا بات ہے جو تمھاری طرف سے مجھ کو پہونچی انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے اُنہوں نے صاف کہہ دیا جو بات آپ کو

بَلَغَكَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰی بُیُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ

پہونچی وہ سچ ہے (بیشک ہی) ف۶ آپ نے فرمایا انصار لوگو تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ لوٹ کے مال لیکر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُیُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ

تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر اپنے گھروں کو لوٹو پھر یہ فرمایا ف۷ اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں گھسیں ف۸ تو میں اُسی نالے یا

وَادِیَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ

گھاٹی میں گھس جاؤں جدہر انصار جائیں باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں نے مکہ سے ہجرت نہ کی ہوتی ف۹

لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ

تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔ یہ عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ف۱ مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے محمد بن زیاد سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ

اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر انصار کسی

الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ

نالے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں اُسی میں گھس جاؤں اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں بھی

امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

انصار کا ایک آدمی رہتا ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ صدقے آپ نے یہ کچھ بیجا نہیں فرمایا ف۱ انہوں نے

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دینا ف۲

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے دادا ف۳ سے اُنہوں نے کہا جب

قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ

مہاجرین مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف کو (جو مہاجر تھے) سعد

ابْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي

بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنایا سعد عبدالرحمٰن سے کہنے لگے بھائی میں سب انصاری لوگوں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنے مال سے

امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا

اور میری دو بی بیاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو تم کو پسند آئے مجھکو کہو میں اُس کو طلاق دیدوں جب اُس کی عدت گذر جائے تو تم اُس سے نکاح کر لو

قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ

عبدالرحمٰن نے کہا بھائی (ایسا کچھ ضرور نہیں) اللہ تمہاری بی بیوں اور تمہارے مال میں برکت دے مجھکو ذرا اپنا بازار بتلا دو لوگوں نے اُن کو بنی قینقاع کا بازار

فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ

لوٹے تو وہاں سے کھویا اور گھی جو نفع میں بچ رہا تھا لیکر آئے پھر دوسرے دن گئے ف پھر ایک دن آنحضرت کے پاس آئے تو اُن پر زردی کا نشان تھا

صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا

آپ نے پوچھا یہ کیا ہے اُنہوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا

قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا

عبدالرحمٰن نے کہا گٹھلی یا گٹھلی برابر (یا پانچ درم بھر) سونا یہ شک ابراہیم راوی کو ہوئی ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

ف۲ بنا دیا یعنی ایک مہاجری ایک انصاری دونوں آپس میں ایک دوسرے کو سگے بھائی سے زیادہ سمجھنے لگے

ف۳ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف

ف بنی قینقاع یہودیوں کا ایک خاندان تھا یہ بازار انہی کے نام سے موسوم تھی عبدالرحمٰن وہاں بازار میں جا کر خرید و فروخت کرتے رہے



اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس رضی اللہ عنہ انہ قال قدم علینا عبد الرحمن

اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن عوف ہم لوگوں پاس آئے

ابن عوف واٰخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین سعد بن الربیع و

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا دیا وہ

کان کثیر المال فقال سعد قد علمت الانصار انی من اکثرھا مالا ساقسم مالی

بہت مالدار تھے عبد الرحمن سے کہنے لگے سب انصار جانتے ہیں میں بہت مالدار ہوں تو ایسا کرو سارے مال کے دو

بینی وبینک شطرین ولی امرأتان فانظر اعجبھما الیک فاطلقھا حتی اذا حلت

حصے کرکے آدھوں آدھ میں تم بانٹ لیں اور میری دو جوروئیں ہیں تم دیکھو جونسی پسند کرو میں اُس کو طلاق دیدیتا ہوں جب اُس کی عدت گزر جائے

تزوجتھا فقال عبد الرحمن بارک اللہ لک فی اھلک فلم یرجع یومئذ حتی افضل

تم اُس کو نکاح میں لاؤ عبد الرحمن نے کہا اللہ تمہاری جورو اور مال دولت میں برکت دے پھر وہ لوٹے تو کچھ گھی کچھ کھویا

شیئا من سمن واقط فلم یلبث الا یسیرا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نفع میں کما کر لائے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ عبد الرحمن زردی لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

وعلیہ وضر من صفرة فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھیم قال تزوجت

آپ نے پوچھا ہے کیا کہو تو انہوں نے عرض کیا میں نے ایک

امرأة من الانصار فقال ما سقت فیھا قال وزن نواة من ذھب او نواة من ذھب

انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا کہنے لگے گٹھلی برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی

فقال اولم ولو بشاة حدثنا الصلت بن محمد ابو ھمام قال سمعت المغیرة

آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی ہم سے صلت بن محمد ابو ہمام نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے سُنا

بن عبد الرحمن حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قالت

کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے کہا انصار

الانصار اقسم بیننا وبینھم النخل قال لا قال تکفونا المؤنة وتشرکونا فی الثمر

نے آنحضرت سے عرض کیا ہمارے جو باغات ہیں وہ ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دیجیے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا انصار نے کہا تو خیر وہ باغ

قالوا سمعنا واطعنا باب حب الانصار حدثنا حجاج بن منھال حدثنا

مہاجرین نے کہا منظور ہے باب انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے

شعبة قال اخبرنی عدی بن ثابت قال سمعت البراء رضی اللہ عنہ قال

شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے براء بن عازب سے سُنا وہ کہتے تھے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے

لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ

وہی دوستی رکھیگا جو مومن ہوگا اور اُن سے دشمنی وہی رکھیگا جو منافق ہوگا پھر جو کوئی انصار سے محبت رکھے اللہ بھی اُس سے محبت رکھیگا اور جو کوئی

أَبْغَضَهُ اللهُ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

اللہ بھی اُس سے دشمنی رکھیگا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن

عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن جبر سے اُنہوں نے انس بن مالک رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ بَابُ

آپ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے باب

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں ہم سے ابو معمر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ

کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد العزیز نے اُنہوں نے انس رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ

وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا عبد العزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انس رض نے یوں کہا شادی میں

عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ

سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیکھکر سیدھے کھڑے ہوگئے ف اور فرمانے لگے یا اللہ تو گواہ ہے تم لوگوں کو سب سے زیادہ میں

قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ

چاہتا ہوں تین بار یہی فرمایا ف ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ہشام بن زید نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک رض سے سنا انصار

اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ایک عورت (نام نامعلوم) ایک بچہ ساتھ لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی

وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي

آپ نے اُس سے باتیں کیں اور فرمایا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ

ف ... نہ ہوگا جس نے ابوبکر یا عمر یا علی یا حسن یا زید یا اسامہ رضی اللہ عنہم کو احب الناس فرمایا ۱۲ منہ

بِيَدِهٖ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ بَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

میں میری جان ہے تم لوگوں کو میں سب لوگوں سے زیادہ چاہتا ہوں دو بار یہی فرمایا باب انصار کے تابعدار لوگوں کی ف۱ فضیلت ہم سے

ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابوحمزہ (طلحہ بن یزید) سے سُنا اُنھوں نے زید بن

أَرْقَمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَ أَتْبَاعَنَا

ارقم سے اُنھوں نے کہا انصار نے کہا یا رسول اللہ ہر پیغمبر کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپ کے تابعدار ہیں اب جو لوگ ہمارے تابعدار ہیں انکو

مِنَّا فَدَعَا بِهٖ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ حَدَّثَنَا

لیے دعا فرمایے اللہ انکو بھی ہم میں شریک فرما دے ف۲ آپ نے دعا کی عمرو کہتا ہے میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلےٰ سے بیان کی اُنھوں نے کہا زید نے ایسا کہا

اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے میں نے ابوحمزہ سے سُنا جو ایک انصاری آدمی تھے

قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا وَّإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا

وہ کہتے تھے انصار نے (آنحضرت ؐ سے) عرض کیا ہر قوم کے تابعدار (اہالی موالی) ہوتے ہیں ہم تو آپ کے تابعدار بنے لیکن آپ دعا فرمایے اللہ ہمارے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهٗ

آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کر دے عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث عبدالرحمن

لِابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهٗ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ

ابن ابی لیلےٰ سے بیان کی اُنھوں نے (تعجب کے طور پر) کہا زید نے ایسا کہا۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ زید زید بن ارقم ہیں ف۳

بَابُ فَضْلِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

باب انصار کے گھرانوں کی فضیلت ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا اُنھوں نے انس بن مالک رضہ سے اُنھوں نے ابو اسید ساعدی رضہ سے ف۴ اُنھوں نے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب خاندانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے ف۵ پھر بنی عبدالاشہل کا

ثُمَّ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ

پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کا جو اوس کا بھائی تھا خزرج اکبر اور اوس دونوں حارثہ کے بیٹے تھے اور انصار

مَا أُرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ

میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گھرانوں کو ہم پر فضیلت دی ہے ف۶ کہا تم کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی

وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ

اور عبد الصمد نے کہا ف۱ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس رضؓ سے سُنا ابو اسید نے کہا اُنہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے ف۲ ہم سے سعد بن حفص طلحی

حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے اُنہوں نے یحییٰ سے کہ ابو سلمہ نے کہا مجھے ابو اسید نے خبر دی اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

سے سُنا آپ فرماتے تھے بہتر انصار یا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار ہے اور

وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ

بنی عبد الاشہل اور بنی حارث اور بنی ساعدہ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے اُنہوں نے عباس بن سہل سے اُنہوں نے ابو حمید ساعدی سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ

اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر

عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ

عبد الاشہل کا پھر بنی حارث کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ اور انصار کے سب گھرانے

خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اچھے ہیں پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابو اسید سے کہنے لگے ابو اسید تم نہیں دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار

وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی تعریف بیان کی تو ہم کو (بنی ساعدہ کو) اخیر میں کر دیا آخر سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُيِّرَ دُورُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ

عرض کیا یا رسول اللہ انصار کی تعریف ہوئی تو ہم اخیر درجہ میں رکھے گئے آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ بس نہیں ہے کہ تم اچھے لوگوں

تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا

میں ہو ف۳ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم صبر کرتے رہنا

حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہانتک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو یہ عبد اللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ف۴

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس

بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي

ابن مالک سے انہوں نے اسید بن حضیر سے ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھکو

كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

جیسے فلاں شخص کو آپ نے حکومت دی ف۱ آپ نے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے ف۲ تو جب تک قیامت میں حوض کوثر پر مجھسے ملو صبر

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا مجھ سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس رضی

بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ

سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم میرے بعد

سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ حَدَّثَنَا

حق تلفی دیکھو گے تو صبر کیے رہنا ف۳ یہاں تک کہ تم مجھسے ملو اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے انس بن مالک رضی

اللَّهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ

سے سنا جب وہ انس رضی کے ساتھ ولید بن عبدالملک بن مروان کی طرف نکلے ف۴ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا

إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا

اور اُن کو بحرین کا ملک بطور جاگیر کے دینا چاہا انہوں نے کہا ہم تو اُس وقت تک نہیں لینگے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ایسا ہی ملک

قَالَ أَمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أُثْرَةٌ بَابُ دُعَاءِ

نہ دیجیے آپ نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے تو پھر (دنیا میں) مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا میرے بعد تمہاری حق تلفی قریب ہونیوالی ہے ف۵ باب

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو ایاس معاویہ بن قرہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کھودتے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَ

وقت) یہ شعر پڑھا ۔ زندگی تو آخرت کی زندگی جو ہے سدا ۔ نیک کر انصار اور پردیسیوں کو اسے خدا

ف۱ حافظ نے کہا میں نے معتبر یہ نہیں دیکھا تھا کہ یہ عرض کرنے والے خود اسید بن حضیر تھے اور جس کو حکومت ملی تھی وہ عمرو بن عاص رض تھے مگر اب مجھکو خود یاد نہیں کہ میں نے یہ کہاں سے نقل کیا تھا ۱۲ منہ ف۲ یعنی دوسرے لوگ مقدم کیے جاینگے ۱۲ منہ ف۳ حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا ۱۲ منہ ف۴ حجاج ظالم کا شکوہ کرنے کو ۱۲ منہ ف۵ یعنی دوسرے غیر مستحق لوگ ...



عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وقال فاغفر للانصار حدثنا آدم حدثنا

قتادہ نے بھی انس سے ایسی ہی روایت کی اس میں یوں ہے بخشدے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان

شعبة عن حميد الطويل سمعت انس بن مالك رضي الله عنه قال كانت

شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس بن مالک رضا سے سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے

الانصار يوم الخندق تقول

دن یہ شعر پڑھتے تھے

نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما حيينا ابدا

اپنے پیغمبر محمد سے یہ بیعت ہم نے کی جب تلک ہے زندگی لڑتے رہینگے ہم سدا

فاجابهم اللهم لا عيش الا عيش الآخرة فاكرم الانصار والمهاجرة حدثني

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یوں جواب دیا، زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی ہے قدر کر انصار اور پردیسیوں کی اے خدا ہم سے

محمد بن عبيد الله حدثنا ابن ابي حازم عن ابيه عن سهل قال جاءنا رسول

محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

الله صلى الله عليه وسلم ونحن نحفر الخندق وننقل التراب على اكتادنا فقال

اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم (مدینہ کے گرد) خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے آپ نے یہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم لا عيش الا عيش الآخرة فاغفر

فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت ہی کی زندگی ہے تو مہاجرین

للمهاجرين والانصار باب ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة

اور انصار کو بخش دے باب اللہ تعالی کا (سورۃ حشر میں) فرمانا وہ دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو اپنے

حدثنا مسدد حدثنا عبد الله بن داود عن فضيل بن غزوان عن

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے

ابي حازم عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم

ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضا سے ایک شخص (انصاری نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (وہ بھوکا

فبعث الى نسائه فقلن ما معنا الا الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

تھا) آپ نے اپنی بیبیوں سے پوچھوا بھیجا (کچھ کھانے کو ہے) انہوں نے کہا ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں آخر آپ نے (صحابہ سے) فرمایا

من يضم او يضيف هذا فقال رجل من الانصار انا فانطلق به الى امراته فقال

اس کو کون اپنے ساتھ لیجاتا ہے یا کون اس کی ضیافت کرتا ہے ایک انصاری (ابوطلحہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ میں لیجاتا ہوں پھر وہ (اسکو لیکر



أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کی خدمت کرو وہ بولی ہمارے پاس تو صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کو کافی ہوگا (مہمان کو کہاں

فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً

کھلائیں) انہوں نے کہا ایسا کر کھانا پکا چراغ جلا اور بچوں کو جب وہ کھانا مانگیں (کچھ بہانہ کرکے) سلا دے انہوں نے ایسا ہی کیا کھانا

فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ

پکایا چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا اور وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا) اور خود اس طرح اٹھی جیسے چراغ درست

سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا

کرتی ہے چراغ بجھا دیا مہمان کو یہ دکھلایا جیسے میاں بی بی دونوں کھا رہے ہیں اور میاں بی بی رات کو فاقہ سے رہے جب صبح ہوئی

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا

تو وہ (انصاری صاحب خانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ نے آج رات کو تم میاں بی بی کے کام پر ہنس دیا یا تعجب کیا

فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ

اس کے بعد اللہ نے (سورہ حشر کی) یہ آیت اتاری اور دوسروں کی حاجت (روائی) اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو خود اپنی تنگی

فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ

وہی کامیاب ہونگے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا ان کے نیک آدمی کی قدر کرو اور

تَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو

برے کے قصور سے درگذر کرو ہم سے ابو علی محمد بن یحییٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے جو عبدان

عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

کا بھائی تھا کہا ہم سے والد (عثمان بن جبلہ) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید سے کہا میں نے

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ

انس بن مالکؓ سے سنا ابوبکر صدیق اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس پر سے گذرے

الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دیکھا تو وہ رو رہے ہیں انہوں نے پوچھا کیوں روتے ہو انہوں نے کہا ہم کو آنحضرت کا بیٹھنا (اور وعظ کرنا) یاد آیا

وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

(آپ بیمار تھے یہ مرض موت کا قصہ ہے) یہ سنکر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ

باہر نکلے (آپ کے سر مبارک میں بہت درد تھا) اور منبر پر چڑھے بس

لم يصعده بعد ذلك اليوم فحمد الله واثنى عليه ثم قال اوصيكم بالانصار فانهم

یہ آخری چڑھنا تھا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا (لوگو) میں تم کو انصار کے لیے وصیت کرتا ہوں ف۱ وہ تو میرے

كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم و

جان و جگر ہیں ف۲ اُن پر (جو میرا) حق تھا وہ ادا کر چکے اب اُن کا حق (بہشت ملنا) باقی ہے اُن میں جو کوئی نیک ہو اُس کی قدر کرنا اور

تجاوزوا عن مسيئهم حدثنا احمد بن يعقوب حدثنا ابن الغسيل سمعت عكرمة

جو برا ہو اُس کے قصور سے درگذر کرنا ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ غسیل نے

يقول سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول خرج رسول الله صلى الله عليه و

وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سُنا　وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم　ایک چادر اپنے

سلم وعليه ملحفة متعطفا بها على منكبيه وعليه عصابة دسماء حتى جلس

دونوں مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر برآمد ہوئے اور سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے تھے　آپ منبر پر

على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فان الناس يكثرون

بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا　اما بعد　لوگو اور قومیں　تو بڑھتی جائیں　گی

وتقل الانصار حتى يكونوا كالملح في الطعام فمن ولي منكم امرا يضر فيه احدا

اور انصار کم ہو رہے ہیں ف۳ کم ہوتے ہوتے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائینگے پھر تم میں جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نفع

او ينفعه فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم حدثنا محمد بن بشار

یا نقصان پہونچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور بُرے کے قصور سے درگذرے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن انس بن مالك رضي الله

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے　کہا میں نے قتادہ سے سُنا　انہوں نے　انس بن مالکؓ سے

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الانصار كرشي وعيبتي والناس سيكثرون

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار تو میرا کوٹھا اور میرا تھیلا ہیں　اور لوگ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں

ويقلون فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم

باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه

انصار گھٹتے جاتے ہیں تو انصار کے نیک آدمی کی قدر کرو اور بُرے کے قصور سے درگذرو باب سعد بن معاذؓ کی فضیلت

حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة

ف۴ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا　کہا ہم سے غندر نے　کہا ہم سے شعبہ نے

عن ابي اسحق قال سمعت البراء رضي الله عنه يقول اهديت للنبي صلى الله

انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ

ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا (کہیں سے) ف۱ تحفہ آیا آپ کے اصحاب اُس کو چھونے لگے اور پسند کرکے اُس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم

مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ

اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی تو الین ف۲ اس سے زیادہ نرم یا اچھی ہیں اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے

سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ

بھی انس بن مالک رضہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے فضل

ابْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ

ابن مساور نے جو ابوعوانہ کے داماد تھے کہا ہم سے ابوعوانہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابوسفیان سے اُنہوں نے

جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ

جابر رضہ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب سعد بن معاذ مرے تو عرش جھوم

سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

گیا ف۳ اور اعمش سے ایسی ہی روایت ہے اُنہوں نے کہا ہم سے ابوصالح نے بیان کیا اُنہوں نے جابر رضہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ

علیہ وسلم سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے جابر رضہ سے کہا براء ف۴ یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد سعد کا جنازہ ہے ف۵ اس پر جابر رضہ نے

هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ

کہا کہ دونوں قبیلوں کے دلوں میں دشمنی تھی ف۶ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کا عرش سعد بن معاذ کی

الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ

موت سے جھوم گیا ف۷ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی اُنہوں نے سعد بن

ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

ابراہیم سے اُنہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضہ سے اُنہوں نے ابوسعید خدری رضہ سے کہ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ

بنی قریظہ کے لوگ سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اُتر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار

فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ

ہو کر آئے جب مسجد ف۸ کے قریب پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصاریوں سے جو بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سردار

أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ

کو اُٹھ کر لو ف۹ پھر سعد سے فرمایا یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر (راضی ہو کر) اترے ہیں ف۱۰ سعد نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں

تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

کہ اُن میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ تو قتل کیے جائیں اور اُن کے جورو بچے سب قید کر لیے جائیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو نے وہ حکم دیا جو اللہ کا حکم تھا یا جو

بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا

باب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کی فضیلت ہم سے

عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے انس رضہ سے

أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ

دو مرد (انصاری اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (گھر جانے کو) کیا دیکھتے ہیں اُن کے ساتھ

بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ

ایک روشنی ہے جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو اس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے اور معمر نے ثابت سے انہوں نے انس رضہ سے یوں روایت کیا کہ

ابْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ

اسید بن حضیر اور ایک اور انصاری (آنحضرت کے پاس سے نکلے) اور حماد نے کہا مجھ کو ثابت نے خبر دی انہوں نے انس رضہ سے کہ اسید اور

حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ

عباد بن بشر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (پھر یہی حدیث بیان کی) باب معاذ بن جبل

ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چار شخصوں سے قرآن سیکھو عبداللہ

مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ

بن مسعود رضہ اور سالم ابو حذیفہ کے غلام اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے باب سعد بن عبادہ

عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

کی فضیلت اور عائشہ رضہ نے کہا سعد رضہ اس سے پہلے نیک آدمی تھے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن

اسید نے کہا تو منافق ہے منافقوں کی طرف داری کرتا ہے دونوں میں تکرار شروع ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچاؤ کرا دیا حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ اس واقعہ سے پہلے سعد بن عبادہ بہت اچھے آدمی تھے مصنف نے غلطی کی جو کہا کہ یہ تکرار سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ میں ہوئی سعد بن معاذ تو تہمت سے پہلے ہی شہید ہو چکے تھے

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مالک سے سنا ابو اسید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار

خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ
کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانا بہتر ہے پھر بنی عبد اشھل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر

بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ
بنی ساعدہ کا جس میں سعد بن عبادہ تھے اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں یہ سنکر سعد بن عبادہؓ نے کہا جو قدیم الاسلام

فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ لَهُ قَدْ
تھے میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی لوگوں نے اُن سے کہا تم کو بھی تو بہت سے بندگان خدا پر فضیلت

فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا
دی (یہ کافی ہے رنج کرنے کی کیا ضرورت ہے) باب ابی بن کعب کی فضیلت ف ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ
ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے عمرو بن مرہ سے اُنھوں نے ابراہیم سے اُنھوں نے مسروق سے اُنھوں نے کہا عبد اللہ

عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ
ابن عمرو بن عاص کے سامنے ابن مسعودؓ کا ذکر آیا اُنھوں نے کہا وہ تو ایسے شخص ہیں جن سے میں برابر محبت کرتے آیا

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ
جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا آپ نے فرمایا قرآن چار آدمیوں سے سیکھو پہلے عبد اللہ بن

ابْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
مسعودؓ کو بیان کیا پھر سالمؓ کو جو ابو حذیفہؓ کے غلام تھے اور معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ کو

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ
مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا میں نے شعبہ سے سنا کہا میں نے قتادہ سے سنا اُنھوں نے

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللهَ
انس بن مالکؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ نے مجھکو

أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى بَابُ
یہ حکم دیا ہے کہ میں سورہ لم یکن الذین کفروا تجھکو پڑھ کر سناؤں ابی نے پوچھا کیا اللہ جل جلالہ ف۲ نے میرا نام لیکر فرمایا آپ نے فرمایا ہاں جب تو

مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
زید بن ثابتؓ کی فضیلت ف۳ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے

حدثنا شعبة عن قتادة عن انس رضي الله عنه جمع القرآن على عهد النبي صلى

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قرآن کے حافظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

الله عليه وسلم اربعة كلهم من الانصار ابي ومعاذ بن جبل وابو زيد وزيد

زمانہ میں چار آدمی تھے چاروں انصاری ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوزید اور (آٹھویں) ثابت بن زید

ابن ثابت قلت لانس من ابو زيد قال احد عمومتي باب مناقب ابي طلحة

ف اور زید بن ثابت قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابوزید کون انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں ایک چچا تھے باب ابوطلحہ انصاری کی

رضي الله عنه حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز

فضیلت کا بیان ف ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن

عن انس رضي الله عنه قال لما كان يوم احد انهزم الناس عن النبي صلى

صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جنگ احد کے دن جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے

الله عليه وسلم وابو طلحة بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم مجوب به عليه

تو ابوطلحہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چمڑے کی سپر کی آڑ آپ پر کیے رہے (تا کہ کافروں کے تیر

بحجفة له وكان ابو طلحة رجلا راميا شديد القد يكسر يومئذ قوسين او

آپ کو نہ لگ جائیں) اور وہ بڑے تیر انداز اور کمان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے اُن کی دو یا تین کمانیں اس

ثلاثا وكان الرجل يمر معه الجعبة من النبل فيقول انثرها لابي طلحة فاشرف

دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے گذرتا تو آپ فرماتے یہ سب تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے ف۳ ایک

النبي صلى الله عليه وسلم ينظر الى القوم فيقول ابو طلحة يا نبي الله بابي انت

مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سر اُٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے (وہ تیر مار رہے تھے) ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ

وامي لا تشرف يصيبك سهم من سهام القوم نحري دون نحرك ولقد رأيت

سر نہ اُٹھایے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپ کے سینے کی آڑ کر رہا ہے ف۴ اور (اس جنگ میں) میں نے

عائشة بنت ابي بكر وام سليم وانهما لمشمرتان ارى خدم سوقهما تنقزان القرب

حضرت عائشہ اور ام سلیم کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے ہوئے پنڈلیاں کھولے ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتی

على متونهما تفرغانه في افواه القوم ثم ترجعان فتملانها ثم تجيان فتفرغانه

جاتی تھیں پانی لوگوں کے منہ میں ڈالدیتیں پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں لوگوں کے منہ میں ڈالتیں

في افواه القوم ولقد وقع السيف من يدي ابي طلحة اما مرتين واما ثلاثا

سینے اُن کی پازیبیں دیکھیں ف۵ (اس دن) ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر گری تھی

ف۴ کیونکہ اُن کے تیر دور تک جاتے کافروں پر خوب اثر کرتے ۱۲ منہ ف۵ جو تیر وغیرہ آپ تک پہنچتے مجھکو لگیں ۱۲ منہ ف۶ یہ جنگ کا وقت تھا اور سخت پریشانی کا وقت تھا دوسرے پانی لانے کے لیے کپڑا اوپر اٹھانا ضروری تھا ورنہ عورت جلدی چل نہیں سکتی اس لیے پنڈلیاں کھل جانے میں کوئی قباحت نہ ہوئی دوسرے یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اترا تھا

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ

باب عبداللہ بن سلامؓ کی فضیلت ف ۱ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ

کہا میں نے امام مالک سے سنا انہوں نے ابوالنضر (سالم بن امیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعد رض بن

ابْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ

ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص کے باب میں جو

یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِیْہِ نَزَلَتْ

زمین پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بہشتی ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے ف ۲ سعد نے کہا عبداللہ بن سلام ہی کے باب

ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْاٰیَۃَ قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَ مَالِكٌ

میں (سورۂ احقاف کی) یہ آیت اتری ہے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی گواہی بھی دی ف ۳ عبداللہ بن یوسف نے کہا میں نہیں جانتا

الْاٰیَۃَ اَوْ فِی الْحَدِیْثِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْھَرُ السَّمَّانُ

یا حدیث میں ہے ف ۴ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر سمان نے

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ

انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا

فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی وَجْھِہٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی

اتنے میں ایک شخص آئے (عبداللہ بن سلام) اُن کے چہرے سے خدا پرستی نمایاں تھی لوگوں نے کہا یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے

رَكْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْھِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِیْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا ھٰذَا

ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد سے نکل گئے میں بھی اُن کے پیچھے چلا اُن سے پوچھا جب تم مسجد میں آئے تھے تو لوگ کہنے لگے یہ بہشت

رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَا لَا یَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ

والوں میں سے ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہ کہنا چاہیے جو اُس کو معلوم نہ ہو اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ

ذَاكَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُھَا عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ

ایسا کیوں کہتے ہیں (میں بہشتی ہوں) ہوا یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو آپ سے بیان کیا وہ خواب یہ

كَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِھَا وَخُضْرَتِھَا وَسْطَھَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی

تھا جیسے میں ایک باغ میں ہوں اُس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی اُس کے بیچا بیچ ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایہ زمین میں

الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَآءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لَہٗ ارْقَ قُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ

اور سرآسمان میں اوپر کی طرف ایک کنڈہ لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا میں نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا

فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ

پھر ایک خدمت گار آیا اُس نے کیا کیا پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھادیے آخر میں چڑھ گیا اور اُس کی چوٹی پر پہونچ کر وہ کنڈا اپنے تمام لیا مجھ سے

فَقِيْلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کہا گیا اُس کو مضبوط تھامے رہ تو جب تک میں نیند سے اٹھا یہ کنڈا تھامے رہا میں نے یہ خواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

آپ نے یوں تعبیر دی کہ باغ سے دین اسلام مراد ہے اور ستون سے اسلام کا ستون (یعنے کلمۂ شہادت یا اسلام کے پانچوں ارکان) اور وہ کنڈا

عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ

عروۃ الوثقی ہے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہیگا اور یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے

وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ

ف امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ عنبری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انھوں نے محمد سے کہا ہم سے قیس بن

عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ

عباد نے انھوں نے عبداللہ بن سلام سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں بجائے منصف کے وصیف ہے یعنے چھوکرا یا چھوکری ہم سے سلیمان بن حرب نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ

بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے سعید بن ابی بردہ سے انھوں نے اپنے والد (عامر بن ابی موسے) سے انھوں نے کہا میں مدینہ میں آیا اور

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا تَجِيْءُ فَاُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ

عبداللہ بن سلام سے ملا انھوں نے کہا میرے ساتھ چلو میں تم کو ستو اور کھجور کھلاؤں اور ایسے گھر میں

فِيْ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى

لے چلوں جہاں آنحضرت ہو گئے تھے پھر کہنے لگے تم ایسے ملک (عراق) میں رہتے ہو جہاں سود بیاج چلا نہ کہاتے ہیں خیال رکھو جب کسی پر تمہارا

اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهُ رِبًا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ

قرض ہو پھر وہ تمکو گھانس کا یا جو کا یا چارے کا ایک گٹھا تحفے کے طور پر بھیجے تو بھی مت لو وہ بیاج میں داخل ہے ف۱ اور نضر بن شمیل اور

وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ بَابُ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوداؤد طیالسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس حدیث میں گھر کا ذکر نہیں کیا باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہؓ سے

خَدِيْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ

ف۳ اور اُن کی فضیلت کا بیان ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انھوں

ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ

نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انھوں نے کہا میں نے حضرت علی ؓ سے سنا



عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حدثنی صدقۃ
وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے صدقہ بن فضل نے

اخبرنا عبدۃ عن ہشام عن ابیہ قال سمعت عبد اللہ بن جعفر عن علی رضی
بیان کیا کہا ہمکو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے

اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر نسائہا مریم وخیر نسائہا
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اپنے زمانہ میں ساری دنیا کی عورتوں میں مریم افضل تھیں اسی طرح خدیجہ رض

خدیجۃ حدثنا سعید بن عفیر حدثنا اللیث قال کتب الی ہشام عن
ف ا ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہشام بن

ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما غرت علی امرأۃ للنبی صلی اللہ علیہ
اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے یہ حدیث نقل کر کے مجھ کو لکھ بھیجی حضرت عائشہ رض نے کہا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی

وسلم ما غرت علی خدیجۃ ہلکت قبل ان یتزوجنی لما کنت اسمعہ یذکرہا وامرہ
بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی خدیجہ ف ٢ پر آئی حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے مر چکی تھیں رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرت صلعم کو انکا ذکر کرتے

اللہ ان یبشرہا ببیت من قصب وان کان لیذبح الشاۃ فیہدی فی خلائلہا
سنتی اور اللہ نے آپ کو حکم دیا خدیجہ کو بہشت میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں اور ف ٣ آنحضرت صلعم بکری کاٹتے اور انکی دوست عورتوں کو اتنا

منہا ما یسعہن حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا حمید بن عبد الرحمن عن
گوشت بھیجتے جو انکو بس ہو جاتا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن عبد الرحمن نے انہوں نے

ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما غرت علی امرأۃ ما
ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا مجھکو آنحضرت صلعم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں

غرت علی خدیجۃ من کثرۃ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاہا قالت وتزوجنی
ہوئی جتنی خدیجہ رض پر ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا بہت ذکر کیا کرتے تھے حضرت عائشہ رض کہتی تھیں خدیجہ رض کے مرنے کے تین

بعدہا بثلث سنین وامرہ ربہ عز وجل او جبریل علیہ السلام ان یبشرہا ببیت
برس بعد آنحضرت صلعم نے مجھ سے نکاح کیا اور اللہ نے یا حضرت جبرئیل نے آپ کو یہ حکم دیا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک موتی

فی الجنۃ من قصب حدثنی عمر بن محمد بن حسن حدثنا ابی حدثنا حفص
محل کی خوشخبری دیں مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے حفص بن غیاث

عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما غرت علی احد من نساء
نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلعم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں کی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

جتنی خدیجہ رضی پر　مین نے　کی حالانکہ　انکو دیکھا تک نہین مگر وجہ یہ تھی　کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ

اُن کا ذکر بہت کیا کرتے اور کبھی بکری کاٹتے اُس کے پارچے بناکر خدیجہ رض کے دوست عورتون کو　بھیجدیتے

خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ

مین کبھی آپ سے یون کہتی شاید خدیجہ رض کے سوا اور دنیا مین کوئی عورت تھوڑے تھی　تو آپ فرماتے خدیجہ　مین یہ یہ

وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ قُلْتُ

صفتین تھین اور میری اولاد اُنہی کے پیٹ سے ہوئی ف۱ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہون نے اسمعیل بن

لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ

عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) سے پوچھا کیا آنحضرت　صلی اللہ علیہ وسلم نے　خدیجہ رض کو خوشخبری دی

قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

اُنہون نے کہا ہان آنحضرت ہونے انکو بہشت مین ایک ایسے موتی محل کی بشارت دی جس مین نہ شور ہوگا نہ غم ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

کہا ہم سے محمد بن فضیل نے اُنہون نے عمارہ بن قعقاع سے اُنہون نے ابوزرعہ سے اُنہون نے ابوہریرہ رض سے　اُنہون نے کہا جبرئیل ع

أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے　کہنے لگے یا رسول اللہ　یہ خدیجہ آپ پاس سالن کا　یا

أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ

کھانے کا ایک برتن لارہی ہین　جب وہ لیکر آئین تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اُن کو سلام کہنا

مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ

اور اُن کو بہشت مین ایک گھر کی خوشخبری دو　جو ایک خولدار موتی کا ہوگا نہ اُس مین غل اور شور ہوگا نہ کوئی رنج　اور

إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

اسمعیل بن خلیل نے ف۲ کہا ہمکو علی بن مسہر نے خبر دی اُنہون نے ہشام سے اُنہون نے اپنے والد سے اُنہون نے حضرت عائشہ رض

عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سے اُنہون نے کہا ہالہ بنت خویلد نے　جو حضرت خدیجہ رض کی بہن تھین　آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ

کی) اجازت مانگی آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا ف۳ اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ کیا یہ ہالہ ہین　حضرت عائشہ رض کہتی ہین

فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ

مجھے رشک آگیا میں نے کہا کیا آپ ایک قریش کی بڑھیا کو یاد کرتے ہیں جس کے دانت گر کر صرف (سرخ سرخ مسوڑے رہ گئے تھے (نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں

قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

آنت (اللہ نے اُسکے بدل آپ کو اُس سے اچھی عورت (جوان کنواری) عنایت فرمائی ف۱ باب جریر بن عبداللہ بجلی کی فضیلت ف۲

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ

ہمسے اسحاق واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے اُنھوں نے بیان بن بشر سے اُنھوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنھوں نے کہا جریر

قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہتے تھے　مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی (گھر میں آنے سے) نہیں روکا　جب سے میں

مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ

میں آنے سے) نہیں روکا ف۳ اور جب آپ نے مجھکو دیکھا تو ہنستے ہوئے (خندہ پیشانی) اور قیس نے جریر سے یہ بھی روایت کی کہ جاہلیت کے زمانہ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ

میں (یمن میں) ایک گھر تھا ذو الخلصہ　اُس کو لوگ یمنی کعبہ　یا شامی کعبہ بھی کہا کرتے تھے ف۴ ایک بار آنحضرت

الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو اس ذے الخلصہ سے (اُس کو توڑ پھوڑ جلا کر) مجھ کو بے فکر کر سکتا ہے جریر نے کہا میں یہ سُنکر

فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا

ڈیڑھ سو　سوار (اپنے قبیلے)　احمس کے لیکر ذی الخلصہ پر گیا اُس کو توڑ پھوڑ ڈالا　اور جو وہاں ملا اُس کو قتل کیا

عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

لوٹ کر جب آیا تو آپ کو خبر کی آپنے مجھکو اور احمس کے قبیلے والوں کو دعا دی　باب　حذیفہ بن یمان کی فضیلت

الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ

ف۵　ہم سے　اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا　کہا ہم کو سلمہ بن رجاء نے　خبر دی

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کی اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے حضرت عائشہ رضہ سے اُنھوں نے کہا جب احد کا دن ہوا

هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ

اور پہلے پہل کافروں کو صاف شکست ہوئی تو ابلیس ملعون نے (دھوکا دینے کے لیے) یوں پکارا خدا کے بندو اپنے پیچھے والوں کی خبر لو ف۶

أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ

یہ سنکر آگے کے مسلمان پچھلے مسلمانوں ہی پر لوٹ پڑے ف۷ اور انہی سے (آپس ہی میں) لڑنے لگے حذیفہ نے جو نگاہ ڈالی تو اپنے باپ کو دیکھا ف۸ پکارا

عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ

خدا کے بندو یہ (کیا غضب ہے) میرے والد ہیں میرے والد ہیں حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں مسلمانوں نے ایک نہ سنی اُس کو مار ہی ڈالا حذیفہ نے ف یوں کہا

قَالَ أَبِي فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَابٌ

اللہ تم کو بخشے عروہ نے کہا خدا کی قسم حذیفہ رضہ میں اُس کلمہ کی بدولت جب تک خدا سے ملے کچھ بھلائی ہی رہی ف باب

ذِكْرُ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا

ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر عبدان نے کہا ف ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ

یونس نے اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ رضہ نے کہا ہند عتبہ کی بیٹی آنحضرت صلعم کے پاس

عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ

آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ساری دنیا میں کسی ڈیرے (یعنے قوم) والوں کا ذلیل و خوار ہونا مجھکو اتنا پسند نہ تھا جتنا

يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ

آپ کے ڈیرے والوں کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا اب آج کے دن (الٹا ہو گیا) ساری زمین کے لوگوں میں کسی ڈیرے والوں کا عزت دار

يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَتْ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

ہونا مجھکو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا ہندہ نے یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ

إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا

ابو سفیان ایک ہی لالچی بخیل آدمی ہے ف اگر میں اُس کا پیسہ لیکر اپنے بال بچوں کا خرچ چلاؤں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق

أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

کچھ گناہ نہ ہوگا (زیادہ مت لے) باب زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ ف مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی

بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ

نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمر رضہ نے اُنھوں نے اپنے والد

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

(عبداللہ بن عمر رضہ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے

بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى

بلدح میں ملے ف ابھی آپ پر وحی اُترنا شروع نہیں ہوا تھا آپ کے سامنے کھانے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ

کا دستر خوان چنا گیا زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا پھر کہنے لگا میں تو [illegible]



بِمَا لَنْ تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أُكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ

جن کو تم تھانوں پر ف کاٹتے ہو میں اسی جانور کا گوشت کھاؤنگا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے ف۲ اور زید قریش کے لوگوں پر ان جانوروں

يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَ

کے ف۳ کاٹنے کا عیب ہر تا تھا کہتا تھا (عجیب بات ہے) بکری کو تو اللہ نے پیدا کیا　آسمان سے پانی بھی اُسی نے برسایا (جس کو بکری پیتی ہے)

أَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ قَالَ مُوسَى

چارہ بھی زمین سے اُسی نے اگایا (جس کو بکری کھاتی ہے) پھر تم لوگ اُسکو اوروں کے نام پر کاٹتے ہو ان مشرکون کے کام پر یہ انکار کرتا تھا اور اُس کو

حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو

مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں اُنھوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے نقل کیا　کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی

ابْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ

تلاش میں مکہ سے شام کے ملک کو گئے　وہاں یہود کے ایک عالم سے ملے (نام نامعلوم) اُس سے کہنے لگے

عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا

مجھے اپنا دین بتلا شاید میں تیرا دین اختیار کر لوں　اُس نے کہا اگر تو ہمارا دین اختیار کر لیگا　تو اللہ

حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ

کے غضب میں سے اپنا حصہ لیگا (یعنی خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا) زید نے کہا واہ میں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں (اُس سے بچنا چاہتا ہوں)

غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَّى أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ

پھر خدا کے غضب کو تو میں اپنے اوپر کبھی نہیں لونگا اور نہ مجھکو اُس کے اُٹھانے کی طاقت ہے اچھا اور کوئی دین تو مجھکو بتلا سکتا ہے اُس نے کہا میں

يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

ہو تو حنیف دین ہو زید نے کہا حنیف دین کیا ہے اُس نے کہا حضرت ابراہیم کا دین　جو نہ یہودی تھے　نہ نصرانی　اکیلے

وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ

اللہ کی پرستش کرتے تھے خیر زید وہاں سے چلے ایک نصرانی پادری سے ملا اُس سے یہی یہی گفتگو کی اُس نے　کہا تو

عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا

ہمارے دین میں آئیگا تو اللہ کی لعنت میں سے ایک حصہ لیگا زید نے کہا (واہ) میں تو خدا کی لعنت سے بھاگتا (بچنا) چاہتا ہوں مجھ

أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَّى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى

سے نہ خدا کی لعنت اُٹھ سکیگی نہ اُسکا غضب کبھی اُٹھ سکیگا بھلا مجھ میں اتنی طاقت کہاں ہے اچھا تو اور کوئی (سچا) دین مجھکو بتلا سکتا

غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ

ہے پادری نے کہا میں نہیں جانتا اگر ہو تو حنیف دین سچا دین ہو زید نے کہا وہ کیا کہنے لگا　ابراہیم کا دین　جو نہ



يهوديا ولا نصرانيا ولا يعبد الا الله فلما راى زيد قولهم في ابراهيم عليه السلام

یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کو پوجتے تھے جب زید نے یہودیون اور نصرانیون کا یہ قول حضرت ابراہیم کے باب مین سُنا اور

خرج فلما برز رفع يديه فقال اللهم اني اشهد اني على دين ابراهيم وقال الليث

وہان سے نکلے تو اپنے دونون ہاتھ (آسمان کی طرف) اُٹھاتے کہنے لگے یا اللہ مین گواہی دیتا ہون مین ابراہیم کے دین پر ہون ف۱ اور

كتب الي هشام عن ابيه عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله عنهما قالت رايت زيد

مجھ کو ہشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسماء بنت ابی بکر رض سے لکھہ بھیجی وہ کہتی تھین مین نے زید بن عمرو بن

ابن عمرو بن نفيل قائما مسندا ظهره الى الكعبة يقول يا معاشر قريش والله ما

نفیل کو دیکھا کھڑے ہوئے کعبے سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کہہ رہے تھے قریش کے لوگو خدا کی قسم تم مین کو

منكم على دين ابراهيم غيري وكان يحيي الموءودة يقول للرجل اذا اراد ان يقتل

ابراہیم کے دین پر میرے سوا اور کوئی نہین ہے اور زید بیٹیون کو جیتا نہین گاڑتے تھے ف۳ وہ اُس شخص سے جو اپنی بیٹی کو مارنا

ابنته لا تقتلها انا اكفيكها مؤنتها فياخذها فاذا ترعرعت قال لابيها ان

چاہتا یون کہتے تو اس کو مت مار (مجھکو دے ڈال) مین پال لونگا پھر اُس کو لیکر پالتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اُس کے باپ سے یون کہتے

شئت دفعتها اليك وان شئت كفيتك مؤنتها باب بنيان الكعبة

اگر تو چاہے تو اپنی بیٹی لے مین دیدونگا اور اگر تیری مرضی ہو تو مین اُس کے سب کام پورے کر دونگا ف۴ باب قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی اُس کا بیان

حدثني محمود حدثنا عبد الرزاق قال اخبرني ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھکو عمرو بن دینار نے انہون

سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال لما بنيت الكعبة ذهب النبي صلى الله

نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سُنا انہون نے کہا جب کعبہ بنایا گیا (یعنے قریش نے اُس کی مرمت کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم وعباس ينقلان الحجارة فقال عباس للنبي صلى الله عليه وسلم

اور آپ کے چچا حضرت عباسؓ دونون پتھر ڈھو رہے تھے عباسؓ نے کہا (میرے بھتیجے) تہ بند اپنا

اجعل ازارك على رقبتك يقيك من الحجارة فخر الى الارض وطمحت عيناه

تہ بند الٹ کر اپنی گردن پر ڈال لو تو پتھر کی تکلیف تمکو نہ ہو گی (آنحضرت نے ایسا ہی کیا) اسی وقت بیہوش ہو گئے

الى السماء ثم افاق فقال ازاري ازاري فشد عليه ازاره حدثنا ابو النعمان حدثنا

آسمان کو تکنے لگین ہوش آیا تو (اپنے چچا سے) فرمانے لگے میرا تہ بند دیدو انہون نے آپ کا تہ بند خوب مضبوط باندھ دیا ف ہم سے ابو النعمان محمد بن

حماد بن زيد عن عمرو بن دينار وعبيد الله بن ابي يزيد قالا لم يكن على عهد

حماد بن زید نے انہون نے عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید سے اُن دونون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے



النبی صلی اللہ علیہ وسلم حول البیت حائط کانوا یصلون حول البیت حتی

زمانے میں کعبے کے گرد احاطہ کی دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے حضرت عمر رضہ

کان عمر فبنی حولہ حائطا قال عبید اللہ جدرہ قصیر فبناہ ابن الزبیر باب

نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں) اُس کے گرد دیوار بنوادی عبیداللہ نے کہا کعبے کی دیواریں پست تھیں عبداللہ بن زبیر نے ان کو بلند کیا

ایام الجاہلیۃ حدثنا مسدد حدثنا یحیی قال ہشام حدثنی ابی عن عائشۃ

باب جاہلیت کے زمانہ کا بیان ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد (عروہ)

رضی اللہ عنہا قالت کان عاشوراء یوما تصومہ قریش فی الجاہلیۃ وکان النبی

نے نقل کیا اُنہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی

صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فلما قدم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما نزل

رکھتے تھے جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے (۲ ہجری میں) فرض ہوئے

رمضان کان من شاء صامہ ومن شاء لا یصومہ حدثنا مسلم حدثنا وہیب

تو آپ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب

حدثنا ابن طاوس عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کانوا یرون

نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے ابن عباس رضہ سے اُنہوں نے کہا جاہلیت کے لوگوں کا یہ

ان العمرۃ فی اشہر الحج من الفجور فی الارض وکانوا یسمون المحرم صفر

اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ میں داخل ہے اور جاہلیت کے زمانہ میں محرم کو صفر کہا کرتے اُن

ویقولون اذا برا الدبر وعفا الاثر حلت العمرۃ لمن اعتمر قال فقدم رسول

کے یہاں یہ مثل تھی جب اونٹ کی پیٹھ اچھی ہو جائے اور حاجیوں کے پاؤں کے نشان (رستہ پر سے) مٹ جائیں تو اب عمرہ کرنیوالے کو عمرہ کرنا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رابعۃ مہلین بالحج وامرہم النبی صلی اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذی الحجہ کو مکہ میں پہونچے سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے اپنے اصحاب

علیہ وسلم ان یجعلوہا عمرۃ قالوا یا رسول اللہ ای الحل قال الحل کلہ حدثنا

کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف اور سعی کرکے احرام کھول دیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کرنے سے ہم کو کون سی بات درست ہو جائیگی

علی بن عبد اللہ حدثنا سفین قال کان عمرو یقول حدثنا سعید بن المسیب

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار کہتے تھے ہم سے سعید بن مسیب نے اپنے والد

عن ابیہ عن جدہ قال جاء سیل فی الجاہلیۃ فکسا ما بین الجبلین قال

مسیب سے نقل کیا اُنہوں نے سعید کے دادا (حزن) سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک بار سیلاب آئی ایسی کہ دونوں پہاڑوں کے بیچ

سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کہتے تھے اس حدیث کا ایک بڑا قصہ ہے ف ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے

عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ

انہوں نے بیان ابوالبشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضہ احمس قبیلے کی ایک عورت پاس گئے جس

يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا

کا نام زینب بنت مہاجر تھا دیکھا تو وہ بات نہیں کرتی پوچھا سبب کیا بات کیوں نہیں کرتی لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کی منت مانی ہے

لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

کرنا جاہلیت کی رسم ہے ف۳ اس نے بات کرنا شروع کی اور ابوبکر رضہ سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں

قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ

اس نے کہا کون سے مہاجرین میں سے ابوبکر رضہ نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے اس نے کہا قریش کے کون سے خاندان میں سے ابوبکر رضہ نے

لَسَؤُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ

کہا بھئی تو بڑی پوچھنے والی عورت ہے میں ابوبکر رضہ ہوں تب اس نے پوچھا ہم اس اچھے طریق (اسلام) کے دین پر جس کو اللہ جاہلیت کے بعد

الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ

لایا کب تک (عمدگی کے ساتھ) قائم رہینگے انہوں نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم) سیدھے رہینگے ف۴ اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے

قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ

ابوبکر رضہ نے کہا تیری قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم کریں تو وہ مان لیں اس نے کہا کیوں نہیں ہیں ابوبکر

أُولَئِكَ عَلَى النَّاسِ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

نے کہا امام سے یہی مراد ہیں ف مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ

ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا کسی عرب کی ایک کالی لونڈی (نام نامعلوم)

الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا

مسلمان ہو گئی اس کی جھونپڑی مسجد ہی میں تھی وہ ہمارے پاس آ کر باتیں کیا کرتی

فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ

جب باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی ف۵

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا ... أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

کمر بند کا دن خدا کے عجائب میں سے ... اسی نے چھڑایا مجھے کفر کے ملک سے



فلما أكثرت قالت لها عائشة وما يوم الوشاح قالت خرجت جويرية لبعض أهلي

جب اُس نے یہ شعر کئی بار پڑھی تو میں نے پوچھا ارے کمر بند کا دن اس سے کیا مطلب اُس نے کہا ہوا یہ کہ میرے لوگوں میں ایک چھوکری (جو نئی دولہن تھی)

وعليها وشاح من أدم فسقط منها فانحطت عليه الحديا وهي تحسبه لحما فأخذت

نکلی وہ لال چمڑے کا ایک کمر بند باندھے تھی اتفاق سے وہ کمر بند گر گیا چیل اتری اُس کو گوشت سمجھ کر لے گئی لوگوں نے مجھ پر اُس کی چوری کی

فاتهموني به فعذبوني حتى بلغ من أمري أنهم طلبوا في قبلي فبيناهم حولي

تہمت لگائی اور مار پیٹ شروع کی یہاں تک اُنھوں نے مجھ کو تکلیف دی کہ میری شرمگاہ بھی ٹٹولی (کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو) خیر وہ اسی حال

وأنا في كربي إذ أقبلت الحديا حتى وازت برؤوسنا ثم ألقته فأخذوه فقلت

میں تھا میں مبتلا اتنے میں چیل سیدھی ہمارے سروں پر آن پہونچی اور اُس ہار کو پھینکا اُن لوگوں نے اٹھا لیا میں نے کہا

لهم هذا الذي اتهمتموني به وأنا منه بريئة حدثنا قتيبة حدثنا إسمعيل

تم اسی کی چوری مجھ پر لگاتے تھے اور میں بے گناہ تھی ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن

ابن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله

جعفر نے انھوں نے عبداللہ بن دینار سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم قال ألا من كان حالفا فلا يحلف إلا بالله فكانت قريش تحلف

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو جو کوئی قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے قریش کے لوگ اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے

بآبائها فقال لا تحلفوا بآبائكم حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن

تھے اس لیے آپ نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے

وهب قال أخبرني عمرو أن عبد الرحمن بن القسم حدثه أن القسم كان يمشي

بیان کیا کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا کہ قاسم بن محمد (اُن کے والد) جنازے کے آگے

بين يدي الجنازة ولا يقوم لها ويخبر عن عائشة قالت كان أهل الجاهلية

چلا کرتے تھے اور جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہ رضہ سے نقل کرتے کہ جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے

يقومون لها يقولون إذا رأوها كنت في أهلك ما أنت مرتين حدثني

ہو جاتے اور کہتے تو جیسا اپنے گھر والوں میں تھا اب ویسا ہی (کسی پرندے کے پیٹ میں ہے) ہم سے

عمرو بن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن أبي إسحق عن عمرو بن

عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے عمرو

ميمون قال قال عمر رضي الله عنه إن المشركين كانوا لا يفيضون من جمع حتى

بن میمون سے حضرت عمر رضہ نے کہا مشرک لوگ مزدلفہ سے (منا کو) اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک ثبیر (پہاڑ) پر



تشرق الشمس على ثبير فخالفهم النبي صلى الله عليه وسلم فأفاض قبل أن

سورج کی روشنی نہ پڑتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے

تطلع الشمس حدثني إسحق بن إبراهيم قال قلت لأبي أسامة حدثكم يحيى

لوٹے مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا تم سے یحییٰ

ابن المهلب حدثنا حصين عن عكرمة وكأسا دهاقا قال ملأى متتابعة

ابن مہلب نے یہ کہا ہے ہم سے حصین نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا (سورۂ نبا میں) جو کاسا دہاقا ہے اس کا معنے بھرا ہوا لگاتار

قال وقال ابن عباس سمعت أبي يقول في الجاهلية اسقنا كأسا دهاقا حدثنا

(ابو اسامہ نے کہا ہاں) اور (اسی اسناد سے) عکرمہ سے منقول ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت عباسؓ) سے سنا وہ جاہلیت

أبو نعيم حدثنا سفين عن عبد الملك عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے

قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا لبید (بن ربیعہ بن عامر) کا یہ مصرعہ ہے

ألا كل شيء ما خلا الله باطل * وكاد أمية بن أبي الصلت أن يسلم حدثنا

جو خدا کے ماسوا ہے وہ فنا ہو جائیگا * ف اور امیہ بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا ہم سے

إسمعيل حدثني أخي عن سليمن عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن بن القسم عن

اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبد الرحمن

القسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها قالت كان لأبي بكر غلام يخرج

بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضہ کا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) جو اپنی کمائی

له الخراج وكان أبو بكر يأكل من خراجه فجاء يوما بشيء فأكل منه أبو بكر فقال له

اُن کو لاکر دیا کرتا ابوبکر رضہ اُس کی کمائی کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا ابوبکر رضہ نے اُس کو کھایا غلام کہنے

الغلام تدري ما هذا فقال أبو بكر وما هو قال كنت تكهنت لإنسان في

لگا تم جانتے ہو یہ کاہے کی کمائی تھی انہوں نے پوچھا کیوں کاہے کی غلام کہنے لگا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص سے کہانت کی

الجاهلية وما أحسن الكهانة إلا أني خدعته فلقيني فأعطاني بذلك هذا

تھی ف حالانکہ میں اس علم کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا میں نے اُس سے دغابازی کی وہی شخص (آج) مجھ کو ملا اُس نے کچھ مجھ کو دیا یہ وہی کمائی

الذي أكلت منه فأدخل أبو بكر يده فقاء كل شيء في بطنه حدثنا مسدد

ہے ابوبکر رضہ نے یہ سنتے ہی منہ میں انگلی ڈالی اور جو کچھ پیٹ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا ف ہم سے مسدد بن مسرہد نے



حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ

ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ عمری سے کہا مجھکو نافع نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے

الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ

لوگ اونٹ کے گوشت حبل الحبلہ کے وعدے پر بیچا کرتے تھے ابن عمرؓ نے کہا حبل الحبلہ یہ کہ اونٹنی جنے پھر اس کی

النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

بیٹی حاملہ ہو وہ جنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا

ذٰلِكَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ

ف ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے کہا ہم انس

ابْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَ

ابن مالکؓ پاس جایا کرتے وہ انصاریوں کے حالات ہم سے بیان کیا کرتے کہتے تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا اور

كَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا *

تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا

الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی قسامت کا بیان ف

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے قطن ابو الہیثم نے کہا ہم سے ابو یزید

يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ

مدنی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا پہلی قسامت جو جاہلیت میں ہوئی ہم

فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ

بنی ہاشم لوگوں میں ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ ف) کو قریش کے ایک دوسرے خاندان والے (خداش بن عبد اللہ عامری) نے نوکر رکھا

قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ

اب یہ نوکر اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لیکر (شام کی طرف) چلا وہاں ایک دوسرا ہاشمی شخص (نام نامعلوم) اس پر

انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ

سے گزرا جس کے تھیلوں کی رسی ٹوٹ گئی تھی اس نے اس نوکر سے التجا کی (ارے بھائی) میری مدد کر اونٹ باندھنے کی ایک رسی مجھ کو دے ڈال

فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا

اس نے ایک رسی اس کو دیدی جس سے اس نے اپنے تھیلے باندھے جب منزل پر اترے تو سب اونٹ باندھے گئے مگر ایک اونٹ یوں ہی رہا

فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هٰذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ

صاحب نے پوچھا ارے سب اونٹوں کو باندھا اس کو کیوں نہیں باندھا نوکر نے کہا اس کی رسی نہیں ہے

عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

صاحب نے کہا اس کی رسی کہاں گئی ف اور غصے میں آکر ایک لکڑی اس پر پھینک ماری اس کی موت آن پہونچی (وہ مرنے کے قریب ہوگیا) اس وقت

الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي

ایک یمن والا شخص (نام نامعلوم) اُدھر سے گذرا یہ نوکر (جو مر رہا تھا) اُس سے پوچھنے لگا کیا تو ہر سال حج کو جایا کرتا ہے اُس نے کہا نہیں لیکن کبھی

رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُنْتَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ

دیگا جب کبھی تو جائے اُس نے کہا اچھا پہنچا دونگا نوکر نے کہا جب تو حج کے موسم پر (مکہ میں) جائے تو پہلے یوں آواز دے قریش کے لوگو

فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ

جب وہ جواب دیں تو یوں پکار بنی ہاشم کے لوگو جب وہ جواب دیں تو اُن سے پوچھ ابوطالب کہاں ہیں جب ابوطالب ملیں تو اُن سے

أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ

کہدے کہ فلاں شخص نے مجھکو ایک رسی پر مار ڈالا یہ کہکر وہ نوکر مرگیا اب اُس کا صاحب جب مکہ میں پہونچا تو ابوطالب اُس کے پاس آئے

فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ قَالَ قَدْ

پوچھنے لگے ہماری قوم والا کدھر گیا اُس نے کہا وہ (رستے میں) بیمار ہوگیا تھا میں نے اچھی طرح اُسکی خدمت کی لیکن قضا سے مرگیا میں نے اُس کو

كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ

تیری طرف سے یہی ہونا چاہیے تھا ف۲ اور ایک مدت تک ابوطالب خاموش رہے اتفاق سے یمن کا وہ شخص جس کو اُس نوکر نے پیغام پہونچانے کی وصیت

عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا

کی تھی حج کے موسم پر آن پہونچا اور اُس نے آواز دی قریش کے لوگو۔ لوگوں نے بتلا دیا یہ قریش کے لوگ ہیں پھر اُس نے پکارا بنی ہاشم لوگوں نے بتلایا

هٰذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هٰذَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ

یہ بنی ہاشم ہیں پھر اُس نے پکارا ابوطالب کہاں ہیں لوگوں نے بتلایا ابوطالب یہ ہیں تب اُس نے یوں کہا ابوطالب فلاں شخص نے میرے ہاتھ آپ کو

رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى

یہ پیغام بھیجا ہے کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے بدل مجھکو مار ڈالا یہ سنتے ہی ابوطالب اُس شخص کے پاس (جو قاتل تھا) پہونچے اور اُس سے کہا اب

ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ

ہماری طرف سے تو تین باتوں میں سے کوئی بات اختیار کر لے یا تو دیت کے سو اونٹ ادا کر کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کا خون کیا یا تیری قوم کے پچاس

حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا

آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ تو نے اُس کو نہیں مارا ف۳ اگر یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھ کو ف۴ قتل کریں گے ف۵ قاتل یہ سنکر اپنی قوم والوں پاس



تحلف فأتته امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت له فقالت يا

ہم قسمیں کھا چکیں گے اتنے میں بنی ہاشم کی ایک عورت ف الا اس قاتل کی قوم والوں (بنی عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح کیا تھا اس کا ایک لڑکا بھی

أبا طالب أحب أن تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر

کے پاس آئی کہنے لگی ابو طالب میں یہ چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جن سے قسمیں لی جائینگی اس لڑکے کی قسم معاف کر دو جہاں پر قسمیں دلائی جاتی

الأيمان ففعل فأتاه رجل منهم فقال يا أبا طالب أردت خمسين رجلا أن يحلفوا

ہیں ف وہاں اس کو قسم کھانے پر مجبور نہ کرو ابو طالب نے اس کی درخواست منظور کر لی پھر ان میں کا ف ایک اور شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ابو طالب

مكان مائة من الإبل يصيب كل رجل بعيران هذان بعيران فاقبلهما عني

کے بدل پچاس آدمی قسم کھائیں تو ہر شخص پر اس حساب سے دو دو اونٹ ہوئے تم میری طرف سے یہ دو اونٹ لے لو اور مجھ کو اس مقام پر قسم کھانے سے معاف

ولا تصبر يميني حيث تصبر الأيمان فقبلهما وجاء ثمانية وأربعون فحلفوا

رکھو جہاں پر قسمیں کھلائی جاتی ہیں ابو طالب نے اس کا بھی کہنا مان لیا اب باقی رہے اڑتالیس آدمی وہ آئے انہوں نے قسم کھائی

قال ابن عباس فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية وأربعين عين تطرف

ابن عباس کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال بھی نہیں گذرنے پایا ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک

حدثني عبيد بن إسمعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي

مجھ سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض

الله عنها قالت كان يوم بعاث يوما قدمه الله لرسوله صلى الله عليه وسلم

سے انہوں نے کہا بعاث کا دن ف ایسا دن تھا جو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینے میں) آنے سے پہلے گزار دیا

فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد افترق ملؤهم وقتلت سرواتهم

تو آپ جب (مدینہ) تشریف لائے اس وقت انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی اس کے سردار مارے جا چکے تھے

وجرحوا قدمه الله لرسوله صلى الله عليه وسلم في دخولهم في الإسلام و

کچھ زخمی پڑے تھے اللہ تعالی نے اس دن کو اپنے پیغمبر کے آگے کر دیا تاکہ انصار اسلام لا میں ف

قال ابن وهب أخبرنا عمرو عن بكير بن الأشج أن كريبا مولى ابن عباس حدثه أن ابن

عبداللہ بن وہب نے کہا ف ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر بن اشج سے روایت کی ان سے کریب نے بیان کیا جو ابن عباس کا

عباس قال ليس السعي ببطن الوادي بين الصفا والمروة سنة إنما كان أهل

غلام تھا کہا ابن عباس کہتے تھے صفا مروہ کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا سنت نہیں ہے یہ تو جاہلیت والے کیا کرتے تھے

الجاهلية يسعونها ويقولون لا نجيز البطحاء إلا شدا حدثنا عبد الله بن

کہتے تھے ہم اس پتھریلی جگہ سے دوڑ ہی کر پار ہوں گے ف ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا

مُحَمَّدُ بْنُ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہمکو مطرف نے خبر دی کہا میں نے ابوالسفر (سعید بن یحمد) سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ

سُنا وہ کہتے تھے لوگو میں جو کہوں وہ تم سُنو اور مجھ کو اپنا کہنا سناؤ ف اکہ میں سمجھ لوں تمنے میری بات یاد کر لی)

وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ

کہیں ایسا نہ ہو باہر جا کر تم یہ کہو ابن عباسؓ نے ایسا کہا ف۲ دیکھو جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حجر کے پیچھے سے (اپنے حطیم کے

مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي

پرے سے) حجر کو حطیم نہ کہو یہ جاہلیت کا نام ہے اُس وقت کے لوگ اُن میں جب کوئی سی بات کی قسم کھاتا تو اپنا

سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ

کوڑا یا جوتا یا کمان وہاں پھینک دیتا ف۳ ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہمکو ہشیم نے خبر دی اُنہوں نے حصین سے اُنہوں نے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوهَا

عمرو بن میمون سے اُنہوں نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بندریا دیکھی جس پر بہت سے بندر جمع ہوئے تھے اس بندریا نے زنا کی تھی تو

فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ

میں بھی اُس کے سنگسار کرنے میں بندروں کے ساتھ شریک ہوا ف۴ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عبیداللہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ

ابن عباسؓ سے سُنا اُنہوں نے کہا جاہلیت کی خصلتوں میں سے یہ خصلتیں ہیں کسی کی نسب پر دن جانے پوجھے طعنہ مارنا میت پر نوحہ کرنا

وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا الِاسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ بَابُ مَبْعَثِ

عبیداللہ اس حدیث کا راوی تیسری بات بھول گیا سفیان نے کہا لوگ کہتے تھے تیسری بات ستاروں کو بارش کی علت سمجھنا ف۵ باب آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان آپ کا نام مبارک محمد ہے عبداللہ کے بیٹے وہ عبدالمطلب کے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے

بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ

وہ قصی کے وہ کلاب کے وہ مرہ کے وہ کعب کے وہ لوی کے وہ غالب کے وہ فہر کے وہ مالک کے وہ نضر کے

بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

وہ کنانہ کے وہ خزیمہ کے وہ مدرکہ کے وہ الیاس کے وہ مضر کے وہ نزار کے وہ معد کے وہ عدنان کے ف۶

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہمکو نضر بن شمیل نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن حسان بصری سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے

نسب حضرت ابراہیمؑ تک بیان کیا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا ہمنے عدنان سے آگے پھر نسب کا سمجھنے والا کسی کو نہ پایا



قال أنزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن أربعين فمكث ثلاث عشرة سنة ثم

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اتری اس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ برس آپ مکہ میں اور رہے بعد اس کے

أمر بالهجرة فهاجر إلى المدينة فمكث بها عشر سنين ثم توفي صلى الله عليه و

آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ مدینہ میں ہجرت کر گئے اور وہاں دس برس رہے پھر آپ کی وفات ہوئی ف۱

سلم باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکوں کے ہاتھوں جو جو تکلیفیں اٹھائیں ان کا بیان

حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا بيان وإسماعيل قالا سمعنا قيسا

ہم سے حمیدی (عبداللہ بن زبیر مکی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر اور اسمعیل بن ابی خالد نے ان دونوں نے

يقول سمعت خبابا يقول أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة

وہ کہتے تھے میں نے خباب بن ارت (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کعبے کے سایہ میں ایک چادر پر

وهو في ظل الكعبة وقد لقينا من المشركين شدة فقلت ألا تدعو الله فقعد

تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس زمانہ میں مشرک لوگوں سے ہم سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے میں نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں

وهو محمر وجهه فقال لقد كان من قبلكم ليمشط بمشاط الحديد ما دون

کرتے یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر) گذر چکے

عظامه من لحم أو عصب ما يصرفه ذلك عن دينه ويوضع المنشار على مفرق

کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں گر وہ اپنے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آرہ ان کے بیچا بیچ سر پر (مانگ پر) رکھ کر چلایا جاتا

رأسه فيشق باثنين ما يصرفه ذلك عن دينه وليتمن الله هذا الأمر حتى يسير

وہ دو ٹکڑے کر دیے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور اللہ تعالیٰ (دین) اس کام کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعاء

الراكب من صنعاء إلى حضرموت ما يخاف إلا الله زاد بيان والذئب على غنمه

سے (جو یمن میں ہے) سوار ہو کر حضرموت تک چلا جائیگا ف۳ اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یا ڈر ہوگا

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن أبي إسحاق عن الأسود عن عبد

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن

الله رضي الله عنه قال قرأ النبي صلى الله عليه وسلم النجم فسجد فما بقي أحد

مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا جتنے لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا

إلا سجد إلا رجل رأيته أخذ كفا من حصا فرفعه فسجد عليه وقال هذا يكفيني

کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا اس نے کیا کیا کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی (ماتھے تک) اٹھا کر اس پر سجدہ کیا ف۴ کہنے لگا مجھ کو یہ بس

فلقد رأيته بعد قتل كافرا بالله. حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا

ابن مسعود کہتے ہیں میں نے اُس شخص کو اُس کے بعد دیکھا وہ کفر کی حالت میں مارا گیا ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شعبة عن أبي إسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله رضي الله عنه قال بينا النبي

شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم ساجد وحوله ناس من قريش جاء عقبة بن أبي معيط بسلى

علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے آپ کے گرد قریش کے چند (کافر) لوگ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھری

جزور فقذفه على ظهر النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرفع رأسه فجاءت فاطمة

بچہ دان لیکر آیا اور وہ آپ کی پیٹھ پر ڈالدی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہانتک کہ حضرت فاطمہ رضہ (آپ کی صاحبزادی) آئیں

عليها السلام فأخذته من ظهره ودعت على من صنع فقال النبي صلى الله عليه

اور آپ کی پیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی اُس کے لیے بددعا کرنے لگیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب نماز سے فارغ ہوئے تو)

وسلم اللهم عليك الملأ من قريش أبا جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة

فرمایا یا اللہ قریش کے گروہ سے سمجھ ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ

بن ربيعة وأمية بن خلف أو أبي بن خلف شعبة الشاك فرأيتهم قتلوا يوم بدر

اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف سے یہ شک شعبہ کو ہوا کہ ابی فرمایا یا امیہ ف عبداللہ بن مسعود رضہ کہتے ہیں میں نے اُن لوگوں کو دیکھا یہ سب بدر کے

فألقوا في بئر غير أمية أو أبي تقطعت أوصاله فلم يلق في البئر. حدثنا

اور اُنکی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینکدی گئیں ایک امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی اس کے بند بند جدا ہو گئے تھے اس لیے کنوئیں میں نہیں ڈالی گئی ہم سے

عثمن بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور حدثني سعيد بن جبير أو قال

عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے یا حکم بن

حدثني الحكم عن سعيد بن جبير قال أمرني عبد الرحمن بن أبزى قال سل ابن

عتیبہ نے سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا عبدالرحمن بن ابزے (صحابی) نے مجھ سے یہ کہا ابن عباس رضہ سے (سورہ

عباس عن هاتين الآيتين ما أمرهما ولا تقتلوا النفس التي حرم الله ومن يقتل

فرقان کی) اس آیت ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور (سورہ نسا کی) اس آیت ومن یقتل

مؤمنا متعمدا فسألت ابن عباس فقال لما أنزلت التي في الفرقان قال مشركو

مومنا متعمدا کو پوچھو ف میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب سورہ فرقان کی آیت اُتری تو مکہ کے مشرک کہنے لگے

أهل مكة فقد قتلنا النفس التي حرم الله ودعونا مع الله إلها آخر وقد أتينا

ہم نے تو جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا تھا اسکو مارا (یعنے خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کو بھی پوجا اور بے شرمی



الفواحش فانزل الله الا من تاب وامن الاية فهذه لاولئك واما التي في النساء

کے کام بھی کیے ف۱ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) یہ اتارا الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا اخیر تک تو یہ آیت انہی کافروں کے حق میں ہے

الرجل اذا عرف الاسلام وشرائعه ثم قتل فجزاؤه جهنم فذكرته لمجاهد فقال

وہ اس شخص کے باب میں ہے جو (مسلمان ہو کر) اسلام اور شریعت کے احکام جان کر بھی مسلمان کا ناحق خون کرے اس کی سزا جہنم ہے ف۲ عبدالرحمن بن ابزی

الا من ندم حدثنا عياش بن الوليد حدثنا الوليد بن مسلم حدثني الاوزاعي

جو نادم نہ ہو (یعنی توبہ نہ کرے) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے

حدثني يحيى بن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم التيمي قال حدثني عروة بن الزبير

کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان

قال سألت ابن عمرو بن العاص اخبرني باشد شيء صنعه المشركون بالنبي

کیا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مجھ کو وہ بتلاؤ جو مشرکوں نے سخت ایذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہو

صلى الله عليه وسلم قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في حجر الكعبة

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے

اذ اقبل عقبة بن ابي معيط فوضع ثوبه في عنقه فخنقه خنقا شديدا فاقبل

اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹا ابوبکر صدیق رض

ابو بكر حتى اخذ بمنكبه ودفعه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتقتلون

آن پہنچے اور انہوں نے اس کا مونڈھا پکڑ کر اس کو ڈھکیل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کیا اور کہنے لگے ف۳ تم ایک شخص کو یہ کہنے پر مار

رجلا ان يقول ربي الله الاية تابعه ابن اسحق حدثني يحيى بن عروة عن

ڈالتے ہو میرا مالک خدا ہے اخیر آیت تک (جو سورۂ مومن میں ہے) عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی یحییٰ بن عروہ سے انہوں نے

عروة قلت لعبد الله بن عمرو وقال عبدة عن هشام عن ابيه قيل لعمرو بن

عروہ سے روایت کیا ہے اس میں یوں ہے میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اور عبدہ نے ہشام سے ف۴ انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے یہ روایت کی

العاص وقال محمد بن عمرو عن ابي سلمة حدثني عمرو بن العاص باب

عاص سے کہا گیا اور محمد بن عمرو نے بھی ف۵ اسکو ابوسلمہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا باب

اسلام ابي بكر الصديق رضي الله عنه حدثني عبد الله بن حماد الاملي

ابوبکر صدیق رض کے مسلمان ہونے کا قصہ مجھ سے عبداللہ بن محمد آملی نے بیان کیا کہا

قال حدثني يحيى بن معين حدثنا اسمعيل بن مجالد عن بيان عن وبرة عن

مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا ہم سے اسمعیل بن مجالد نے انہوں نے بیان احمسی سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے

همام بن الحرث قال قال عمار بن ياسر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم و

ہمام بن حارث سے اُنہوں نے کہا عمار بن یاسر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے

ما معه الا خمسة اعبد وامرأتان وابو بكر **باب اسلام سعد** حدثني اسحق

جب آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا صرف پانچ غلام ف اور دو عورتیں ف اور ابوبکر صدیق رضی تھے ف باب سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونیکا قصہ مجھ سے

اخبرنا ابو اسامة حدثنا هاشم قال سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت ابا

کہا ہمکو ابواسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا کہا میں نے ابو اسحاق

اسحق سعد بن ابي وقاص يقول ما اسلم احد الا في اليوم الذي اسلمت فيه

سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے جو کوئی اسلام لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا

ولقد مكثت سبعة ايام واني لثلث الاسلام **باب ذكر الجن** وقول الله تعالى

اور اسلام کے بعد سات دن مجھ پر ایسے گذرے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا باب جنوں کا بیان ف اور اللہ تعالی نے (سورہ جن میں)

قل اوحي الي انه استمع نفر من الجن حدثني عبيد الله بن سعيد حدثنا ابو

فرمایا اے پیغمبر کہدے چند جنوں نے کان لگا کر قرآن سُنا اخیر آیت تک مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد

اسامة حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابي قال سألت

بن اسامہ نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے اُنہوں نے معن بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق

مسروقا من اذن النبي صلى الله عليه وسلم بالجن ليلة استمعوا القرآن

بن اجدع سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے جتلایا کہ جنوں نے رات کو آپ کا قرآن سُنا اُنہوں نے

فقال حدثني ابوك يعني عبد الله انه آذنت بهم شجرة حدثنا موسى بن

کہا تمہارے والد عبد اللہ بن مسعود رضی نے مجھ سے بیان کیا کہ (ببول کے) ایک درخت نے آپ کو جنوں کی خبر دی تھی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے

اسمعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد قال اخبرني جدي عن ابي هريرة رضي

بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا مجھکو میرے دادا (سعید بن عمرو) نے خبر دی اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے سُنا

الله عنه انه كان يحمل مع النبي صلى الله عليه وسلم اداوة لوضوئه وحاجته

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے وضو اور استنجا کے لیے ایک چھاگل پانی کی اُٹھا کر چلتے ایک بار

فبينما هو يتبعه بها فقال من هذا فقال انا ابو هريرة فقال ابغني احجارا

یہی چھاگل لیے آپ کے پیچھے جا رہے تھے اتنے میں آپ نے پوچھا یہ کون آ رہا ہے میں نے کہا ابوہریرہ رض آپ نے فرمایا مجھے چند پتھر ڈھونڈھ

استنفض بها ولا تأتني بعظم ولا بروثة فأتيته باحجار احملها في طرف

لا دے میں اُن سے استنجا کرونگا اور ہڈی اور گوبر مت لائیو میں اپنے کپڑے میں چند پتھر لیکر آیا

تُؤْتِیْ حَتّٰی وَضَعْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مَشَیْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ

وہ آپ کے پاس رکھ دیے پھر وہاں سے لوٹ آیا جب حاجت سے فارغ ہوئے اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہڈی

الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِیْبِیْنَ وَنِعْمَ

اور گوبر میں کیا بات ہے ف۱ آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں ف۲ اور میرے پاس نصیبین کے ف۳ جنوں کے قاصد

الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِیْ الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَنْ لَّا یَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا

آئے وہ اچھے جن تھے انہوں نے مجھ سے توشہ مانگا میں نے اُن کے لیے اللہ سے یہ دعا کی جب یہ کسی ہڈی یا گوبر پر سے گذریں تو ان کو اُس پر سے کھانا

عَلَیْهَا طَعَامًا بَابُ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ

ملے ف۴ باب ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰی عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ

کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے مثنیٰ بن عمران ضبعی نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِیْهِ

انہوں نے کہا جب ابوذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر پہونچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا

ارْکَبْ اِلٰی هٰذَا الْوَادِیْ فَاعْلَمْ لِیْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ یَاْتِیْهِ

سوار ہو کر اس مقام (یعنی مکہ میں) جا اور اُس شخص کا حال (اچھی طرح) دریافت کر کے مجھ سے بیان کر جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے اور

الْخَبَرُ مِنَ السَّمَآءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِیْ فَانْطَلَقَ الْاَخُ حَتّٰی قَدِمَهٗ وَسَمِعَ

کہتا ہے کہ آسمان سے مجھ کو خبر دی جاتی ہے یہ سنکر انکا بھائی روانہ ہوا مکہ پہونچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ لَهٗ رَاَیْتُهٗ یَاْمُرُ بِمَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَلَامًا

سنیں پھر ابوذر رض پاس لوٹ کر آیا اُن سے کہنے لگا میں نے اُس شخص کو دیکھا وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتا ہے اور ایک کلام سناتا ہے جو

مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَیْتَنِیْ مِمَّا اَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهٗ فِیْهَا مَآءٌ حَتّٰی

کو شعر نہیں کہہ سکتے ف۵ ابوذر رض نے کہا تیری اس بات سے میرا جو مطلب تھا وہ پورا نہیں ہوا میری تشفی نہیں ہوئی آخر ابوذر رض نے توشہ لیا

قَدِمَ مَکَّةَ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا یَعْرِفُهٗ وَکَرِهَ اَنْ

مکہ پہونچے مسجد حرام میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تلاش کیا مگر وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے ف۶ آپ کو پوچھنا

یَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰی اَدْرَکَهٗ بَعْضُ اللَّیْلِ فَرَاٰهُ عَلِیٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِیْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ

بھی مناسب نہ سمجھا ف۷ کچھ رات گزر گئی اُس وقت حضرت علی نے اُن کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ باہر والے غریب الوطن ہیں خیر ابوذر حضرت

فَلَمْ یَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهٗ وَزَادَهٗ

نہ ابوذر نے کوئی اور بات کہی نہ حضرت علی رض نے کچھ پوچھا صبح کو ابوذر رض نے اپنی مشک اٹھائی توشہ لیا

الی المسجد وظل ذلک الیوم ولا یراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی امسی فعاد الی

پھر مسجد میں آگئے اور سارے دن وہیں رہے شام تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو نہیں دیکھا جب ابوذرؓ لیٹنے کی جگہ گئے

مضجعہ فمر بہ علی فقال ما نال للرجل ان یعلم منزلہ فاقامہ فذھب بہ معہ

توحضرت علی رضہ اُدہر سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس شخص کو نہیں آیا ف١ اُنہوں نے ابوذر کو اٹھایا اپنے ساتھ لے

لا یسأل واحد منھما صاحبہ عن شیء حتی اذا کان یوم الثالث فعاد علی مثل

گئے دونوں میں کوئی اور بات چیت نہیں ہوئی تیسرا دن ہوا تو پھر ف٢ حضرت علی رضہ نے اُن سے یہی گفتگو کی وہ اُن کے ساتھ

ذلک فاقام معہ ثم قال الا تحدثنی ما الذی اقدمک قال ان اعطیتنی عھدا

جا کر رہے اُس وقت حضرت علی رضہ نے پوچھا (اری یار) بتلا تو اس ملک میں کیوں آیا ہے ابوذر رضہ نے کہا اگر تم مجھ سے پکا عہد اور پیمان کرو

ومیثاقا لترشدنی فعلت ففعل فاخبرہ قال فانہ حق وھو رسول اللہ صلی اللہ

کہ میری رہنمائی کروگے تو میں کہوں حضرت علی رضہ نے منظور کیا اُس وقت ابوذرؓ نے بیان کیا حضرت علی رضہ نے کہا تم کو جو خبر پہونچی وہ ٹھیک

علیہ وسلم فاذا اصبحت فاتبعنی فانی ان رایت شیئا اخاف علیک قمت کانی

ہے وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں اب تم ایسا کرو صبح کو ف٣ تم میرے پیچھے پیچھے چلے آنا اگر میں (رستے میں) کوئی خوف کی بات دیکھوں گا تو اس طرح

اریق الماء فان مضیت فاتبعنی حتی تدخل مدخلی ففعل فانطلق یقفوہ حتی

کھڑا ہو جاؤنگا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے ف٤ اگر میں چلتا رہوں تم بھی چلتے رہنا اور جس گھر میں گھسوں تم بھی اُس میں گس آنا آخر ابوذر رضہ

دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودخل معہ فسمع من قولہ واسلم مکانہ

کو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچے ابوذر رضہ بھی پہونچے اور آنحضرت صلعم کی باتیں سنیں (اُسی وقت) اسی جگہ مسلمان ہو گئے

فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع الی قومک فاخبرھم حتی یاتیک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا اب تو اپنی قوم (غفار) کے لوگوں میں چلا جا اور اُن سے میرا حال بیان کر تا رہ جب تک تجھ کو میرے

امری قال والذی نفسی بیدہ لاصرخن بھا بین ظھرانیھم فخرج حتی اتی

ف٥ خبر پہونچے ابوذرؓ نے عرض کیا میں تو پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مشرکوں کے عین جماؤ میں اسلام کا کلمہ پکار کر کہدونگا

المسجد فنادی باعلی صوتہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول

بلند آواز سے پکارا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہ سنتے ہی

اللہ ثم قام القوم فضربوہ حتی اضجعوہ واتی العباس فاکب علیہ قال ویلکم

(قریش کے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے انکو اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا اُس وقت حضرت عباسؓ آن پہونچے اور ابوذر پر اوندھے پڑ گئے اور قریش کے

الستم تعلمون انہ من غفار وان طریق تجارکم الی الشام فانقذہ منھم

کافروں سے کہنے لگے ارے یارو کیا غضب کرتے ہو ف٦ غفار کی قوم کا ہے تم جو سوداگری کے لیے شام کے ملک میں جایا کرتے ہو رستے میں اُس

ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ

دوسرے دن پھر ابوذر رضہ نے یہی کیا ف۱ پھر لوگون نے اُن پر مار پیٹ کی حملہ کیا پھر حضرت عباس آئے اور اُنپر اوندھے پڑ گئے ف۲ باب سعید بن

بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ

زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونیکا قصہ ف۳ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن

عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ

ابی خالد سے اُنہون نے قیس بن ابی حازم سے اُنہون نے کہا مینے کوفہ کی مسجد مین سعید بن زید کو یہ کہتے سنا

وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا

خدا کی قسم مینے اپنے تئین اُس حال مین دیکھا کہ عمر رضہ نے اسلام لانے سے پہلے مجھکو مسلمان ہوجانے کی سزا مین (رسّی سے) باندھا تھا اور جتنے

ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ

جو عثمان رضہ کے ساتھ کیا وہی اگر اس پر احد کا پہاڑ اپنی جاسے سے سرک جائے تو بیشک اُسکا سرک جانا بجا ہوگا ف۴ باب حضرت عمر رضہ کے مسلمان

عَنْهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ

ہونیکا قصہ مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی اُنہون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنہون نے

قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ

قیس بن ابی حازم سے اُنہون نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے اُنہون نے کہا ہم لوگ تو جس دن سے عمر مسلمان ہوئے برابر عزت

أَسْلَمَ عُمَرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ

سے رہے ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے

بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا

کہا مجھکو میرے دادا زید بن عبد اللہ بن عمر رضہ نے خبر دی اُنہون نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضہ سے اُنہون نے کہا حضرت عمر رضہ ڈرے

هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ

ہوئے گھر مین بیٹھے تھے ف۵ اتنے مین ابو عمرو عاص بن وائل سہمی ایک ڈوری دار چادر اور ایک ریشمی کرتہ

وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ

کا جوڑا پہنے ہوئے اُن کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ مین ہمارے حلیف تھے اُس نے کہا عمر رضہ

لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ

تمہارا کیا حال ہے کیون آزردہ ہو اُنہونے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہین اگر مین مسلمان ہوا تو وہ مجھکو مار ڈالینگے عاص نے کہا ف۶

بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ

عاص کے ایسا کہنے پر مجھکو اطمینان ہوا ف۷ پھر عاص باہر نکلا دیکھا تو میدان لوگون سے بھر گیا ہے عاص نے پوچھا کیون کہان کا

ف۱ علانیہ پکار کر کلمہ شہادت پڑھا ۱۲ منہ

ف۲ چھڑا دیا پھر ابوذر رضہ اپنے ملک کو چلے گئے وہان اُن کے بھائی انیس اور غفار کے بہت لوگ ابوذر کے سمجھانے سے مسلمان ہوگئے ۱۲ منہ

ف۳ یہ حضرت عمر رضہ کے چچا زاد بھائی تھے اُن کے والد زید جاہلیت کے زمانہ مین دین حنیف کے طالب اور ملت ابراہیمی پر تھے صرف اللہ کو پوجتے تھے شرک نہین کرتے تھے اور کعبہ کیطرف نماز پڑھا کرتے

تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ

قصد ہے اُنھوں نے کہا خطاب کے بیٹے کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے اپنا دین بدل ڈالا عاص نے کہا دیکھو تم عمر رضہ کو مت ستاؤ یہ سنتے ہی لوگ لوٹ گئے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے سُنا وہ کہتے تھے عبد اللہ

اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا

ابن عمر رضہ نے کہا جب عمر اسلام لائے تو کافروں نے اُن کے گھر پر دنگہ کیا وہ کہہ رہے تھے عمر نے اپنا دین بدل

عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ

ڈالا میں اُس وقت لڑکا تھا چھت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص ریشمی جبہ پہنے ہوئے آیا اور (لوگوں سے) کہنے لگا اچھا عمر رضہ نے

صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ

اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تمکو کیا (تم کیوں دنگہ کرتے ہو) دیکھو (یہ سمجھ رکھو) عمر میری پناہ میں ہے عبد اللہ کہتے ہیں اُنکی یہ بات سنتے ہی لوگ پھوٹ گئے

مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ

وا میں نے والد سے (یا لوگوں سے) پوچھا یہ کون شخص ہے ف۲ اُنھوں نے کہا عاص بن وائل ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ

وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ

بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید نے اُن سے سالم نے بیان کیا اُنھوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کی اُنھوں نے کہا میں نے جب عمر رضہ

لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ

کو کسی امر کے متعلق یوں کہتے سُنا میں یوں سمجھتا ہوں تو وہ ویسے ہی نکلا ف۳ ایک بار ایسا ہوا وہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک خوبصورت

رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

شخص سامنے سے گزرا اُنھوں نے کہا یا تو میرا گمان غلط ہے یا تو یہ اب تک اپنے جاہلیت کے دین پر (کافر) ہے یا یہ (کسی زمانہ میں)

أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ

اپنی قوم کا کاہن تھا خیر اُس شخص کو میرے پاس لاؤ ف۴ لوگوں نے اُس کو حاضر کیا حضرت عمر رضہ نے وہی بات کہی ف۵ میں نے تو آج کے

كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ

دن کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو ف۶ حضرت عمر رضہ نے کہا میں تو تجھ کو چھوڑنے والا نہیں جب تک تو سچ سچ اپنا

كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ

بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا حضرت عمر رضہ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تو بتلا جو تیری شیطاننی نے تجھکو سنائی ہو اُس نے کہا

بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَ

ایک دن میں بازار میں تھا اتنے میں میری شیطاننی (یعنی جنّاتنی) گھبرائی ہوئی آئی کہنے لگی تو جنوں کو نہیں دیکھتا　　حسب

اِبْلَاسِهَا وَيَاسِهَا مِنْ بَعْدِ اِنْكَاسِهَا وَلُحُوْقِهَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ

اوندھے (آسمان سے) لوٹا دیے گئے تو کیسے خوف زدہ اور ناامید ہو رہے ہیں ف اور اونٹنیوں اور انکے پالان کی کملیوں سے مل گئے ہیں ف

صَدَقَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ اٰلِهَتِهِمْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ

سواد سچ کہتا ہے میں بھی (ان دنوں میں) ایسا ہوا بتوں کے پاس سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص ف۳ ایک گائے کا بچھڑا لیکر آیا اُس کو وہاں ذبح

لَمْ اَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ اَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُوْلُ يَا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَقُوْلُ

کہ ویسی زور کی آواز میں نے کبھی نہیں سُنی وہ آواز یہ تھی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد ملجائے ایک فصیح (خوش بیان) شخص یوں کہتا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا ثُمَّ نَادٰى

ہے لا الٰہ الا انت یہ سنتے ہی لوگ (جو وہاں موجود تھے) اچھل پڑے (چل دیے) میں نے کہا میں تو نہیں جانے کا دیکھوں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے پھر یہی

يَا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِيْلَ

آواز آئی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد بر آئے ایک فصیح شخص یوں کہہ رہا ہے لا الٰہ الا اللہ اُس وقت میں کھڑا ہوا اور ابھی کچھ دیر نہیں

هٰذَا نَبِيٌّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا

اور کے پیغمبر ہیں ف۶ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے

قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَاَيْتُنِيْ مُوْثِقِيْ عُمَرُ عَلَى

ابن ابی حازم نے کہا میں نے سعید بن زید سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے تئیں اور عمر کی بہن کو دیکھا دونوں کو عمر نے (رسّی سے) باندھ دیا تھا

الْاِسْلَامِ اَنَا وَاُخْتَهُ وَمَا اَسْلَمَ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمٰنَ لَكَانَ

اُس وقت تک عمر مسلمان نہیں ہوئے تھے ف اور تم نے جو ظلم حضرت عثمان رضہ پر کیا اگر اُس کی وجہ سے احد پہاڑ ٹوٹ پڑے تو

مَحْقُوْقًا اَنْ يَنْقَضَّ بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ

بیشک بجا ہے باب چاند پھٹ جانے کا بیان مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا

الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اُنہوں نے انس رضہ سے اُنہوں نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان مانگا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا

آپ نے اُن کو چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھلایا یہاں تک کہ اُنہوں نے حرا پہاڑ کو اُن دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا (ایک پہاڑ کی اس طرف ایک اُس طرف)

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ

ف ہم سے عبدان نے بیان کیا اُنہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے ابو معمر سے اُنہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنھون نے کہا چاند جس وقت پھٹا اُس وقت ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے

بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ

منی میں موجود تھے آپ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا (یہ نشانی یاد رکھنا) اور ابو الضحی نے مسروق سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ

اُنھون نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث روایت کی اُس میں یون ہے کہ چاند مکہ میں پھٹا اور ابراہیم نخعی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی

أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي

ابو معمر سے اُنھون نے عبداللہ بن مسعود سے ہم سے عثمان بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے کہا مجھ سے

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

جعفر بن ربیعہ نے اُنھون نے عراک بن مالک سے اُنھون نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضہ سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اُنھون نے عبداللہ بن عباسؓ سے اُنھون نے کہا چاند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا

مین پھٹا ف ۲ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے

إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ بَابُ

ابراہیم نخعی نے اُنھون نے ابو معمر سے اُنھون نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنھون نے کہا چاند پھٹ گیا ف ۳ باب

هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ

مسلمانون کی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان ف ۴ اور حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام (مدینہ)

هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ

(سورہ) دکھلایا گیا دو پتھریلی زمینون کے بیچ مین تو کچھ مسلمانون نے جنھون نے ہجرت کی مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو

مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ

حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کو لوٹ آئے اس باب مین ابو موسےؓ اور اسماء بنت عمیسؓ کی روایتین ہین آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

صلے اللہ علیہ وسلم سے ف ۵ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ

کہا ہمکو معمر نے خبر دی اُنھون نے زہری سے اُنھون نے کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اُن کو عبید اللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی

الخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ

کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث

قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمٰنَ فِي أَخِيهِ الوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ

دونوں نے اُن سے کہا تم اپنے ماموں حضرت عثمان رضہ سے اُن کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے باب میں کیوں

أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ

نہیں گفتگو کرتے ف ہوا یہ تھا کہ لوگوں نے اُس پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمان رضہ نے ولید کے ساتھ کیا تھا عبید اللہ کہتے ہیں میں راستہ میں کھڑا ہو

فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ فَقَالَ يٰأَيُّهَا المَرْءُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ

تو میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اُس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے اُنہوں نے کہا بھلے آدمی میں تجھ سے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں

فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ جَلَسْتُ إِلَى المِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ

ف یہ سنکر میں لوٹ آیا جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبدالرحمن پاس بیٹھا

فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمٰنَ وَقَالَ لِي فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ

اور حضرت عثمان رضہ سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی اُنہوں نے کہا بس تم نے اپنا فرض ادا کر دیا (جو کرنا چاہیے تھا کر چکے)

فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمٰنَ فَقَالَا لِي قَدِ ابْتَلَاكَ اللّٰهُ

میں اُنہی کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عثمان کی طرف سے ایک بلانے والا آیا مجھ کو بلایا مسور اور عبدالرحمن کہنے لگے (جاؤ) اللہ تمہاری

فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ

ف خیر میں چلا اور حضرت عثمان رضہ پاس پہنچا اُنہوں نے کہا وہ خیر خواہی کی کیا بات ہے جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا میں نے کہا اللہ گواہ ہے ف

ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ

پھر میں نے کہا اللہ نے حضرت محمدؐ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور آپ پر قرآن اُتارا تم اُن لوگوں میں ہوئے جنہوں

اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ وَهَاجَرْتَ الهِجْرَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ

نے اللہ اور رسول کا فرمانا مان لیا تم اللہ پر ایمان لائے اور پہلی دو ہجرتیں کیں ف

وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور آپ کا طریق دیکھا (کیسی عدالت اور حق پروری آپ کرتے تھے) بات یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ

شَأْنِ الوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَدْرَكْتَ

کے باب میں بہت گفتگو کر رہے ہیں تم کو چاہیے اُن کو سزا دینا (شراب کی حد لگانا) اُنہوں نے کہا میرے بھتیجے (یا میرے بھانجے) تو نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں نے کہا نہیں لیکن آپ کے دین کی باتیں مجھ کو معلوم ہیں جو

ما خلص إلى العذراء في سترها قال فتشهد عثمن فقال إن الله قد بعث محمدا صلى

جو ایک کنواری عورت کو بھی پردے میں معلوم ہو چکی ہیں ف یہ سنکر حضرت عثمان رضہ نے اللہ کو گواہ کیا کہنے لگے بیشک اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

الله عليه وسلم بالحق وأنزل عليه الكتب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله صلى

سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن شریف اتارا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا

الله عليه وسلم وآمنت بما بعث به محمد صلى الله عليه وسلم وهاجرت الهجرتين

ارشاد مان لیا اور جو دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکر بھیجے گئے میں اس پر ایمان لایا اور میں نے پہلی دو ہجرتیں کیں (حبش

الأوليين كما قلت وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعته والله ما

اور مدینہ کی) جیسے تو نے بیان کیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ سے بیعت کی پھر خدا کی قسم نہ میں نے

عصيته ولا غششته حتى توفاه الله ثم استخلف الله أبا بكر فوالله ما عصيته

آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے کوئی دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اور ابوبکر رضہ کو خلیفہ بنایا قسم خدا کی ان کی بھی میں نے نہ نافرمانی

ولا غششته ثم استخلف عمر فوالله ما عصيته ولا غششته

کی نہ ان سے کوئی دغا بازی کی پھر عمر رضہ خلیفہ ہوئے قسم خدا کی ان کی بھی میں نے کوئی نافرمانی نہیں کی نہ ان سے دغا بازی کی

ثم استخلفت أفليس لي عليكم مثل الذي كان لهم علي قال بلى قال فما هذه

اس کے بعد میں خلیفہ ہوا تو کیا میرا حق تم پر ویسا نہیں ہے جیسے ان تینوں کا حق مجھ پر تھا ف۲ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی

الأحاديث التي تبلغني عنكم فأما ما ذكرت من شأن الوليد بن عقبة فسنأخذ

ہیں جو مجھکو تم لوگوں کی طرف سے پہونچ رہی ہیں اب رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو انشاء اللہ جیسا حق

فيه إن شاء الله بالحق قال فجلد الوليد أربعين جلدة وأمر عليا أن يجلده وكان

ہے ویسا ہم اس کے باب میں عمل کرینگے راوی کہتا ہے پھر ف۳ ولید کو چالیس کوڑے لگائے گئے ف۴ حضرت عثمان رضہ نے حضرت علی رضہ سے کہا وہ ولید کو

هو يجلده وقال يونس وابن أخي الزهري عن الزهري أفليس لي عليكم من الحق

کوڑے لگاؤ وہی اس کو کوڑے مار رہے تھے اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کیا میرا

مثل الذي كان لهم حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال

جیسے ان لوگوں کا حق تم پر تھا ف۵ مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحیے بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا

حدثني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن أم حبيبة وأم سلمة ذكرتا كنيسة

مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ ام المومنین ام حبیبہ رضہ اور ام سلمہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا

رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال إن

ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا (جب ہجرت کر کے وہاں گئیں) آپ نے فرمایا ان



أولئك إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه

اہل کتاب لوگوں کا یہی قاعدہ تھا جب اُن میں کوئی نیک (اچھا) شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے مسجد میں اُس کی مورتیں رکھتے

تلك الصور أولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة حدثنا الحميدي

یہ لوگ قیامت کے دن پروردگار کے سامنے ساری مخلوقات سے بدتر حال میں ہونگے ف ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا

حدثنا سفيان حدثنا إسحق بن سعيد السعيدي عن أبيه عن أم خالد بنت

ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے اُنہوں نے اپنے والد (سعید بن عمرو بن سعید بن عاص) سے اُنہوں

خالد قالت قدمت من أرض الحبشة وأنا جويرية فكساني رسول الله صلى

ام خالد بنت خالد سے اُنہوں نے کہا میں جب حبش کے ملک سے (لوٹ کر) آئی اُس وقت میں (ایک کم سن) چھوکری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم خميصة لها أعلام فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم

نے ایک نقشی چادر مجھکو اُڑھائی آپ خود اُس کے بیل بوٹوں پر ہاتھ پھیرنے اور سناہ

يمسح الأعلام بيده ويقول سناه سناه قال الحميدي يعني حسن حسن

سناہ فرمانے لگے حمیدی نے کہا سناہ سناہ (حبشی زبان کا لفظ ہے) یعنی اچھا اچھا

حدثنا يحيى بن حماد حدثنا أبو عوانة عن سليمن عن إبراهيم عن علقمة

ہم سے یحیی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے علقمہ سے

عن عبد الله رضي الله عنه قال كنا نسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو

اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے اُنہوں نے کہا ہم (حبش کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپ

يصلي فيرد علينا فلما رجعنا من عند النجاشي سلمنا عليه فلم يرد علينا فقلنا

نماز پڑھتے ہوتے نماز ہی میں سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی (حبش کے بادشاہ) پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آپ پاس آئے تو آپ کو سلام

يا رسول الله إنا كنا نسلم عليك فترد علينا قال إن في الصلوة شغلا فقلت

یارسول اللہ پہلے تو آپ نماز میں رہتے ہم آپ کو سلام کرتے تو آپ جواب دیا کرتے (اب کے آپ نے جواب نہیں دیا) آپ نے فرمایا ہاں نماز میں آدمی کو دوسرا

لإبراهيم كيف تصنع أنت قال أرد في نفسي حدثنا محمد بن العلاء حدثنا

اعمش نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا تم کیا کرتے ہو اُنہوں نے کہا میں دل ہی دل میں جواب دیدیتا ہوں ف ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

أبو أسامة حدثنا بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى رضي الله

ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے اُنہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے اُنہوں نے اپنے والد ابوموسے اشعری رضہ سے

عنه بلغنا مخرج النبي صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن فركبنا سفينة فألقتنا

اُنہوں نے کہا ہمنے یمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر سنی ہم ایک جہاز میں ف سوار ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز

سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى

کے ملک میں نجاشی پاس جا پڑا وہاں ہمکو جعفر بن ابی طالب ملے ہم اُنھی کے ساتھ (حبش میں) ٹھیرے رہے مدینہ اُس وقت

قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہونچے جب آپ (شہ یا شہ میں) خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا

لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو

جہاز والو تم کو بھی دو ہجرتوں کا ثواب ملیگا ف ۱ باب نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے موت کا بیان ہم سے ابوالربیع سلیمان

الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے ابن جریج سے اُنھوں نے عطاء بن ابی رباح سے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ

سے اُنھوں نے کہا جس دن (حبش کے ملک میں شہ یا شہ ہجری میں) نجاشی مرا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا آج ایک نیک بخت شخص مر گیا اُٹھو

فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا

اپنے بھائی اصحمہ پر جنازے کی نماز پڑھو ف ۲ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے اُن سے عطاء بن ابی رباح نے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ

اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى

انصاری سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی

النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ حَدَّثَنِي

ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا مجھ سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے اُنھوں نے سلیم بن حیان سے کہا ہم سے سعید بن میناء نے

مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى

بیان کیا اُنھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر

عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ

(جنازے کی) نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی (سلیم بن حیان سے) روایت کیا ف ۳ ہم سے

ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد ابراہیم بن سعد نے اُنھوں نے صالح بن کیسان سے اُنھوں نے ابن شہاب سے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے بیان کیا اُن دونوں کو ابوہریرہ رضی نے خبر دی

أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن حبش کا بادشاہ نجاشی (حبش کے ملک میں) مرا اُسی دن اپنے اصحاب کو اُس

فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کے مرنے کی خبر کر دی اور فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اسی سند سے صالح بن کیسان سے روایت ہے

قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ

اُنہوں نے کہا سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی نے لوگوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

وسلم نے عیدگاہ میں (مدینہ کے باہر) صفیں بندھوائیں اور نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں

بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

باب مشرکوں کا قسمیں کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عہد و پیمان کرنا ف۱ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے

الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُنہوں نے ابوہریرہ رضی سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ

حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى

حنین کا قصد کیا تو فرمایا خدا چاہے تو کل ہم بنی کنانہ کے ٹیکرے پر ٹھیریں گے جہاں قریش کے کافروں نے کافر رہنے کی قسمیں کھائی تھیں

الْكُفْرِ بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

باب ابوطالب کا قصہ ف۲ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے

سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ

سفیان ثوری سے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن حارث نے کہا ہم سے عباس بن عبدالمطلب

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ

رضی اللہ عنہ نے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے چچا کے کیا کام

عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا

آئے وہ آپ کو وشمنوں سے بچاتے رہتے تھے اور آپ کے لیے غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں اُن کی سفارش نہ کرتا



لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

تو وہ دوزخ کی تہ میں ہوتے بالکل نیچے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ

معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد مسیب سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت

عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس گئے اس وقت اُن کے پاس ابوجہل بیٹھا تھا آپ نے اُن سے فرمایا چچا تم لا الٰہ الا اللہ کہو

اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا

مجھ کو پروردگار پاس تمہارے لیے ایک دلیل مل جائیگی ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب

طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ

کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیتے ہو دونوں اُن کو برابر یہی سمجھاتے رہے آخر ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ

كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ

یہ تھی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں (اسی دین پر مرتے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لیے استغفار کرتا

لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

رہونگا جبتک منع نہ کیا جاؤں پھر (سورہ براءت کی) یہ آیت اتری جب پیغمبر اور مسلمانوں کو مشرکوں کا دوزخی ہونا معلوم ہو گیا تو اب اُن

وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا

کو یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں گو وہ اُن کے ناطے والے ہوں اور (سورۂ قصص کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر یہ نہیں ہو سکتا کہ

تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ

تم جس کو چاہو راہ پر لگا دو (اخیر تک) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ

الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ

ابن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر آیا آپ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے اُن کو

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ

قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو کہ وہ اُس آگ میں ڈالے جائیں جو ٹخنوں تک ہو جس سے اُنکا بھیجا (مارے گرمی کے) ابلتا

دِمَاغُهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ

رہیگا ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے



عَنْ تَزِيدَ بِهٰذَا أَوْ قَالَ تَخَلَّى مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ بَابُ حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللهِ

تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

اسرائیل میں) فرمایا پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے محمد کو راتوں رات مسجد حرام یعنے حرم سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی سے سنا انہوں نے آنحضرت

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو (معراج کے باب میں) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا

فَجَلَا اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا (حجاب اٹھا دیا) میں اس کو دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیے

بَابُ الْمِعْرَاجِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

باب معراج کا قصہ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ

قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ

علیہ وسلم نے صحابہ سے معراج کی رات کا قصہ بیان کیا فرمایا ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا قتادہ

وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا

اتنے میں ایک آنے والا (فرشتہ) آیا (یعنے حضرت جبریل) انہوں نے چیر ڈالا قتادہ نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے یہاں

بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ

سے یہاں تک تو میں نے جارود بن ابی سبرہ سے جو انس کے مصاحب تھے (میرے پاس بیٹھے تھے) پوچھا اس سے کیا مطلب ہے انہوں نے کہا گلے کی

نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ

(ہنسلی کے گڈھے) سے ناف تک اور میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف تک خیر میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا طشت

بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ

لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا میرا دل دھویا گیا پھر (اس میں) بھرا گیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا اس کے بعد ایک نقرہ جانور لایا گیا (سفید)

دون البغل وفوق الحمار ابيض فقال له الجارود هو البراق يا ابا حمزة قال انس

جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا جارود نے انس رضہ سے پوچھا ابو حمزہ یہ جانور براق تھا انہوں نے کہا

نعم يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل حتى اتى السماء

ہاں وہ قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اُس کی نگاہ پہونچتی تھی میں اُس پر سوار کیا گیا اور جبریل مجھکو لے چلے یہانتک کہ نزدیک والے

الدنيا فاستفتح فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل

(پہلے) آسمان پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو (اندر سے) پوچھا گیا کون ہے جبریل نے کہا (میں ہوں) جبریل - پوچھا تمہارے ساتھ اور کون

اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم

ہیں انہوں نے کہا ہاں تب اندر والے فرشتے نے کہا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام بیٹھے ہیں

فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن

جبریل نے کہا یہ تمہارے باوا آدم ہیں اُن کو سلام کرو میں نے انکو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بیٹا

الصالح والنبي الصالح ثم صعد حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا

اور کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبریل مجھکو لیکر اور اوپر چڑھے یہانتک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہے -

قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا

جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں اُس وقت (اندر والا فرشتہ)

به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا الخالة قال

خوب آئے پھر دروازہ کھولا گیا میں اندر پہونچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبریل نے کہا

هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح و

یحییٰ اور عیسیٰ ہیں اُن کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر دونوں کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر

النبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل

جبریل مجھکو لیکر اور اوپر چڑھے تیسرے آسمان پر پہونچے دروازہ کھلوایا وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے انہوں نے کہا جبریل

قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم

پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب تو اندر کے فرشتہ کہنے لگا مرحبا خوب

المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت

آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر پہونچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یوسف بیٹھے ہیں جبریل نے کہا یہ یوسف پیغمبر ہیں انکو سلام کرو میں نے سلام کیا

عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء

انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھے بھائی کیا اچھے پیغمبر ہیں پھر جبریل مجھکو لیکر اور اوپر چڑھے یہانتک کہ چوتھے آسمان پر

کتاب المناقب



الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوَ

چوتھے آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جبرئیل نے جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا

قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ

کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو جب تو کہنے لگا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھلا میں اندر گیا تو ادریس پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے

قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ

کہا یہ ادریس ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی ف۱

وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ

کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیل مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جبرئیل نے

جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ

نے جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا مرحبا

فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ

خوب آئے جب میں اندر پہنچا تو ہارون پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے

عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى

جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیل مجھ کو لیکر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ

أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ

چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا

انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگا مرحبا خوب آئے جب میں

خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى قَالَ هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ

اندر پہنچا موسیٰ پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے

مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ

مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے وجہ پوچھی تو کہنے لگے میں

أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ

اس لیے روتا ہوں کہ یہ لڑکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر کر کے بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے ف۲

أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ

خیر جبرئیل مجھ کو لیکر اور اوپر چڑھے دروازہ کھلوایا (اندر سے) پوچھا گیا کون انہوں نے کہا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہنے

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے دادا نہ تھے ورنہ اچھا بیٹا کہتے ۱۲ منہ

ف۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ رونا حسد کی راہ سے نہیں تھا بلکہ افسوس سے کہ میری امت نے مجھ کو دین میں بہت ستایا اور اکثر نہیں ... ۱۲ منہ

قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث إليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء

محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا مرحبا خوب ہی آئے کس

جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك فسلم عليه قال فسلمت عليه

جب میں اندر پہنچا ابراہیم پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں انکو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے

فرد السلام قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت إلى سدرة

جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا اچھا بیٹا ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر سدرۃ المنتہی بلند کرکے مجھکو

المنتهى فإذا نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه

دکھلائی گئی کیا دیکھتا ہوں اسکے بیر ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور اسکے پتے ہاتھی کے کان کی طرح جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ

سدرة المنتهى وإذا أربعة أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت ما

المنتہی ہے وہاں (اسکی جڑ سے) چار ندیاں بہتی ہیں دو تو بند (چھپی ہوئی) دو کھلی میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیسی ندیاں ہیں

هذان يا جبريل قال أما الباطنان فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل و

انہوں نے کہا بند ندیاں تو بہشت میں گئی ہیں وہاں بہہ رہی ہیں اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور

الفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم أتيت بإناء من خمر وإناء من لبن وإناء من

فرات پھر بیت المعمور مجھکو بلند کرکے دکھلایا گیا پھر میرے سامنے ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ

عسل فأخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها وأمتك ثم فرضت علي

شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا (اسکو پی گیا) جبرئیل نے کہا یہ پیالہ کیا ہے اسلام کی فطرت ہے جس پر تم ہو اور تمہاری امت

الصلوات خمسين صلاة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما أمرت

سب دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں لوٹ کر آیا تو موسیٰ کے سامنے سے گذرا انہوں نے پوچھا کہو تم کو کیا حکم ملا

قال أمرت بخمسين صلاة كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين

میں نے کہا ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں انہوں نے کہا تمہاری امت پچاس نمازیں ہر دن رات نہیں

صلاة كل يوم وإني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد

پڑھ سکنے کی اور مجھے خدا کی قسم لوگوں کا بہت تجربہ ہے اور میں بنی اسرائیل پر بہت کوشش کر چکا ہوں

المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك فرجعت فوضع عني

تم ایسا کرو اپنے پروردگار پاس پھر جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو یہ سنکر میں لوٹا اور اللہ تعالیٰ نے پچاس میں سے دس نمازیں مجھکو

عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله

لوٹ کر آیا تو پھر موسیٰ سے ملے انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا دس نمازیں اور معاف ہوگئیں پھر لوٹ کر موسیٰ پاس آیا انہوں نے وہی کہا





فرجعت فوضع عني عشرًا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت

میں پھر گیا دس اور معاف ہو گئیں پھر لوٹ کر آیا موسیٰ نے وہی کہا پھر گیا دس اور معاف ہو گئیں دس نمازیں

بعشر صلوات كل يوم فرجعت فقال مثله فرجعت فأمرت بخمس صلوات

فرض رہیں پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰ نے وہی کہا میں پھر گیا تو پانچ (اور معاف ہو گئیں پانچ) نمازیں ہر دن اور رات میں

كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمس صلوات كل يوم

فرض رہیں پھر لوٹ کر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہو کیا حکم ہوا میں نے کہا پانچ نمازوں کا ہر دن اور رات میں

قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك

انہوں نے کہا دیکھو تمہاری امت سے ہر روز یہ پانچ نمازیں بھی نہیں ہو سکینگی میں تم سے پہلے لوگوں کا خوب تجربہ کر چکا ہوں

وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسأله التخفيف

اور بنی اسرائیل پر بہت زور ڈال چکا ہوں ف تم ایسا کرو پھر اپنے پروردگار پاس جاؤ اپنی امت پر تخفیف کراؤ

لامتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكن ارضى واسلم قال فلما جاوزت

میں نے کہا میں اپنے پروردگار سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا اب میں اسی پر راضی ہوتا ہوں مان لیتا ہوں ف جب میں آگے

نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي حدثنا الحميدي

بڑھا تو پکارنے والے (یعنی خود پروردگار) نے پکارا میں نے جو ٹھہراؤ ٹھہرایا تھا وہ میں نے جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کی ف ہم سے حمیدی

حدثنا سفيان حدثنا عمرو عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے

في قوله تعالى وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الا فتنة للناس قال هي رؤيا

انہوں نے کہا یہ آیت جو (سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) وما جعلنا الرؤیا التی اریناک اس میں رؤیا سے (خواب مراد نہیں ہے) آنکھ سے دیکھنا مراد

عين اريها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به الى بيت المقدس

ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھلایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک لے گئے

قال والشجرة الملعونة في القرآن قال هي شجرة الزقوم باب وفود

ابن عباس نے کہا (اسی سورت میں) شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے باب انصار کے قاصدوں کا

الانصار الى النبي صلى الله عليه وسلم بمكة وبيعة العقبة حدثنا يحيى بن بكير حدثنا

مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے

الليث عن عقيل عن ابن شهاب حدثنا احمد بن صالح حدثنا عنبسة

لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ

کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی

مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ

اُن کے والد عبداللہ جو اپنے والد (کعب) کو پکڑ کر لے چلتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے کہتے تھے میں نے اپنے والد کعب سے سُنا

يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ

جب وہ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے (پیچھے رہ گئے پھر اُسکا لمبا قصہ بیان کیا) ابن بکیر نے اپنی روایت میں

بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ

عقیل سے یوں نقل کیا کعب نے کہا میں عقبہ کی رات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا

حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ

جس وقت ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و پیمان کیا اور مجھکو تو اُس رات کے بدلے جنگ بدر میں بھی شریک ہونا زیادہ پسند نہیں ہے گو

أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ

لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار

عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدَ بِي خَالَايَ

سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا وہ کہتے تھے مجھکو لیلۃ العقبہ میں میرے دونوں ماموں ساتھ لیے گئے تھے

الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ حَدَّثَنِي

امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان دونوں ماموں میں سے ایک براء بن معرور تھے ف مجھ سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ

ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے خبر دی اُن سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطا بن ابی رباح نے کہا جابر کہتے

أَنَا وَأَبِي وَخَالِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ

تھے میں اور میرے والد اور ماموں تینوں عقبہ والوں میں ہیں مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن

بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ

ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھکو ابو ادریس

اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت ان لوگوں میں سے تھے جو بدر کی جنگ اور لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حاضر تھے (بلکہ عبادۃ نقیب بھی تھے) انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کے گرد



قال وحوله عصابة من أصحابه تعالوا بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا

آپ کے گرد کئی صحابہ بیٹھے تھے فرمایا آؤ مجھ سے اس اقرار پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے

ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم

چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون نہ کرو گے ف۲ اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی طوفان نہ جوڑو گے ف۳

وأرجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى منكم فأجره على الله ومن

اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں ان اقراروں پر ثابت قدم رہے اسکو اللہ تعالیٰ اجر دیگا اور جس

أصاب من ذلك شيئا فعوقب به في الدنيا فهو له كفارة ومن أصاب من ذلك

کوئی بات خلاف ہو جائے (شرک کے سوا) پھر دنیا ہی میں اسکو سزا مل جائے تو آخرت کے عذاب کا اتار ہو جائیگی اور جو کوئی ان گناہوں میں

شيئا فستره الله فأمره إلى الله إن شاء عاقبه وإن شاء عفا عنه قال فبايعته

پھر اللہ اسکا گناہ چھپا لے رکھے ف۵ تو اللہ کو قیامت کے دن اختیار ہے چاہے تو اسکو عذاب کرے چاہے اپنے فضل سے بخش دے عبادہ

على ذلك حدثنا قتيبة قال حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي

آنحضرت صلعم سے بیعت کر لی ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو

الخير عن الصنابحي عن عبادة بن الصامت أنه قال إني من النقباء الذين

الخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمن صنابحی سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے وہ کہتے تھے میں لیلۃ العقبہ میں بارہ نقیبوں میں تھا

بايعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال بايعناه على أن لا نشرك بالله شيئا

آنحضرت صلعم سے بیعت کی تھی عبادہ کہتے تھے ہم نے ان شرطوں پر بیعت کی تھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے

ولا نسرق ولا نزني ولا نقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا ننتهب

چوری نہ کریں گے زنا نہ کریں گے جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو ناحق نہ ماریں گے مگر حق سے اور لوٹ مار نہ کرینگے

ولا نعصي بالجنة إن فعلنا ذلك فإن غشينا من ذلك شيئا كان قضاء

گناہ کی بات نہ کریں گے اور آپ نے ان شرطوں کے بدل اگر ہم انکو پورا کریں بہشت ملنے کا وعدہ فرمایا اگر کسی شرط کے خلاف ہم کر بیٹھیں تو

ذلك إلى الله باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم عائشة وقدومه المدينة

اللہ کا اختیار ہے ف۶ باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی سے نکاح کرنا مدینہ میں تشریف لانا ان سے

وبنائه بها حدثني فروة بن أبي المغراء قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام

صحبت کرنا مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا مجھ سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عن أبيه عن عائشة قالت تزوجني النبي صلى الله عليه وسلم وأنا بنت ست

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی

سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي

پھر ہم لوگ مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اترے مجھے بخار آنے لگا اور میرے بال جھڑ گئے

فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي

مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے میری ماں ام رومان (رضی اللہ عنہا) میرے پاس آئیں میں اپنی سہیلی لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھ

فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا مَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي

پکارا میں گئی مجھے نہیں معلوم تھا وہ کیا کرنا چاہتی ہیں خیر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے

عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ

پر لیجا کر کھڑا کیا میں ہانپ رہی تھی میری سانس ٹھہری تو انہوں نے پانی لیا میرا منہ اور سر

بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ

مونہہ پونچھا پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں بیٹھی تھیں انہوں نے کہا مبارک

عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي

مبارک تمہارا نصیبا بہت اچھا ہے میری ماں نے مجھ کو انکے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور کچھ نہیں اس وقت

إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ

جب چاشت کے وقت ایکا ایکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ان عورتوں نے مجھکو آپکے سپرد کیا اس وقت میری عمر نو برس

سِنِينَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

کی تھی ۳ ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ

حضرت عائشہ سے آنحضرت نے ان سے فرمایا میں نے تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا جیسے تو ایک

فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ

ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں لپٹی ہوئی ہے اور جبرئیل کہہ رہے ہیں یہ تمہاری جورو ہے میں کھولکر دیکھتا ہوں تو اندر تو ہی تھی

أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا ۴ ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ

ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا حضرت خدیجہ آنحضرت کے ہجرت کرنے سے

مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ

تین برس پہلے گزر گئیں

فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى

دو برس یا دو برس کے قریب اکیلے ہی رہے (کسی عورت سے صحبت نہیں کی) اور حضرت عائشہ سے نکاح کیا اس وقت انکی عمر چھ برس کی

بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ ۔ بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ

تھی پھر جب اُن سے صحبت کی انکی عمر نو برس کی تھی۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت

إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کرنا عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرح ایک انصاری آدمی ہوتا ف اور ابو موسیٰ اشعری رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ

روایت کی آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مکہ سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت (بہت) ہیں میرا خیال یمامہ

وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ

کی طرف گیا ف اور ہجر کی طرف ف پھر معلوم ہوا کہ وہ مقام مدینہ تھا جس کو یثرب بھی کہتے ہیں ہم سے (عبداللہ بن زبیر) حمیدی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے سنا وہ کہتے تھے ہم خباب بن ارت

هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ

ہمنے خالص اللہ کی رضامندی کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ پر ہمارا ثواب قائم ہو گیا اب بعضے لوگ ہم میں ایسے

مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً

ہوئے جو دنیا کا کچھ نفع حاصل کرنے سے پہلے ہی گزر گئے ف انہی میں مصعب بن عمیر ف تھے جو احد کے دن شہید ہو گئے صرف ایک دھاری

فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا

دار کمبل چھوڑ گئے ف جب (کفن کے وقت) اُس کمبل سے انکا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھلجاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا (اتنا چھوٹا کمبل تھا)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا اُن کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر تھوڑی اذخر کی گھانس ڈالدو

إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ

اور بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جنکا میوہ پک گیا ف وہ اس کو چن رہا ہے ف ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ

ابن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے انہوں نے کہا میں نے



قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (نیک) عملوں کا ثواب نیت ہی سے ملتا ہے پھر جس نے دنیا کمانے یا

إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ

کسی عورت کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی اُس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (آخرت کا ثواب نہیں ملنے کا) اور جس نے اللہ اور رسول کے

إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ

رضامندی کے لیے ہجرت کی اُس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی (ثواب ملیگا) ف۱ ہم سے اسحاق بن

ابْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ

یزید دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو عمرو اوزاعی نے اُنہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے

ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ

اُنہوں نے مجاہد بن جبیر مکی سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے مکہ فتح

يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَحَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ

ہونے کے بعد پھر ہجرت نہیں رہی ف۲ اور اسی سند سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام اوزاعی نے بیان کیا اُنہوں نے عطا

زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ

میں حضرت عائشہؓ سے ملنے گیا میرے ساتھ عبید بن عمیر لیثی بھی تھے ہم نے اُن سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا اُنہوں نے کہا اب ہجرت کہاں سے

الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رہی ف۳ یہ حال تھا کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگ آتا اُس کو

وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ

فتنوں کا ڈر ہوتا آج کے دن تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے مسلمان اپنے پروردگار کا بجا

رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ

جہاں چاہے کرسکتا ہے لیکن جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب البتہ باقی ہے ف۴ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ

نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ

ابن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا سعد بن معاذ انصاری نے

إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ

تو جانتا ہے مجھ کو تیری راہ میں اُن لوگوں سے لڑنا کتنا پسند ہے جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا

اُن کو وطن سے نکالا یا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہم میں اور اُن میں لڑائی بند کر دی ف۵

وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ مِنْ

اور ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا مجھکو حضرت عائشہؓ نے خبر دی

قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا

پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یہ بھی ہے کہ جنہوں نے تیرے پیغمبر کو جھٹلایا نکال باہر کیا اس سے قریش کے کافر مراد ہیں ف١ مجھ سے مطر بن فضل نے بیان

رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ

کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے عکرمہ نے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ برس تک مکہ میں رہے

سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ

آپ پر وحی آتی رہی بعد اُس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ نے ہجرت کی دس برس ہجرت کے بعد زندہ رہے اور تریسٹھ برس کی

وَسِتِّينَ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ

عمر میں آپ نے وفات پائی مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے زکریا بن

ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پیغمبری کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ حَدَّثَنَا

بعد) مکہ میں تیرہ برس رہے اور جب وفات ہوئی اُس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی ہم سے

إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ

اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام

عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

تھے اُنہوں نے عبید بن حنین سے اُنہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ

منبر پر بیٹھے اور فرمانے لگے اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا جو دنیا کی

يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكٰى أَبُو بَكْرٍ

بہار کی چیزوں میں جو چاہے اللہ اُسکو عنایت کرے یا جو کچھ (آخرت میں) اللہ کے پاس ہے اُسکو پسند کرے پھر اُس نے (آخرت میں) جو اللہ کے پاس ہے وہ پسند کیا یہ سنکر ابوبکر رو دئے

وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا

کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ صدقے ہوں ابوسعید کہتے ہیں ہمکو ابوبکر کے رونے پر تعجب آیا اور لوگ آپس میں کہنے لگے اس بوڑھے کو دیکھو

ف١ حافظ نے کہا ابان بن یزید کی روایت ... موصولاً ...

باب ...

النبي يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يؤتيه من

(کیسی بے تکی باتیں کرتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو اختیار دیا دنیا کے جو مزے چاہے وہ اللہ اُس

زهرة الدنيا وبين ما عنده وهو يقول فديناك بآبائنا وأمهاتنا فكان رسول

کو عنایت کرے یا جو اللہ پاس ہے اُس کو پسند کرے اور یہ کہتا ہے آپ پر سے ہمارے ماں باپ تصدق ہوں ف۱ پھر ہمکو معلوم ہوا اللہ کا بندہ کہ

الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان ابو بكر هو اعلمنا به وقال رسول الله

سے مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی آپ) ہی کو اختیار دیا گیا تھا اور ابو بکر رضہ ہم سب سے زیادہ اس مطلب کو سمجھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم ان من أمن الناس علي في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت متخذا

وسلم نے فرمایا سب آدمیوں سے زیادہ مال اور رفاقت میں مجھ پر ابو بکر رضہ کا احسان ہے اور اگر میں اپنی امت میں

خليلا من أمتي لاتخذت ابا بكر الا خلة الاسلام لا يبقين في المسجد خوخة

سے کسی کو اپنا جانی دوست بناتا تو ابو بکر رضہ کو بناتا البتہ اُن سے اسلام کی دوستی ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی کی کھڑکی نہ رہے سب بند کر دو

الا خوخة ابي بكر حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل قال ابن

فقط ابو بکر رضہ کی کھڑکی رہنے دو ف۲ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے کہا ابن شہاب

شهاب فاخبرني عروة بن الزبير ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله

نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر رضہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی

عليه وسلم قالت لم اعقل ابوي قط الا وهما يدينان الدين ولم يمر علينا يوم

تھیں مجھے تو جب سے اپنی ماں باپ کی شناخت ہوئی (ذاتی عقل آئی) تو میں نے اُنکو اسلام ہی کے دین پر پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں

الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية فلما

گزرتا تھا کہ صبح اور شام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لائیں (اور دو وقتہ آتے تھے) جب

ابتلي المسلمون خرج ابو بكر مهاجرا نحو ارض الحبشة حتى بلغ برك الغماد لقيه ابن

مسلمانوں کو سخت تکلیفیں (قریش کے کافروں سے) پہنچنے لگیں تو ابو بکر حبش کے ملک کو ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے جب برک الغماد میں ف۳ وہاں

الدغنة وهو سيد القارة فقال اين تريد يا ابا بكر فقال ابو بكر اخرجني قومي

ابن دغنہ (حارث بن یزید) ملا وہ قارہ ف۴ قبیلہ کا سردار تھا اُس نے پوچھا ابو بکر رضہ کہاں کا قصد ہے اُنہوں نے کہا میری قوم (قریش) نے مجھکو

فاريد ان اسيح في الارض واعبد ربي قال ابن الدغنة فان مثلك يا ابا بكر

نکال دیا میں چاہتا ہوں (اللہ کی) زمین کی سیر و سیاحت اور اپنے مالک کی عبادت کرتا رہوں ابن دغنہ بولا ابو بکر واہ تم ایسے شخص کہیں نکلتے

لا يخرج ولا يخرج انك تكسب المعدوم وتصل الرحم وتحمل الكل وتقري الضيف

ہیں یا نکالے جاتے ہیں تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ اُنکو کما کر دیتے ہو ناطا پروری کرتے ہو لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے

ف۱ ان دونوں [illegible]

ف۲ مسلمانوں نے [illegible] اپنے گھروں [illegible] مسجد کی طرف [illegible] ابو بکر صدیق [illegible] خلافت

اور افضلیت [illegible] بھی وارد ہے

ف۳ برک الغماد ایک موضع ہے [illegible] یمن کی طرف

ف۴ قارہ قبیلہ ہون کی اولاد میں سے وہ خزیمہ [illegible]

وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَ

اور جھگڑوں میں حق کی مدد کرتے ہو میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں تم مکہ لوٹ چلو اور اپنے شہر ہی میں رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرو ابوبکر

ارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ

یہ سنکر ابن دغنہ کے ساتھ مکہ کو لوٹ آئے اور ابن دغنہ شام کے وقت قریش کے سرداروں پاس گیا اُن سے کہنے لگا دیکھو

لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَ

ابوبکر کا سا (عمدہ) آدمی کہیں اپنے شہر سے نکلتا ہے یا نکالا جاتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو لوگوں کو وہ چیز مہیا کر دیتا ہے جو اُن کے پاس نہیں ہوتی وا

يَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِى الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ

اور ناطا پرور دوسروں کا بوجھ اپنے سر لینے والا مہمان پرور معاملات میں حق بجانب غرض قریش نے ابن دغنہ

قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا

کی پناہ رد نہیں کی (منظور کر لی) اور اُس سے کہا تم ابوبکر رضہ کو سمجھا دو وہ اپنے گھر میں اللہ کی عبادت کریں جتنی چاہیں نماز پڑھیں جو چاہیں

وَلْيَقْرَاْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَفْتِنَ

قراءت کریں پر ہم لوگوں کو نہ ستائیں نہ علانیہ یہ کام کریں کیونکہ علانیہ کرنے سے ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری عورتیں بچے

نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ

نہ بگڑ جائیں ف۲ ابن دغنہ نے ابوبکر رضہ کو یہ پیغام پہونچایا اور ابوبکر رضہ اسی شرط پر مکہ میں رہ گئے وہ اپنے گھر میں پروردگار

رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلٰوتِهِ وَلَا يَقْرَاُ فِيْ غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ

کی عبادت کرتے نماز علانیہ نہ پڑھتے نہ اپنے گھر کے سوا اور کہیں قرآن پڑھتے ف۳ پھر معلوم نہیں ابوبکر رضہ کے دل میں کیا آیا

فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ

اُنہوں نے اپنے گھر کے جلوخانہ میں (گھر کے باہر جو صحن ہوتا ہے) اُس میں ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے مشرکوں کی عورتوں

نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ

اور بچوں کا ایک ٹھٹ اُن پر ہو جاتا سب کے سب (قرآن سنکر) تعجب کرتے ابوبکر رضہ کو تکتے رہتے اُدھر ابوبکر رضہ بڑے رونے والے

رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ

آدمی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنکھوں کو تھام نہ سکتے ف۴ یہ حال دیکھکر قریش کے سردار گھبرا گئے ف۵ آخر

الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ

اُنہوں نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا اُنہوں نے اُس سے شکایت کی ہم نے ابوبکر رضہ کو تمہاری پناہ میں

بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ

اس شرط سے دینا منظور کیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہکر پروردگار کی عبادت کریں لیکن ابوبکر رضہ نے اس شرط کے خلاف کیا اُنہوں نے اپنے گھر کے سامنے

ف۱ مثلاً محتاج کو پیسہ بھیجے کو کما نا نقلے کو کپڑا ... ف۲ اپنا آبائی دین چھوڑ کر ابوبکر رضہ کا طریق اختیار کریں ... ف۳ حافظ نے کہا مجھ کو یہ معلوم نہیں ... ف۴ ... ف۵ ...



دارہ فاعلن بالصلوۃ والقراءۃ فیہ وانا قد خشینا ان یفتن نساءنا وابناءنا

میدان میں ایک مسجد بنالی ہے وہاں علانیہ نماز ادا کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور ہمکو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں تم

فانہہ فان احب ان یقتصر علی ان یعبد ربہ فی دارہ فعل وان ابی الا ان یعلن

ابو بکرؓ کو اس سے روکو وہ چاہیں تو صرف اپنے گھر کے اندر پروردگار کی عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مانیں اور اسی پر ہٹ کریں کہ علانیہ عبادت کرینگے

بذلک فسلہ ان یرد الیک ذمتک فانا قد کرھنا ان نخفرک ولسنا مقرین

تو تم اپنی پناہ اُن سے واپس مانگ لو کیونکہ ہم لوگ تمھاری پناہ توڑنا ناپسند کرتے ہیں اور یہ تو ہم سے نہ ہو سکیگا کہ ابو بکرؓ کو علانیہ عبادت

لابی بکر الاستعلان قالت عائشۃ فاتی ابن الدغنۃ الی ابی بکر فقال قد علمت

کرنے دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ابن دغنہ قریش کے کافروں کی یہ تقریر سنکر ابو بکرؓ پاس آیا کہنے لگا تم کو تو معلوم ہے

الذی عاقدت لک علیہ فاما ان تقتصر علی ذلک واما ان ترجع الی ذمتی فانی

جینے جو شرط قریش کے لوگوں سے ٹھیرائی تھی اب یا تم اُس شرط پر قائم رہو یا میری پناہ واپس کر دو اس لیے کہ

لا احب ان تسمع العرب انی اخفرت فی رجل عقدت لہ فقال ابو بکر فانی ارد

میں یہ پسند نہیں کرتا عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے جسکو امان دی تھی اُس کی امان توڑی گئی ابو بکرؓ نے کہا ارے تو اپنی امان لے جا

الیک جوارک وارضی بجوار اللہ عز وجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ

میں اللہ کی امان پر راضی ہوں اُن دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تشریف رکھتے تھے

بمکۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للمسلمین انی اریت دار ھجرتکم

آپ نے فرمایا (خدا کی طرف سے) مجھکو تم مسلمانوں کی ہجرت کا مقام دکھلایا گیا

ذات نخل بین لابتین وھما الحرتان فھاجر من ھاجر قبل المدینۃ و

وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھریلے میدان ہیں یعنے مدینہ کے وہ دونوں جانب جنکو حرہ کہتے ہیں ف۲ یہ سنکر جن مسلمانوں سے

رجع عامۃ من کان ھاجر بارض الحبشۃ الی المدینۃ وتجھز ابو بکر قبل المدینۃ

ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بہت سے وہ مسلمان بھی جو حبش کیطرف (اس سے پہلے) ہجرت کر چکے تھے مدینہ ہی میں لوٹ آئے اور

فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلک فانی ارجو ان یؤذن لی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا ذرا ٹھیر جاؤ مجھے امید ہے مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملیگی

فقال ابو بکر وھل ترجو ذلک بابی انت قال نعم فحبس ابو بکر نفسہ علی رسول

ابو بکرؓ نے عرض کیا آپ کو یہ امید ہے آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابو بکرؓ ٹھیر گئے اُن کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصحبہ وعلف راحلتین کانتا عندہ ورق السمر

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں خیر ابو بکرؓ نے دو اونٹنیاں جو اُن کے پاس تھیں اُن کو کیکر کے پتے کھلانے شروع کیے



وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ

چار مہینے تک یہی کھلاتے رہے (یہ چارہ کھلانے سے اونٹ خوب تیز ہو جاتا ہے) ابن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہا

يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللَّهِ

ایک دن ایسا ہوا ہم ٹھیک دوپہر کو ابوبکر رضؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک کہنے والا کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ

پہونچے آپ سر چھپائے ہوئے ایسے وقت پر آئے جو آپ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا ابوبکر رضؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر

لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ

صدقے خدا کی قسم آپ جو اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے (کوئی حادثہ ہوا ہے) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

آن ہی پہونچے آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ابوبکر رضؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے ابوبکر رضؓ سے فرمایا اپنے

وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ

لوگوں کو کہو ذرا باہر چلے جائیں انہوں نے عرض کیا یہاں کون ہے آپ ہی کے گھر والے ہیں (یعنے حضرت عائشہؓ اور ام رومان انکی والدہ)

اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ

یا رسول اللہ آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہو گئی ابوبکر رضؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیے میرا باپ

اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ

آپ پر سے صدقے آپ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو ابوبکر رضؓ نے کہا تو آپ ان دونوں اونٹنیوں میں سے کوئی

اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ

اونٹنی لے لیجیے آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے لونگا ف حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں

فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ

اب ہم نے جلدی سے دونوں کے سفر کا سامان طیار کیا اور توشہ چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا ف تو اسماء (میری بہن) نے اپنا

أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ

کمر بند پھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا مونہ باندھا اس روز سے اسماء کا لقب ذات النطاق (یا ذات

النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ

النطاقین) ہو گیا ف حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ دونوں روانہ ہو کر اس غار میں چلے

ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ

گئے جو ثور پہاڑ میں تھا (مکہ سے تین میل پر) تین رات وہیں چھپے رہے ف عبداللہ بن ابی بکر رضؓ جو جوان گبرو بڑا چالاک

ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ

ہوشیار تھا رات کو غار میں جا کر اُن کے پاس رہتا اور پچھلی رات رہے سے (سحر کے وقت) چلا آتا صبح کے وقت قریش لوگوں کے ساتھ

أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ کو نقصان ہونچانے کی سنتا وہ یاد رکھتا رات کی اندھیری ہوتے ہی (غار پر آکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

يَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا

اور عامر بن فہیرہ جو ابوبکر رضہ کے غلام تھے وہ ایک دودھار بکری گلے میں سے روکے رہتے (اسکا دودھ نہ نچوڑتے) جب ایک گھڑی رات گذر جاتی

حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَ

تو وہ بکری اُس غار پر لیکر آتے دونوں صاحب تازہ اور گرم گرم دودھ پیکر رات (آرام سے) بسر کرتے پچھلی

رَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ

رات رہے سے عامر بن فہیرہ (گلے میں چلدیتے) بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے ابھی اندھیرا ہوتا ف۲ تینوں راتیں برابر ایسا ہی

تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا

کرتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ دونوں صاحبوں نے بنی دیل قبیلے کے ایک

مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ

شخص (عبداللہ بن اریقط) کو اجرت پر راہ بتلانے والا ٹھیرایا یہ بنی عبد بن عدی کے خاندان کا تھا خریت کہتے ہیں اُس شخص کو جو

قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ

یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف تھا اُس نے ہاتھ ڈبو کر اُن کے ساتھ حلف کی تھی ف۳ مگر اُسی دین پر تھا جس پر قریش کے

فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ

کافر تھے ف۴ دونوں صاحبوں نے اُس پر بھروسا کیا اور اپنی اونٹنیاں (مکہ سے نکلتے وقت) اُس کے حوالے کر دیں اُس سے یہ وعدہ ٹھیرایا کہ تین راتوں

ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ قَالَ

(حسب وعدہ) تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لیکر حاضر ہوا دونوں صاحب عامر بن فہیرہ اور رستہ بتانیوالے شخص کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے

ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ

ابن شہاب نے کہا اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے بیان کیا جو سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا تھا

مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ

اُس سے اُس کے باپ مالک نے بیان کیا اُس نے سراقہ بن جعشم سے سنا وہ کہتا تھا ہمارے پاس قریش کافروں کا

كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ

ایلچی آیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ ہر ایک کے قتل کرنے والے یا گرفتار کرنیوالے



وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ

کے لیے دیت (یعنے سو اونٹ) کا وعدہ کیا تھا ایک بار ایسا ہوا میں بنی مدلج (اپنی قوم) کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک

أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا

شخص انہی کی قوم کا آیا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم لوگ بیٹھے تھے کہنے لگا سراقہ میں نے ابھی چند آدمی دیکھے جو

أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ

ساحل کے رستے سے جا رہے تھے میں سمجھتا ہوں وہی محمد اور اُن کے ساتھ والے ہیں سراقہ نے کہا میں (دل میں) پہچان گیا کہ یہ لوگ

إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ

یہ کہا کہ یہ لوگ محمد اور اُن کے ساتھ والے نہیں ہیں تو نے جو دیکھا وہ فلان فلان لوگ ہونگے (اُن کے نام معلوم نہیں ہوئے) وہ تو ہمارے سامنے

سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ

پھر کھڑا ہوا اپنے گھر جا کر چھوکری سے (اُسکا نام معلوم نہیں ہوا) کہا ذرا گھوڑا نکال اور ٹیلے کے پرے جا کر گھوڑا تھامے رہ ف ۲

فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ

اور میں نے اپنا برچھہ سنبھالا اور گھر کی پشت کی طرف سے برچھے کی بھال کو زمین پر لگائے ہوئے (یا بھال سے زمین پر لکیر کرتے ہوئے)

وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ

نکلا اور برچھے کا اوپر کا جانب نیچے جھکا دیا ف۳ اسی طرح میں اپنے گھوڑے پاس آیا اور اُسپر سوار ہو کر دوڑاتا سرپٹ ف۴ چلا جب آنحضرت صلعم کے

فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ

قریب پہونچا تو میری گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں گر پڑا پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے ترکش کی طرف ہاتھ جھکایا تیر نکالے

مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي

اور اُن پر فال کھولی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہونچا سکونگا یا نہیں فال میرے خلاف نکلی ف۵ لیکن (اونٹوں کے طمع سے) میں پھر

وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اُسی گھوڑے پر چڑھا اور پانسے کے خلاف عمل کیا گھوڑا مجھکو لیے ہوئے سرپٹ بھاگ رہا تھا ف یہانتک کہ میں نے آنحضرت صلعم کے قرآن پڑھنے کی آواز

وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ

سنی آپ اِدھر اُدھر نگاہ نہیں کرتے تھے پر ابوبکرؓ برابر اِدھر اُدھر دیکھتے جاتے تھے اتنے میں میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھس گئے

حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا

گھٹنوں تک زمین میں سما گیا میں پھر گر پڑا اور اُس کو ڈانٹا تب وہ اُٹھا مگر ایسی مشکل سے کہ اپنے ہاتھ زمین سے نہ نکال سکا

فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ

جب نکالا اور سیدھا کھڑا ہوا تو اُس کے دونوں ہاتھوں سے ایک گرد نکلی جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیل گئی

فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ

میں نے پھر تیروں پر فال نکالی تو میرے خلاف نکلی آخر میں نے آنحضرت صلعم اور آپ کے ساتھ والوں کو امان کی منادی کی ف۱ اُس وقت وہ ٹھیر گئے

فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ

اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر اُن کے پاس گیا جس وقت (رستے میں) مجھے یہ روکیں ہوئیں تو میرے دل میں یہ آیا کہ عنقریب (ایک دن) آنحضرت

أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ

صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا خیر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کی قوم والوں نے ف۲ اس کے لیے دیت مقرر کی ہے

الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ

ف۳ اور میں نے وہ سب خبریں بیان کیں جو قریش کی آپ کی نسبت سنی تھیں اور میں نے یہ بھی کہا اگر آپ کو توشہ یا سامان درکار ہو تو حاضر

يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ

ہے لیکن آنحضرت صلعم اور ابوبکر رضہ نے کوئی چیز نہیں لی نہ مجھ سے کوئی درخواست کی آنحضرت نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھیو آخر میں نے

عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

آپ نے عامر بن فہیرہ سے فرمایا اُس نے چمڑے کے ٹکڑے پر پروانہ لکھ دیا ف۴ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے

وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رستے میں مدینہ کو جاتے ہوئے)

وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا

حضرت زبیر رضہ اور مسلمانوں کے کئی سواروں سے ملے جو سوداگر تھے شام کے ملک سے لوٹے آ رہے تھے زبیر رضہ نے

الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ کو سفید کپڑے پہنائے ف۵ اُدھر مدینہ والوں کو

بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکلنے کی خبر ہو گئی تھی وہ ہر صبح حرہ تک آتے

غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا

(جو مدینہ کے باہر ایک میدان ہے) اور آپ کا انتظار کرتے رہتے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی شروع ہوتی اُس وقت لوٹ جاتے ایک دن ایسا

انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ

ہوا کہ بڑی دیر تک انتظار کر کے واپس گئے سب اپنے گھر پہونچ گئے اُس وقت ایک یہودی ف۶ اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کو چڑھا اُس نے

يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا سفید سفید چلے آ رہے ہیں (یا تیزی سے جلدی جلدی آ رہے ہیں) جتنا آپ

ف۵ اور وہاں سے آگے جا پہونچے اہل سیر نے یوں نقل کیا ہے کہ طلحہ نے زبیر سے بھی سفید کپڑے اور شاید دونوں نے پہنائے ہوں تو کسی روایت میں طلحہ کا ذکر ہے کسی میں زبیر کا

ف۶ جس کا نام معلوم نہیں ہوا

بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمُ

نزدیک ہو رہے تھے اتنی ہی دور سے پانی کی طرح ریتی کا چمکنا کم ہوتا جاتا تہا ف۱ یہودی سے دیکھکر رہا نہ گیا بے اختیار زور سے چلا اُٹھا عرب کے لوگو

الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یہ تمہارا سردار (بخت بیدار) جسکا تم انتظار کر رہے تھے آن پہونچا یہ سنتے ہی مسلمانوں نے ہتیار سنبھالے اور حرہ مین جاکر

وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ

آپ سے ملے آپ اُن کو ساتھ لیے ہوئے داہنے طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ مین جاکر اُترے یہ

ذَلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دن پیر کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تہا ف۲ ابوبکر صدیق کہڑے ہوکر لوگون سے ملنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خاموش بیٹھے رہے کئی ایک انصاری آدمیون نے جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تہا ابوبکر کو آنحضرت سمجھکر اُنکو

وَسَلَّمَ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو

سلام کرنا شروع کردیا ف۳ یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر رضا آئے

بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ

اور اپنی چادر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اُس وقت سب لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا

فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً

خیر آپ کئی راتون تک بنی عمرو بن عوف کے محلہ مین رہے اور اُس مسجد

وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

کی بنیاد ڈالی جو تقوے (پرہیزگاری) پر بنائی گئی (یعنی مسجد قبا کی) اور وہین نماز پڑہا کیے پہر (جمعہ کے دن) اپنی

سَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ

اونٹنی پر سوار ہوئے اور چلے لوگ آپ کے ساتھ پیدل چل رہے تہے چلتے چلتے آپ کی اونٹنی وہان جاکر بیٹھ گئی جہان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ

اب مدینہ مین مسجد نبوی ہے اُن دنون وہان چند مسلمان نماز پڑہا کرتے تہے وہ

مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سہیل اور سہل دو یتیم لڑکون کے کہجور سکہانے کا مقام تہا جو اسعد بن زرارہ کی پرورش مین تہے جب آپ کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا

اونٹنی وہان بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا اللہ چاہے تو یہی (ہمارے) رہنے کی جگہ ہوگی پہر آپ نے اُن دونون

ف۱ یہ نزدیک ہم السراب کا ترجمہ ہے سراب وہ ریتی جو دہوپ مین پانی کی طرح چمکتی ہے حافظ نے کہا بعضون نے اسکا مطلب یون کہا ہے کہ آنکہ مین اُٹھے آنے کی حرکت معلوم ہوتی تھی یعنی نزدیک آن پہونچے تھے چونکہ جب کوئی چیز بہت دور ہو تو اُس کی حرکت معلوم نہین ہوتی

ف۲ غرہ ربیع الاول یا دوسری یا بارہوین یا تیرہوین تاریخ ... صاحب

ف۳ ...

رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلامين فساومهما بالمربد ليتخذه مسجدا فقالا لا بل نهبه

لڑکوں کو بلایا اور اُن سے اُس زمین کی قیمت پوچھی فرمایا ہم اس میں مسجد بنائینگے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم یہ زمین آپ کو

لك يا رسول الله فأبى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقبله منهما هبة حتى ابتاعه منهما ثم بناه

مفت دیے دیتے ہیں آپ نے مفت لینے سے انکار کیا آخر ان سے خرید لی پھر وہاں مسجد بنانا شروع کی اور

مسجدا وطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم ينقل معهم اللبن في بنيانه ويقول وهو ينقل اللبن هذا

خود آنحضرت بھی مسجد بنتے وقت لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھوتے اور یہ فرماتے جاتے خیبری بوجھ نہیں یہ کام کا سب

الحمال لا حمال خيبر هذا أبر ربنا وأطهر ويقول اللهم إن الأجر أجر الآخره فارحم الأنصار

فائدہ + اُس سے عمدہ اور بہتر ہے یہ بوجھ لے خدا فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ + بخش دے انصار اور پردیسیوں کو

والمهاجره فتمثل بشعر رجل من المسلمين لم يسم لي قال ابن شهاب ولم يبلغنا في

اے خدا + تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی شعر پڑھی زہری نے کہا اس مسلمان کا نام مجھ سے بیان نہیں کیا گیا ف ۲ اور ہم کو جتنی

الأحاديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تمثل ببيت شعر تام غير هذا البيت

حدیثیں پہونچیں اُن میں کسی میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے شعر کی کوئی پوری بیت پڑھی ہو صرف اسی حدیث میں ہے ف ۳

حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا أبو أسامة حدثنا هشام عن أبيه وفاطمة

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد اور فاطمہ

عن أسماء رضي الله عنها صنعت سفرة للنبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر

بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض کے لیے جب وہ مدینہ کو جانے

حين أراد المدينة فقلت لأبي ما أجد شيئا أربطه إلا نطاقي قال فشقيه ففعلت

لگے توشہ طیار کیا پھر ابو بکر رض سے کہا باندھنے کے لیے کچھ نہیں ہے میرے کمر باندھنے کا ایک کپڑا ہے انہوں نے کہا اُسی کے دو ٹکڑے

فسميت ذات النطاقين قال ابن عباس أسماء ذات النطاق حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر

کر ڈال اسماء کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا اُسی دن سے اُن کا نام ذات النطاقین پڑ گیا اور ابن عباس رض نے اسماء کو ذات النطاق کہا ہم سے محمد بن بشار

حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت البراء رضي الله عنه قال لما أقبل النبي صلى

نے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رض سے سُنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غار سے

الله عليه وسلم إلى المدينة تبعه سراقة بن مالك بن جعشم فدعا عليه

نکلکر) مدینہ کو جا رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے

النبي صلى الله عليه وسلم فساخت به فرسه قال ادع الله لي ولا أضرك فدعا له

لیے بد دعا کی اُس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ دعا کر کے (اس بلا سے چھڑا دیجیے) میں آپکو نہیں ستاؤنگا آپ نے دعا کی

قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذْتُ قَدَحًا

(اُسکا گھوڑا چھٹ گیا) پھر رستے مین آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا ملا　ابوبکر رضہ کہتے ہین　مینے ایک پیالہ لیا

فَحَلَبْتُ فِيْهِ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَاَتَيْتُهٗ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ

اُس مین تھوڑا سا دودھ دوہ کر آپ پاس لایا آپ نے اتنا پیا کہ مین خوش ہوگیا　ف مجھسے　زکریا بن یحیے نے بیان کیا

يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا

اُنھون نے ابو اسامہ سے اُنھون نے ہشام بن عروہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے اسماء بنت ابی بکر رضہ سے عبد اللہ بن زبیر

حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ

اُن کے پیٹ مین تھے اُنھون نے کہا مین (مکہ سے ہجرت کی نیت سے) اُس وقت نکلی جب پورے دنون کا پیٹ تھا خیر مین (مدینہ پہونچکر)

فَوَلَدْتُهٗ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ

قبا مین جا کر اُتری وہان عبد اللہ بن زبیر پیدا ہوئے مین اُنکو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے اُنکو اپنی گود مین بٹھایا اور

دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهٗ رِيْقُ رَسُوْلِ

ایک کھجور منگوائی اُس کو چبا کر اپنا تھوک اُن کے مونہ مین ڈالدیا تو پہلی چیز جو عبد اللہ کے پیٹ مین پہونچی وہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ

وسلم کا تھوک اُس کے بعد کھجور چبا کر آپ نے اُن کے منہ مین ڈالی پھر اُن کے لیے دعا کی اور بارک اللہ فرمایا اور (مہاجرین کا) اسلام

مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ تَابَعَهٗ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

کے زمانہ مین یہ پہلا بچہ تھا جو پیدا ہوا زکریا بن یحیے کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی روایت کیا اُنھون نے علی بن مسہر سے

اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى

اپنے والد سے اُنھون نے اسماء رضہ سے اُنھون نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی　تو وہ حاملہ　تھین

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا اُنھون نے ابو اسامہ سے اُنھون نے ہشام بن عروہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے حضرت عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ

رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا اسلام کے زمانہ مین (مہاجرین کا) جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ عبد اللہ تھا زبیر کا بیٹا رضہ آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهٗ رِيْقُ

علیہ وسلم پاس اسکو لیکر آئے آپنے ایک کھجور لی اور چبا کر اُس کے مونہ مین ڈالی تو پہلے پہل جو اس کے منہ مین گیا وہ　آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِيْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا　ف۲　مجھ سے محمد (بن سلام یا ابن مثنے) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد نے کہا مجھ سے میرے باپ



حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ

(عبدالوارث) نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ

نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ

وسلم جب (مکہ سے) مدینہ کو روانہ ہوئے تو ابوبکرؓ کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے ابوبکرؓ بوڑھے (سفید) ہو گئے تھے وا

وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے اور آپکو راستے میں کوئی پہچانتا نہ تھا راستے میں کوئی شخص ابوبکرؓ سے ملتا تو پوچھتا

يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ

ابوبکر یہ تمہارے آگے کون شخص بیٹھا ہے وہ (کیا عمدہ) جواب دیتے ایک شخص ہے جو مجھے رستہ بتلاتا ہے

قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ أَبُو

پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ (مدینہ کا یا شام کا) رستہ بتلانے والا ہے اور ابوبکرؓ کا مطلب اس کلام سے یہ تھا کہ دین اور ایمان کا رستہ آپ بتلاتے

بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ

خیر ابوبکرؓ نے جو پیچھے نگاہ ڈالی دیکھا تو ایک سوار ان کے پاس آ پہنچا انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سوار ہم کو آ لیا آپ نے جو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ

اس کی طرف دیکھا تو دعا فرمائی یا اللہ اس کو گرا دے اسی وقت گھوڑی نے اسکو گرا دیا پھر کھڑی ہو کر ہنہنانے لگی

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مُرْنِي بِمَ شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا

وہ کہنے لگا اللہ کے نبی تم جو چاہتے ہو وہ مجھکو حکم دو (میں بجا لاؤنگا) آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھیرا رہ اور کسی کو ہم تک نہ پہونچنے دے (عجب بات ہے)

قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ

صبح کو تو وہ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا ہتھیار بن گیا دشمن کو آپ پر

مَسْلَحَةً لَهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ

سے روکنے لگا) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینے پہونچکر) حرہ کے ایک طرف اترے پھر انصار کو بلا بھیجا وہ

فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ

آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ پاس آئے عرض کرنے لگے بے فکری سے سوار ہو جیے سب لوگ آپ کے حکم میں ہیں

فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ (اونٹنی پر) سوار ہوئے اور انصار گرداگرد ہتھیار باندھے ہوئے اور مدینہ میں مشہور ہو گیا

جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ

اللہ کے پیغمبر آتے ہیں اللہ کے پیغمبر آتے ہیں لوگوں نے بلند مقاموں سے آپ کو دیکھنا اور یہ کہنا شروع کیا اللہ کے پیغمبر آ گئے اللہ کے پیغمبر آگئے

نَبِیَّ اللّٰہِ فَاَقْبَلَ یَسِیْرُ حَتّٰی نَزَلَ جَانِبَ دَارِ اَبِیْ اَیُّوْبَ فَاِنَّہٗ لَیُحَدِّثُ اَھْلَہٗ اِذْ سَمِعَ

اور سواری مبارک روان رہی یہانتک کہ آپ ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس اُترے آپ اپنے لوگون سے بیان کیا کرتے حب عبداللہ بن سلام

بِہٖ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ وَّھُوَ فِیْ نَخْلٍ لِاَھْلِہٖ یَخْتَرِفُ لَھُمْ فَعَجِلَ اَنْ یَّضَعَ الَّذِیْ

یہودیون کے بڑے عالم نے آپ کا آنا سُنا اُس وقت وہ اپنے گھر والون کے باغ مین کھجور چن رہے تھے اُنھون نے جلدی کے مارے اُن کھجورو

یَخْتَرِفُ لَھُمْ فِیْھَا فَجَآءَ وَھِیَ مَعَہٗ فَسَمِعَ مِنْ نَّبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ

کو باغ مین ایک جگہ رکھا بھی نہین بلکہ ہاتھ ہی مین لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے اور آپ کا ارشاد سُنا ف۱ پھر اپنے گھر چلے گئے

اِلٰٓی اَھْلِہٖ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ بُیُوْتِ اَھْلِنَا اَقْرَبُ فَقَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ہمارے عزیزون مین ف۲ کس کا گھر یہان سے نزدیک ہے ابو ایوب نے کہا یا رسول اللہ میرا

اَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ھٰذِہٖ دَارِیْ وَھٰذَا بَابِیْ قَالَ فَانْطَلِقْ فَھَیِّئْ لَنَا مَقِیْلًا قَالَ قُوْمَا

گھر یہ میرا گھر ہے یہ میرا دروازہ ہے آپنے فرمایا اچھا تو جا دوپہر کو آرام لینے کی جگہ اپنے گھر مین درست کر (ہم دوپہر کو وہین آرام لینگے) ابوایوب

عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ فَلَمَّا جَآءَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ

گھر مین آگئے تو عبداللہ بن سلام دوبارہ آپ پاس آئے (اور تین سوال کیے اُن کا جواب ٹھیک پاکر) کہنے لگے

اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّکَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَّقَدْ عَلِمَتْ یَھُوْدُ اَنِّیْ سَیِّدُھُمْ وَابْنُ

مین یہ گواہی دیتا ہون کہ آپ اللہ کے رسول ہین اور جو کلام یا دین آپ لائے ہین وہ برحق ہے اور یہودی خوب جانتے ہین کہ مین اُن کا سردار اُنکو

سَیِّدِھِمْ وَاَعْلَمُھُمْ وَابْنُ اَعْلَمِھِمْ فَادْعُھُمْ فَاسْاَلْھُمْ عَنِّیْ قَبْلَ اَنْ یَّعْلَمُوْا اَنِّیْ قَدْ

سردار کا بیٹا اُنکا بڑا عالم بڑے عالم کا بیٹا ہون آپ اُنکو بلا کر پوچھیے مگر اُن کو یہ خبر نہ ہو کہ مین مسلمان ہوگیا ہون

اَسْلَمْتُ فَاِنَّھُمْ اِنْ یَّعْلَمُوْا اَنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالُوْا فِیَّ مَا لَیْسَ فِیَّ فَاَرْسَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ

اگر یہ معلوم ہوگا تو میری نسبت جھوٹی تہمتین کرینگے خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کو

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا فَدَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

بلا بھیجا وہ آئے اور آنحضرت کے پاس پہونچے (آپ نے عبداللہ بن سلام کو چھپا دیا) اور یہودیون سے فرمایا

وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ وَیْلَکُمْ اتَّقُوا اللّٰہَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ

یہودیو تمہاری خرابی ہو اللہ سے ڈرو قسم اُس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہین تم خوب جانتے ہو

اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا وَّاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا قَالُوْا مَا نَعْلَمُہٗ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی

مین اللہ کا سچا پیغمبر ہون اور جو دین یا کلام لیکر آیا ہون وہ سچ ہے دیکھو مسلمان ہوجاؤ اُنھون نے جواب دیا ہمکو تو نہین معلوم کہ آپ اللہ کے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَھَا ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ فَاَیُّ رَجُلٍ فِیْکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا

پیغمبر ہین آپ نے تین بار اُن سے یہی فرمایا پر اُنھون نے ہر بار یہی کہا ہمکو معلوم نہین) آخر آپ نے اُن سے پوچھا بھلا یہ تو بتلاؤ عبداللہ بن سلام تم لوگون

ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا قَالَ فَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى
ہمارے پیشوا پیشوا کے بیٹے ہم سب میں بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں وہ انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ

لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ فَرَأَيْتُمْ
کیوں مسلمان ہونے لگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے آپ نے پھر یہی فرمایا دیکھو

إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ
اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے اسوقت یہ فرمایا (عبداللہ) بن سلام کے

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ
اور کہنے لگا اے یہودیو خدا سے ڈرو قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرت اللہ کے

رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ فَقَالُوا كَذَبْتَ فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
پیغمبر ہیں اور جو دین یا کلام لیکر آئے ہیں وہ برحق ہے اس وقت یہودی مردود کیا کہنے لگے تو جھوٹا ہے آخر آنحضرت صلعم نے انکو نکال

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ
باہر کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عبیداللہ عمری نے

ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ
مہاجرین اولین کے لیے بیت المال میں سے (فی کس) چار چار ہزار چار چار قسطوں میں مقرر کیے تھے ف اور عبداللہ بن عمرؓ کے لیے

آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ
ساڑھے تین ہزار (چار قسطوں میں) اُن سے پوچھا گیا تم نے عبداللہ کی ماہوار کیوں کم کی وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں

فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
انہوں نے کہا عبداللہ کی ہجرت اُس کے ماں باپ کے ذیل میں ہوئی تھی وہ اُس کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی ذات سے ہجرت کی ف ہم سے محمد

ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا
بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب سے انہوں نے کہا ہم نے

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی دوسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اعمش سے

قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
کہا میں نے ابو وائل سے سنا شقیق بن سلمہ سے کہا ہم سے خباب بن ارتؓ نے بیان کیا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی



الله عليه وسلم نبتغي وجه الله ووجب اجرنا على الله فمنا من مضى لم يأكل

خالص اللہ کے لیے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے رہا (وہ اپنے فضل سے عنایت کریگا) تو ہم میں کچھ لوگ تو گذر گئے انہوں

من اجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد فلم نجد شيئا نكفنه فيه

نے (دنیا میں) اپنا ثواب کچھ نہیں کمایا انہی لوگوں میں مصعب بن عمیرؓ تھے جو احد کے دن شہید ہوئے اُن کے کفن کے لیے ایک کملی کے سوا

الا نمرة كنا اذا غطينا بها رأسه خرجت رجلاه فاذا غطينا رجليه خرج

اور کچھ ہمکو نہیں ملا جب ہم اُس کملی سے اُنکا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھلے رہتے (اتنا چھوٹا تھا) اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھلجاتا

رأسه فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نغطي رأسه بها ونجعل على

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ سر کملی سے چھپا دو اور پاؤں پر اذخر (گھاس)

رجليه من اذخر ومنا من اينعت له ثمرته فهو يهدبها حدثنا يحيى بن

جا دو۔ بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جنکا میوہ خوب پکا وہ اُس کو چن رہے ہیں ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا

بشر حدثنا روح حدثنا عوف عن معوية بن قرة قال حدثني ابو بردة بن

کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا

ابي موسى الاشعري قال قال لي عبد الله بن عمر هل تدري ما قال ابي لابيك

جو ابو موسیٰ اشعری کے بیٹے تھے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کہا تم جانتے ہو میرے باپ (عمرؓ) نے تمہارے باپ (ابو موسیٰؓ)

قال قلت لا قال فان ابي قال لابيك يا ابا موسى هل يسرك اسلامنا مع رسول

سے کیا کہا میں نے کہا مجھ کو نہیں معلوم انہوں نے کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے یہ کہا تھا ابو موسیٰ تمکو یہ اچھا لگتا ہے کہ ہمنے آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم وهجرتنا معه وجهادنا معه وعملنا كله معه

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کیے جیسے اسلام اور ہجرت اور جہاد اور دوسرے عمل اُن کا ثواب تو ہمکو مل جائے

برد لنا وان كل عمل عملناه بعده نجونا منه كفافا راسا براس فقال ابي لا والله

اور آپ کے بعد جو عمل ہمنے کیے ہیں اگر وہ بھی نیک ہیں مگر اُنکے بدل ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں ۳۵ تو تیرے باپ ابو موسیٰؓ نے یہ جواب دیا

قد جاهدنا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلينا وصمنا وعملنا خيرا

ہمنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیے نماز پڑھی روزے رکھے اور بہت سے نیک عمل کیے

كثيرا واسلم على ايدينا بشر كثير وانا لنرجو ذلك فقال ابي لكني انا والذي

اور ہمارے ہاتھ پر بہت سی مخلوق مسلمان ہوئی اور ہم کو تو یہ امید ہے کہ اللہ جل جلالہ اُن کا ثواب بھی ہمکو دیگا اُس وقت میرے والد حضرت

نفس عمر بيده لوددت ان ذلك برد لنا وان كل شيء عملناه بعده نجونا منه

عمرؓ نے کہا خیر (تم یہی سمجھو) میں تو اُس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اسی پر راضی ہوں کہ آنحضرت کے ساتھ جو اعمال ہمنے کیے

كفافا رأسا برأس فقلت إن أباك والله خير من أبي حدثني محمد بن صباح

یعنی اُن سے ہم برابر سرابر چھوٹ جائین ابو بردہ کہتے ہین مینے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہا خدا کی قسم تمہارے والد میرے والد کہین بہتر تھے ف

أو بلغني عنه حدثنا إسمعيل عن عاصم عن أبي عثمن قال سمعت ابن عمر رضي

خود یا کسی اور نے اُن سے نقل کر کے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے انہون نے عاصم احول سے انہون نے ابو عثمان نہدی سے انہون نے کہا مینے خود

الله عنهما إذا قيل له هاجر قبل أبيه يغضب قال وقدمت أنا وعمر على رسول

سُنا جب عبد اللہ بن عمر رضہ سے کوئی یون کہتا تمنے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو وہ غصے ہو جاتے ف عبد اللہ نے کہا (سوا یہ) مین اور میرے والد حضرت

الله صلى الله عليه وسلم فوجدناه قائلا فرجعنا إلى المنزل فأرسلني عمر وقال

عمر دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ف ۳ ہمنے دیکھا آپ آرام مین ہین تو اپنے گھر لوٹ آئے والد نے مجھکو (ٹھیر کر) پھر بھیجا دیکھو

اذهب فانظر هل استيقظ فأتيته فدخلت عليه فبايعته ثم انطلقت إلى عمر

آنحضرت صہ جاگے ہین مین گیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے مین آپ پاس گیا اور آپ سے بیعت کر لی پھر والد کو خبر کی

فأخبرته أنه قد استيقظ فانطلقنا إليه نهرول هرولة حتى دخل عليه فبايعه

کہ آپ بیدار ہو چکے ہین اور مین اور والد دونون دوڑتے چلے والد آنحضرت صہ پاس گئے اور آپ سے بیعت کی مین نے بھی

ثم بايعته حدثنا أحمد بن عثمان حدثنا شريح بن مسلمة حدثنا إبراهيم

دوبارہ آپ سے بیعت کر لی ف ۴ ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن

ابن يوسف عن أبيه عن أبي إسحق قال سمعت البراء يحدث قال ابتاع أبو

یوسف نے انہون نے اپنے والد یوسف بن اسحاق سے انہون نے ابو اسحق سبیعی سے انہون نے کہا مینے براء بن عازب رضہ سے سُنا وہ کہتے

بكر من عازب رحلا فحملته معه قال فسأله عازب عن مسير رسول الله

اُن کے والد عازب رضہ سے ایک پالان خریدی مین وہ پالان اُٹھا کر ابو بکر رضہ کے ساتھ چلا والد نے اُن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا

صلى الله عليه وسلم قال أخذ علينا بالرصد فخرجنا ليلا فأحثثنا ليلتنا ويومنا

حال پوچھا انہون نے کہا ہمپر تو مشرکون کی تاک ہو رہی تھی ع ہم رات کو غار سے باہر نکلے اور رات بھر دوسرے دن بھی تیز چلتے رہے ف ۵

حتى قام قائم الظهيرة ثم رفعت لنا صخرة فأتيناها ولها شيء من ظل قال

جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو ایک ٹیبہ ہمکو دکھلائی دیا اُس کی آڑ مین کچھ سایہ تھا مین نے

ففرشت لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروة معي ثم اضطجع عليها النبي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہان ایک چمڑا بچھا دیا جو میرے ساتھ تھا آپ اُس پر لیٹ رہے اور مین

صلى الله عليه وسلم فانطلقت أنفض ما حوله فإذا أنا براع قد أقبل في غنيمة

لگا اُس کے گرد (کچرا کوڑا صاف کرنے) گرد جھاڑنے اتنے مین ایک چرواہا دکھلائی دیا جو اپنی تھوڑی سی بکریان لیے چلا آ رہا

ابو بکر صدیق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آج تک کوئی ایسا مدبر منتظم عادل حق پرست خدا ترس رعیت پرور حاکم پیدا ہی نہین ہوا معلوم نہین رافضیون کی عقل کہان تشریف لے گئی ہے کہ وہ ایسے جوہر نفیس کو جس کی ذات سے اسلام اور مسلمانون کا نام قائم رہا مطعون کرتے ہین خدا سمجھے

يريد من الصخرة مثل الذي أردنا فسألته لمن أنت يا غلام فقال أنا لفلان

تہا وہ بہی ٹھ کا سایہ لینے کی غرض سے آرہا تہا جیسے ہماری غرض تھی مینے اُس سے پوچھا ارے تو کس کا غلام ہے اُس نے بتلایا فلان صاحب کا

فقلت له هل في غنمك من لبن قال نعم قلت له هل أنت حالب قال نعم فأخذ

مینے پوچھا بکریون مین کچھ دودھ بھی ہے اُس نے کہا ہان ہے مینے کہا تو دوہ سکتا ہے اُس نے کہا ہان مینے کہا اچھا تو ذرا تھن جھٹک ڈال

شاة من غنمه فقلت له انفض الضرع قال فحلب كثبة من لبن ومعي

(الحمد کا گرد غبار صاف کرنے) خیر اُس نے تھوڑا سا دودھ (ایک پیالہ بھر) دوہا میرے ساتھ پانی کی ایک

إداوة من ماء عليها خرقة قد رويتها لرسول الله صلى الله عليه وسلم

چھاگل تھی اُس پر کپڑے کا ایک ٹکڑا بندھا ہوا تہا جسکو مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طیار کیا تہا

فصببت على اللبن حتى برد أسفله ثم أتيت به النبي صلى الله عليه وسلم

اُس مین سے (ٹھنڈا) پانی مینے اُس دودھ پر اتنا ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا پھر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا

فقلت اشرب يا رسول الله فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى رضيت ثم

(آپ بیدار ہو چکے تہے) مینے عرض کیا یا رسول اللہ پیجیے آپ نے ایسا پیا کہ مین خوش ہو گیا (خوب چھک کر پیا) پھر

ارتحلنا والطلب في إثرنا قال البراء فدخلت مع أبي بكر على أهله فإذا

ہمنے وہان سے کوچ کیا اور قریش کے ڈھونڈھنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے براء کہتے ہین مین ابوبکر رضہ کے ساتھ انکے گھر مین

عائشة ابنته مضطجعة قد أصابتها حمى فرأيت أباها فقبل خدها وقال

حضرت عائشہ انکی صاحبزادی بخار سے پڑی ہوئی تہین مینے دیکھا اُن کے والد یعنے ابوبکر صدیق رضہ نے انکا گال چوما اور پوچھا

كيف أنت يا بنية حدثنا سليمان بن عبد الرحمن حدثنا محمد بن حمير

بیٹی کیسی ہے ف ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے

حدثنا إبراهيم بن أبي عبلة أن عقبة بن وساج حدثه عن أنس خادم النبي

کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے اُن سے عقبہ بن وساج نے بیان کیا انھون نے انس رضہ سے جو آنحضرت صلی

صلى الله عليه وسلم قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم وليس في أصحابه أشمط غير أبي بكر فغلفها بالحناء والكتم

اللہ علیہ وسلم کے خادم تہے انھون نے کہا آنحضرت (مدینہ مین) تشریف لائے آپ کے صحابہ مین ابوبکر رضہ کے سوا کسی کے بال سفید نہ تھے

وقال دحيم حدثنا الوليد حدثنا الأوزاعي حدثني أبو عبيد عن عقبة بن وساج

کا خضاب کیا تہا اور دحیم ف نے کہا ہم سے ولید نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے ابو عبید نے انھون نے عقبہ بن وساج

حدثني أنس بن مالك رضي الله عنه قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم

سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا انھون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین

ف اُس وقت تک شاید حجاب کا حکم نازل نہوا ہوگا ... بیٹی کا شفقت کی راہ سے بوسہ لے سکتا ہے ... [illegible]

الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا حَدَّثَنَا

تشریف لائے آپکے اصحاب میں سب سے زیادہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عمر تھی انہوں نے مہندی اور وسمہ کا ایسا خضاب کیا تھا کہ بالوں کا رنگ خوب سرخ

أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ

سے اُن کے والد ابوبکر صدیق نے کلب قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کو ام بکر کہا کرتے تھے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (مدینہ کی) ہجرت

أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةَ

کی تو اُس کو طلاق دیدیا پھر اُس کے چچیرے بھائی (ابوبکر شداد بن اسود) نے اُس سے نکاح کر لیا یہ قصیدہ جو قریش کے کافروں کا مرثیہ ہے

رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

اُسی شداد کی تصنیف ہے جو شاعر تھا (اُس کی چند شعر یہ ہیں)

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ... مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ

گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے ... پڑے ہیں ف۱ اونٹ کے کوہان کے عمدہ ف۲ پیالے

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ... مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ

گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے ... شرابی ہیں ف۳ وہاں گانا بجانا سننے والے

تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ ... وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ

سلامت رہ جو کہتی ہے مجھے یہ ام بکری ف۴ ... کہاں ہے اب سلامت جب مرے سب قوم والے

يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا ... وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

یہ پیغمبر ہمیں کہتا ہے تم مر کر جیو گے ... کہیں اُلو بھی پھر انسان ف۵ ہوئے آواز دالے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ

انہوں نے کہا میں (ثور پہاڑ پر) غار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے سر جو اُٹھایا

رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ

تو مشرکوں کے پاوں دیکھے (وہ ہمارے سر پر کھڑے ہمکو ڈھونڈھ رہے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی نگاہ نیچے کی تو

رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ہمکو دیکھ لیگا آپنے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہ ہم دو آدمی ایسے ہیں جنکے ساتھ تیسرا اللہ ہے ف۶ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا



حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

کہا ہم سے ولید بن مسلم دمشقی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے دوسری سند اور محمد بن یوسف نے کہا ہم سے امام

الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي

اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے کہا مجھ سے ابوسعید

أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدری نے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور

فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ

آپ سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا آپ نے فرمایا ارے افسوس ہجرت بہت مشکل کام ہے (تجھ سے نہ ہو سکیگی) تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا

اس نے کہا جی ہیں فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا دودھ پینے کے لیے مانگے پر دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا

يَوْمَ وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ

جب وہ پانی پینے کو لائے جاتے ہیں اس وقت ان کا دودھ غریبوں کو پلا آتا ہے اس نے کہا پلاتا ہوں فرمایا تو سمندروں کے پرے رہ کر نیک کام کرتا

شَيْئًا **بَابُ** مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ حَدَّثَنَا

رہ اللہ تیرے کسی نیک کام کو کم نہیں کریگا — باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا مدینہ میں تشریف لانا — ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ

ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابو اسحاق نے خبر دی انہوں نے براء بن عازب رضہ سے سنا انہوں نے کہا پہلے

مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ

جو (مہاجرین میں سے) مدینہ میں آئے وہ مصعب بن عمیر تھے اور عمرو بن ام مکتوم پھر عمار بن یاسر رضہ اور

بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

بلال رضہ آئے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ

ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضہ سے سنا انہوں نے کہا سب سے پہلے ہمارے پاس (یعنی مدینہ

عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَ

میں) مصعب بن عمیر آئے ان کے بعد عمرو بن ام مکتوم (جو اندھے تھے) وہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے پھر بلال رضہ اور سعد بن

سَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

ابی وقاص اور عمار بن یاسر آئے پھر حضرت عمر رضہ بیس صحابہ کو ساتھ لیے ہوئے آئے



اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضہ اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لیکر تشریف لائے میںنے مدینہ والوں کو کسی بات سے اتنا خوش نہیں

بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ

دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے وہ خوش ہوئے لونڈیاں تک کہنے لگیں اللہ کے پیغمبر

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ

صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ف براء کہتے ہیں آنحضرت ابھی مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ میں سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور مفصل کی

مِنَ الْمُفَصَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

کئی سورتیں پڑھ چکا تھا ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک رح نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا

تو ابوبکر رضہ اور بلال رضہ کو (آب وہوا بدلنے سے) بخار آگیا میں اُن دونوں کے پاس گئی ابوبکر رضہ سے کہا باوا

أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا

تم کیسے ہو بلال رضہ سے پوچھا تم کیسے حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں ابوبکر رضہ کو جب بخار آتا تو

أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

تو وہ یہ شعر پڑھتے

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ	وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
خیریت سے اپنے گھر میں صبح کرتا ہے بشر	موت اُس کے جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر ؏

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ ؎

اور بلال رضہ کا یہ حال تھا جب اُنکا بخار اُتر جاتا تو رو کر بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً	بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات	سب طرف میرے اگے ہوں واں جلیل اذخر نبات
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ	وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ
کاش پھر دیکھوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل	اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب براث

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے اُن دونوں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا یا اللہ ہمکو مدینہ کی

إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَ

ایسی محبت دے جیسے مکہ کی محبت ہے یا اُس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور اُس کے صاع اور مد میں برکت دے اور

انْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

وہاں کا بخار دوسرے مقام یعنی جحفہ میں بھیج دے ف مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى

نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اُنکو عبیداللہ بن عدی نے خبر دی اُنہوں نے کہا میں

عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

حضرت عثمان کے پاس گیا دوسری سند اور بشر بن شعیب نے کہا ف۲ مجھ سے میرے والد شعیب نے بیان کیا اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن

عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ

عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی اُنہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا ف۳ اُنہوں نے کلمۂ شہادت پڑھا پھر کہنے لگے اما بعد اللہ نے

اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَ

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا ارشاد مانا اور

آمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ

حضرت محمد جو دین یا کلام لائے تھے اُس کو سچا جانا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبش کو دوسری مدینہ کو) اور آنحضرت صلی اللہ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى

علیہ وسلم کا داماد بنا آپ سے بیعت کی خدا کی قسم میں نے نہ آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے خیانت (دغا بازی) کی

تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى

شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا ف۴ ہم سے یحییٰ بن سلیمان

ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے امام مالک نے دوسری سند اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ

عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اُن کو ابن عباسؓ نے اُنہوں نے کہا عبدالرحمان بن عوف اپنے

رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

گھر والوں میں لوٹ آئے اُس وقت وہ منا میں اُترے ہوئے تھے جب حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) اخیر حج کیا ہے اُنہوں نے

فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ

مجھکو دیکھا تو کہنے لگے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیرالمؤمنین حج کے موسم میں رذالے کمینے، سب طرح کے لوگ اکٹھا ہوتے ہیں تو عمل شو

حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِاَهْلِ الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ

یہونچنے تک توقف کرو ف۱ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے اور وہان تم ایسے لوگون سے ملوگے جو سمجھدار شریف عقل والے ہین

وَذَوِيْ رَاْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ فِيْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهُ بِالْمَدِيْنَةِ حَدَّثَنَا مُوْسَى

حضرت عمر رضہ نے کہا اچھا مین مدینہ مین پہلی ہی بار (خطبہ کے لیے) ضرور کھڑا ہونگا (لوگون کو خوب نصیحت کرونگا) ہم سے موسیٰ بن اسمعیل

ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ

نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہمکو ابن شہاب نے خبر دی اُنھون نے خارجہ بن زید بن ثابت سے (اُنکی

ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ

والدہ) ام العلاء نے جو انصار کی ایک عورت تھین اور اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اُن سے بیان کیا کہ عثمان بن

اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنٰى

مظعون (جو مہاجرین مین سے تھے) اُن کے حصے مین آئے یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو اپنے اپنے گھرون مین رکھنے کے

الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ

لیے قرعہ ڈالا تھا خیر عثمان ہمارے ہی گھر مین بیمار ہوئے مین مرتے تک اُنکی خدمت کرتی رہی جب وہ مر گئے اور ہم اُن کو کفن پہنا چکو

فِيْ اَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا

اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے (بیساختہ) یہ نکلا ابو السائب ف۲ اللہ تم پر رحم کرے

السَّائِبِ شَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا

مین اس کی گواہی دیتی ہون کہ اللہ نے تمکو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم

يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ

ہوا کہ اللہ نے اُن کو عزت دی مینے عرض کیا مجھے کیا معلوم یا رسول اللہ آپ پر میرے مان باپ صدقے مگر (عثمان کو عزت نہ ہوگی تو) پھر اللہ کس کو

قَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَمَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ

عزت دیگا آپنے فرمایا عثمان کو تو موت آچکی اور خدا کی قسم مین اُس کے لیے خیر و بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن (یقینًا کچھ نہین کہہ سکتا)

وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ

مین اللہ کا پیغمبر ہون اور خدا کی قسم یہ نہین جانتا کہ میرا حال کیا ہونا ہے ف۳ ام علاء نے کہا قسم خدا کی عثمان رضہ کے بعد اب مین کسی کو اچھا نہین کہونگی

فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مین سو گئی کیا دیکھتی ہون عثمان رضہ کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہ رہا ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی

وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكِ عَمَلُهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ

آپ سے یہ خواب بیان کیا آپنے فرمایا چشمہ اُسکا نیک عمل ہے ف۵ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے



عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ

انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن (جس میں انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپس میں لڑے تھے) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے مدینہ میں آنے سے پیشتر کر دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي

مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا اُن کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اُنکے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت

الْإِسْلَامِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ

معلوم ہوتی ہے کہ انصار اسلام قبول کرلیں مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا

انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ابو بکر عید الفطر یا عید الضحیٰ کے دن آنکے

يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ فَقَالَ أَبُو

پاس آئے اُس وقت آنکے پاس دو چھوکریاں ان بعاث میں جو انصار نے کہا تھا وہ گا رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں) ابو بکر نے دو بار کہا

بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ

کہا یہ شیطانی گانا بجانا (آنحضرت کے گھر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر ابو بکر رضہ سے فرمایا ان کو جانے دے (گانے دے) بات یہ ہے

إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا الْيَوْمُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ دن ہماری عید کا (خوشی کا) ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے

وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا

دوسری سند اور ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو عبد الصمد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے والد عبد الوارث سے سنا وہ

أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کہتے تھے ہم سے ابو التیاح یزید بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا

قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند جانب (قبا) میں اترے

فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ

ایک محلہ میں جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے تھے چودہ رات وہیں رہے پھر آپ نے بنی نجار

إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ

کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انس کہتے ہیں گویا میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَأُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَہٗ حَتّٰی اَلْقٰی

کو دیکھ رہا ہوں اونٹنی پر سوار ابوبکر صدیق انکے آپ کی خواصی میں بنی نجار کے لوگ گرد اگرد (مسلح) پیدل چل رہے ہیں

بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ فَکَانَ یُصَلِّیْ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

خیر آپ اسی طرح روانہ ہوئے اور جاتے جاتے ابوایوب انصاری کے جلوخانہ میں اُتر پڑے ف آپ کا قاعدہ یہ تھا جہاں نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑھ

قَالَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَأِ بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ

لیتے ف۲ پھر آپ نے مسجد بنانیکا حکم دیا اور بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ حاضر ہوئے آپ نے اُن سے فرمایا تم اپنے اس باغ

ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ ھٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰہِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ قَالَ فَکَانَ

کی مجھ سے قیمت چکا لو اُنہوں نے عرض کیا یہ کبھی نہ ہوگا خدا کی قسم ہم تو اُس کی قیمت اللہ ہی سے لینگے انس کہتے ہیں اس باغ

فِیْهِ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ کَانَتْ فِیْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَکَانَتْ فِیْهِ خَرِبٌ وَکَانَ فِیْهِ

میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کچھ تو مشرکوں کی قبریں تھیں کچھ کھنڈر کچھ کھجور کے درخت

نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ

آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں اور کھنڈر برابر کیے گئے

فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْہِ

اور درخت کاٹ ڈالے گئے انس رض نے کہا اُن درختوں کی لکڑی مسجد میں قبلے کی طرف ایک قطار باندھ کر رکھ دی گئی اور دروازہ

حِجَارَةً قَالَ قَالَ جَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ ذَاکَ الصَّخْرَ وَھُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

میں ف۳ پتھر رکھ دیے انس نے کہا صحابہ مسجد کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَھُمْ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَہْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَ

ساتھ تھے (بنفس نفیس پتھر ڈھوتے اور شعر پڑھتے جاتے) صحابہ یہ شعر پڑھتے تھے فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ہے تو مدد کر انصار اور

الْمُھَاجِرَہْ بَابُ اِقَامَةِ الْمُھَاجِرِ بِمَکَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِهٖ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ

پردیسیوں کی اے خدا ف۴ باب جس سے مکہ سے ہجرت کی اُس کو حج یا عمرہ کرکے پھر مکہ میں ٹھیر نا کیسا ہے ف مجھ سے ابراہیم بن

بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَیْدِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنھوں نے عبد الرحمٰن بن حمید سے اُنہوں نے کہا میں نے سنا

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَسْاَلُ السَّائِبَ ابْنَ اُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِیْ سُکْنٰی مَکَّةَ قَالَ

عمر بن عبد العزیز (خلیفہ) سے انہوں نے سائب بن اخت نمر کندی سے پوچھا تم نے مہاجر کو مکہ میں ٹھیرنے کے باب میں کیا سنا ہے

سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لِلْمُھَاجِرِ

اُنہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی (صحابی) سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر کو مناسک لوٹنے کے بعد (جب حج ختم ہو جاتا ہے)

بعد الصدر باب التاريخ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز عن أبيه

تین دن تک مکہ میں رہنا درست ہوا باب تاریخ کب سے شروع ہوئی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم

عن سهل بن سعد قال ما عدوا من مبعث النبي صلى الله عليه وسلم ولا من وفاته

انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا صحابہ نے تاریخ کا شروع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نہیں رکھا نہ آپ کی

ما عدوا إلا من مقدمه المدينة حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا

وفات سے بلکہ آپ کے مدینہ میں تشریف لانے سے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے

معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت فرضت الصلوة

معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا (مکہ میں) ہر نماز کی دو ہی دو

ركعتين ثم هاجر النبي صلى الله عليه وسلم ففرضت أربعا وتركت صلوة السفر

رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی تو (ظہر اور عصر اور عشا میں) چار چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر میں وہی دو دو رکعتیں رہیں

على الأولى تابعه عبد الرزاق عن معمر باب قول النبي صلى الله عليه وسلم

یزید بن زریع کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا

اللهم أمض لأصحابي هجرتهم ومرثيته لمن مات بمكة حدثنا يحيى بن قزعة

یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت قائم رکھ اور آپکا رنج کرنا اس مہاجر کے لیے جو مکہ میں مر گیا ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا

حدثنا إبراهيم عن الزهري عن عامر بن سعد بن مالك عن أبيه قال عادني النبي

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے

صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع من مرض أشفيت منه على الموت فقلت

انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (جو سنہ ۱۰ ہجری میں ہوا) میں (مکہ میں) ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا آنحضرت میرے پوچھنے کو تشریف

يا رسول الله بلغ بي من الوجع ما ترى وأنا ذو مال ولا يرثني إلا ابنة لي واحدة

لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری جس حال تک پہنچ گئی ہے آپ دیکھتے ہیں میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا اور کوئی

أفأتصدق بثلثي مالي قال لا قال فأتصدق بشطره قال الثلث يا سعد والثلث

کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو آدھا مال سہی آپ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا سعد تہائی مال خیرات

كثير إنك أن تذر ذريتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس

تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انکو مفلس چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں

قال أحمد بن يونس عن إبراهيم أن تذر ذريتك ولست بنافق نفقة تبتغي بها

احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے یہ روایت کی اور (سعد) تو جو کچھ اللہ کی رضامندی

وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اٰجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(اور اسکا حکم بجالانے کے لیے خرچ کریگا تجھ کو اُسپر ثواب ملیگا یہانتک کہ اُس لقمہ پر بھی جو تو اپنی جورو کے مونہ میں ڈالے اوا میں عرض کیا یارسول

أُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِي قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ

کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ میں رہجاؤنگا ف۲ آپ نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں رہیگا ف۳ اور تو جو کوئی نیک کام اس

بِهِ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ

کی رضامندی کے لیے کریگا اُس سے تیرا درجہ زیادہ اور بلند ہوتا جائیگا اور شاید تو ابھی بہت دنوں تک زندہ رہے تیرے سبب سے کچھ لوگوں

اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي

یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے اور اُنکو ایڑیوں کے بل الٹا مت پھیر ع۵ البتہ ف (افسوس آتا ہے) سعد بن خولہ بیچارہ نقصان میں پڑگیا

لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسٰى عَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے لیے رنج کرتے تھے کیونکہ وہ (ہجرت کے بعد) پھر مکہ ہی میں آنکر مرگیا اور احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسمعیل نے اس

اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ

حدیث کو ابراہیم بن سعد سے روایت کیا

بَابُ كَيْفَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ

ف۶ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنادینا

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ

اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جب ہم مدینہ میں آئے

ابْنِ الرَّبِيْعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنادیا ف۷ اور ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ صحابی) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابودرداء

بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ

کو بھائی بھائی بنادیا ف۸ ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حمید

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

طویل سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف (مدینہ میں) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّنَاصِفَهُ اَهْلَهُ

اُنکو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنادیا (سعد بہت مالدار تھے) انہوں نے عبدالرحمٰن سے کہا ایسا کرو میری بی بیوں اور مال میں سے

وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِيْ عَلَى السُّوْقِ

آدھا حصہ تم لے لو عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تمہاری بی بیوں اور مال میں برکت دے مجھ کو ذرا بازار بتلادو انہوں نے بتلادی

فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَّعَلَيْهِ وَضَرٌ

عبدالرحمٰن (وہاں) گئے (خرید و فروخت کرنے) کچھ کھویا اور کچھ گھی نفع میں کما لائے کئی دن کے بعد آنحضرت صلعم نے عبدالرحمٰن کو دیکھا زردی (خوشبو)

مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کا اثر نشان تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ

انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا اُنہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **بَابٌ** حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ

فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی ف باب مجھ سے حامد بن عمر نے بیان کیا اُنہوں نے بشر

ابْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ

ابن مفضل سے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انس رضہ نے عبداللہ بن سلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ

مدینہ میں آنے کی خبر پہونچی وہ آپ پاس حاضر ہوئے چند باتیں پوچھنے کے لیے اُنہوں نے کہا میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھتا ہوں

ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ

جن کو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ (بہشت میں جاکر) پہلے کیا کھانا کھائینگے

الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا

اور بچہ کیا سبب ہے کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے آنحضرت صلعم نے فرمایا جبریل ع نے ابھی ابھی یہ باتیں مجکو بتادیں

قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ

عبداللہ بن سلام نے کہا یہ (یعنے جبریل) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے

تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ

جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لیجائیگی ف ۲ اور بہشتیوں کی پہلی غذا مچھلی کے کلیجہ کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا (جو نہایت لذیذ اور زود

الْحُوتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ

ہضم ہوتا ہے) اب بچے کا حال یہ ہے کہ جب مرد کی منی عورت کی منی پر بڑھ جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوجاتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی

مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ يَا

پر بڑھ جائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوجاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سنکر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي فَجَاءَتِ

یا رسول اللہ یہودی لوگ بڑے مفتری (جھوٹے) ہیں آپ اُن سے میرا حال پوچھیے مگر اُنکو میرے مسلمان ہونے کی خبر نہ ہو خیر یہودی لوگ آئے

الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے اُنہوں نے کہا ہم سب میں اچھا

وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ

اور اچھے کا بیٹا اور ہم سب میں افضل اور افضل کا بیٹا آپ نے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ

ہوجائے تو تم بھی مسلمان ہوجاؤگے انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ انکو اسلام سے بچائے رکھے آپ نے پھر بھی پوچھا انہوں نے پھر بھی کہا اس وقت

إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ

عبداللہ بن سلام (جو چھپ گئے تھے) باہر نکلے کہنے لگے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہودی یہ سنکر کہنے لگے عبداللہ بن سلام

شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

تو ہم سب میں خراب آدمی خراب آدمی کا بیٹا ہے اور انکو برا کہنے لگے عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اسی بات کا ڈر تھا ہم سے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو المنہال عبدالرحمٰن بن مطعم سے سنا انہوں نے کہا میرے ایک ساجھی

دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ

نے بازار میں کچھ روپیہ (روپیوں یا اشرفیوں کے بدل) ادھار بیچے ف۲ میں نے کہا سبحان اللہ بھلا یہ درست ہے وہ بولا سبحان اللہ میں نے سر

لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى

بازار یہ معاملہ کیا کسی نے اعتراض نہ کیا ف۳ عبدالرحمٰن کہتے ہیں آخر میں نے یہ مسئلہ براء بن عازب (صحابیؓ) سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

صلے اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ میں) تشریف لائے تو ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا دیکھو اس میں جو نقدا نقد ہو وہ تو درست ہے اور

وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً

جس میں (کسی طرف بھی) ادھار ہو وہ درست نہیں اور بہتر یہ ہے کہ تم زید بن ارقم (صحابیؓ) سے ملو ان سے پوچھو وہ ہم لوگوں میں بڑے

فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى

میں نے ان سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا (جیسے براءؓ نے کہا تھا) سفیان نے ایک بار اس حدیث میں یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ بَابُ

مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ادھار موسم یا حج کے وعدے پر بیع کیا کرتے تھے ف۴ باب

إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ + هَادُوا صَارُوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ مدینہ میں آئے یہودیوں کا آنا (سورۂ بقرہ وغیرہ میں) جو ھادوا کا لفظ ہے

يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

اسکا معنے یہودی ہوئے اور سورۂ اعراف میں جو ھدنا کا لفظ ہے اسکا معنے ہم نے توبہ کی اسی سے ہے تائب یعنے توبہ کرنیوالا ہم سے



قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِي

قرہ بن خالد نے اُنھوں نے محمد بن سیرین سے اُنھوں نے ابوہریرہ رض سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دس یہودی

عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ

بھی مجھ پہ ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے ف ہم سے　　احمد یا محمد بن عبید اللہ غدانی نے بیان کیا

الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے　　کہا ہمکو ابوعمیس نے خبر دی　　اُنھوں نے قیس بن مسلم سے اُنھوں نے طارق بن شہاب

شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَ

سے اُنھوں نے ابوموسیٰ رض سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے　　دیکھا تو

إِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

یہود کے کئی لوگ عاشورے کا دن بڑا جانتے ہیں اُس دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے　　فرمایا

سَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا

ہمکو یہ روزہ رکھنے کا یہود سے زیادہ حق ہے پھر آپ نے لوگوں کو اُس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے

أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ

ابوبشر جعفر نے خبر دی اُنھوں نے سعید بن جبیر سے اُنھوں نے ابن عباس رض سے اُنھوں نے کہا　　آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ

مدینہ تشریف لائے　　تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھا　　اُن سے پوچھا　　تو

فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ

کہنے لگے یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا (فرعون کو ڈبا دیا)　　اور ہم

نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ

اس دن کو بڑا سمجھ کر اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہمکو تم سے زیادہ موسیٰ سے لگاؤ ہے پھر آپ نے (مسلمانوں کو)

ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

اُس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے اُنھوں نے یونس سے اُنھوں نے زہری

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی　　اُنھوں نے　　عبداللہ بن　　عباس رض　　سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ

اُنھوں نے کہا ف (پہلی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نصاریٰ کی طرح) بالوں کو (پیشانی پر) لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے تھے

وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ

اہل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جس بات میں اللہ کا کوئی

مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

حکم نہ آتا تو (بنسبت مشرکین کے) اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند تھی پھر ایسا ہوا کہ آپ بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے ف

حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَ

نے (ابن عباس) سے انہوں نے کہا اہل کتاب ہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (قرآن) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ف کچھ باتوں پر

كَفَرُوا بِبَعْضِهِ بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي

کچھ باتوں کا انکار کیا ف باب سلمان فارسی کے اسلام کا بیان ف ہم سے

الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ

حسن بن عمر بن شقیق نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (سلیمان بن طرخان) نے کہا دوسری سند اور

الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

سلمان فارسی سے وہ کہتے تھے مجھکو کچھ اوپر دس (دسیوں) شخص ایک مالک کے بعد دوسرے مالک نے خریدا (کئی بار بیچا گیا) ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ

بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسی سے سنا وہ

أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ

کہتے تھے میرا وطن رام ہرمز ہے ف مجھ سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حماد نے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ

کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے کہا حضرت محمد

بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ

اور حضرت عیسی علیہما السلام کے بیچ میں فترت کا زمانہ (یعنی جس میں کوئی پیغمبر نہیں آیا) چھ سو برس کا گذرا ف

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّادِسَ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

فہرست مطالب پارہ پانزدہم تیسیر الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح البخاری

تمت

اعلان) مشکوٰۃ مترجم ترجمہ بین السطور آٹھ جلدوں میں چھپنی شروع ہو گئی ہے فقط

